بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

59852

1881

19

46

دیباچہ

حمدِ خدا و نعتِ محمدؐ مصطفےٰ و صفت چار یار احمدؐ مجتبےٰ و اوصاف بندگان خدا و مذمت فرقہ ہائے گمراہ

نظم

توں ہر اعلیٰ تھیں اعلیٰ اعلیٰ تیرا شان نرالا
تے ہر مندے تھیں مندا مندا مشرک شخص منہ کالا

توں ہر واحد تھیں واحد واحد تیری ذات نیاری
تے ہر ابتر تھیں ابتر ابتر کافر مشرک پاجی

بھی ہر عمدہ تھیں عمدہ عمدہ پاک محمدؐ آیا
تے ہر گندے تھیں [illegible] گندا جو اس نال انکار لیایا

بھی ہر چنگی تھیں چنگی چنگی اُمت احمدؐ آئی
خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ جس وچ قرآن گواہی

چارے یار نبی دے پیارے چارے رہدے لال
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی ہور حیدرؓ ذوالجلال

جہاں خلیفیاں حق خلافت کیتا [illegible] ل
نہ کرے عداوت نال تنہاں کوئی گمراہ شخص چنڈال

آلؓ اصحابؓ محمدؐ تے میں لکھ بار درود ا[illegible]ل
برکت رحمت رب دی ہر کل مومن مرد نسا وال

یارب کرم کریمی کر کے سیدھے راہ چلائیں
دوست یار پیارے تیرے گزرے جنہیں راہیں

نویاں مذہباں کنوں بچائیں کر کے فضل غفاری
بہتر فرقیوں[1] رکھ کنارے جو نے فرقے ناری

سنت اہل جماعت دے عقاید اندر رکھیں سائیں
جس [illegible] ناجی کہیا محمدؐ غیراں کنوں بچائیں

اسماعیل فقیر نمانا منگے نت دعائیں
یا اللہ سنی یاراں دوستاں سنگ حبیبؐ ملائیں

[stamp]

[1] اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو مجلس دوم میں دیکھو۔

نعت شریف پیران طریقت حضرت مولانا مولوی شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری

نعت نمبر ۱

کی نعت کراں میں پیر دی ۔ اس شرقپوری دستگیر دی ۔ صدیق اکبرؓ دے خاص وزیر دی
جس پایا رُتبہ عالی ئے

شیر محمد نام رکھایائے ۔ کئی شیراں غالب آیائے لکھ مبارک جس نے جایائے
جو ولیاں اندر قطب جلالی ئے

جو اس دربارے آیائے ۔ اوہ خالی کدی نہ دھایائے ۔ اساں دیکھ اکھیں ازمایائے
جو ایہ جماعت نرالی ئے

اوپر شرع محمدیؐ عمل کمایائے ۔ ہک رتی فرق نہ لیایائے ۔ قولوں فعلوں پورا پایائے
جو ولیاں اندر والی ئے

شیر محمدؒ عزیز الدین جایائے ۔ جس محمدی باغ سجایائے ۔ دل بغضیاں حسد آیائے
جنہاں ابوجہل دی چالی ئے

سوہنا روضہ عجب بہار دائے ۔ دوروں نوردں شعلے ماردائے ۔ پرقلب پیدیناں ساڑدائے
جو عشق محمدؐیوں خالی ئے

شرقپور نور خوب سجایائے ۔ جس عرس مبارک آیائے ۔ اُس احمق برا منایائے
جس ابوجہل دی چالی ئے

نعت نمبر ۲

جو اس دربارے آندائے اوہ خالی کدے نہ جاندائے ۔ کل دل دا مقصد پاندائے ۔ جے شک ہووے ازماوے
جس اندر قلب سیاہی ئے ۔ اُس ملے مراد نہ کائی ئے ۔ اوہ ابوجہل دا بھائی ئے ۔ اوّل دل نوں کر صفاوے
یعنی عقیدہ درست کرے ورنہ مثل ابوجہل کے فیض سے خالی رہے گا ۔ جیسا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں :-
صحبت اہل صفا سے تیرا دل کب صاف ہو زنگ سے آلودہ ہو جاتا ہے ۔ آہن آب میں یعنی پانی میں ہر ایک چیز کو صاف کرتا ہے ۔ مگر لوہے کو پانی سے زنگار پیدا ہوتا ہے ۔

جس دل توں حسد مٹایائے ۔ اس دور شیطان ہٹایائے ۔ دشمن جانی نگر دل لاہیائے ۔ اوہ کل مراداں پاوے
جو بے پیرا آیائے ۔ اس پیر شیطان بنایائے ۔ ایہ بزرگاں نے فرمایائے ۔ جس شک ہو لکھیا آوے
مَا كَانَ لَهٗ شَيْخٌ فَهُوَ شَيْخُهُ الشَّيْطَانُ ۔ یعنی جس کا پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے ۔ جیسا کہ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں ؎

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچوں شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

یعنی علم تصوف مثل گھی کے ہے اور علم ظاہری مثل دودھ کے ۔ پس جیسا کہ بناوٹی گھی مثل گھی اصل کے نہیں ہوتا ۔ ایسا ہی بے پیرا کبھی مثل پیر والے کے نہیں ہوتا ۔ حاصل کلام جو شخص پیر والا ہے اس کی مثال مثل درخت پیوندی کے ہے ۔ مثلاً آم سنگترہ وغیرہ جو پیوندی ہوگا اس کی قدر و قیمت زیادہ ہوگی بہ نسبت ڈگ کے یعنی غیر پیوند کے ۔

Marfat.com

پراوہ پیر بنائے جی ۔ جو شرع موافق پائے جی ۔ غیر شرع نہ نیڑے جائے جی ۔ اول اس انہ ماوے ایہ بزرگاں نے فرمایائے ۔ نہ ہیں ایہ دلوں بنایائے ۔ جیویں وچ کتاباں پایائے ۔ جس ظن ہو لکھیا آوے جیساکہ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　پس بہر دست نباید داد دست

یعنی اے فلانے بہت شیطان آدمی کی صورت بن کر پھرتے ہیں ۔ پس نہیں لائق سوا جان پہچان کے ہر ایک کے ساتھ بیعت کرنی جب تک اس کے پورے حال سے واقفیت نہ ہو ۔ اگر اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو رسالہ ماہ رمضان خطبہ پنجم فصل دوم میں دیکھو۔

سبب تالیف کتاب

نظم

سبب کتاب بناون سندا سن توں بھیتوں بھائی　　جاں ہتا شور شر یراں پایا خلقت بہت پٹھائی
تاں رل یاراں دوستاں میںوں ایہ سفارش پائی　　جو اک کتاب نظم نثر وچ چاہیے خوب بنائی
جیسو چہ بہتر فرقیاں ناریاں حال سنایا جاوے　　بہترواں جو فرقہ ناجی جنت ورنہ پاوے
ہر اک کر تعریف سناوے سند قرآن حدیثوں　　کہڑا ناری کہڑا ناجی تمیز جدا کر طاہر خبیثوں
تاں میں نام خدا دا لے کر خوشیوں قلم اٹھائی　　رکھ توکل اللہ اتے شروع کتاب کرائی
پہلے ماہ محرم سندا ذکر مبارک لیایا !　　باراں فصلاں اندر ہے اک مجلس وچہ مکایا !
اوّل ماہ محرم خوبیاں جو وچہ قرآن حدیث بیانی　　نفل نوافل ورد وظائف جو لکھے پیر جیلانی
بھی جو کچھ بدعت نے بدرسماں کرے لوک لوٹیرے　　تعزیہ اتے تابوت تے گھوڑا کرن پاکھنڈ بہتیرے
بھی اوّل مجلس ماتم والی کس نے شروع کرائی　　سارا واضح کر سمجھایا کسر نہ چھوڑی کائی
قرآن حدیثوں ثابت کرکے وانگ بارود اڑایا　　جو کجھ جاہل لوکاں وچہ محرم رولا پایا
مجلس دوجی اندر سنت اہل جماعت تعریفاں　　جس نوں ناجی کہیا محمد کوں کر اس ریتیاں

نوٹ :- فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ بنی اسرائیل کی قوم ۷۲ بہتر فرقے ہو گئی ۔ اور میری امت کے ۷۳ تہتر فرقے ہوں گے جن میں بہتر ناری اور ایک ناجی ہوگا ۔ اصحابہ کرام نے عرض کی یا حضرت وہ کون ہوں گے ۔ فرمایا آپ نے مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ یعنی جس طریقہ پر میں ہوں اور بعد میرے جس طریقے پر میرے اصحاب چلیں گے وہ فرقہ ناجی ہو گا دیگر سب ناری ہوں گے ۔

از مشکوٰۃ شریف مسئلہ :- یہ بات سورج کی طرح روشن ہے کہ قرآن کریم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نازل ہوا اور وہاں ہی حضرت محمدؐ اور اہل بیت اور تمام اصحاب پیدا ہوئے اور وہاں ہی اکثر سب صاحبان واصل بحق ہوئے اس زمانہ سے لے کر اب تک باشندگان مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جو ہیں سب کا طریق وہی ہے جو آنحضرت محمدؐ اور اہلبیت و اصحابان اکرام کا تھا ۔ وہاں نہ کوئی مرزائی ، چکڑالوی شیعہ وغیرہ ہوا ہے اور نہ کوئی ہوگا ۔ خواہ بادشاہت کسی کی ہو حتیٰ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اسلام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے پیدا ہوا مشرق مغرب قطب دکن تک پھیل جائے گا ۔ مگر سمٹ

کر پھر وہاں ہی آوے گا۔ یعنی یہاں کے لوگ نہیں بگڑیں گے۔ اور ہر جگہ اسلام میں گڑبڑ مچ جاوے گی۔ یعنی فرقہ بندی پیدا ہو جائے گی سوا ان دو شہروں کے حتیٰ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ دجال لعین بھی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا کہ فرشتوں کا دروازوں پر پہرہ ہوگا اور لوگ تا قیامت تک اسی طریق پر قائم رہیں گے جس پر آنحضرتؐ اور اہل بیتؓ و اصحابؓ تھے یعنی سنت اہل والجماعت کے طریقہ پر جس کو آپؐ نے ناجی فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ امام مہدی کا بھی یہ ہی طریقہ ہوگا۔ اور اب جو وہاں سیّدات موجود ہیں سب سنت اہل جماعت ہیں۔ مرزائی، رافضی، خارجی وغیرہ نہیں۔ اگر کسی کو شبہ ہو تو وہاں جاکر دیکھ لے۔ جو خاص کر امام حسنؓ حسینؓ کی اولاد موجود ہے ان میں کوئی رافضی شیعہ وغیرہ نہیں ہوا اور نہ کوئی ہوگا۔

فائدہ :- دعویدار اسلام تو درکنار رہے بلکہ جتنے مذہب دنیا میں ہیں سب کا یہ ہی دعوےٰ ہے کہ ہماری جماعت ہی جنت کے لائق ہے۔ دوزخ کے واسطے کوئی بھی تیار نہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرا اوّل پارہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ ٥ اور کہا یہودوں نے کہ نہیں ہیں عیسائی اوپر کسی چیز کے یعنی جنت کے لائق ہم یہودی ہیں، اور کوئی نہیں۔ اور کہا عیسائیوں نے کہ نہیں یہودی اوپر کسی چیز کے یعنی ان کا مذہب باطل ہے وہ ناری ہیں ہم ہی جنت میں جائیں گے۔ حتیٰ کہ سب سے ادنیٰ تو میں چوہڑے بادرے ساھسی ہیں۔ خاکروب کہتے ہیں کہ ہمارا بالا پیر سب سے افضل ہے، ہم کو جنت میں لے جائے گا۔ اور ہر جگہ اس کا مکان بھی بنا ہے برائے پوجا کے۔

حکایت :- چند باؤرے آپس میں مذہبی گفتگو کر رہے تھے۔ کہ باؤریا تو ضرور ہونا تھا اور ہندو بھی اور چوہڑے کی بھی ضرورت تھی برائے میل مٹی کے مگر مسلمان کی کیا ضرورت تھی کہ پیدا ہوگیا۔

حکایت :- یہ حکایت ہماری خود شنید ہے۔ ضلع فیروزپور متصل ریاست جلال آباد سکنہ لدھیکے کے چند سانسی ایک بڑی عمر کے سانسی سے دریافت کر رہے کہ ہر ایک مذہب جنت کی تیاری کر رہا ہے ہم کہاں جائیں گے تو بڑے سانسی نے کہا کہ تم بے فکر ہو کہ جنت تو ہمارے ہی لیئے ہے۔ کیونکہ جنت کے دروازے پر دو نہریں ہوں گی۔ ایک گؤ کے خون کی اور ایک سؤر کے خون کی۔ جب ہندوؤں کو سُرگ میں جانے کا حکم ہوگا تو وہ گئو کے خون کی نہر پر جاکر پھر واپس آجائیں گے کہ اس کی ہم کو قسم ہے۔ پھر مسلمانوں کو حکم ہوگا تم جنت میں جاؤ تو وہ گئو کے خون کی نہر عبور کر جائیں گے مگر جب وہ سور کے خون کی نہر پر جائیں گے تو وہ بھی واپس آجائیں گے کہ اس کی ہم کو قسم ہے۔ مگر ہم سانسی دونوں نہریں عبور کر کے جنت میں داخل ہو جائیں گے کیونکہ نہ ہم گئو کو چھوڑیں اور نہ سور کو۔ حاصل کلام اگر مرزائیوں چکڑالویوں۔ خارجیوں۔ رافضیوں ناصبیوں نے یہ بات کہہ دی کہ جنت میں ہم ہی داخل ہوں گے تو کیا تعجب ہے کہ جب ادنےٰ سے ادنےٰ قومیں بھی کہہ رہی ہیں کہ جنت ہمارے ہی لیئے ہے مثل سانسیوں وغیرہ کے۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ جنت کے لائق وہ ہی جماعت ہے جن کا طریقہ مکی مدنی لوگوں کے ہوگا جہاں قرآن مجید نازل ہوا اور رسولؐ پیدا ہوئے جنت کا راستہ بتانے والے اور اہل بیتؓ اصحابؓ پیدا ہوئے

بیت

مکی مدنی سارے سنی جانے عالم سارا
جتھے چار مصلے قائم بے دیناں منہ کالا

اور یہ مثل مشہور ہے کہ چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی۔ یعنی اگر کعبے سے کفر اٹھے تو مسلمان کہاں رہے۔

نوٹ :- یہ مثل مشہور ہے کہ جو بوٹ ایک بار گھونسلے سے گر پڑے تو وہ پھر اپنے گھونسلا میں مشکل آتا ہے۔ یعنی ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی جو سنت اہل جماعت سے جدا ہو کر کسی گمراہ فرقے میں داخل ہو جائے تو وہ بھی مثل بوٹ کے پھر

Marfat.com

اپنے گھونسلے میں مشکل آتا ہے۔ اکثر دیکھے ہیں کہ وہ گمراہی ہلاک ہوتے ہیں۔ مگر کوئی صاحب نصیب ہی الا دالپس آتا ہے۔

نظم

مجلس پنجی اندر اہل البیتؓ دا ذکر لیایا ۔۔۔ سکینہ نسبی اتے ولادتی خوب طرح سمجھایا
سب تفصیل اول حرم نبیؐ دیاں ذکر مبارک کیتا ۔۔۔ جو اولاد انہاں دے وچوں پیدا ہوئی بیتا
بھی جو کچھ حرم محمد او پر کیتے طعن خبیثاں ۔۔۔ وانگ بارود اڑاتے لکھ کر سند قرآن حدیثاں
اولاد نبیؐ تفصیل حضرت فاطمہؓ بہتر سب توں آئی ۔۔۔ گویا سوانح عمری اسدی آکھ فقیر سنائی
چھ فصلاں وچہ اس مجلس نوں ختم کرایا ۔۔۔ اگے مجلس چوتھی وچ امام حسنؓ دا ذکر لیایا
اٹھ فصلاں وچہ پھر اس مجلس نوں ختم ہے کیتا ۔۔۔ گویا سوانح عمری اس وچ امام حسنؓ دی بیتا
مجلس پنجویں اندر میں کجھ حال بیان سنایا ۔۔۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی ہور امیر جو معاویہؓ آیا
ابو حنیفہؒ مالکؒ شان اہل البیت پیارے ۔۔۔ ایہ سارے خادم آل محمد بے دیناں منہ کالے
جو کجھ آل نبی سنگ ہے انہاں سلوک کمایا ۔۔۔ فقہ حدیثوں ثابت کر چھ فصلاں وچ مکایا
مجلس چھیویں دے اندر پنجتنؑ مومناں صفتاں آیاں ۔۔۔ قرآن حدیثوں ثابت کر کے لکھ دکھایاں بھائیاں
بیشک مومن جنہاں وچہ اوہ صفتاں جاون پایاں ۔۔۔ نے جنہاں وچہ اوہ صفت نہ کائی دعوے کوڑ سوایا
پنجتنؑ پاک محب جو مومن حب نشانیاں بھائی ۔۔۔ ساریاں واضح کر سمجھائیاں کسر نہ چھوڑی کائی
جو کوئی پڑھسی معلم کرسی جو اس فقیر بتایا ۔۔۔ کہڑا دوست کہڑا دشمن آل محمد آیا
مجلس ستویں دے اندر ذکر مبارک وچہ شہیداں لیایا ۔۔۔ جو کجھ شان شہیداں بلدا واضح کر بتلایا
امام حسینؑ دی شہادت دا ہیں قصہ پورا پایا ۔۔۔ قاتلاں تے مقتولاں دے سنگ جو کجھ حال وہایا
بھی امام حسینؑ ولی سنگ جانی کیتی کنہاں لڑائی ۔۔۔ یا اوہ سنی یا اوہ شیعہ آہے سن توں بھائی
گویا سوانح عمری ایہ امام حسینؓ دی آئی ۔۔۔ بائیاں ۲۲ فصلاں اندر ہے ایہ مجلس ختم کرائی
پھر مجلس نانویں دسویں نواں اماماں ذکر لیایا ۔۔۔ زین العابدینؓ توں لے کر مہدی تیک مکایا
گویا سوانح عمری ایہ بھی نواں اماماں آئی ۔۔۔ اٹھاں فصلاں اندر اس نوں ختم کیتا میں بھائی
مجلس باراں تیراں چوداں صفت اصحاب جلایاں ۔۔۔ بھی اصحابی کس نوں آکھن لیایا خوب دلیلاں
بھی شیعہ کس نوں آکھن کتھوں پیدا ہوئے بلائیں ۔۔۔ قرآن اندر جو لفظ شیعہ دا آیا ہے کتنی جائیں

بھی دو چار اصحاب محمدؐ بعد وفات بتاون
باقی ہو مرتد سدھائے گندے نہ شرماون

نظم دیگر

اس دا خوب جواب دتا میں نال خدا دی یاری ۔۔۔ جو مرتد اصحاب بناون سو مردود کفاری
بھی منع مباحثہ شیعہ مذہبوں ثابت کر دکھلایا ۔۔۔ ہن جو کرے مباحثہ شیعہ مذہبوں خارج آیا

Marfat.com

انہاں تاں[1] مجلساں چند فصلاں دے اندر خاتمہ آوے   ہن مجلس پندرھویں سولھویں دا کجھ حال سنایا جاوے
طعن اصحاباںؓ اوپر جو کجھ کیتے نے بدکیشاں   خوب جواب انہاندے لکھ کردتے نے درویشاں
احد بدر حنین نے خیبر جنگ جو نبیؐ زمانے   آکھن نس گئے اصحابی چھڈ رسولؐ یگانے
قرآن حدیثوں ثابت ثابت قدم اصحاباںؓ پائے   کوڑ یاں کوڑ ہولا کر جگہیں لعنت بھار اٹھائے
بھی تقیہ شیعہ والا خوب بیان لیایا   جو کجھ شیعہ وچہ تقیہ دے فریب بنایا
جو بہتان انبیاؑ اماماںؓ اوپر شیعہ جوڑے   ہیں سارے کتب شیعہ تھیں لکھے ویکھن جیس دل لوڑے
جائز متع بتاون شیعہ بیاون بہت دلیلاں   قرآن حدیثوں ثابت حرمت کیتا رد ذلیلاں
چند فصلاں دے اندر ایہہ مجلساں دوویں مکائیاں   ہن مجلس ستاراں حال حقیقت لکھ دکھاواں بھائیاں
چند تعصب انتے عقائد شیعہ آکھ سنائیں،   بھی جو کجھ نے بدگوئیاں کردے یاکاں لوکاں تائیں
بھی امام زمانہ کیڑا واضح کر ہنلایا   قرآن حدیثوں ثابت کرکے خوب بیان لیایا

چند فصلاں دے اندر ایہہ بھی مجلس لکی پیاری
ختم کتاب ہوئی ہن ساری نال خدا دی یاری

دیگر

لگے اس تھیں بھی اک خطبہ ماہ رمضان بنایا   فقہ قرآن حدیث مسائل سب اس اندر لیایا
بہت پسند کتاب آئی اے خاصاں عاماں تائیں   یارب توں بھی قبول پائیں اس کرے فقیر دعائیں
بھی ارادہ ہے دل میرے وچہ نال خدا دی یاری   باراں مہینیاں ایویں بھائی خطبے کرساں جاری
جے موت نے مہلت بخشی رب توفیق رفیق عطائی   تاں ہر مہینے پنج پنج خطبے جاری کرساں بھائی
کل مہینیاں کل فضائل لکھاں یار پیارے   فقہ حدیثوں ثابت کرکے کرساں خوب نتارے
اگے نام مہینیاں لے کر خطبے کئیاں بنائے   پر نفل نوافل ذکر اذکار نہ انہاں اندر پائے
بعضیاں اکثر لکھے بعضیاں نام مہینیاں بتا   ہیں کل فضائل لکھے کوئی کسر نہ چھوڑی بیتا

تے ہر مہینے اندر اکثر ذکر وفات بھی بھائی
جو اس مہینے اندر کسے بزرگ وفات ہے پائی

نوٹ:۔ مثلاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاوّل میں حضرت امام حسین علیہ السلام ماہ محرم میں حضرت علی کرم اللہ وجہ ماہ رمضان المبارک میں۔ حضرت امیر حمزہؓ ماہ شوال ہیں، علیٰ ہذاالقیاس ۔

دعاگو
(مولوی) احمد اسماعیل حنفی نقشبندی مجددی
ساکن کوٹ انڈسین

[1] یعنی باراں[۱۲] تیراں[۱۳] چوداں[۱۴]

اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مجلس اوّل در فضائل ماہِ محرم فصل اوّل

یہ مجلس بارہ فصلوں میں منقسم ہے۔ فصل اوّل ماہ محرم محترم کی وجہ تسمیہ۔ یعنی محرم کو کیوں محرم بولتے ہیں۔ اور آجکل جاہل مسلمان ماتم وغیرہ جو بدرسمیں کرتے ہیں اُن کو پہلے کس نے ایجاد کیا ہے اس کا بدلائل نقلی ثبوت۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم والسلام علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پالنے والا ہے جہان کا اور درود سلام ہمارے سردار محمد مصطفےٰ اور اس کی آل اصحاب سب پر اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ پیچھے اس کے فرمایا اللہ تعالےٰ نے (بیچ سورۃ توبہ پارہ دس) کہ تحقیق گنتی مہینوں کی نزدیک اللہ تعالےٰ کے بیچ لوح محفوظ کے یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔ جس دن سے پیدا ہوئے زمین آسمان ان بارہ مہینوں سے چار مہینے زیادہ عزت والے ہیں (ذی قعد۔ ذوالحجہ۔ محرم۔ رجب) ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ۔ یہی ہے دین سیدھا تو ان میں نہ ظلم کرو تم جانوں اپنی کو یعنی حرام کاموں میں مشغول ہو کر ان وقتوں کی ہتک کر کے اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ مسئلہ۔ اگرچہ گناہ کرنا تو ہمیشہ ہی بُرا ہے اور اس کو ترک کرنا ہمیشہ ہی لازم ہے۔ مگر ان چار مہینوں کو اللہ تعالےٰ نے شرف اور بزرگی کی وجہ سے خاص کیا ہے اس واسطے ان میں گناہ کرنا ایسا ہے، جیسا حرم یا احرام میں مسئلہ:۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا نبی کریم نے جو شخص نیا چاند دیکھ کر تین بار الحمد شریف اور ایک بار اِنَّا فَتَحْنَا پڑھے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کو ہر مصیبت اور بلاء سے محفوظ رکھے گا۔ اور ہر ایک معاملہ میں کامیاب ہوگا۔

مسئلہ:۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہؓ جب تو کوئی نیا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ۔ اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں ہر بھلائی اس مہینے کی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس مہینے کی سے۔

مسئلہ:۔ برادران اسلام یہ مہینہ محرم الحرام بہت بزرگ اور وہ مہینہ ہے جس سے مسلمانوں کا اسلامی سال شروع ہوتا ہے اور محرم اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ یعنی حرام کیا گیا۔ ایام جاہلیت میں عرب کے لوگ اس ماہ میں قتل و قتال حرام جانتے تھے اس لئے اس کا نام محرم الحرام رکھا گیا ہے۔ اور اس میں پانچ حروف ہیں (م ح ر ر م) جو شخص اس ماہ میں تماش بینی۔ ماتم وغیرہ کرنے سے باز رہ کر ذکر اذکار نفل نوافل روزہ میں مشغول ہو کر اس ماہ کی عزت کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں دیوے گا۔ یعنی پچاس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

Marfat.com

مسئلہ :- اس ماہ سے اسلامی سال شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی آبادی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اسی ماہ محرم میں ہی شروع کی تھی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ خلفائے اربعہ کے زمانہ تک تمام مسلمان محرم کا چاند دیکھ کر غسل کرتے اور کپڑے بدلتے اور خوشبو ملتے اور خوشی مناتے تھے۔ مگر اب نامی مسلمان تمام انبیاء و صحابہ کرامؓ کے برخلاف شروع ماہ محرم میں ہی سیاہ لباس پہن کر ماتم کرنا لازم پکڑ لیتے ہیں۔ اگر اس خیال سے ماتم کرتے ہیں کہ امام حسین نے اس میں شہادت پائی ہے تو بارہ مہینوں میں کوئی بھی ایسا مہینہ نہیں ہے کہ جس میں کسی بزرگ نے شہادت یا وفات نہ پائی ہو۔ مثلاً ربیع الاول میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام حسن نے شہادت پائی ہے۔ اور ماہ رمضان میں حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے اور حضرت جنت خاتونؓ نے رحلت فرمائی۔ اور ماہ شوال میں حضرت امیر حمزہؓ نے جنگ اُحد میں شہادت پائی۔ اور واقعہ یاد رکھنے کے قابل ہے

مسئلہ :- یہ یاد رہے کہ جتنی مصیبت حضور پُرنور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحلت فرما جانے کی ہے اتنی کوئی بھی مصیبت نہیں۔ اگر ماتم کرنا جائز اور کار ثواب ہوتا تو سب سے پہلے حضور پاک کی شہادت پر ماتم ہوتا۔ اور تعزیہ تابوت وغیرہ نکلتا۔ کیونکہ آپ بھی تو شہید ہی ہوئے ہیں۔ جو کہ جنگ خیبر میں زینب یہودی عورت نے آپ کو گوشت میں زہر ملا کر دیا تھا۔ ؎

جے کر ماتم جائز رکھو امام حسینؓ شفیع دا — تاں ہر مہینے دے وچہ ماتم کریو ہر دلی دا
باراں مہینیاں اندر ایسا کوئی مہینہ ناہی — جس وچ کسے بزرگ نے ہووے نہ شہادت پائی
سال بسال جے ماتم جائز ہوندا یار پیارے — تاں اُحد شہیداں اُپر ماتم کردے نبیؐ ہمارے
ستر یار شہید جو ہوئے اندر اُحد ٹکانے — ہے مشہور ایہ واقعہ یارو سارا عالم جانے
حمزہؓ نے چاچے پاک نبی دے سخت شہادت پائی — نک کن ہتھ تے پیر کفاراں کٹے سارے بھائی
بھی سینہ چیر کلیجہ چبیا ہیسی ہندہ زنانی — دیکھ محمدؐ سرور تائیں بہت لگی پریشانی
آکھیا چاچا کافراں اوپر جے میں قابو پاواں — قسم خدا دی ستراں کافراں ایہہ حال کراواں
اوسے ویلے وحی الٰہی آ کر کیتا پھیرا — بدلہ لو تاں پورا کینا نہیں تاں صبر بھلیرا
ایہ چودھویں وچہ سیپارے سورت نحل دے اندر آیا — تاں قسم کفارہ دتا سرور صبر جمیل کمایا

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۚ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالٰی نے اگر بدلہ لو تم پس بدلہ لو پورا مثل اس کے جو تکلیف دیئے گئے ہو تم ساتھ اس کے اور اگر صبر کرو تم تو بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالوں کے۔

فائدہ :- جنگ احد کے بعد حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک زندہ رہے۔ کسی سال بھی شہیدان اُحد پر آپ نے ماتم نہیں کیا۔ درحقیقت واقعہ اُحد واقعہ کربلا سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ جنگ احد میں ستر اصحاب کا شہید ہونا اور تمام کے اعضاء بمعہ عضو تناسل[1] کے کفار نے کاٹ لئے کیا تھوڑی مصیبت ہے ؎

امام حسینوںؓ گھٹ شہادت انہاں شہیداں ناہیں — نہ ماتم پاک نبیؐ نے کیتا اوپر انہاں کدائیں
جد حضرت علی شہادت پائی سنتوں میرے یارا — حسنؓ حسینؓ نہ ماتم کیتا جانے عالم سارا

مسئلہ :- جو لوگ ہر سال ماہ محرم شریف میں امام حسینؓ کا ماتم اور سوگ کرتے ہیں۔ وہ لوگ قرآن مجید و حدیث شریف کے خلاف کر کے اپنے آپ کو آگ کی خوراک بناتے ہیں۔ درحقیقت وہ لوگ قرآن مجید و حدیث نبویؐ کے منکر ہیں سورہ بقر پارہ دوم میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ

---

[1] امیر حمزہ کا خصیہ تمین اور عضوِ تناسل بھی کفار نے کاٹ لیا تھا۔

Marfat.com

اور وہ لوگ جو فوت ہو جاویں تم میں سے اور چھوڑ جاویں عورتیں اپنی ۔ انتظاری کریں وہ عورتیں ساتھ جانوں اپنی کے دس دن اور چار مہینے تک ۔

فائدہ :۔ دس دن چار مہینے بیوہ عورت کے لئے سوگ کرنا جائز ہے ۔ اور سوا بیوہ عورت کے تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے ۔ خواہ کوئی قریبی فوت ہو ۔ مسلم میں آیا ہے کہ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یَحِلُّ لِامْرَءَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا ۔ ترجمہ :۔ جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ محمد و آلہ وسلم نے نہیں حلال واسطے کسی عورت کے جو ایمان لائی ہو اللہ اور دن قیامت کے یہ کہ سوگ کرے اوپر کسی فوت کے تین دن سے زیادہ مگر اوپر خاوند اپنے کے دس دن اور چار ماہ تک ۔

فائدہ :۔ لوگوں میں یہ رسم جاری ہو گئی ہے کہ ماہ محرم میں تعزیہ داری اور ماتم کرتے ہیں ۔ یعنی سیاہ لباس پہن کر تمام لذت زینت وغیرہ کو ترک کر کے مانند بیوہ عورت کے اپنی صورت کو بناتے ہیں ۔ اور سینہ کوبی کرتے ہیں ۔ حدیث شریف میں اسی کی سخت ممانعت آئی ہے (دارمی)

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ وَالنَّاحِیَۃُ اِنْ لَّمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِہَا یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ صُوْرَۃِ الْکَلْبِ وَھُوَ صُوْرَۃُ الْکَلْبِ ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کوئی وین کرے اور منہ سر سینہ پیٹے اور نہ توبہ کرے پہلے موت اپنی کے اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو دن قیامت کے بیچ صورت کتے کے اور منہ اس کا شکل کتے کے اور آواز بھی کتے جیسا ہوگا

جو رووں پٹن منہ سر سینہ جعلن وانگ کفاراں	نبی بیزار او ہناں دے کولوں ڈاہسب بریاراں
نہیں بنی او نہاندا یہ ایہ امت میری کوئی	جو سنت میری تھیں منہ پھیرے ٹولی پھٹی ہوئی
جو نہ توبہ منہ سر سینہ پٹن کولوں کرن مزلالے	روز قیامت شکل کتے دی ہوسن اوہ منہ کالے
منہ سر سینہ پٹن والے کفاراں دے بھائی	نبی شفاعت نہ کرے تہناں دی خبر حدیثوں آئی

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَیَّعَ لَمْ یَنَلْ شَفَاعَۃً ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میری سنت کے خلاف کرے گا میری شفاعت نہ پائے گا ۔ قول سعدیؒ ۔

پیغمبر کسے را شفاعت گر است	کہ برجادہ شرع پیغمبر است ،
نبیؐ شفاعت نہ کرسی جو نہ چلن چال نبی دی	جو چال نبی دی چلن ناہیں رلسن سنگ یزیدی

مسئلہ :۔ سب سے اول مجلس ماتم یزید کے گھر میں ہی شروع ہوئی تھی جیسا کہ اخبار ماتم والا معتبر شیعہ صفحہ ، ایں لکھتا ہے

اہل بیت مد قیدی ہو کر گھر دیوچ آئے	دیکھ انہاں نوں آل معاویہ عورتاں دین الائے
بھی ہندہ یزید دی عورت سر ننگا کر ماتم کر دی	منہ سر سینہ پٹ دی آئی طرف یزید شقی دی
آکر آکھیا اسدے تائیں یوں سن مرد یزیدا	میرے گھر دے سامنے ٹنگیا سر حسینؓ دلی دا
جلدی نال یزید نکارا پیادہ گھر ول آیا	سر حسین دلی دا لاہ کے کپڑے وچ لکایا

یعنی یزید نے اپنی عورت کے کہنے سے سر امام صاحب کا نیزہ سے اتار کر ایک رومال میں لپیٹ کر اپنی تمام مستورات کو حکم دیا کہ کپڑے اور زیور وغیرہ زینت اتار کر اس پر تین دن تک نوحہ و ماتم کرو ۔

دیگر :۔ شیعہ صاحبان کی کتاب جلاء العیون صفحہ ۶۲۲ میں لکھا ہے ۔ کہ یزید نے اپنے بیوی ہندہ کو حکم دیا کہ گھر چلی جا اور اس فرزند فاطمہؓ امام حسینؓ پر ماتم و نوحہ کر ۔ کیونکہ ابن زیاد نے جلدی کی ہے اور میں ان کے قتل میں راضی نہ تھا ۔ تب ہندہ نے گھر جا کر تمام امراء و فقراء کی عورتیں جمع کر کے مجلس ماتم بڑے زور سے برپا کی ۔ اور یزید کی طرف سے تمام شہر میں مجلس

Marfat.com

تعزیت کی منادی ہوئی ؎

طراز مذہب صفحہ چار سو چار دے اندر لیایا — شیعہ مذہب والے لکھیا میں نہیں ودوں بنایا
یزید نے زینب کبریٰ تائیں اِدھوں عرض گزاری — ہے ضرورت جو تساں تائیں دسو بہنوں واری
حضرت زینب آکھیا ہے ہک حاجت ساڈوں آئی — جو دھڑ امام حسینؓ دلی دا ننگا چھوڑیا بھائی
ابن زیاد نے مہلت ناہیں دتی ساڈے تائیں — جوڑیں سیاپے اس پر کرئیے کڈھیے دلدریاں آہیں
ہن خواہش اساڈی شہروں باہر اک مکان بنائیے — اسدے اندر ماتم کرئیے وین سیاپے پائیے
دیہہ اجازت جو ایتھے عورتاں قریش تے ہاشم آئیاں — اوہ ماتم کرنے کارن جاون ساڈے پاس بلائیاں
تاں یزید فرمایا ہک مکان فراخ بنایا — گلی بازاراں شہر دمشق ہوکا جلد دوایا
جتنیاں ذناں امیر فقیراں شہر دے اندر آئیاں — ماتم شاہ حسینؓ دے کارن ساریاں سد بلائیاں
تاں شاہی عورتاں اتناادتھے شور تے غل مچایا — اسماناں تھیں بھی باہر گذریا اتنا ماتم پایا

مسئلہ :- پس ان تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ مجلس ماتم سب سے پہلے یزید نے اپنے گھر ایجاد کی اور پھر تمام شہر والوں کو بھی ماتم کرنے کا حکم دیا - اور ماتم بازہ بھی پہلے یزید نے ہی ایجاد کیا - الغرض مجلس ماتم اور نوحہ خوانی وغیرہ سب یزید کی سنت ہے - اگر ماتم کرنا کار ثواب ہے تو خوش قسمتی ہے یزید کی کیونکہ شیعہ اصحاب بڑے فخر سے فرماتے ہیں - کہ جو کوئی امام حسینؓ پر ماتم کرے اس کے چھوٹے بڑے گناہ معاف ہو جاتے ہیں - تو سب سے اول یہ فخر یزید لعین کو حاصل ہوا - ؎

ہے ایہ ماتم کرنا سُنّت خاص یزید دی آئی ؛ — جو سب تھیں اول مجلس ماتم اُسنے خوب سجائی
ہن جو کوئی ماتم کرسی بھائی روز قیامت تائیں — نال یزید برابر لعین دوزخ وچ سزائیں

جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَوَّلُ مَنْ النَّمِی وَتَغَنّٰی مِنَ الشَّیٰطِیْنَ ؕ یعنی سب سے اول وین کرنا اور گانا شیطان ہی نے شروع کیا ہے - اب جو یہ کام قیامت تک کریں گے وہ سب شیطان کے مرید اور مریدنیاں ہیں ؎

شیعہ آکھن پٹن جائز سند قرآن لیاون — سورۃ ذاریٰت دی آیت جاہلاں پڑھ سناون
جس دیچہ نام نشان نہ ہرگز پٹن والا آیا — صرف نال تعجب مائی سارہؑ منہ پر ہتھ لگایا
ہن میں تینوں قصہ کوتا سارا آکھ سنائیں — شاید رب سبب ہدایت کردے تیرے تائیں
فند فریب انہاندیوں بچ کر راہ ہدایت پاویں — بنی موحد سُنی پکا بدعت توں بچ جاویں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ؕ ترجمہ:۔ کیا آئی ہے تجھ کو خبر مہمانوں ابراہیمؑ کی جو عزت والے تھے - اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ جب داخل ہوئے ان پر کہا سلام ہے قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ؕ کہا سلام ہے یہ لوگ ہیں نا دیکھے ہوئے فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ؕ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ؕ پس متوجہ ہوئے ابراہیمؑ طرف گھر اپنے کے پس لے آئے گوشت بچھڑے کا گھی میں تلا ہوا پس آگے مہمانوں کے - کہا ان کو کیوں نہیں کھاتے ہو - فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ پس دل میں ڈرا ان کے خوف سے کہا انہوں نے مت خوف کر - یعنی ابراہیم علیہ السلام نے دل میں خیال کیا کہ شاید یہ ڈاکو ہیں - کہ ہمارے گھر کا کھانا نہیں کھاتے تو ملائکہ نے کہا مت خوف کرو - میں جبرائیلؑ ہوں اور یہ میکائیلؑ ہیں - اور یہ اسرافیلؑ ہیں اور یہ عزرائیلؑ ہیں - اور میں ہم تم کو مبارک بادی کہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ تجھکو ایک نیک بخت صالح لڑکا عنایت فرمائے گا - كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ؕ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ مسند فرشتوں نے حضرت ابراہیمؑ کو ایک لڑکے نیک بخت بشارت دی۔

Marfat.com

مسئلہ :- جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم کو خوشخبری دی تھی۔ تو آپ کی عمر اس وقت ایک سو بیس برس کی تھی۔ اور حضرت سارہ خاتون کی عمر ایک سو سال کی تھی۔ اور تمام عمر آپ کو لڑکا لڑکی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس سبب سے یہ خوشخبری سن کر تعجب سے حضرت سارہؓ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا جیسا کہ عام عورتوں کی عادت ہے کہ تعجب کی بات سن کر منہ اور ماتھے اور رخسار سے پر ہاتھ مارتی ہیں کما قال اللہ تعالیٰ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ قَالُوْا كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے پس آئی سامنے سے عورت اس کی بیچ نعرہ کے پس مارا ہاتھ اپنے ماتھے پر اور کہا کہ بوڑھی سو سال کی اب لڑکا جنے گی۔ کہا فرشتوں نے ایسا ہی حکم ہے رب تیرے کا کہ تجھ کو بڑھاپے کی حالت میں ایک لڑکا ہشیار عنایت فرمائے گا۔ تحقیق اللہ تعالےٰ حکمت والا جاننے والا ہے۔

کرو خیال جو جس نوں ایہہ خوشخبری دتی جاوے	جو تیرے تائیں رب ہک لڑکا دانشمند عطا دے
کیا اوہ ٹمیوں پٹن لگے یا خوشیوں نعرہ مارے	اُلٹی کر تفسیر سناون شیطاناں وے لاڑے
جو الٹ کرے تفسیر قرآنوں معنے اُلٹ رلاوے	اوہ دوزخ وچہ جاوے بھاویں سید مغل سداوے

كَمَا قَالَ النَّبِیُّ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِهٖ فَقَدْ كَفَرَ۔ ترجمہ :- فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کوئی اپنی رائے کے مطابق قرآن مجید کی تفسیر غلط کرے تو وہ کافر ہے۔ مثلاً چکڑالوی مرزائی رافضی خارجی وغیرہ

فصل دوم

در فضائل ماہ محرم الحرام کی اول تاریخ سے نویں تاریخ تک نوافل ذکر اذکار روزہ وغیرہ اسوۂ حسینی کے بیان میں اور مذمت تعزیہ وغیرہ اور فضیلت مسجد حسب موقعہ

حدیث عثمان بن عفان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَكْرِمُوا الشَّهْرَ لِلّٰہِ الْمُحَرَّمَ فَاَكْرَمَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِهٖ الْجَنَّةَ بِنَجَاتٍ مِّنَ النَّارِ حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ اے لوگو تم بہت عزت کرو اللہ تعالےٰ کے ماہ محرم کی۔ پس اللہ تعالےٰ بہت عزت کرے گا تمہاری بیچ جنت کے۔ اور نجات دے گا تم کو دوزخ کی آگ سے۔ اور ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب نبی کریم نے اَنْ اَرَدْتُمُ الرَّحْمَةَ وَقْتَ الْمَوْتِ مِنَ الْعَطْشِ وَالْخُرُوْجِ مَعَ الْاِیْمَانِ وَالنَّجَاتِ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ اگر کوئی چاہتا ہے یہ بات کہ مجھ کو آرام ہو وقت موت کے تلخی جان کندنی کی سے اور اس جہان سے جاؤں میں ساتھ ایمان کے اور نجات ملے مجھ کو فریب شیطان کے سے فَاَكْثِرُوْا فِیْ هٰذِهِ الشُّهُوْرِ كُلِّهَا بِكَثْرَةِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالدَّوَامِ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنَ الْاَذْكَارِ وَذَكَرُوْا خَالِقَ الْاَنَامِ فَادْخُلُوْا جَنّٰتِ رَبِّكُمْ بِالسَّلَامِ پس لائق ہے اس کو زیادہ کرے عزت حرمت والے مہینے کی یعنی محرم شریف میں زیادہ پڑھے۔ نفل اور زیادہ رکھے روزے اور زیادہ کرے پشیمانی اوپر گناہوں اپنوں کے اور زیادہ کرے ذکر اذکار اس میں پس داخل جنت ہوئے پاک اپنے کے بیچ ساتھ سلامتی کے

ذکر صیام در محرم شریف

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ كَانَ یَصُوْمُ فِیْ اَوَّلِ الْمُحَرَّمِ۔ فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی روزہ رکھے محرم کی اول تاریخ میں اس

کے لئے دس ہزار حج دس ہزار عمرہ دس ہزار شہید کا ثواب اللہ تعالےٰ عنایت فرماتا ہے۔ اور گویا کہ اس نے تمام سال روزے رکھے

بھی وچہ حدیث نبی فرمایا سُن توں میرے جانی | جو ماہ محرم روزے رکھے پاوے اجر گرامی
اوّل تاریخوں روزے رکھے جیکر دسویں تائیں | سال ہزار عبادت اس نوں اجر دیوے رب سائیں

مسئلہ :- ماہ محرم میں تین دن بہت ہی افضل ہیں - اوّل - دسویں اور آخری ۔

مسئلہ :- اخیر سال اور شروع سال کے دن روزہ رکھنا بھی عظیم ثواب رکھتا ہے ۔ سال ہلالی کا اخیر دن ماہ ذوالحجہ کا آخری دن ہے ۔ اور اوّل دن سال اسلامی کا اوّل ماہ محرم کا دن ہے ۔ غرض ان دو دن کا روزہ رکھنے سے تمام سال کے روزوں کا ثواب اللہ تعالےٰ دیتا ہے (نقل از غنیۃ الطالبین)

مسئلہ :- ماہ محرم ایسا بزرگ مہینہ ہے کہ اس کی ایک دن کی عبادت سال بھر کی عبادت کے برابر ہوتی ہے ۔

مسئلہ :- جو کوئی اوّل تاریخ اور جمعرات کو جاگے اور ذکر اذکار کرے یا سُنے تو اُس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور آئندہ توفیق بچنے کی ملتی ہے ؎

پس از رمضان مکرم شد محرم | کہ خوب ہا در آں درجات منظم
شہید کربلا دروے حسینؓ است | کہ ذکرش در عالم مشہور است
ماہ رمضانوں پچھے محترم افضل جانی | بہتے درجے اس دے اندر دسے نبیؐ حقانی
شہید جو اسدے اندر ہوئے شاہ حسینؓ پیارے | ذکر اونہاندا جگ وچہ شعلے سورج وانگوں مارے

ذکر نوافل در محرم الحرام نمبر ۱

جو کوئی شخص ماہ محرم کی اوّل رات دو رکعت نفل پڑھے تو اس کی قبر کو اللہ تعالےٰ تا قیامت روشن کریگا (از نقل جواہر غیبی)

نمبر ۲

حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی محرم کی اوّل تاریخ دن کو یا رات کو چار نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر ایک آیت میں بعد الحمد کے تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور بعد سلام کے گیارہ بار سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ دو ہزار فرشتہ اس کی دین و دنیا کی تمام حاجتوں کو بر لانے کو مقرر فرماتا ہے اور شیطان ملعون حسرت سے کہتا ہے کہ ہائے افسوس میں سال بھر اس سے نا اُمید ہوا ۔ اور چار ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوتا ہے ۔ جس کو سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ نہ آتا ہو وہ کلمۂ طیبہ ہی اتنی مرتبہ پڑھے ؎

نمبر ۳

جواہر غیبی اندر آیا آکھیا نبیؐ حقانی | جو ماہ محرم دی کسے راتیں نفل پڑھے کر جانی
چھ رکعتاں نفل پڑھے کوئی اس ترکیبوں بھائی | بعد الحمد دوں دہ وار قل ہر رکعت وچہ سائی
دو ہزار محل جنت وچہ رب تیار کرائے | بھی دروازے اونہاں محلاں خاص یاقوتوں آئے
بھی ہر دروازے ہک ہک تخت سنہری رب ٹکایا | ہک ہک حور تخت پر ہوسی پاک نبیؐ فرمایا
ایہہ سب کجھ ملسی اسنوں جیہڑا انہاں نفلاں پڑھسی | مرنوں پچھے نال خوشی دے جنت موجاں کرسی
چھہتر ہزار بلا دنیا دی اُس توں دور ہو جاوے | بھی چھہتر ہزار جو نیکی اس نوں رب کریم عطاوے

فائدہ :- ان نفلوں کے فضائل میں حضرت بابا شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جوان کو قبر میں

Marfat.com

دیکھا۔ اور ایسا خواب میں نے تمام عمر نہیں دیکھا تھا کہ اس خوبصورت جوان کی نشست گاہ یعنی بیٹھک کے گرد باغ عمدہ لگا ہوا تھا۔ اور ایک حوض پانی کا خوب بھرا ہوا اس کے قریب تھا۔ اور حوران بہشتی اس کی خدمت میں حاضر تھیں۔ میں نے اُس جوان سے دریافت کیا کہ اے بھائی تو نے دُنیا پر کیا عمل کیا تھا جس کی وجہ سے یہ انعامات تجھ کو حاصل ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ اے بابا فرید شکر گنج میں دنیا میں مُردوں کے کفن اُتارتا تھا۔ اتفاقاً ایک مسجد کے پاس سے ایک دن گذرا تو ایک واعظ نے کہا کہ جو کوئی شخص ماہ محرم کے اوّل دہاکے میں چھ نفل جو اُوپر مذکور ہیں پڑھے گا اس کو یہ درجہ جو اُوپر مذکور ہے ملے گا۔ جب میں نے سُنا اُس دن سے کر اس بداعمال سے توبہ کرکے ہمیشہ کو ان نفلوں کو اپنے اوپر واجب کرلیا۔ یہ انعامات ان نفلوں کی برکت سے ہے

نمبر ۴

حضرت عائشہ ام المومنین تھیں ہک ہور روایت آئی
جو اوّل دہاکے ماہ محرم اٹھ رکعتاں نفل ادائی

بعد الحمد دوں قل ہو اللہ جو پڑھسی وچ نفل داری
اوہ سارے ٹبر کرے شفاعت آکھے نبیؐ غفاری

یعنی روز قیامت والے وچ دربار الٰہی
اپنے خویش قبیلے سارے جنت وچ لے جائی

جنہاں اوپر دوزخ واجب آ کھیا سرور سائیں
اے مومن بھائی عمل کمائیں خالی ہتھ نہ جائیں

نمبر ۵

ہک ہور روایت اندر آیا پاک نبیؐ فرمادے
جو اوّل رات محرم چار رکعت نماز ادا دے

بعد الحمد دوں ہر رکعت وچ قل پڑھے تن واری
چالی ہزاراں سال عبادت اجر دیوے رب باری

نمبر ۶

شیخ الاسلام حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک رات خواب میں حضرت امام حسین علیہ السلام ملے اور مجھے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی چار نفل ماہ محرم میں اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے پندرہ بار قل ہو اللہ پڑھ کر مجھے بخشے گا میں ہرگز جنت میں داخل نہ ہوں گا جب تک اس نفل بخشنے والے کی اپنے نانا جان سے شفاعت نہ کرواؤں گا۔ بعد میں پھر ایک دفعہ پھر امام حسینؓ مجھے خواب میں ملے اور آپ نے رُخ مبارک مجھ سے پھیر لیا۔ میں نے عرض کی حضور مجھ سے کون سی خطا سرزد ہوئی ہے جس کی وجہ سے آپ نے مجھ سے منہ مبارک پھیر لیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے شبلی تجھ سے خطا نہیں ہوئی بلکہ میری آنکھیں تیرے احسان کے سبب تیرے سامنے نہیں ہوسکتیں جب تک میں تجھ کو بدلہ ان نفلوں کا جو تو مجھ کو بخشتا رہا ہے۔ دلوا نہ دوں۔

فائدہ :۔ اگر ہو سکے تو ہر روز چار نفل بترکیب مذکور پڑھ کر امام صاحب کو بخشے نہ ہو سکے تو دہاکے میں ایک دو دفعہ ضرور بخشنے چاہیں۔

مسئلہ :۔ پس لائق ہے ہر ایک مسلمان کو کہ ماہ محرم میں ہر روز دسویں تاریخ تک قرآن مجید کی تلاوت کرکے امام حسینؓ کے مقدس روح پر فتوح کو ثواب بخشے۔ اور جس کو قرآن نہ آتا ہو وہ الحمد شریف اور قل شریف جتنا ہو سکے پڑھ کر امام صاحب کو بخشے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی تین مرتبہ قل شریف پڑھتا ہے اس کو قرآن مجید کے ختم کا ثواب ملتا ہے اور یہ اسوۂ حسینی یعنی طریقہ ہے۔ اور مجلس ماتم تبرہ بازی تعزیہ داری وغیرہ بدکرداری کے دیکھنے سننے سے باز رہے کما قال النبی لعن النائحۃ والمستمعۃ ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم نے لعنت ہے خدا کی منہ سر سینہ پیٹنے والے اور بخوشی سننے والے پر ؎

لعنت رب دی اس پر ہووے پاک نبیؐ فرمادے
جو کوئی منہ سر سینہ پیٹے نالے دین الائے

جو کم کرنا منداسو کم دیکھیں مندا آیا　　چونکہ پاک نبیؐ فرمایا میں نہیں دوں بنایا

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذَالِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ ۔ فرمایا نبی کریم نے جو کوئی شخص کوئی کام خلاف شرع دیکھے تو ہٹائے اس کو ساتھ ہاتھوں اپنے کے۔ اگر ہاتھوں سے ہٹا نہیں سکتا تو زبان سے اس برے کام کرنے والے کو روکے۔ اگر زبان سے بھی نہیں روک سکتا تو دل سے اس برا کام کرنے والے کو برا جانے۔ جو شخص برا کام کرنے والے کو برا نہیں جانتا۔ تو یہ کمزور ایمان ایمان کی نشانی ہے۔ اور تعزیہ داری وغیرہ دیکھنے والے اور کرنے والے سب گنہگار ہیں۔

مذمت تعزیہ و تابوت وغیرہ

اے اہل اسلام اگر تعزیہ تابوت وغیرہ نکالنا جائز ہوتا تو حضرت امام حسینؓ ضرور بالضرور۔ اپنے نانا جان حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابوت وغیرہ نکالتے۔ پھر حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت علیؓ کا تابوت ہر سال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نکلتا۔ جب حضرت امام حسینؓ سے کوئی سند تابوت وغیرہ نہیں ہے تو اب تعزیہ داری کا ثواب کہاں ہوگا۔ بلکہ ملک عرب میں جہاں امام صاحب کی تمام عمر ابتدا سے انتہا تک گذری کہیں بھی تعزیہ داری کا نام و نشان نہیں پایا جاتا ؎

ہے افسوس جو سنی نہیں سنت اہل جماعت سدائندے　　پھر بدعتیاں دے خیال ہو کر مجلس تنہاں سہاندے

تعزیہ اتے تابوت تے گھوڑا دیکھن جائز ناہیں　　بے حرمتی پاک اماماں کریندے بھنگڑے پئے کرداہیں

پاک اماماں نقلوں کرکے لوکاں نوں دکھلاندے　　لوک تماشہ دیکھن کارن ہر ہر جا کے جاندے

جو کچھ سبھے تواں شامل اوہ کم جان شیطانی　　شیطان نہ ہرگز شامل ہووے جیہڑے کم رحمانی

جو جماعت سنیاں دے اندر ہرگز کوئی نہ کردے　　باجھوں اہل ایماناں بھائی دیکھے جو شک لیندے

روضے پاک دی شکل بناون لکھاں مال لگاون　　پھر اپنے ہتھیں ڈھاون اسنوں ہرگز نہ شرماون

دسویں روز تابوت بنا کر لوکاں نوں دکھلاون　　کھیل تماشہ کرکے دل پرچاون دوزخ جاون

دیکھن ہویاں اتے دسہرہ مسلم جائز ناکائی　　تعزیہ داری گھوڑا دیکھن ایویں جانی بھائی

سچ کر ایہہ کم جائز ہوندا ئن تد میرے بھائی　　تاں حضرت کی مدنی کرتے جو مدت دین ایہائی

مکے اتے مدینے اندر نہ کوئی ایسا فعل کماوے　　تعزیہ اتے تابوت نے گھوڑا نہ کوئی ساتھ جاوے

بلکہ تابوت بناون والیاں حضرت لعنت پائی　　میں لکھ حدیث وکھاواں تینوں جے تیرا شک جائے

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ (کتاب السراج رواہ الخطیب) جیسا فرمایا نبی کریم نے لعنت کرتا ہے اللہ تعالٰی جو کوئی زیارت کرے بلا مزار کے یعنی بناوٹی روضہ کاغذ لکڑی وغیرہ کا بنا کر

فائدہ ۱:۔ تعزیہ اور گھوڑا نکالنا مشابہت ہے اہل ہنود کی جس طرح وہ دسہرہ کے دنوں میں رامچندر جی کی فتح اور راون کی شکست مناتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی مدعیان اسلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی شکست اور یزید پلید کی فتح مناتے ہیں۔ درحقیقت امام حسینؓ کی فتح اور یزید پلید کی شکست ہے۔ جیسا کہ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

قارون ہلاک شد چہل خانہ گنج داشت　　نوشیرواں نمرد کہ نام نیکو بگذاشت

یعنی قارون ہلاک ہوا جو چالیس خزانے دولت رکھتا تھا۔ اور نوشیرواں فوت نہیں ہوا جو نیک نام باقی چھوڑ گیا

فائدہ ۲:۔ امام حسینؓ کے گھوڑے کو کئی سال گذر چکے ہیں مگر اب تک کئی ہزاروں گھوڑے بناوٹی نکالتے ہیں

اور ہر سال کئی ہزار الٰہ بنا دٹی روضہ بناتے ہیں جس پر اللہ تعالےٰ نے لعنت فرمائی ہے

نوٹ :۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ تابوت کا ثبوت قرآن مجید میں ہے جیسا کہ بعض شیعہ ثبوت دیتے ہیں - تو وہ تابوت حقیقی تھا مصنوعی نہ تھا - جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ ترجمہ :۔ اور کہا واسطے ان کے رسول ان کے نے کہ تحقیق نشانی سلطنت طالوت کی یہ ہے - کہ آئے گا تمہارے پاس تابوت اور وہ ایک صندوق تھا اور بیچ اس کے تسکین تھی رب تمہارے کی طرف سے اور وہ چیز جو چھوڑ دی گئی تھی آل موسیٰ اور آل ہارون سے - اٹھا لائیں گے اس تابوت کو فرشتے اور اس تابوت میں انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں - اور اس زمانہ میں تصویریں بنانی جائز تھیں - جس طرح سجدہ تعظیمی جائز تھا

فائدہ :۔ سکینہ ایک جانور تھا جس کا قد بلّی کے برابر تھا - اور اس کی دو آنکھیں ایسی روشن تھیں جیسے بجلی یا گیس کسی کو دیکھنے کی طاقت نہ تھی - حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اس سکینہ جانور کا منہ مثل بلّی کے تھا - اور وہ لڑائی کے وقت تابوت سے نکلتا تھا - اور مثل آندھی کے دشمنوں پر جا پڑتا اور دشمنوں کو پراگندہ کر دیتا تھا -

فائدہ :۔ آل موسیٰ و آل ہارون کے اس میں جوتے اور دستاریں اور کچھ ٹکڑے ترنجبین یعنی من وسلویٰ اور عاصا اور انگوٹھی اس تابوت میں تھی -

مسئلہ :۔ بعض لوگ مخالف سوال کرتے ہیں کہ مصنوعی تابوت امام حسینؓ کا بنانا اور دیکھنا منع ہے اور حد العنت کرتا ہے - تو بیت اللہ اور مسجد نبویؐ اور بیت المقدس وغیرہ کے نقشہ جات کا دیکھنا اور بنانا بھی منع ہوگا - تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا سنت اہل جماعت کا اعتقاد ہے کہ ہم ان نقشہ جات کو مثل جغرافیہ کے تصور کرتے ہیں جس طرح خود جا کر زیارت کرنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے ان نقشہ جات کے دیکھنے سے تو کچھ بھی نہیں حاصل ہوتا - اور یہ جو صاحبان تابوت گھوڑا وغیرہ نکالتے ہیں اعتقاد یہی رکھتے ہیں کہ جس طرح امام حسینؓ کا روضہ حقیقی یعنی کربلائے معلیٰ اور گھوڑا اصلی دیکھنے سے جو ثواب حاصل ہوتا ہے اسی طرح یہ مصنوعی تابوت گھوڑا دیکھنے سے بھی ثواب حاصل ہوتا ہے اور مرادیں مل جاتی ہیں - جس پر اللہ تعالےٰ نے لعنت فرمائی ہے جانے اور دیکھنے والے پر - حاصل کلام جو شخص امام حسینؓ کے تبرکات سے مثلاً پاپوش مبارک دستار مبارک یا جنگ کے ہتھیار نیزہ تیر وغیرہ یا گھوڑے کا سامان زین وغیرہ کی زیارت کرے گا تو ثواب عظیم پاوے گا - اور اگر ان تمام تبرکات کی تصویریں بنی بنائی دیکھے گا تو بالکل ثواب نہیں لے گا ؎

تابوت قرآنوں بیشک ثابت اسیں نہیں انکاری
پر اوہ تابوت ہیو طالٰہی تے تسیں نقل اُتاری

موسیٰ تے ہارون تھیں اس وچ اصلی چیزاں آہیاں
اس وچ اصلی چیز نہ کائی آکھ سناواں بھائیاں

وچ تابوت تبرک ناہیں دیکھ اکھیں ازمایا
ایہ دنیا کھٹی کارن بھائی ایہناں پکھنڈ بنایا

تے گھوڑا اک امام حسینؓ دا اندر خاک سمایا
ہن کئی ہزار نکالن گھوڑے انت نہ جاوے پایا

پتلہ تیتھوں منتھوں گھوڑا منگن کہن حسینی گھوڑا!
پھر کر تقطیاں چُمن اس نوں عقل نہ رکھن بھوڑا

مرد عورتاں پچھے اس دے پٹن شور مچاون
نذر نیاز چڑھاون اس پر ہرگز نہ شرماون

اکو پہر تک اس گھوڑے دی بہت عزت ہوئی
پھر اس تھیں پچھے اس گھوڑے والوں نہ پچھے کوئی

پھر اوہو گھوڑا گلیاں اندر ڈُدھا پھیرے بھائی
پھیر نہ کہن حسینی گھوڑا اس دن بارہویں کائی

سال گزھیوں جویں میلے والے فقیر منگن نوں چڑھدے
سال بسالی منگن ہین جو دنیا دے بھر دے

اوویں گھوڑا گڈھن والا ایہناں ڈھنگ بنایا
سال بسالی منگن ہین چندہ لوکاں دا!

Marfat.com

کجھ ورتن کجھ گھر وچ رکھن کھاون سب کمایاں ‏ — ایس بہانیوں مال کماون آکھ سناواں بھائیاں
بک امام واڑہ ایتھاں گھڑ کر اپنے دلوں بنایا ‏ — جس وا ذکر قرآن حدیثاں اندر کتے نہ آیا
تے مسجد تائیں قتل گڑھی ایہ آکھ سناون بھائی ‏ — ناں مسیت بناون سخیہ نگراں ورلا کائی
ہے مسجد ذکر قرآن اندر جو مومناں خاص نشانی ‏ — جو مسجد نہ آباد کرے اوہ بیشک کافر جانی

کما قال اللہ تعالیٰ مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰہِ شٰھِدِیْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِھِمْ بِالْکُفْرِ اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ وَفِی النَّارِ ھُمْ خٰلِدُوْنَ ہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں لائق واسطے مشرکوں کے کہ آباد کریں مسجدیں اللہ کی اور نہ آباد کرنا مسجدوں کا گواہی ہے اوپر جانوں اپنیوں کے وہ لوگ ضائع ہوگئے عمل ان کے اور وہ ہمیشہ بیچ دوزخ کے رہیں گے۔ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ ہ سوائے اس کے نہیں کہ مسجدیں اللہ کی وہ آباد کرتا ہے جو ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور ہمیشہ پڑھتا ہے نماز اور دیتا ہے زکوٰۃ اور نہیں ڈرتا کسی سے مگر اللہ تعالیٰ سے یعنی تقیہ نہیں کرتا کہ در پردہ جھوٹ بول جائے واسطے طلب براری اپنی کے قریب ہے کہ لوگ ہوں گے سیدھی راہ پانے والے (پارہ دس سورۃ توبہ)

فائدہ:۔ پس ان آیات سے ثابت ہوگیا ہے کہ جو لوگ مسجدوں کی آبادی نہیں کرتے یعنی نماز جماعت ہمیشہ نہیں پڑھتے وہ مومن نہیں بلکہ کافر بے دین مشرک ہیں۔ ان کے دیگر عمل مثلاً نماز روزہ صدقات وغیرہ بھی بے کار ہوگئے۔ کیونکہ یہ نماز کا نہ پڑھنا جیسا کہ فرمان پنجتن پاک نے مَنْ خَمْسُ اَوْقَاتٍ فِی الْجَمَاعَۃِ اَعْطَاءُ اللّٰہُ اَجْرُ اَلْفِ شَھِیْدٍ ہ

امام حسینؓ کہے پنج وقت نماز پڑھے مرداں ‏ — ہزار شہیداں اجر اللہ تئیں پاوے اوہ یگانہ
مسجد اندر باجماعت پنج وقت نماز جو پڑھدا ‏ — اجر عظیم ملے اس تائیں کہنا ہے سرور دا

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ اَدْرَکَ الْجَمَاعَتَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَرَآءَۃً النِّفَاقِ ہ حضرت امام حسینؓ سے روایت ہے فرمایا رسولؐ پاک نے جو شخص چالیس دن نماز جماعت کو ترک نہ کرے اس کو اللہ تعالیٰ نفاق سے پاک کر دیتا ہے۔ دیگر فرمایا آپ نے جو شخص دیدہ دانستہ نماز جماعت کو ترک کرتا ہے وہ منافق ہے جو کافر سے بھی ابتر ہوتا ہے لَا تَتْرُکُ الْجَمَاعَۃَ اِلَّا مُنَافِقٌ فرمایا آپؐ نے نہیں چھوڑتا نماز باجماعت کو جان بوجھ کر مگر منافق قَالَ النَّبِیُّ مَنْ بَنَاءِ اللّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ فرمایا آپ نے جو اللہ مسجد بناوے اس کا گھر جنت میں خدا بناتا ہے

پنجتن پاک کہیا جو اللہ مسجد کوئی بنا دے ‏ — رب جنت اندر اس دے تائیں سوہنا محل عطا دے
بھی پنجتن پاک دی نال مسیتاں بڑی محبت آہی ‏ — اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ مُؤْمِنٍ اَتْقٰی پاک حدیث بتائی
یعنی مسجد ہے ہر مومن متقی دا گھر بھائی ‏ — توں نہیں محب حسینی نال مسیت پیار نہ کائی
مومناں نال پیار مسیتاں گھر توں زیادہ آیا ‏ — ایہ پنجتن پاک نے خود فرمایا میں نہیں دلوں بنایا
جس نال مسیت پیار نہیں پھر مومن کیویں سداوے ‏ — جیوں کر کالا کتا ہو کر موتی نام دھراوے

حدیث شریف میں فرمایا نبیؐ پاک نے مومن کا دل مسجد میں ایسا آرام کرتا ہے۔ جیسا مچھلی پانی میں آرام کرتی ہے۔ اور منافق کا دل مسجد میں ایسا تڑپتا ہے جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے مَنْ خَرَجَ قَذْرَۃً مِنَ الْمَسْجِدِ اَخْرَجَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْظَمُ ذُنُوْبٍ مِنْ نَفْسِہٖ ترجمہ:۔ فرمایا پنجتن پاک نے جو نکالے پلیدی مسجد سے یعنی مسجد کو پاک صاف کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو صاف کرے گا ہر ایک گناہ سے

ایہو پنجتن پاک طریقہ جانیں مومن بھائی
مومن دا کم مسجد اندر کرن آبادی آیا
پنجتن پنجے وقت نمازاں کردے خوب ادائی
مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا ہے آیا!
تے حیدرؓ مسجد اندر وچہ نماز شہادت پائی
تے سردر عالمؐ بی بی فاطمہ حسنؓ حسینؓ دی مائی
آخر روضہ باپ بیٹیؓ دا اندر مسجد آیا!!
پنجتن پاک دا نال مسیتاں پیار زیادہ آیا
چھڈ مسیتاں نال پریتاں واڈا خوب سمجھایا
اوتھے تاش دے نرداں کھیڈن خوب حقے گڑگڑاکے
دتو بھائی پنجتن پاک نے واڑہ کتے بنایا
بیٹھک واڑے اوتھاں بکریاں ہور بھیڈاں لٹے آئے
پر آدمیاں دا واڑہ اجتک سننے وچہ نہ آیا
معلم ہویا جو ضد مسیتوں واڑہ اونہاں بنایا
اہل ایمانوں وچہ محرم چنگے عمل کماؤ
پڑھو نفل اتے روزے رکھو طریق حسینیؓ جانی
جو کم کرنا مندا اوہ کم ویکھن مندا آیا

پنجے وقتیں باجماعت کرن نماز ادائی
پنجتن پاک تے سب فرمایا میں نہیں دلوں بنایا
جو کوئی ہک نماز چھوڑے اس کافر آکھن بھائی
جو کوئی جان نماز چھوڑے اس کافر آکھ ستایا
ایڈ پیار سی نال مسیت نمازاں سنتوں بھائی
نال مسیت محبت اونہاں بے حد اوڑک آئی
جا کر دیکھ مدینے توں کیوں مسجد توں رل جایا
توں چھڈ مسیتاں وڑگیوں واڑے نام محبت کھایا
جس دا ذکر قرآن حدیثاں اندر کتے نہ آیا
پھر وانگ مسیتاں جانو واڑیاں عقل تنہاں پرتائے
سارے ملک عرب وچہ اجتک واڑہ کتے نہ آیا
یا گائیں مجھیں پنجر گدّاں واڑے خلق نبائے
قرآن حدیثوں ثابت کر یوجے میں جھوٹ الایا
مسجد جا عبادت اوتھے کردے جو دل آیا
جیوں کر پنجتن پاک کہیا تسیں بدعت توں نچ جاؤ
نہ پڑھو پٹن والیاں دیکھو ایہ سب کم شیطانی
پرہیز کرو جس کموں حضرت سخت منع فرمایا

حکایت

نصائح مفیدہ میں لکھا ہے کہ ایک سنی شخص ایک امیر شیعہ کا نوکر تھا۔ اور تعزیہ تبرّہ میں امداد دیتا تھا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا تو اس کی زبان پر کلمہ شریف نہ آتا تھا تو لوگوں نے پوچھا کہ تو کیا بد اعمال کرتا تھا جس کی وجہ سے تیری زبان پر کلمہ نہیں آتا۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں بسبب سنی ہونے کے پھر مجلس تعزیہ تبرّہ میں شامل ہوتا تھا۔ اس بدعمل کی شامت مجھ پر پڑی ہے۔ جیسا کہ مولانا رومؒ صاحب فرماتے ہیں ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی مجلس نیکوں کی تجھکو نیک کرتی ہے۔ مجلس بُروں کی تجھکو بُرا بنا دیتی ہے ؎

اوہ تہلکے ہے جنوں یار دجو سوتھوں اہل جماعت سدا ہوندے نی
پھر اس جو تھڑے بھٹرے کھان پچھے جاکے دین ایمان ونجاوندے نی
لب بنت تے طمع خراب یار دا ایہ دانش مند فرماوندے نی
جنہاں پنج تن نال محبتاں نی ذکر فکر وچہ عمر لنگھاوندے نی
نہ اوہ وچہ محرماں پٹ دے نی نہ اوہ گیت گاون کوئی گاوندے نی
نت پڑھن قرآن درود پڑھکے امام حسینؓ ثواب پہنچاوندے نی
جنہاں نال اہل بیت محبتاں نی نال حب دے ذکر کماوندے نی
پنجے وقت نماز ادا کردے اتے داہڑیاں نہ مُنواوندے نی
جدوں پچھلی رات دا وقت ہوئے پا تسبیح تے مول نہ لاوندے نی
اوہ دشمن جان اہل بیت سئے جہڑے سُتیاں دن چڑھاوندے نی
پہلی رات جاگن پچھلی رات سوندے نہ اوہ صبح نماز ادا وندے نی
وانگ کتیاں دے اوہ تاں رہن سُتے ایہ پنجتن پاک فرماوندے نی

فصل سوم در فضائل یوم عاشورہ

الحمد للہ الذی جعل عاشوراء وفیہ غفر لامت نبینا وشفیعنا ومولانا محمد ذنبا وکثیرا وقلیلا ۔ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے کیا ہے روز عاشورہ کو اور بیچ اس کے بخشش کی واسطے امت محمد کے گناہوں چھوٹوں اور بڑوں کی وصار سبط رسول اللہ الحسین فیہ شھیدا قتیلا ووجد ما وجد بشھادت فیہ اجرا جمیلا ۔ اور ہو وہ بہترے محمد الرسول اللہ کے حسین بیچ اس کے شہید اور پایا جو کچھ پایا انہوں نے بیچ اس کے یعنی درجہ بڑا شہادت جمیل کا ۔ وقال عبد القادر جیلانی فی قطب الرحمانی شیخ الانس فیہ الفضیلۃ الیوم العاشورۃ خلق اللہ تعالیٰ ۔ اور فرمایا عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے بیچ فضیلت دن عاشورہ کے کہ پیدا کیے اللہ تعالیٰ نے السموات والارض یوم عاشوراء وخلق الجبال والبحار یوم عاشوراء وخلق القلم واللوح یوم عاشوراء ۔ آسمان زمین بیچ دن عاشورہ کے اور پیدا کیے پہاڑ اور سمندر بیچ دن عاشورہ کے ۔ اور پیدا کیا قلم اور لوح محفوظ دن عاشورہ کے وخلق آدم ودخل الجنۃ یوم عاشوراء وکلم اللہ بموسیٰ وانزل التوراۃ وغرق فرعون اور پیدا کیا اور داخل کیا جنت میں آدم علیہ السلام کو بیچ دن عاشورہ کے اور کلام کیا ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ نے اور اتاری وخرق البحر لبنی اسرائیل یوم عاشوراء وشفاء ایوب ورد یوسف علی یعقوب ورد لسلیمان اس پر تورات اور غرق کیا فرعون کو اور چیرا دریائے قلزم کو واسطے بنی اسرائیل کے دن عاشورہ کے اور شفا بخشی ایوب کو اور پھیرا یوسف ملکہ یوم عاشوراء ونجاء نوح وخروج یونس من بطن الحوت یوم عاشوراء کو اوپر یعقوب کے اور واپس کی واسطے سلیمان کے بادشاہی دن عاشورہ کے اور نجات دی نوح کو اور نکالا یونس کو پیٹ مچھلی سے دن عاشورہ کے واطفی اللہ تعالیٰ عن خلیل نارا وولد عیسیٰ علیہ السلام وتاب اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام یوم عاشوراء ۔ اور سرد کیا اللہ تعالیٰ نے آگ نمرود کو اوپر ابراہیم کے اور پیدا ہوئے عیسیٰ اور توبہ قبول کی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی دن عاشورہ کے ویوم القیامۃ یوم عاشوراء ویقولون اصحاب الکبار یا رسول اللہ لقد فضل اللہ تعالیٰ ۔ اور جب قیامت ہوگی تب بھی دن عاشورہ ہوگا ۔ جب یہ تمام فضائل سنے اصحاب کرام نے تب تعجب سے عرض کی یا رسول اللہ البتہ تحقیق یوم عاشوراء علی سائر الایام قال نعم ۔ ایسی بزرگی دی ہے اللہ تعالیٰ نے دن عاشورہ کو تمام دنوں پر ۔ فرمایا رسول اللہ نے ہاں بے شک دی ہے اللہ تعالیٰ نے بزرگی دن عاشورہ کو اوپر تمام دنوں کے ۔

ہر کہ روزے عاشورہ روزہ دارد — صیام اللہ ہر شادی شمارد
ہر کہ بروز عاشورہ نفل خواند — سوئے فضل حق خود را رساند
جو کوئی بندہ روز عاشورے روزہ رکھے بھائی — سالی تمام جیہوں روزے رکھے اجر اللہ تھیں پائی
جو کوئی بندہ روز عاشورے نفل نماز گزارے — بہت بزرگی ملی انہوں صاحب دی سرکارے
حسبی اللہ ونعم الوکیل جو روز عاشورے پڑھسی — والیاں اندر داخل ہوسی جیس دیہاڑے مرسی
شہ محمد عالم ختم نبیاں ایہ فرمان سنائے — دس کم روز عاشورے کرنے مومن کارن آئے
جیوں کر پیر جیلانی صاحب غنیہ وچہ فرمائے — کر تفسیر تنہاں دی بھائی عرض فقیر سنائے

کما قال النبی یا ایھا الناس اعلموا یوم عاشوراء ان تاتوا العشر خصال الصوم والصلوۃ ۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے لوگو جانو تم کہ دن عاشورہ کے دس کام کرنے سنت ہیں واسطے تمہارے والصدقات ومسح الید

Marfat.com

عَلٰی رَأْسِ الْیَتِیْمِ وَالْاِغْتِسَالِ وَالْاِصْلَاحِ وَالتَّوْسِیْعِ عَلَی الْعِیَالِ وَالْاِکْتِحَالِ روزہ نماز صدقہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا غسل کرنا حجامت بنوانا اور حسب توفیق اہل عیال پر فراخی کرنا۔ سرمہ پانا دعا کرنا اور استغفار وَالدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالْعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ کرنا اور بیمار پرسی کرنا۔

فصلِ چہارم

در فضائل روزہ داشتن در عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ کَانَ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَکَاَنَّمَا صَامَ الدَّھْرَ وَقَامَ صَوْمًا جَزِیْلًا ۔ فرمایا رسول پاک نے جو شخص روزہ رکھے گا دن عاشورہ دسویں تاریخ کے دس ہزار حج اور عمرہ اور دس ہزار شہید اور تمام فرشتوں کا ثواب پائے گا

حدیث :- ابن عباس سے روایت ہے کہ جب رسول پاک مدینہ میں تشریف لائے تو دیکھا آپ نے تمام یہودی روزہ رکھتے ہیں آپ نے دریافت کیا کہ تم روز عاشورہ روزہ کیوں رکھتے ہو تو یہودیوں نے کہا کہ یہ دن ہمارے واسطے مبارک ہے کیونکہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام معیت اپنی قوم کے دریائے نیل سے پار اترے اور فرعون سے نجات پائی اور فرعون اپنے لشکر سمیت اس میں غرق ہوا سو واسطے ہم اس دن کو مبارک سمجھ کر شکریہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ فَقَالَ اِنِّیْ اَنَا اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ اُمَّتِیْ - پس فرمایا آپ نے میں زیادہ حق دار ہوں تم سے ساتھ موسیٰ کے پس روزہ رکھا آپ نے اور حکم فرمایا امت کو روزہ رکھنے کا۔ فَقَالَ مَنْ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ مِنَ الْمُحَرَّمِ اَعْطٰی ثَوَابَ عَشْرَۃِ اٰلَافِ حَجٍّ وَعُمْرَۃٍ ۔ فرمایا پنجتن پاک نے جو شخص روزہ رکھے دن عاشورہ کے کی عزت جان کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ثواب ہزار حج اور عمرہ اور شہیدی ۔ وَاَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ الْمُحَرَّمِ ہزار شہید کا اور فرمایا کہ افضل دن کا روزہ بعد رمضان کے روزوں کے روزہ محرم شریف کا ہے ؎

ربیع اصحابؓ روایت کرواجدوں عاشورہ آوے — وچہ مدینہ سرور عالم ہوکا سر پھرا دے
اجدن روز عاشورہ آیا روزہ رکھو بھائی — بہت تعظیم کرو اس دن دی آکھے نبی الٰہی
اس دن توڑی روزہ رکھن گلی مرو نسائیں — لڑکے بھی دودھ پیندے نہ ہرگز تینوں آکھ سنائیں
ماہ محرم روزہ رکھن دسویں دن نوں بھائی — بانی تے ہور آخر اس دی خبر نبیؐ فرمائی
چائی ہزاراں درجہ اسنوں رب عطا فرماوے — بھی پاہرا آسمانی لنگھے روز حشر جد آوے
اک سوالی حضرت تائیں آن سوال الاوے — جو ایہ تن روزے رکھے کی کجھ اجر اللہ تینیں پاوے
کہیا پیغمبر تن روزیاں بدلے رب تن شہر عطا دے — ہر اک شہر اندر رب مالک تن تن محل بنا دے
ہر اک محل اگے پھر تن تن صفے تیار کرائے — ہر صفے دے اگے نہر چلے ہک راوی خبر سنائے
ہر طرح دی نعمت ہوسی جو دل چاہے کھاوے — تخت سنہری اوپر حوراں انت شمار نہ آوے
ہزار برس دی زندگی جتنا ودھ اس نے پایا — جو کوئی ایہ تن روزے رکھے پاک نبیؐ فرمایا

حدیث :- از ابوہریرہ قَالَ رَءَیْتُ النَّبِیَّ صَوْمًا عَلٰی بَغْتَۃٍ فَقَالَ ھٰذَا طَائِرٌ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ دیکھا نبی کریم نے ایک پرندہ کو اوپر منبر کے بیٹھی ہوئی دن عاشورہ کے

پس فرمایا کہ یہ چڑیا روزہ دار ہے۔ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عِبَادَةَ اِنْ كَانَ وَحْشِيٌّ تَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ اور قیس فرماتے تھے کہ جنگلی جانور روزہ رکھتے تھے دن عاشورہ کے۔

فائدہ:۔ فرمایا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم یہود کے خلاف کریں گے۔ یعنی وہ صرف عاشورہ کے دن کا ایک روزہ رکھتے ہیں۔ اور ہم ایک دن زیادہ کریں گے۔ اور پھر آپ کو مہلت نہ ملی۔ اسواسطے ہمیں چاہیئے کہ نانویں اور دسویں دسویں اور گیارہویں دو روزے رکھیں۔ کیونکہ حضورؐ نے تاکید فرمائی تھی اور اس میں یہود کی مخالفت ہے۔

فصل پنجم

در فضائل صدقات وخیرات در عاشورہ۔ حدیث قدسی

قَالَ النَّبِيُّ مَنْ اَطْعَمَ جَائِعًا اَوْ اَسْقٰى شَرْبَةً اَوْ مِنْ مَآءٍ فِيْهِ الْيَوْمَ الْعَاشُوْرَةِ اَطْعَمَهُ فرمایا نبی کریم نے جو کوئی کھانا کھلاوے یا پانی پلاوے کسی بھوکے پیاسے کو دن عاشورہ کے کھلاوے گا اللہ تعالیٰ اس کو اَللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَسَقَاهُ سَلْسَبِيْلًا ۔ ثُمَّ قَالَ فَكَاَنَّمَا لَمْ يَعْصِ اللّٰهَ تَعَالٰى طَرْفَةَ الْعَيْنِ۔ میوے اعلےٰ قسم کے جنت میں اور پلاوے گا چشمہ منڈھ داڑھے شربت پس کل گناہ اس کے معاف کرے گا اللہ تعالیٰ آنکھ جھمکنے جتنی بدی نہ رہیگی۔

حدیث:۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ مَنْ فَطَّرَ مُؤْمِنًا لَيْلَةَ عَاشُوْرَةَ فَكَاَنَّمَا اَفْطَرَ عِنْدَهُ بِجَمِيْعِ الْاُمَّةِ مُحَمَّدٍ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی روزہ افطار کرائے کسی کو دن عاشورہ کے رات کے وقت گویا اس نے تمام امت محمدی کے روزے افطار کرائے۔

روز عاشورے بھکھے تائیں کھانا رج کھلاوے تے تائیں پانی دیوے اجر بڑا اوہ پاوے
جنت اندر میوے اس نوں رب کریم کھلاوے اعلےٰ قسموں جنت پانی اوس پلایا جاوے
کل گناہ اس معاف ہوون تے ہووے فضل رحمانی گویا اک اکھ جھمکن جتنی رہے نہ نافرمانی
ایہہ انعام ملن جو روز عاشورے بھکھیاں دیسی کھانا تے تسیاں تائیں پانی دیوے آکھے نبی ربانا
روز عاشورے روزے داراں روزہ کوئی کھلاوے سب اُمت دیاں روزیاں جتنا اجر اللہ تھیں پاوے

فصل ششم

در فضائل نفل گذاردن در شب و روز عاشورہ

قَالَ النَّبِيُّ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَةٍ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَخَمْسِيْنَ۔ فرمایا حضور پاک نے جو کوئی پڑھے دن عاشورہ کے چار نفل پس پڑھے ہر ایک رکعت میں الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ ذُنُوْبَهُ خَمْسِيْنَ عَامٍ مَاضِيًا وَخَمْسِيْنَ عَامٍ مُسْتَقْبِلًا وَبَنَى اللّٰهُ پچاس بار بعد الحمد کے پس بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ گناہ اس کے پچاس برس کے اگلے اور پچاس برس کے پچھلے اور تیار کرتا تعالیٰ لَهُ فِي الْجَنَّةِ اَلْفَ

59852

Marfat.com

ضرور ہی نور ہا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے ہزار محل نور کے بیچ جنت کے ؎

حضرت پاک نبی فرمادے روز عاشورہ کوئی　　اٹھ رکعتاں نفل گذارے رکھس رب ابرو ئی
ہر رکعت وچہ بعد الحمد دل پڑھن اخلاص بتایا　　ہر رکعت وچہ پندراں واری پڑھنا افضل آیا
بعد سلاموں ست واری پڑھ ایس وظیفے مائیں　　سبحان اللہ، استغفر اللہ، صل علیٰ بتائیں

فصل ہفتم

در فضائل بیمار پُرسی روزے عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا یَوْمَ عَاشُوْرَۃَ فَکَاَنَّمَا عَادَ اَوْلَادَ اٰدَمَ صَفِیُّہُ اللہ تعالیٰ ۔ فرمایا رسول پاکؐ نے جو شخص پوچھے بیمار کو دن عاشورہ کے گویا اس نے تمام بنی آدم کی بیمار پُرسی کی ۔

فائدہ :- حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا حضور پاک نے بیمار کو پوچھنا واجب ہے ۔ اگر نہ پُوچھے گا گنہ گار ہوگا ۔ بہتر یہ ہے اوّل دن پوچھنے جاوے ۔ اگر نہ ہوسکے تو جب موقعہ ملے پُوچھنے جاوے ؎

بیمار چوں بشنوی فی الحال رو پرسیدنش　　گرچہ مسافت درمیان باشد کردہی بیشتر
بیمار کو جب سُنیں توں جلدی جا کر پُوچھ!　　اگرچہ کوہ قدر سے بھی زیادہ ہو سفر درمیان میں
چوں تو نہ پُرسی زحمتی گوئد خدا بے واسطہ　　من زحمتی گشتہ زماں نہ پرسیدی خبر

— جب توں اے انسان دنیا میں کسی بیمار کو نہ پُوچھے گا ، تو دن قیامت کے خدا اعلانیہ فرمائے گا کہ میں ایک وقت بیمار تھا تو تونے میری خبر نہ پوچھی ۔

جو دنیا وچہ بیماراں تائیں پچھن مول نہ جاوے　　رب روز قیامت اُسدے تائیں طعنہ مار سناوے
میں بیمار ہویا تیں میری وات نہ پچھی کائی　　تاں بندہ عرض حضور سناوے توں سن پاک الٰہی
تو حیّ قیُّوم ہمیشہ زندہ اتے سلامت آیا　　توں کد بیمار ہویوں جو تینوں میں نہ پچھن آیا
کہے خدا فلانا مومن ہیسی مرض ستایا!　　جے اسنوں پچھدوں تاں مینوں پچھدوں ظاہر آکھ سنایا
پس بیمار نوں پچھن گویا رب نوں پچھن جاندا　　ہر ہر قدمے بدلہ دہ دہ نیکی رب تھیں پاندا
ابو ہریرہؓ کرے روایت میں نہیں دلوں بنایا　　لکھ حدیث دکھاواں تینوں جویں کتابوں آیا

رُوِیَ عَنْ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ یَقُوْلُ اللہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنِّیْ مَرِضْتُ ۔ روایت ہے ابو ہریرہ سے فرمایا نبی کریمؐ نے کہ کہے گا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے اے بیٹے آدمؑ کے تحقیق بیمار ہوا فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ، فَقَالَ اللہُ تَعَالٰی لَا عَلِمْتَ اِنَّ فُلَانَ عَبْدِیْ مَرِضًا ۔ میں پس نہ بیمار پُرسی کی تونے میری ۔ کہے گا انسان اے رب میرے کس طرح بیمار پرسی کرتا میں تیری حالاں کہ تو ہے پرورش کرنے والا تمام جہاں کا ۔ پس کہے گا اللہ تعالیٰ کیا تو نہیں جانتا کہ تحقیق فلاں میرا بندہ بیمار ہوا تھا ۔ اگر تو اُسے پوچھتا تو مجھے پوچھتا ۔

بیماراں تائیں پچھن جاناں واجب جان ضروری　　جو بیماراں پچھن ناہیں سو یہ ہون قصوری!

؎ کلمہ تمجید اور استغفار اور درود شریف پڑھے ۔

بیمار جو پچھن جادیں توں کجھ صدقہ دے اُستاہیں　　بہت مجرب اسدے کوں سچ کر دعا کرائیں

فصل ہشتم

در فضائل غسل کردن در روزے عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ غَسَلَ فِیْہِ اَلْیَوْمَ الْعَاشُوْرَۃِ لَمْ یَمْرَضْ بِغَیْرِ الْمَرَضِ الْمَوْتِ وَلَمْ صَارَ کَسْلاً وَ تَعْلِیْلاً
فرمایا نبی کریم نے جو کوئی نہلائے دن عاشورہ کے نہیں بیمار ہوگا سخت سوا بیماری موت کے اور نہ ہوگا وہ سخت عاجز اور سخت علیل۔ ہے

جو روز عاشورے غسل کریسی پاک نبیؐ فرماوے　　اوہ سخت بیمار نہ ہوسی ہرگز مگراں موت بج آوے
یعنی بہتی سختی اُس پر آوے نہ کدائیں　　سال تمامی اُس دے کولوں ہو دن دُور بلائیں
بہت ثواب ہووے جو بندہ روز عاشورے نہاوے　　مومن سن کر عمل کرے اتے فاسق شک لیاوے
ایہ سب مسائل پیر جیلانی غنیہ وچ لیائے　　جیہڑے مومن بھائیاں تائیں عاجز لکھ وکھائے
جو کجھ پیر نے لکھیا سو کجھ منّوں نال ایمانے　　اس پیر جیہا ہور پیر نہ کوئی ہرگز وچ جہانے
اس غیر شرع دے کل طریقے وانگ یارو داڈائے　　اصحاباں دے دشمن ڈٹے اوہناں ٹل پھڑ کے لائے
بدعتیاں بے دیناں تائیں گن گن اوہناں ستایا　　بہتر فرقے ناری ستے ہک ناجی شنی آیا
اوہ وڈی جماعت بھاری ہوسی بہتر فرقیاں نالوں　　جسنوں سمجھ در ناجی آکھیا اس بن ہور نہ جالوں
مردم شماری اندر دیکھے جس نوں شک ایہائی　　کس مذہب تعداد زیادہ کل مذہباں تھیں آئی
دعوے دار اسلامیاں سندی کل تعداد گنیوے　　جو ظاہر مذہب نیز اوہ اسوچہ داخل مول نہ تھیوے

فصل نہم

در فضائل بر سر یتیم دست مالیدن در روز عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ مَسَحَ بِیَدِہٖ عَلٰی رَأْسِ الْیَتِیْمِ فِیْہِ الْیَوْمَ الْعَاشُوْرَۃِ رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ بِکُلِّ شَعْرٍ عَلٰی رَأْسِہٖ دَرَجَاتٍ فِی الْجَنَّۃِ ۔ فرمایا رسول اللہ نے جو شخص ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر دن عاشورہ کے ہر ایک بال یتیم کے سر کے بدلے اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے درجے بیچ جنت کے واسطے اُس کے

جو روز عاشورے سر متھے پھیرے اوپر یتیماں بھائی　　بدلے ہر ہر والے درجہ جنت اندر پائی
یعنی جتنے وال یتیم دے سر دے اوپر آئے　　اتنے درجے ملن جو نال یتیم پیار کمائے
جیوں کر شیخ فرید ابن عطار بزرگ لیایا　　شیخ عطار کتاب دے اندر واضح کر سمجھایا
خاطر اتباع مراد رباب نیز　　تا تو پیوستہ حق وارد عزیز

Marfat.com

دل یتیماں خوش کریندی تینوں طاقت آئی
تاں تیرے تائیں رب ہمیشہ دوسب رکھے بھائی
چوں شود گریاں ناگہاں
عرش حق را جنبش آید آں زماں
تاں پھر جدوں اچانک روندے کوئی یتیم نماناں
اُسدے رودن کولوں کنبے تھر تھر عرش ربانا‌ں
یعنی جس یتیم روایا حکم الٰہی آوے
مارو ایسے ظالم تائیں ظاہر آکھ سُنادے
چوں یتیمے را کسے گریاں کند
مالک اندر دوزخ بریاں کند
جو یتیم کے دے اندر دُنیا اندر مارے
مالک ملک اُس دوزخ اندر روز قیامت سٹّے
مارے گئے دکھ پہنچادے جو کوئی شخص یتیماں
روز قیامت دوزخ اندر سڑسی اوہ کمینہ
آنکہ خندا اندیتیمے خستہ را
باز یابد جنتے وا بستہ را
روندے ہوئے یتیم دیتا ہیں جو کوئی شخص ہسادے
اٹھ دروازے جنت اسدے کارن رب کھلاوے
جس دروازیوں چاہے داخل ہووے مرد رباناں
جیہڑا روندا پیا یتیم ہسادے درد رنجاناں
سب یتیمیں بلوہ گھر بہتر جس گھر پلے یتیم نماناں
اس گھر جیہں کوئی گھر نہیں بہتر آکھے نبی ربانا‌ں
نال یتیم پیار کردیں ماپیو یاد نہ آوے
بہت پیار کردسنگ اسدے پاک نبیؐ فرماوے
نہ اپنے لڑکے منہ سرچموں ہاسس یتیم نمانے
مت ماپیو یار آون استائیں جاگن پُھٹ پرانے
روز عاشورے نال یتیماں بہت پیار کماؤ
اس دن ہوئی یتیم اولاد امام حسینؓ بھراؤ
تعزیے تے تابوتاں ولیکھیں ہرگز مول نہ جاؤ
نر پیٹو پٹن والیاں دیکھو عمل حدیث کماؤ
جیں وچ رب رسولؐ نہ راضی اتے امام بھراؤ
اوہ کم ہرگز دیکھو ناہیں دوزخ توں بچ جاؤ

فصل دہم

در فضائل کحل یعنی سُرمہ کشیدن درخود در عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ اِکْتَحَلَ یَوْمَ الْعَاشُوْرَۃِ تَکْحِیْلاً لَا یَرْمَدُ بَصَرُہٗ ۔ فرمایا آقائے نامدار محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جو کوئی سُرمہ لگاتا ہے اپنی آنکھوں میں روز عاشورہ کے تمام سال تک اس کی آنکھ کو درد نہ ہوگا ۔ ٥

جو کوئی بندہ روز عاشورے سُرمہ اکھیں پاوے
سال آیندہ تائیں اس دی اکھ نہ ہرگز آوے
یعنی سختی کوری نہ دیکھے آکھے پیر جیلانیؒ
جو روز عاشورے سُرمہ پاوے کر کے ادب تمامی
مومن مسئلہ دینی سُن کر فوراً عمل کماوے
منافق دوں قبولے ناہیں بہنا جھگڑا پاوے
شعماں والیاں شک نہ کرسن روز قیامت تائیں
سانوں رکھ سلامت ربا ثابت قدم یکجا دیں

فصل یازدہم

در فضائل فراخی کردن خانہ خود در روزِ عاشورہ

Marfat.com

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عِیَالِہٖ فِیْ یَوْمِ الْعَاشُوْرَۃِ وَسَّعَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ رِزْقَہٗ سَائِرَ السَّنَۃِ

فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی آدمی حسب توفیق اپنی فراخی کرتا ہے۔ اپنے اہل عیال پر روز عاشورہ کے اللہ تعالےٰ سال تک اس کا رزق فراخ کرتا ہے ؎

ابراہیم محمد بیٹا نقل کتابوں لیایا   سال پنجاہ تجربہ میرا اسدے اندر آیا
روز عاشورے جو گھر اندر کرے فراخی بھائی   سال تمام نہ ہرگز گھروں تنگی دیکھے کائی
اپنی حسب توفیق فراخی جائز آئی   نام موسو مرکارن ہرگز خرچے تنگ نہ پائی

فصل دوازدہم

در فضائل توبہ کردن بروز عاشورہ وچند بدعات کی مذمت

فرمایا نبی کریمؐ نے جو کوئی روز عاشورہ توبہ کرتا ہے اپنے گناہوں سے اللہ تعالےٰ اس کی توبہ فوراً قبول فرما لیتے ہیں۔ بشرطیکہ خالص دل سے توبہ کرے۔ جیسا کہ ہر انبیاء علیہ السلام کو ہر مصیبت سے نجات ملی ہے دن عاشورہ کے گناہ سے توبہ کرے تو اس کو بلائے گناہ سے نجات ملتی ہے ؎

دس چیزاں دا حکم خدا وند روز عاشورے کیتا   جو کوئی کرسی درجہ لیسی روز قیامت میتا
نفل پڑھن تے روزہ رکھن سُرمہ پاون کرن دعائیں   ہور ڈٹیا یو بیا بخشن اپنے دینی بھائیاں تائیاں
نہاون دھووَن اُس دن کرن فراخی اندر کھانے   یتیماں نال پیار تے پچھن جو بیمار نہ جانے،
خیر خیرات صدقہ جتنا سکو کریو بھائی   طالب علم درویشاں سندی خدمت کرنی آئی
بھی اپنیاں فوتیاں کارن صدقہ دیو کرو دعائیں   دہ چیزاں دا حکم اُمت نوں کرے امت دا سائیں
اکثر اس دا اُلٹ کریندے جاہل لوک کمینے   محرم دی نہ عزت کردے کردے کم بیدینے
نہ نفل پڑھن نہ روزے رکھن نہ منگن مول دعائیں   نہ ذکر اذکار وظائف کردے پٹیں گھت کھائیں
ہُن جویں بے ادبی کردیاں رَنّاں لے کر نام اماماں   نکاح ونجاون کافر ہووَن گیا ایمان تماماں
کائی نہ ہسدی نقطری آوے مرن جے ماں پیو بھائی   ماتم حسنؑ حسینؑ ولی دا لوکاں کھیڈ بنائی
ہتھن دوڑن یاد نہ کردا اپنے گھر وچہ کوئی!   کھیڈ مخول بنی دے گھر وچہ کافر عادت ہوئی
اپنے ماتم اتے جنازے بھی وچہ فاتحہ خوانی   سوگ اماماں والی اوتھے کوئی نہ کرن نشانی
جس نوں ملک نورانی رُونے انبر خون وسایا   تھر تھر عرش منور ہووَن طبق زمین ہلایا
جنگل باراں پربت رُنّے جن حیوان اُجاڑاں   بیدیناں نوں ہاسہ گاون بھجے کون کھکھاڑاں
کرن بے ادبی نام جو لیون ہیں لکھ سکدا ناہیں   نہیں شفاعت بنیدی اونہاں سٹ سن دوزخ بھاہیں
بلک کپڑے سر نہ دھووَن آکھن لدی میل اماماں   ایسا شان جو کرن اونہاں دا کافر جان تماماں،
گلہ چہ ہسی ڈور تابوتاں بدعت شرک حراماں   ختم قرآن درود دعائیں بھل گیاں سب کاراں
بلک کجیاں شوشیاں بھرن زنانیاں لڑکیاں کھیڈ بناون   رسماں ڈڈ ڈیریاں کردیاں مردیاں پچھیو تادن

Marfat.com

اپنے ختم دیوادن حلوا گوشت کھیر پکادن — ختم اماماں داجے ہووے دلیہ رحن کھوادن!
اپنے ختم تے سلتے اُپر صرفہ کرن نہ گھر دا — اماماں کارن صرفہ کردے آکھن اہو سُردا
اپنے گڑماں کارن کوئی نہ دلیہ رن کھواوے — اماماں کارن دلیہ رحنن ہرگز شرم نہ آوے
دوجہان دے مالک جیہڑے تے سردار گھراتاں — حسب توفیق اپنی ای چاہیے ادنہاں پکھا کھانا
ہک وجے گر بعضیاں رناں کان مکاناں جاون — نال آرام پہاینوں جاکر پھیر عذاب پہنچاون
دین کرن جو مردے اُوپر کر تعریف الاون — دوہانوں مار قبر دچہ پوندی خبر نبی فرماون
جے مُردہ منخ گیا کر دینوں یا دل نہ رضائیں — جو پچھے دین کرے سو عاصی گناہ نہ میت تائیں
تن دنوں زیادہ نہ ماتم کریو آکھے نبی کمالا — جو سال بسالی ماتم کردے بیدیناں داچالا

غزل

شیطان ہے دل جو وہ ایمان سے خالی ہے — دشمن ہے زبان جو وہ قرآن سے خالی ہے
کہتی ہے وتاریخ باآواز بلند! — تم کچھ بھی نہیں اگر سلام سے خالی ہے
رہی آئین باقی نہ اسلام باقی — اسلام کا رہ گیا ہے اک نام باقی

فائدہ :۔ بعض لوگ عاشورہ کے دن روزہ رکھنا غسل کرنا نفل پڑھنا، ذکر اذکار کرنا، خیرات کرنا گھر میں فراخی کرنا وغیرہ پر طعن کرتے ہیں۔ کہ اس دن امام حسینؓ سخت تکلیف پاکر شہید ہوئے تھے۔ اس واسطے ہم مسلمانوں کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم مسلمان یہ تمام مذکورہ کام امام حسین کی شہادت سے نہیں کرتے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی سُنت ہے جس کا ثبوت کتب سابقہ توریت۔ انجیل۔ زبور شریف میں بھی دن عاشورہ کی بزرگی پائی جاتی ہے اور خود قرآن پاک بھی شاہد ہے جیساکہ اللہ تعالےٰ نے پارہ دس سورۃ توبہ میں ارشاد فرماتا ہے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ تحقیق نزدیک اللہ تعالےٰ کے گنتی مہینوں کی باراں مہینے ہیں بیچ کتاب اللہ کے جس دن سے پیدا ہوئے زمین آسمان وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۔ اور ان باراں سے چار مہینے بہت عزت والے ہیں۔ اور ان میں پہلا مہینہ محرم شریف ہے۔ اور محرم کا دسواں دن بہت ہی بزرگ ہے کہ اس میں جمیع انبیاء علیہم السلام کو مصیبتوں سے خلاصی ملی۔ اور یہ دن چونکہ بڑا بزرگ تھا اس واسطے اللہ تعالےٰ نے امام حسینؓ کو بھی اس میں شامل کر کے درجہ شہادت کا عطا کر کے تکلیفات دنیا سے نجات بخشی کیونکہ فرمایا نبی کریم نے اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبُسْتَانُ الْكَافِرِیْنَ ۔ یعنی دنیا مومنوں کے لیے قید خانہ ہے۔ اور کافروں کے لئے باغ ہے۔ دوسری حدیث اَلْمَوْتُ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِیْنَ موت مومن کے لیے تحفہ ہے۔ الغرض امام حسینؓ کی شہادت کے سبب سے یہ مہینہ نحوست یعنی بدشگونی کا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس میں کل انبیاء کو بدبختی سے خوشی نصیب ہوئی۔ جس کا ذکر اوپر فصل دوم میں مفصل ہو چکا ہے۔

فائدہ :۔ پس جو لوگ سیاہ لباس پہنتے اور ماتم وغیرہ کرتے ہیں اور نفل نوافل ذکر اذکار روزہ وغیرہ کار خیر نہیں کرتے ہیں دراصل وہ تمام انبیاء علیہم السلام کی بیفرمانی کرتے ہیں

مسئلہ :۔ بعض نادان سنی بھی عاشورہ کا روزہ نہیں رکھتے۔ اور ان کو شیطان نے خوب دھوکا دیا ہے۔ وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس دن یزید کی ماں نے روزہ رکھا تھا۔ کیسی بے عقلی کی دلیل ہے۔ کہ یزید کی ماں دمشق میں اور امام حسینؓ کی شہادت کوفہ میں کربلا معلی میں ہوئی۔ پھر اس کو کس طرح خبر ہوئی کہ آج امام حسینؓ کی شہادت کا دن ہے میں روزہ رکھ لوں۔ نہ تھا

Marfat.com

کوئی تار اور نہ ریل تھی جس سے اس کو خبر ہو گئی۔ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ یزید کی ماں کوئی ہوگی۔ جس کو ایک دن پہلے ہی معلوم ہو گیا کہ کل امام حسینؓ کی شہادت ہوگی۔ اور میرے بیٹے کو فتح ہوگی۔ اس نے رات کو روزہ رکھ لیا۔ ایسے عقیدہ باطلہ سے توبہ کرنی چاہیئے۔ اور دن عاشورہ کے شل سعیہ کے ان تمام کاموں کو جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں ترک کرنا چاہیئے۔ اور اس دن کو کھیل تماشہ مثل شیعہ کے نہ بنانا چاہیئے۔ بلکہ روزہ نفل ذکر اذکار بیمار پرسی شفقتِ یتیم وغیرہ وغیرہ کار خیر کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہم مسلمانوں کو بد اعمالیوں سے بچائے آمین ثم آمین۔

جو کوئی پڑھ کر عمل کماوے اجر اللہ تھیں پاوے
جو کوئی ضد کماوے نہ شرماوے دوزخ جاوے

ایتھے منہ دا وار کوئی زور شرع دا نا ہیں!
اوہ تھے خداں کولوں ہٹداں دوزخ والیاں کا ہیں

فضیلت روز عاشورے سندی ختم نہ ہوے کائی
سنت موزنہ بھائیاں کاراں میں ایہ لکھ دکھائی

مجلس اول ختم ہوئی ہن کرم کیتا رب باری
مجلس دوم ہن شروع کراں میں نال اللہ دی یاری

مجلس دوم

دربیان تعریف اہلسنت والجماعت جو کہ جماعت ناجی ہے اور فرقہ ہائے ناری کا بیان

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ۔ (پارہ بائیس سورۃ الاحزاب) ترجمہ:۔ طریقہ اللہ کا ہے اور ان لوگوں کا جو پہلے گزرے اور حکم اللہ تعالےٰ کا ہے اندازہ کیا ہوا۔ سُنَّۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ۔ (پارہ پندراں سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ سنت مقرر کردہ ان لوگوں کے لئے جنہیں بھیجا ہم نے پہلے تیرے رسولوں میں سے اور نہ پائے گا تو یا رسول خدا سنت اللہ میں تبدیلی۔

فائدہ:۔ یاد رہے کہ یہ نام اہل سنت والجماعت تین کلموں سے مرکب ہے۔ اہل بمعنی والا جیسا کہ اہل علم، اہل عقل، علیٰ ہذا القیاس یعنی علم والا عقل والا۔ سنت کے معنے طریقہ جماعت کے معنی گروہ پس اہل سنت جماعت کے معنے ہوئے رسول خدا کے طریقہ والی جماعت جیسے کہ حضرت پیران پیر میاں محی الدینؒ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں وَسُنَّۃُ مَا سَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَالْجَمَاعَۃُ مَا اتَّفَقَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ ترجمہ:۔ سنت رسول خدا کے طریقہ کا نام ہے۔ اور جماعت اس کو کہتے ہیں جس پر تمام اصحاب متفق ہوئے۔ حاصل کلام اہل سنت جماعت وہ جماعت جو قدم بقدم رسول خدا کے طریقہ پر چلے اور سُنی بھی اسی جماعت کے لوگوں کو کہتے ہیں۔ نون کے بعد جو یائے معروف ہے وہ نسبت کی ہے۔ جیسا کہ جو کوئی مکہ مکرمہ کے رہنے والا ہو اس کو مکی جو مدینہ منورہ کا رہنے والا ہو اس کو مدنی جو لاہور کے رہنے والا ہو اس کو لاہوری کہتے ہیں علیٰ ہذا القیاس۔

فائدہ:۔ بعض شیعہ بیچارے سادے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ میاں سُنی تو اس کو کہتے ہیں جو کوئی سُن کے مسلمان ہو۔ بتاؤ سب سے پہلے کون سُنی ہوئے۔ حاصل کلام سنت طریقہ اول تو خدا رحمٰن نے اپنا فرمایا ہے۔ بعد کو اپنے انبیاء علیہ السلام کا جیسا کہ اول ذکر ہوا سُنَّۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ۔

مسئلہ:۔ ترمذی شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ سے سوال کیا کہ یا حضرت آپ کے بعد بہتر فرقے

Marfat.com

ناری اور ایک فرقہ ناجیہ فرمایا ہے ۔ وہ فرقہ کون ہے آپ نے فرمایا مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ ، یعنی وہ ناجیہ فرقہ میں اور میرے اصحابؓ ہیں ؎

ہیں میرے اصحاب تمامی ناجی فرقہ آئے ۔۔۔ رہندے سارے دوزخ سٹرسن پاک نبی فرمائے

جیوں کر پیر جیلانی صاحب علیہ اندر لیایا ۔۔۔ اَلْمُؤْمِنُ اَلْتِبَاعُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ لیایا

مینی ساریاں مومناں اوپر واجب جان ضروری ۔۔۔ پیروی اہل سُنّت دی کرنی جو ہے جماعت وڈی

فَالسُّنَّۃُ مَاسَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ فرمایا ۔۔۔ مَا اتَّفَقَ عَلَیْہِ اَصْحٰبِ رَسُوْلِ اللّٰہ ہے لیایا

پس سُنّت ہے اوہ سُنّت جو خاص رسول الہٰی ۔۔۔ جس پر سب اصحاب نبیدے متفق ہوئے بھائی

فِی الْخِلَافَۃِ الْاَرْبَعَۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْن ۔۔۔ اَلْمَھْدِیِّیْنَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

خلافت حق صدیق عمر عثمان علی چوتھہ یاماں ۔۔۔ جو نیکوکار بزرگ تنہاں پر برسن رحمت باراں

سنت اہل جماعت اوہ فرقہ جو منّے چوتھہ یاراں ۔۔۔ چارے پیر امام بھی منّے جنت لے گزاراں

جس نوں جنتی نبی کہیا او فرقہ ایہو جانی ۔۔۔ باقی سارے دوزخ سڑسن مسئلہ حق پچھانی

جیسا کہ امام طحطاویؒ فرماتے ہیں مَنْ کَانَ خَارِجًا مِنْ ھٰذِہِ الْمَذَاھِبِ الْاَرْبَعَۃِ فِیْ ذَالِکَ الزَّمَانِ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ وَالنَّارِ ۔ جو کوئی علیحدہ ہوا ان چار مذاہب سے بیچ اس زمانہ کے مثل خارجی رافضی، مرزائی چکڑالوی وغیرہ کے پس وہ بدعتی اور دوزخی ہے ۔ اور صحیح حدیث حضرت جابرؓ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ۔ فرمایا نبی کریم نے پیروی کرو تم بڑی جماعت کی اس واسطے کہ نہ متفق ہوگی اُمت میری اوپر گمراہی کے جو اس بڑی جماعت سے نکلا پس نکلا طرف دوزخ کے یعنی جو سنت اہل جماعت کے خلاف وہ دوزخ میں جائے گا ۔ حدیث ابو ہریرہ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رواہ ترمذی احمد ابو داؤد ۔ فرمایا رسول پاک نے جو کوئی جماعت سے ایک گٹھ کے قدر بھی دُور ہوا تو اس نے رسّی اسلام کی اپنی گردن سے اُتاری ۔ پس جو اہل سنّت جماعت میں مل کر رہے گا وہ گمراہ نہیں ہو گا ۔ اور ایسا ہی شیعہ کی کتاب جامع الاخبار باب دوم فصل چھیویں میں یہ حدیث مرقوم ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَمَاتَ عَلَی سُنَّتِ وَالْجَمَاعَۃِ :- فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی آدمی فوت ہوا اوپر محبت اہل بیت رسول اللہ کے پس وہ فوت ہوا اوپر طریقہ سنت والجماعت کے ۔ الغرض کہ جتنے بزرگان دین اولیائے کرام ہوئے ہیں سب اہل سنت جماعت ہی ہوئے ہیں ۔ غیر ایک بھی اولیا نہیں ہوا ۔

غزل

جتنے ہوئے اولیائے کرام ۔۔۔ سُنی ہوئے ہیں سنوں سب کا بیان

پیر پیراں غوث الاعظمؒ ثقلان ۔۔۔ سُنی مذہب تھے جنکو جانے سب جہان

بابا فریدؒ شکر گنج پاک چشتی کو جان ۔۔۔ سُنی مذہب تھے اور چشتی خاندان

سلطان باہو اور خواجہ قطب الدینؒ ۔۔۔ سُنی مذہب تھے یہ جانوں بایقین

اجمیری معین الدینؒ چشتی دلپذیر ۔۔۔ خواجہ سلطان شہباز سید احمد کبیر

یہ سارے سید تھے اور سیدوں کی اولاد ۔۔۔ سُنی مذہب رکھتے تھے سب شاد باد

Marfat.com

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما
یہ بھی سُنی مذہب تھے اور تھے سُنیوں کے پیر غیر مذہب نہ تھے ان کو دلپذیر
ایسے ایسے اولیاء دُنیا میں گزرے بے شمار سُنی مذہب تھے وہ سارے اور تابع چار یار

مسئلہ :- فقہ اکبر میں بہتر فرقوں کی تقسیم اس طرح آئی ہے - سُئِلَ اَبُوْ حَنِیْفَۃُ عَنِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ لَا نَصَبَ وَلَا رَفْضَ وَلَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلَا ضِرَارَ وَلَا نَجَارَۃَ وَلَا مُعْتَزِلَۃَ وَلَا تَشْبِیْہَ وَلَا جَہْمِیَّۃَ ۔

ترجمہ :- ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ اہل سُنت والجماعۃ فرقہ کون ہے جن کو حضور پاکؐ نے ناجی یعنی بہشتی فرمایا - ابو حنیفہؒ نے جواب دیا کہ نہ وہ خارجی ہیں (اور خارجی پندرہ فرقے ہیں) اور نہ وہ رافضی ہیں (اور رافضی بیس فرقے ہیں) اور نہ وہ جبریہ ہیں (اور یہ بارہ فرقے ہیں) اور نہ وہ معتزلہ ہیں (اور یہ چھ فرقے ہیں) اور نہ وہ جہمیہ ہیں اور نہ ضراریہ ہیں اور نہ کلابیہ اور نہ نجاریہ ہیں (اور یہ سات فرقے ہیں - اور اہل سنت والجماعت ایک فرقہ ہے جو ان بہتر فرقوں سے برگزیدہ ہیں ۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً - فرمایا نبی کریمؐ نے کہ تحقیق بنی اسرائیل کی قوم ہوگی بہتر فرقے اور میری اُمت تہتر فرقے ہوں گے - ہر ایک جائے گا دوزخ میں مگر ایک فرقہ ہوگا جو جنت میں جائے گا قَالُوْا مَنْ ھِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ - لوگوں نے پوچھا رسول اللہ کون ہے وہ فرقہ ناجیہ اور کیا ہے نشانی اس کی - فرمایا آپ نے میں اور میرے سب اصحاب ہیں ثُمَّ قَالَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ ۔ پھر فرمایا آپ نے میرے اصحابؓ مثل تاروں کے ہیں - جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے ۔

مسئلہ :- یاد رہے کہ سوائے ایک فرقہ اہل سُنت کے کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں کہ جو تمام صحابہؓ کبار کو عادل اور حق مانتا ہو۔

مسئلہ :- اس طرح بھی لکھتے ہیں کہ جب حضور پُرنور نے تہتر فرقوں کا ذکر فرمایا تو اصحابہؓ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کی پہچان کس طرح ہوگی - تو آپ نے فرمایا کہ وہ بڑی جماعت ہوگی جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ۔ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ نہ اتفاق کرے گی اُمت میری اوپر گمراہی کے پس جو شخص جدا ہوا اُس بڑی جماعت سے وہی دوزخی ہے - اور یہ حدیث بھی اس حدیث کی تائید کرتی ہے کہ فرمایا آپ نے یَدُ اللّٰہِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بڑی جماعت کے سر پر ہے - الغرض یہ سب کو معلوم ہے کہ جتنے بھی فرقے دعوے دار اسلام کے ہیں سب سے بڑی جماعت اہلسنت کی ہے جس کو آپؐ نے ناجی فرمایا ہے - اور یہی ایک فرقہ ہے جو حضور کی شان میں بھی کمی نہیں کرتے اور تمام اصحابؓ اور اہل بیتؓ اور اولیاء کرام اور امام طریقت اور امام شریعت اور دیگر سب بزرگان دین کو حق مانتا ہے - اور یہی فرقہ راہ مستقیم پر ہے ؎

عرب ملک ہور شام ولایت روم تے فارس جانی بھی خراسان تے کابل نالے یمن ولایت مانی
بھی جاوا ملک تے ہند تے سندھ جو دعویدار اسلامی سب تھیں وڈی جماعت سنت اہل جماعت گرامی
ساریاں ملکاں اندر مذہب سُنی بہت پیارا تے مذہب قلیل بہتر فرقیوں ملکاں وچ یارا
جویں کھڑاں وچوں ورلا لبھے کالا بلد اکارا ایویں ورلے ورلے فرقے سُنیاں بہت پسارا
ہر ہر ملکیں شہریں پنڈیں سُنی مذہب جانی تے ہور مذاہب والے جیہڑے دعویدار اسلامی
دو شہراں نوں رب غیر مذاہب کنوں بچایا باجھوں سُنیاں کوئی نہ اوتھے منیں نال یقینے

Marfat.com

یعنی مکہ اتے مدینہ دو نویں شہر نگینے !! باجھوں سُنیاں کوئی نہ اوتھے منیں نال یقینے
وقت دجال بھی اونہاں نوں رب نقتیاں کنوں بچاوے پہرے دار فرشتے اندر وڑن دجال نہ پاوے
ایہو مڈھ ہے دین دا جتھے ہوئے رسول سہارے حسن حسین بھی اوتھے جمے گھر فاطمہؓ علیؓ پیارے
مکی مدنی سارے سنی جانے عالم سارا جتھے چار مصلے قائم بے دیناں دا مُنہ کالا!

جیسا کہ مولوی نور محمد صاحب شہباز رسالہ میں لکھتے ہیں:-

گھاڑ شریعت چونہہ ٹنگسالیں کان چونہاندی ہکا کوئی شافیؒ احمد حنبلؒ مالکؒ دُرّ پروتا
جو چونہہ ٹنگسالیں جھوٹا ہو اس سچا کون بناوے اُتھے جاوے ملے جاوے لکھیا آن دکھاوے
سُنت اہل جماعت مذہب ہندو کرن ثنائیں جیونکر بابا نانک لکھے ہیں تدہ آکھ سنائیں
چار کتاباں چار مصلے چار سے یار رسولؐ! جو کوئی یارا ندا منکر ہووے سو کافر مجہول

یعنی توریت شریف انجیل زبور، قرآن مجید صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ ابو حنیفہؒ، شافعیؒ مالکؒ امام احمد حنبلؒ - اور پارہ سورۃ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ - اور نہ ہو تم مثل لوگوں کے جو فرقہ فرقہ ہوگئے اور اختلاف کیا انہوں نے پیچھے اس کے کہ آئیں پاس ان کے دلیلیں اور واسطے ان کے عذاب ہے بڑا ۵

اسمٰعیل فقیر منگے نت رب تھیں ایہ دعائیں غیر مذاہب کولوں یارب کرکے فضل بچائیں

مجلس سوم

(یہ مجلس چھ فصلوں پر مشتمل ہے)

فصل اوّل در تعریف اہلبیتؓ

اہل بیت کے لغتی معنے گھر کے لوگ اور اطلاق اہل بیت کا کئی معنوں پر ہے - بیت تین تین ہیں - اوّل بیت نسبی بیت سکنی - بیت ولادتی - اہل بیت نسبی وہ ہیں جن پر زکوٰۃ لینی حرام ہے۔ اور وہ اولاد بنی ہاشم ہے - یعنی آل عباسؓ آل علیؓ آل جعفر طیارؓ - آل عقیلؓ - اہلبیت سکنی ہیں ازواج مطہرات تمام داخل ہیں - اور اہلبیت ولادتی ہیں تمام اولاد آپؐ کی داخل ہے - جو لوگ ازواج مطہراتؓ کو اہل بیت سے شمار نہیں کرتے وہ قرآن کریم و حدیث شریف کے برخلاف کرتے ہیں - چنانچہ پارہ بائیس۲۲ سورۃ احزاب میں ارشاد ہوتا ہے -

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝ الخ

ترجمہ:- اور ٹھہری رہو گھروں اپنوں کے اور نہ کرو دکھاوا اپنا بناؤ جاہلیت پہلی کا - اور قائم کرو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو اور پیروی کرو اے اہلبیت اللہ تعالےٰ کی اور اس کے رسولؐ کی - سوائے اس کے نہیں چاہتا ہے اللہ تعالےٰ

کہ پاک کرے تم کو پاک صاف کرنا اور مقصد کرے تم سے پلیدی اے گھر والو۔ اور یاد کرو جو کچھ پڑھا جاتا ہے بیچ گھروں تمہارے کے آیات الٰہی سے اور حکمت کی باتیں۔ اے میرے گھر والو تحقیق اللہ تعالےٰ مہربان خبردار ہے۔

فائدہ :- اس آیت کے اوّل و آخر کی طرز روش سے صاف ظاہر ہے کہ حضورؐ کے ازواج مطہراتؓ اہل بیت میں داخل ہیں۔ جیسا کہ سعدؓ ابن جبیرؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے مشکوٰۃ شریف میں روایت کی ہے حیث قال فیہ دلیل علی ان نساء النبیؐ من اھل بیتہ لانہ مسبوق بقولہ یا نساء النبی لستن من نساء ملحوق۔ فرمایا ابن عباس نے بیچ اس کے دلیل ہے بیویاں رسول اللہؐ کی شامل ہونے اہلبیت میں نص صریح سے اسواسطے کہ تحقیق پہلے گذرا ہے قول اللہ تعالےٰ کا کہ اے بیبیو نبی کی نہیں ہو تم مثل عام عورتوں کے۔ اس سے ملا ہوا ہے۔

مسئلہ :- شیعہ لوگ اس جگہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اس آیت کا اوّل اور اخیر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور درمیان پڑھ کر مطلب حاصل کر لیتے ہیں۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ سوائے اس کے نہیں کہ چاہتا اللہ تعالےٰ یہ کہ لے جائے تم سے پلیدی اے اہل بیت پاک کرے تم کو پاک کرنا۔ یعنی نبی کریم کی بیبیوں کو اہل بیت سے نکال دیتے ہیں۔ اور بعض شیعہ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ آپ کی بیویاںؓ اہل بیت میں شامل نہیں مگر سنیوں نے اس کو بدل کر ان میں شامل کر لیا ہے۔

حاصل کلام اگر کوئی شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہے کہ قرآن کریم تغیر و تبدل ہو سکتا ہے۔ تو وہ خود کافر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ تحقیق اتارا ہم نے قرآن اور البتہ ہم ہیں نگہبانی کرنے والے اس کے۔

فصل دوم

در فضیلت خدیجۃ الکبریٰؓ

اہل بیت نبویؐ سے خدیجۃ الکبریٰؓ افضل و اشرف ہیں۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں حضرت علیؓ سے روایت ہے قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَآئِھَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَآئِھَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ کہا حضور پاک نے بہتر تمام عورتوں کی حضرت مریمؑ بیٹی عمران کی ہے اور بہتر عورتوں کی خدیجہؓ بیٹی خویلد کی ہے اس امت میں سے۔

مسئلہ :- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جن دنوں میں حضورؐ پر غار حرا میں واسطے عبادت کے تشریف رکھتے تھے تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ آپ کے واسطے کھانا پانی لے جایا کرتی تھیں۔ اس موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے بذریعہ جبرائیلؑ حضرت خدیجہؓ پر سلام بھیجا اور خوشخبری جنت کی فرمائی۔ اَتَی جِبْرَائِیْلُ النَّبِیَّؐ ھٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ فَاقْرَأْ عَلَیْھَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّھَا وَمِنِّیْ۔ کہا ابوہریرہؓ نے کہ آئے جبرئیلؑ اور کہا کہ یہ خدیجۃ الکبریٰؓ ہیں یا حضرتؐ ان کو سلام کہو اپنے رب کی طرف سے اور میری طرف سے اور خوشخبری دو ان کو جنت کی جس کی بنا خالص موتی سے ہے ؎

مفضل بزرگی شان خدیجہؓ رب نبیؐ فرماوے
ایہ عاجز بندہ صفت تہاڈی کی کجھ کہہ کے سناوے

سب عورت مرداں وچوں اوّل ایہ ایمان لیائی
اس تیں پہلے تاں کسے ایمان نہ سایا کائی

Marfat.com

بھی پہلی بیوی پاک نبی دی ایہو جانوں بھائی   بھی کل اولاد نبیؐ دی اس دے شکموں باہر آئی
طیبؓ طاہر تے عبداللہ قاسمؓ تن فرزند نگئے   بھی ام کلثومؓ رقیہؓ زینبؓ فاطمہؓ صاحب دیئے
ایہ سارے صاحبزادیاں زادے اولاد رسول الٰہی   خدیجہ بطنوں پیدا ہوئی دے قرآن گواہی

پارہ بائیس۲۲ سورۃ احزاب یاایھا النبی قل ازواجک وبنٰتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن
ے نبی فرمادو اپنی کل ازواج مستورات کو اور تمام مومنوں عورتوں کو کہ نیچے کرلیں چادریں اپنی -

مسئلہ :- نبی کریم کے لڑکے تو تینوں شیرخوار ہی انتقال کر گئے مگر لڑکیاں بالغ بلکہ شادی شدہ ہو کر فوت ہوئیں
لا بڑی لڑکی آپ کی زینبؓ ابو عاصم بن ربیعہ کے ساتھ نکاح کی گئی تھی - اور دوسری لڑکی رقیہؓ بی بی اول ابولہب کے
کے عتبہ کے ساتھ نکاح کی گئی مگر اس نے طلاق دے دی تو حضرت عثمانؓ کے ساتھ نکاح کیا گیا - اور تیسری لڑکی آپؐ کی
م کلثومؓ یہ بھی اول ابولہب کے دوسرے لڑکے عتبہ کے ساتھ نکاح کی گئی تھی - مگر جب اس نے بھی طلاق دے دی تو اس
نکاح بھی رقیہ بی بی کی فوتیدگی کے بعد حضرت عثمان سے ہی کیا گیا - اور چوتھی لڑکی آپ کی حضرت فاطمہؓ ہیں جو حضرت
لی کرم اللہ وجہہ کے حرم محترم ہیں -

مسئلہ :- یاد رہے کہ زینبؓ ام کلثومؓ رقیہؓ - فاطمہؓ یہ چاروں سگی بہنیں ہیں اور خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے
پیدا ہوئی ہیں - اور وہ تینوں آپ کی موجودگی میں فوت ہو چکی تھیں - اور بی بی فاطمہ حضور پاک کی وفات کے چھ ماہ بعد
وت ہوئی ہیں - اسواسطے آپ حضرت فاطمہ کو اپنی اکلوتی بیٹی فرماتے تھے - مگر یہ یاد رہے کہ حضرت فاطمہؓ سب سے افضل
ور اشرف ہیں اور ان کی اولاد بھی سب سے افضل ہے - جیسا کہ اولاد یعقوبؑ سے یوسفؑ افضل ہیں - اور حضور کی باقی
ڑکیوں اور لڑکوں کی مزاریں اب تک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیہ اور معلی میں موجود ہیں - اور حاجی
وگ زیارت کرتے ہیں - اب جو لوگ اولاد رسولؐ سوا حضرت فاطمہ کے سب کے انکاری ہیں وہ منکر قرآن و حدیث ہیں
ور مثل اس بیوقوف کی ہیں جو سورج کو دیکھ کر بھی کہے کہ ابھی رات ہے - اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو آپ کی
سل کو آپ سے منقطع کرے - یعنی سوائے حضرت فاطمہؓ کے اور دیگروں سے انکار کرے ؎

نبیؐ وفاتوں اول سب اولاد نے رحلت پائی   بعد نبیئوں چھ ماہ فاطمہ دنیا چھوڑ سدھائی
ام کلثوم رقیہ زینبؓ ناوں فاطمہ افضل جانی   جویں یعقوب نبیؑ دے گھر وچ یوسفؑ ماہ کنعانی
کُل اولاد یعقوب دی ناوں افضل یوسف جانی   کل اولاد محمدؐ وچوں ناں کوئی فاطمہ ثانی
حضرت عائشہ کرے روایت کل مومناں دی مائی   نال خدیجہؓ بہت کردے نبیؐ الٰہی !!
کردے یاد خدیجہؓ بہتا وقت مصیبت شادی   دو ہیں وقتیں دوست جانی آدن یاد شتابی
بکرا ذبح جے کردے حضرت پاک رسولؐ الٰہی   بہتے ٹکڑے کردے حضرت عائشہؓ دے گواہی
جس جس نال محبت آہی بی خدیجہؓ مائی   ہر اک دے گھر گوشت بھیجن نال محبت بھائی
عائشہ کرے روایت اندر حرم رسولؐ الٰہی!   مثل خدیجہؓ کوئی نہ عورت لائق صفتاں آہی
بہتے روزے رکھدی نفلاں اندر رات لنگھاوے   بھی صدقہ بہت کرے نہ خالی کوئی سوالی جاوے
بھی اوہ عالمہ فاضلہ دانشمند سیانی آہی   دولت مند امیر گھرانہ نسب قریش خویلد جائی
اسدے ناوں پاک نبیؐ نے فائدہ بہت اٹھایا   پیش نبوت بعد نبوت وچہ حدیثاں آیا
کافراں دی تکلیفوں جے کدی نبیؐ اللہ گھر آون   جاں خدیجہؓ دے تسلی غم حضرت دور ہو جاون

Marfat.com

چالی سال جاں عمر خدیجہؓ حضرت بیؐ نکاحی
تن سالاں ہجرتوں اوّل مکے اندر فوت ہوپائی
پہلا خاوند ابو ہالہ تمیمی اس دا ساہی
چھبی۲۶ سال نکاح بیؐ وچہ اس نے عمر لنگھائی
پندراں سال نبوتوں اوّل دہ سال بعد گذائے
پچونجہ۶۵ سال جو عمر خدیجہؓ دنیا چھوڑ سدہارے
ساریاں حرماں ناوں اوّل لیسے رحلت پائی
جنت المعلے مکے اندر دفن کرائی

فصل سوم

در فضائل عائشہ صدیقہؓ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَ اَزْوَاجُہٗ اُمَّہٰتُہُمْ (پارہ ۲۱) محمد الرسول اللہ بہت ہی مہربان اور شفقت کرنے والے ہیں ساتھ مومنوں کے اور اور بیبیاں اس کی مائیں ہیں تمام اُمّت کی۔

فائدہ:۔ جس طرح اپنی سگی ماں کی حرمت و تعظیم کرنی ہم پر فرض ہے۔ اسی طرح تمام ازواج مطہرات حضرت محمد الرسول اللہ کی حرمت اور تعظیم بھی ہم پر فرض ہے پس جو کوئی شخص کسی حرم محترم حضرت کی پر طعن کرے وہ کافر بیدین ہے ۔

جیویں ادب اداب ماداں دا کرنا لازم مسلماناں
حرمت حرم محمد فرض ہے اوپر اہل ایماناں!
ادب تعظیم ضروری جانوں بیویاں حضرت سندا
جو حضرت عائشہؓ منداجانے جان حرامی گندا
پاک نبی فرمایا یک دن جنت خاتونؓ تائیں
مینوں جو شے پیاری سنوں پیاری ہے یا ناہیں
فاطمہؓ آکھیا جو تساں پیاری اوہ شے مینوں پیاری
تاں نبیؐ کہیا سنگ عائشہؓ بی بی بہت کریں دلداری
اوہ بہت پیارا حرم نبیؐ دا بعد خدیجہ آیا
تاں کرے عداوت نہ کوئی اسدے مگر حرامی جایا
اے حرامی حرم نبی سنگ ویر نہ مول کمائیں
حرم نبی دی حرمت واجب ہراک مومن تائیں
مومنہ مخلصہؓ افضل کل ناؤں اس نوں جانی
حرم نبیؐ کل موسناں ماواں مسئلہ حق چھپانی

مسئلہ:۔ محمد الرسول اللہ کے تمام ازواج کے بعد خدیجۃ الکبریٰؓ کے حضرت عائشہ صدیقہؓ کا شان و مرتبہ ہے۔ جیساکہ ابی سلمہؓ سے روایت ہے اِنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا عَائِشَۃُ ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ قُلْتُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ قَالَتْ وَھُوَ یَرٰی مَالَا اَرٰی (مشکوٰۃ) تحقیق کہا عائشہ صدیقہؓ نے کہ سنا میں نے کہ فرمایا رسول اللہ نے اے عائشہؓ یہ جبریل ہیں سلام کہتے ہیں تجھ کو کہا میں نے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ اور کہا عائشہؓ نے جبریل امین مجھ کو دیکھتے تھے اور میں ان کو دیکھتی تھی وَ اَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَئَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا (ترمذی) روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا اس نے جب کبھی شبہ پڑا ہم اصحابان رسول اللہ کو حدیث میں تو ہم پوچھ لیتے حضرت عائشہؓ سے تو وہ ہمارا شبہ دور کر دیتیں۔ حضرت عائشہؓ کا حافظہ بڑا قوی تھا اور وہ بڑی مجتہدہ تھیں حدیث کی اپنے زمانے میں۔ اور ابن طلحہؓ سے روایت ہے کہا اس نے نہیں کوئی دیکھا میں نے زیادہ فصاحت و بلاغت میں حضرت عائشہؓ بنت صدیق اکبرؓ سے اپنے زمانہ میں ۔

بڑی تعریف صدیقہ عائشہ وچہ حدیثاں بہاتی
ابہ بہت پیاری پاک نبیؐ نوں بعد خدیجہؓ آہی

Marfat.com

جو عورتاں وچہ نکاح لیایا نبی اللہ مختاری ساریاں بیوہ عائشہؓ باجھوں عائشہ تک کنواری
کرکے ہجرت نال نبی دے وچ مدینے آئی ہجرت دا بھی درجہ اُس نوں دتا پاک الٰہی
جدوں منافقاں عائشہ اوپر تہمت بُری لگائی پندراں آیتاں بھیجیاں اللہ کارن ایس صفائی
پارے اٹھاردیں سورت نور دے اندر دیکھیں بھائی وچہ رکوعے پہلے دوجے کیتی رب صفائی
نتے اسّی چابک مارن دا رب حکم نبی نوں کیتا جنہاں تہمت بری لگائی عائشہؓ اوپر بیتا
وچہ عائشہ دے لحاظ نبی نوں وحی آیا کئی واری ہور کسے کے لحاظ نہ آیا کیڈ اللہ نوں پیاری
تے عائشہ دے گھر جبرائیل پیغام نبی نوں لیاوے ہے بہت فضیلت عائشہ سندی وچہ شمار نہ آوے
بھی عائشہ بی بی حافظہ عالمہ اس درجے تک آہی بڑے بڑے اصحٰب محمد مسئلے پچھن بھائی
وچہ حدیثاں شبہ ہووے جے مطلب صاف نہ تھیوے تاں عائشہ شبہ نکالے سب دا وچہ حدیث پڑھیوے
بھی نبی وفات پائی گھر عائشہ جانے عالم سارا آخر قبر بھی گھر عائشہ دے ایڈا منصب بھارا
جو عائشہؓ تائیں بُرا سناون بولن بول ادارے کافر ہون بے ادبی پار مل دوزخ جاون سارے
کیتے وچہ شوال مہینے نکاح عائشہ سنگ کیتا دسویں سال نبوت پچھے سُن توں میرے میتا
اوّل ہجرت عتیں تن سالاں وچہ حدیثاں آیا اٹھاراں سال جاں عمر صدیقہ روح نبیؐ قبضایا
ہجری سنہ ستونجہ اندر وفات صدیقہؓ پائی منگلوار ستاراں ماہ رمضان نوں جانی بھائی
جنازہ پڑھکے ابوہریرہؓ وچہ بقیعہ دفنائی ہور بھی حرم نبی دے آہے دیکھ حدیثاں بھائی
یاراں حرم نبی دے آہے کل مومناں دیاں ماواں نام جنہاندے تیرے تائیں میں ہن لکھ دکھاواں
خدیجہؓ بنت خویلد آہی عائشہؓ بنت صدیقؓ سب تھیں افضل اشرف دونویں حضرت پاک رفیق
حفصہؓ ام سلمہؓ زینبؓ جویریہؓ ام حبیبہؓ نائی میمونہؓ تے صفیہؓ ریحانہؓ زینب خزیمہؓ بھائی
بنت عمر بنت امیہ بنت جحش بنت حارث بنت ابوسفیان بنت حارث بنت یحییٰ بنت زید
ایہ یاراں حرم نبی دے پیارے اہل البیت ایہ سارے جو حرماں اہل البیت نہ جانن کرم تنہاندے ماڑے

دربیان منافقوں کا بہتان باندھنا حضرت عائشہ پر

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. إِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ. لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ تحقیق جو لوگ وے ہیں بہتان باندھ کر ایک جماعت میں سے نہ گمان کرو اس کو کہ برا ہے تمہارے حق میں بلکہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے۔ واسطے ہر آدمی کے پہنچتا ہے جتنا اٹھایا اُس نے بوجھ یعنی کمایا گناہ اس کو بڑی مار ہے۔

مسئلہ:۔ مختصر قصہ یوں ہے کہ جنگ بنی مطلق سے فوج نبی کریمؐ کی واپس آرہی تھی اور ایک مقام پر آپ کی فوج نے رات کے وقت ڈیرا کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ واسطے قضائے حاجت باہر گئے ہوئے تھے اور نقارہ وغیرہ نہ تھا کہ بجاتے۔ صرف حضرت کے حکم سے قافلے نے کوچ کر دیا۔ اور حضرت عائشہ کا کجاوا دو اصحابوں نے اونٹ پر رکھ دیا۔ اور ان کو معلوم نہ ہوا کہ آپؓ کجاوا میں نہیں ہیں کیونکہ کجاوا پردہ وار تھا۔ اور آپؓ جسم کے بالکل

Marfat.com

ہلکے تھے۔ بسبب کم کھانے اور امانت داری اور دیانت داری کے حضرت صفوانؓ بن معطل اس کام پر مقرر تھے کہ مقام
پر جو چیز کسی کی گر پڑے بعد کوچ کے دیکھ بھال کرے آیا کریں۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ فراغت حاجت سے آئے تو آ
اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں کہ میری تلاش پر کوئی آوے گا۔ جب صفوانؓ نے عائشہؓ کو دیکھا تو کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
اونٹ کو بٹھا کر آپ کو اسوار ہونے کا اشارہ کیا۔ تو حضرت عائشہ سوار ہو گئیں تو صفوانؓ نے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور آ
آگے چلا۔ بارہ بجے دن کے فوج میں آ پہنچے۔ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی منافقوں نے بہتان باندھنا شروع کیا جو
در پردہ مسلمانوں کی بہتری کے دشمن تھے۔ بعض مسلمانوں نے بھی ان کی ہاں کے ساتھ ہاں ملانی شروع کی۔ خدا تعالےٰ کی
طرف سے اوّل فرقہ کی طرف کیلئے سخت عذاب کا حکم آیا جو لاابالی مسلمان تھے جیسا کہ ارشاد ہوا لَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ
ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِھِمْ خَیْرًا وَّقَالُوْا ھٰذَا اِفْکٌ مُّبِیْنٌ ۔ کیوں نہیں جب تم نے سنا تھا خیال
کیا ہوتا ایمان والے مردوں نے اور عورتوں نے اپنے لوگوں پر بھلا خیال۔ اور کہا ہوتا کہ یہ ظاہر طوفان ہے۔ غرض کہ ایک ما
برابر حضرت سنتے رہے اور رنجیدہ رہے۔ جب حضرت عائشہ کو خبر ہوئی کہ بہتان آپ پر لگایا گیا ہے تو وہ تین دن تک روتے
رہے اور کھانا پینا بھی چھوڑ دیا۔ اور اسی غم سے بیمار ہو گئیں۔ حضرت محمدؐ رسول خدا نے حضرت عمرؓ فاروق سے اس بات کی بابت مشورہ
پوچھا کہ اس معاملہ میں کیا کیا جائے۔ تو فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت منافق جھوٹے ہیں۔ اگر آپ حکم فرما دیں تو ان کو مدینہ منورہ سے
نکال دیا جائے۔ پھر حضرت عثمانؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوفؓ نے بھی یہی رائے پیش کی۔ تب اللہ تبارک و تعالےٰ کی طرف سے
حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کا حکم نازل ہوا۔ اور جن جن لوگوں نے اس بہتان کی بنیاد اٹھائی تھی۔ انھوں نے اللہ تعالےٰ کے سامنے
اپنے آپ کو بڑا بھاری گنہگار ثابت کیا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْہِ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا
بِالشُّھَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لَمَسَّکُمْ فِیْ
مَآ اَفَضْتُمْ فِیْہِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ کیوں نہ لائے وہ اس بات پر چار گواہ پس جب نہ لائے چار گواہ تو وہ لوگ وہی ہیں
نزدیک اللہ تعالیٰ کے جھوٹے اگر نہ ہوتا فضل اللہ تعالےٰ کا اوپر تمہارے اور رحمت اس کی بیچ دنیا اور آخرت کے البتہ پڑتی
تم پر اس چرچا کرنے سے کوئی آفت بڑی۔

فائدہ:۔ جس طرح حضرت موسیٰ کو قارون نے تہمت لگائی تھی تو وہ غرق زمین ہو گیا تھا۔ اسی طرح یہ لوگ بھی جنہوں
نے تہمت لگائی حضرت عائشہؓ کو لائق عذاب تھے۔ مگر حضرت محمد الرسول اللہ کے طفیل عذاب سے بچ گئے۔ جس پر
ایک شاعر فرماتے ہیں ؎

ل۔ لکھیا دیکھ تفسیر اندر جویں خبر کتاب فرماوندی اے ۔۔۔ جدوں قہر دی نظر خدا کردا اگوں شرم رضے دتوں آوندی اے
نہیں تے سب مخلوق ہو غرق جاندی جویں خلق اعمال کماوندی اے ۔۔۔ ستار بخش چل اوسدے قدم پھڑیئے جیہڑی گور آرام پہنچاوندی اے

اِذْ تَلَقَّوْنَہٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاھِکُمْ مَّا لَیْسَ لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَہٗ ھَیِّنًا ۖ وَّھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ
عَظِیْمٌ ۝

ترجمہ۔ جس وقت لینے لگے اس کو اپنی زبانوں پر اور کہنے لگے مونہوں اپنوں سے جس چیز کی تم کو خبر نہیں اور سمجھے تم اس کو
معمولی بات اور وہ نزدیک اللہ تعالےٰ کے بہت بڑی بات ہے۔ یعنی ایک پیغمبر کی بیوی پر تہمت زناہ کی باندھنی۔ وَلَوْلَا
اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ قُلْتُمْ مَّا یَکُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَکَلَّمَ بِھٰذَا ۖ سُبْحٰنَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ ۝ یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖٓ
اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَیُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ۝ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ۔

ترجمہ:۔ اور کیوں نہ جس وقت سنا تم نے اس بات کو کہا تم نے کہ نہیں لائق ہم کو کہ کلام کریں ہم اس میں یعنی اپنی زبان

Marfat.com

پر لادیں۔ اللہ تو پاک ہے اور یہ بہتان ہے بڑا۔ یعنی حضرت عائشہؓ پر یہ بہتان ہے۔ اور سمجھاتا ہے تم کو اللہ کہ ایسا بہتان پھر کسی پر نہ باندھنا اگر ہو تم ایمان والے۔ اور بیان کرتا ہے اللہ تعالےٰ نشانیاں اپنی اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

فائدہ :۔ اس بہتان کے معاملہ میں پانچ قسم کے لوگ تھے ایک تو خوشیاں کر کر ایک دوسرے کو کہتے تھے اور دوسرے اس بات کو مجلس میں چھیڑ کر آپ چپ چاپ سنا کرتے۔ اور بعضے تامل میں چپ رہتے۔ اور بعضے افسوس کرتے اور بعضے صاف جھٹلا دیتے کہ یہ بات جھوٹ ہے مثلاً عمر فاروقؓ عثمان غنیؓ وغیرہ اور تو سب پر تھوڑا بہت الزام آیا مگر بڑا بوجھ عبداللہ بن ابی پر تھا۔ جو منافقوں کا سردار تھا۔ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ط پلید عورتیں پلید مردوں کے واسطے ہیں۔ اور پلید مرد پلید عورتوں کے واسطے وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ج اور پاک عورتیں ہیں پاک مردوں کے واسطے اور پاک مرد ہیں پاک عورتوں کے واسطے۔ الغرض جب لوگوں نے حضرت عائشہ پر بہتان باندھا، تو آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ تمہارے حق میں کچھ لوگ کہتے ہیں اگر تمہارے پاس اس بہتان کے جھٹلانے کی کوئی دلیل دلیل ہو تو تم بھی اپنا عذر بیان کرو۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ میں سچی ہوں اس واسطے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ میری صفائی کے واسطے کوئی حکم آسمان سے نازل فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے شروع قصہ سے یہاں تک پندرہؔ آیتیں نازل فرمائیں۔ تمام علمائے اہل اسلام نے متفق ہو کر یہ بات کہی ہے کہ اتنی صفائی کے بعد بھی جو شخص حضرت عائشہ پر برائی رکھے اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے

مسئلہ :۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پیغمبر کی بیوی بدکار نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ان کے ناموس کی نگہبانی کرتا ہے :۔ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔

اے محب لوگ بیزار انہاں تھیں تہمت کنوں جو کہندے	ہے انہاں کارن بخشش روزی نیک جنت وچہ لیندے
عائشہ پاک گناہوں اللہ وچہ قرآن بتا دی	اوہ کافر بیدینے جیہڑے اسنوں برا سنادن
پندراں آیتاں حق عائشہؓ رب وچہ قرآن بیایا	پر بیدیناں کتیاں کارن اجے یقین نہ آیا

فصل چہارم

در فضائل حضرت فاطمہ زہرا جنت خاتون رضی اللہ تعالےٰ عنہا

حضرت فاطمہؓ اہلبیت میں سب سے افضل واکرم ہیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ ام المومنین فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کسی کو زیادہ صادق فاطمہؓ سے مگر والد اس کے محمد الرسول اللہ کو۔ چنانچہ ان کی تعریف اللہ تعالےٰ نے سورۃ الدھر پارہ ۲۹ اُنتی میں یوں فرمائی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝

ترجمہ :۔ پوری کرتے ہیں نذر کو اور ڈرتے ہیں اس دن سے کہ ہے برائی اس کی پھیل جانے والی اور کھلاتے ہیں کھانا اوپر محبت اس کی کے مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو

فائدہ :۔ شان نزول اس آیت کا مفسرین یوں فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت محمد الرسول اللہ حضرت فاطمہؓ کے

Marfat.com

گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت حسنؓ حسینؓ بیمار ہیں۔ تو فرمایا آپ نے اے میرے اہلبیت تم دونوں صاحب کچھ نذر مانو کہ یہ ہمارے صاحبزادے تندرست ہونگے تو ہم دونوں تین تین دن روزے رکھیں گے۔ تو ان دونوں نے ویسا ہی کیا۔ جب ابنائے تندرست ہوگئے تو انہوں نے روزے رکھنے شروع کردیئے۔ نقل کرتے ہیں کہ آپ صاحبوں نے تین سیر جَو کا آٹا قرض لیا۔ پہلے دن جب روزہ افطاری کا وقت قریب آیا تو حضرت فاطمہ نے ایک ثلث کی روٹیاں پکاکر رکھیں۔ تو ایک مسکین نے آکر دروازے پر آواز دی کہ اہل بیت میں کئی روز سے بھوکا ہوں برائے خدا مجھے کچھ کھانا دو اللہ تعالٰے آپ کو جنت میں بہتر کھانے عطا کرے گا۔ تو وہ طعام جو پکا ہوا تھا اس کو دے دیا۔ اور آپ صاحبوں نے بھوکے رات گذاری۔ اور صبح پھر روزہ رکھ لیا۔ جب وقت افطاری کا قریب ہوا تو حضرت فاطمہ زہراؓ نے دوسرا ثلث پکا کر تیار کیا تو ایک یتیم نے آکر صدا کی کہ اے اہل بیت میں یتیم بھوکا ہوں مجھے کھانا دو۔ وہ کھانا جو تیار کیا تھا تمام اس کو دے دیا اور آپ پھر بھوکے رات گذاری اور صبح کو پھر روزہ رکھ لیا۔ جب وقت افطاری کا آیا تو حضرت فاطمہؓ نے تیسرا ثلث پکاکر تیار کیا تو ایک قیدی نے آکر دروازہ پر ندا دی۔ کہ اہلبیت نبوت میں بہت دن سے بھوکا قیدی ہوں کچھ طعام سبیل اللہ مجھے عنایت کرو۔ تو وہ کھانا تمام اس کو دے دیا۔ تو صبح کے وقت یہ خوشخبری اللہ تبارک وتعالٰے نے بذریعہ وحی اہل بیت کے لئے فرمائی یُوْفُوْنَ الخ

مسئلہ :۔ روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ واقعہ سال فیل سے پنتیس ۳۵ سال بعد اور نبوۃ سے پانچ سال پہلے[1] پیدا ہوئے۔ روضۃ الواعظین میں ہے کہ جب حضرت خدیجۃ الکبراٰیؓ کے شکم مبارک میں حضرت فاطمہؓ تشریف لائے تو حضور پر نور فرمایا کہ اے خدیجہ خبردار تیرے پیٹ میں لڑکی ہے بنام فاطمہؓ کہ نسل اس کی پاک و پاکیزہ ہوگی۔ پس جب وقت تولد کا قریب آیا تو کسی کو قریش کی عورتوں کی طرف بھیجا جو کہ اُس کو قرابت میں نزدیک تھیں کہ میرے پاس آؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم نے ہماری مرضی کے خلاف نکاح کیا ہے ابو طالب کے یتیم بھتیجے کے ساتھ۔ اور امیری چھوڑ کر فقیری اختیار کی ہے اس واسطے ہم تیرے پاس نہیں آئیں۔ تو یہ بات سُن کر خدیجہؓ نہایت ہی غم ناک ہوئی تو اچانک چار عورتیں خوبصورت بمشابہ بنی ہاشم کی عورتوں کے اُن کے لباس وغیرہ میں آپکے پاس آئیں۔ تو حضرت خدیجہ نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم کو اللہ تعالٰے نے بہشت سے بھیجا ہے تیری خدمت کے لئے۔ میں سارہ خاتون ابراہیمؑ کی بیوی ہوں۔ اور دوسری مریمؑ والدہ عیسٰےؑ کی ہے اور تیسری ام کلثومؑ بہن موسٰی علیہ السلام کی ہے۔ اور چوتھی آسیہ خاتون بیوی فرعون کی ہے پس ایک اُن میں سے آگے دوسری پیچھے اور ایک دائیں اور دوسری بائیں طرف بیٹھ گئیں۔ تو حضرت فاطمہ مطہرہ سیدۃ النساء پیدا ہوئے اور ایسا ایک شعلہ نور کا آپ کے چہرہ مبارک پر سے ظاہر ہوا کہ زمین آسمان بھر گئے۔ بیت فارسی ؎

بر آسماں ہلالے از تو تافت — بوستان نبوۃ گلے تو شگفت

ترجمہ:۔ اوپر آسمان کے ایک نور روشن ہوا — باغ نبوت سے ایک پھول کھلا

بہت پیاری پاک نبی نوں فاطمہؓ زہرا آئی! — اوس جیہا کسے نال پیار نہ کرے رسول الہٰی
پاک رسول اللہ جد کدھرے کردے سفر لمیرا — حضرت فاطمہ مل کر جاندے کرن پیار بھلیرا
بھی جد سفروں آون اول فاطمہ دے گھر جاندے — اُمدے ملنے باہجوں اپنے گھر وچہ قدم نہ پاندے
ایہ بہت پیاری پاک نبیؐ نوں سب اولادوں آہی — ہبھو نگر ترمذی راہوں حضرت عائشہ دے گواہی

---

[1] اور بعض کہتے ہیں کہ بعد نبوۃ کے پیدا ہوئے۔ اس لئے اُن کا مرتبہ سب اولاد سے بڑا ہے کہ اول نبوۃ پیدا ہوئے ہیں۔

Marfat.com

عَنْ جُمَیعِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَأَلْتُ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُہَا۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ داخل ہوا حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین پر اور میں نے عرض کی اے ام المومنینؓ کون شخص تھا بہت پیارا تمام لوگوں سے رسول مقبولؐ کو تو فرمایا آپ نے حضرت فاطمہؓ تو میں نے پھر عرض کی کہ مردوں میں سے فرمایا خاوند اس کا یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہٗ۔ واقعی ازروئے قرابت اس سے پیارا کوئی نہیں

مسئلہ:۔ اس جگہ حضرت عائشہؓ کا قول دیکھنا چاہیئے۔ الغرض سب اولاد سے چھوٹی اور بہت پیاری حضورؐ پاک فاطمہؓ ہی ہے ؎

بھی ہک ہور موافق اسدے راوی ذکر لیایا
ہکدن سب اصحاباںؓ تائیں حضرت نے فرمایا
عورتاں وچوں بہتر عورت دسو کیہڑی آئی
تے مرداں وچوں بہتر مرد جو دسو مینوں بھائی
اسدا کسے اصحابی تائیں جواب نہ ہرگز آیا
تاں حضرت علیؓ نے فاطمہ تائیں قصہ آن سنایا
فاطمہ آکھیا عورتاں وچوں بہتر عورت سائیں
جو طرف بیگانے مرد نہ ویکھے آخر مرداں تائیں
تے مرداں وچوں مرد بھی حضرت بہتر اوہا آیا
جو طرف بیگانی زن نہ دیکھے حضرت فاطمہؓ نے فرمایا
تاں فوراً آکر مجلس اندر حیدرؓ عرض سنائی
نبیؐ کہیا توں کتھوں پڑھیوں مینوں دسیں بھائی
تاں علیؓ کہیا ایہ مسئلہ مینوں فاطمہ نے سمجھایا
نبیؐ کہیا اوہ بے شک ٹکڑا جگر میرے دا آیا!
جو کوئی فاطمہ نوں رنج کردا مینوں رنج پہنچاوے
تے مینوں رنج پہنچاون والا کدی نہ جنت جاوے
جو آل نبیؐ دا دشمن سو یو دشمن جان رسولی
اوہ بیشک دوزخ بالن بنیاں کیتی جس فضولی
آل نبیؐ دے دشمناں دا کوئی عذر قبول نہ آیا
بے عذرے سارے دوزخ جاسن جنہاں ظلم کمایا
بھی ابن خاویہ وچہ کتاب اپنی دے ہور بیان لیایا
آدم حوا نوں رب عالم جنت وچہ وسایا
تاں آدمؑ حوا جنت اندر وافر عزت پائی
خادم سب ملائک ہوئے نوری ناری بھائی
آدم بکھن حوا تائیں خوشیوں آکھ سنایا
بہتر ساری خلقت نالوں تینوں رب بنایا
تاں فوراً جبرائیل فرشتہ رب دی طرفوں آیا
اعلےٰ جنت طرفے ویکھو وحی نے آکھ سنایا
جاں حضرت آدم اعلےٰ جنت طرفے نظر اٹھائی
ہک لڑکی جنت اندر سندر سوہنی شکل دسیائی
اسدے نوروں گویا جنت ساری روشن آئی
آدم پچھدا جبرائیلا مینوں دسیں بھائی
ایہ کس دی لڑکی حوراں وچوں جہدی شکل نکائی
ساری جنت دی زیبائش ایہ ہک لڑکی آئی
جبرائیل کہیا ایہ فاطمہ پاک محمد جائی
ہے سردار ایہ سب نساداں اندر آئی بھائی
حضرت آدم آکھیا سر پر تاج کہیا ہے دہریا
جبرائیل کہیا ایہ خاوند اسدا حیدر قوت بھریا
آدم آکھن دو دُر کتی جھمکن جیہے نورانی!
کہیا فرشتے بیٹے اسدے حسنؓ حسینؓ جو نامی
آدم آکھیا جبرائیلا مینوں دسی جبائیں
رب پہلوں مینوں پیدا کیتا یا انہاں دے تائیں
جبرائیل کہیا اے آدم سن توں میتھوں بیتا!
چار ہزار سال اوّل تیتھوں رب انہاں پیدا کیتا

مسئلہ:۔ حافظ ابوالقاسم سے روایت کہ ایک دن حضرت علیؓ نے رسولؐ خدا سے عرض کیا کہ یا حضرت فاطمہؓ

کا نام فاطمہؓ کیوں رکھا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی اولاد کو دوزخ سے آزاد کر دیا ہے پس حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ایسا کام ہی نہ ہوگا جو باعث غضب ہوے

سید ہو جو سید نہ کم کر دا سید او سنوں مول نہ جان میاں
رات دن جو منڈے کم کرے اوہنوں شل کنان پچھان میاں

یعنی جو سردار ہو سردار کام نہ کرے اس کو سردار نہ جان۔ اور جو شخص رات دن بُرے کاموں میں گذارے مثلاً بے نماز بے روزہ بے زکوٰۃ چوری جوا بیاج۔ بھنگ۔ افیون۔ چرس۔ چنڈو۔ شراب خور داڑھی مون چونپٹ مزد تاش وغیرہ میں عمر تمام کرے وہ اولاد فاطمہ سے نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ ابو جانہؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضور پاکؐ نے علیؓ کے کسی کام کے لئے بھیجا۔ جب میں گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے اور چکی چل رہی ہے۔ میں نے آکر حضور پاکؐ سے متعجب ہو کر پوچھا تو آپؐ نے فرمایا اے ابو دجانہ کیا تو نہیں جانتا کہ آل محمدؐ کے لئے فرشتے مددگار ہیں جیسا کہ ایک شاعر لکھتا ہے ؎

فاطمہ کے ساتھ چکی پیستے تھے جبرائیلؑ
ایسی حضرت فاطمہؓ پیاری خدا کی تھی جلیل،

فصل پنجم

در نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا و چند فضائل آں

حدیث:۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ فرمایا رسول اللہؐ نے نکاح کرنا میری سُنّت ہے جو کوئی میری سُنّت کا انکار کرے گا وہ میری اُمّت سے نہیں۔

فائدہ:۔ نکاح حضرت فاطمہؓ کا دوم ہجری ماہ رجب شریف میں ہوا تھا جس کا ذکر یوں ہے کہ بہت سے اصحابؓ نے درخواستیں نکاح فاطمہ کے واسطے کیں تھیں۔ تو فرمایا محمد الرسول اللہؐ نے کہ میں نکاح فاطمہؓ کے واسطے وحی خدا کا منتظر ہوں۔ آپ کے لئے میرا پروردگار حکم فرمائے گا۔ اس کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کا نکاح کیا جائے گا۔ ؎

جبرائیل خدا دی طرفوں جھب پیغام لیایا
فاطمہؓ کر دہ نکاح علیؓ سنگ جو ابوطالب دا جایا
اُنس ؓ کہے پھر پاک محمدؐ مینوں حکم بتایا
مہاجر تے انصار تمامی سد لیا فرمایا
مہاجراں وچوں صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ طلحہؓ زبیرؓ اکابر
انصار دں سعدؓ سعیدؓ عبادہؓ ابوایوبؓ معاذ بہادر
انصار مہاجر سب کوئی مل کر پاس محمدؐ آیا
میں اس کارن تساں بلایا پاک نبیؐ فرمایا
فاطمہؓ کر دو نکاح علیؓ سنگ وحی جنابوں آیا
تاں اس مجلس اندر حضرت علیؓ نوں جھب بلایا
چار سو مثقال نقرہ حضرت مہر ٹھہرایا
حضرت علیؓ قبول کیتا جو حکم نبیؐ فرمایا
پھر خطبہ پڑھیا پاک محمدؐ چھوہاریاں مینہ برسایا
بعد نکاح چھوہارے ونڈن تاہیں سُنّت آیا

مسئلہ:۔ بعد نکاح کے حضرت رسولؐ پاک نے ہر دو صاحبوں کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ اور بعد کو فرمایا اے فاطمہ تجھ کو کام کرنا تیرا کام ہے۔ مثلاً چرخہ کاتنا چکی پیسنا اور کپڑا سینا اور دھوبی کرنا اور گھر کی صفائی کرنا اور روٹی ہانڈی وغیرہ پکانا۔ اور پھر حضرت علیؓ کو فرمایا اے علیؓ باہر کا کام کرنا تیرا کام ہے۔ مثلاً کھیتی باڑی کا کام اور مال مویشی کو چارہ

---

۵ یعنی ڈیڑھ سو روپیہ

پانی دینا، اور لکڑی وغیرہ باہر سے لانا، اور سودا سودا بازار سے لاکر دینا وغیرہ
مسئلہ :- مائیں بٹھانا - تیل چڑھانا - گانا باندھنا - گادن نکانا - جنج کو عورتوں کا لانا اور باندھنا اور جھجی چینی کالاگ مانگنا - اور بائیں ہاتھ سے سرمہ پانا - اور سالیوں کا منہ میں لقمہ دینا اور منٹھ کھلانا و راسوئی پڑا سوہاگ منجانا - دلہن کو ڈولی میں پانا و دولہا کو سوتن سہرے باندھنا ڈھول باجے گاجے بجانا - آتش بازی جھاڑنا وغیرہ وغیرہ تمام رسوات کفریہ ہیں - ان کے کرنے والے اور کرانے والے اور خوش ہونے والے سب گنہگار ہیں - حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علیؓ کے نکاح پر ان تمام رسومات سے ایک رسم بھی نہیں کی گئی تھی - صرف بعد نکاح کے چھوہارے بانٹ کر حضرت فاطمہؓ کو ام سلمہ کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے گھر بھیج دیا گیا - اور بعد نکاح کے دوسرے تیسرے دن ولیمہ کیا گیا تھا جو سنت موکدہ ہے جس کو اب لوگوں نے ترک کر دیا ہے - اور ہزار ہا بے جا خرچ کرتے ہیں -

ذکر داج حضرت فاطمہ زہرا

غزل

جد دیا ہی فاطمہ حضرت رسولؐ — داج دیتاں کیا نبی نے کیتا قبول
ایک چکی تے مصلےؐ پاک تھا — ایک کوزہ دوسرا مسواک تھا
ایک چادر شاہزدہ پیوند تھی! — سی پورانی فاطمہؓ دل بند کی
دو گدّے تے دو سلواراں سعو دو پلے دو بند چاندیوں آئے — دو گھڑے تے یک مشکیزہ دو پیالے رادی لیائے
دو لہا لیاں کھدروں آیاں برگ کھجوروں بھریاں — جو حضرت فاطمہ کارن بنیاں عمدہ لایاں تنیاں
چار سرہانے روانڑوں بھرے تے دو چھل کھجوروں — ایہ کچھ داج نبی نے دتا اپنی خاص حضوروں

ذکر

ایک منافق کا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو اس داج پر طعن کرنا یعنی ایک منافق نے داج حضرت فاطمہ کا دیکھ کر بائیں کر حضرت علی کو ملامت کرنے لگا کہ تم کیسے بہادر اور جوان آدمی ہو کہ زمانے کے بہادر اور پہلوان آپ کی دہشت سے کانپتے ہیں - بسبب ایسی بہادری کے تم نے ایک ایسے شخص کی لڑکی کے نکاح کی درخواست کی کہ جس کے گھر اگر رات کو ہوتا ہے تو دن کو نہیں ہوتا - اور دن کو ہوتا ہے تو رات کو نہیں ہوتا - اگر تو میری لڑکی کے ساتھ نکاح کرتا تو میں اتنا داج دیتا کہ میرے گھر سے لے کر تیرے گھر تک اونٹوں کی قطاریں مال متاع سونا چاندی، اور کپڑے وغیرہ کی ہوتیں حضرت علی نے فرمایا کہ ہماری نظر مال و متاع دنیا پر نہیں ہے کہ چند روز کے بعد تباہ ہونے والا ہے ہماری نظر رضامندی خدا اور رسول پر ہے جو دونوں جہان کے واسطے کافی وافی ہے - چنانچہ شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

مال دنیا خاکساراں را دہند — عاقبت پرہیزگاراں را دہند
دنیا کا مال اللہ تعالیٰ کمینوں کو دیتا ہے — اور عاقبت کی سچ نیکوں کو دیتا ہے
از خدا نابود وجستن غنا !!! — بیت مومن را غنی رنج وعنا
خدا تعالیٰ سے دنیا کا مال نہیں مانگنا چاہیئے — اس لئے کہ مومن کو باعث رنج ہے
مال دنیا بے عدد دولت آورد ہ گیر — عاقبت در گور حسرت بردہ گیر

Marfat.com

مال اسباب دنیا کا بے اوڑک ہاتھ میں نہ لا۔ اوڑک قبر کو پچھتا تا ہوا جائے گا تو

حاصل کلام جب حضرت علیؓ حضرت رسول پاک کی رضا پر راضی ہوئے تو ہاتف سے آواز آئی اے علیؓ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ تاکہ تجھ کو قدرت خدا عز و جل اور داج فاطمہ بنت رسول کا نظر آوے۔ جب حضرت علی نے سر مبارک اٹھایا اور دیکھا تو تمام پردے دُور کیے گئے۔ اور زمین سے لے کر سات آسمان اور عرش معلّٰے تک اونٹوں کی قطاریں مع جواہر سونا چاندی ریشمی کپڑے اور خوبصورت غلام اور لونڈیاں سے بھری ہوئی نظر آئیں جو کہ داج حضرت فاطمہ کا تیار کیا گیا تھا ؂

غیبوں ہک فرشتے حضرت علیؓ آواز سنایا
ایہ سب داج ہے فاطمہ بنت محمدؐ سندا آیا

تاں خوش دل ہو کر حیدر چائیں چائیں گھر ول آیا
حضرت فاطمہ تائیں چاہے قصہ سب سنایا

ہو کجھ طعن منافق کیتا علی حیدرؓ دے تائیں
جو کجھ ہیسی رب دیکھایا عرش معلّٰے تائیں

آکھیا حضرت فاطمہ توں دس یا میں نہ سنائیں
جو کجھ تینوں نظری آیا عرش معلّٰے تائیں

فاطمہؓ کہیا جو طعن کیتا نہ منافق ہک بدینے
تاں داج میرا توں دیکھ لیا خود اکھیں نال یقینے

خاطر ساڈی زمین آسماناں دو جہاناں رب اوپایا
لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ جو ہے آیا

جے کر تینوں نہ پیدا کردا کرداشے نہ کائی
یا محمد ہر شے تیری خاطر اساں بنائی

فائدہ :- جب حضرت فاطمہ کا نکاح ہوا تو آپ کی عمر شریف اٹھاراں برس کی تھی اور حضرت علی کی بائی برس۔

فائدہ :- نو برس سے لے کر اٹھاراں برس تک حد ہے بالغ ہونے کی۔ یعنی لڑکیاں نو سال کی جوان ہو جاتی ہیں بعض باراں چوداں آخر اٹھاراں برس تک کوئی تلیل جاتی ہے۔ اور فرمایا بزرگان دین نے کہ لڑکی بالغ بٹھاتی بڑا گناہ ہے

نظم

آکھن جس گھر ہووے لڑکی عمروں بالغ کنواری
ہر جین قتل کرے ہک بندہ حیض ہوس جد جاری

ایڈا سخت گناہ کبیرا ماپیاں بٹھادن والا
سبے دیناں عقل نہ آوے پیا آپچھا چالا

مسئلہ :- معارج میں آیا ہے کہ ایک دن سرورِ عالم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے۔ اور فرمایا اے بیٹی کیا حال ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا ابا جان آج میں مع اپنی اولاد کے تین دن سے بھوکی ہوں۔ بلکہ تین دن سے اناج کی خوشبو نہیں پائی۔ تو سرورِ عالم نے دست مبارک اٹھا کر دعا کرنی شروع کی اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ رِزْقًا عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا اَنْزَلْتَ عَلٰى مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ ط اے اللہ تبارک و تعالیٰ رزق عنایت فرما اوپر محمدؐ اور اس کے اہل بیت کو جس طرح رزق عنایت فرمایا اوپر مریمؑ بیٹی عمران کی کو۔ بعدہ فرمایا اے بیٹی اندر جا کر دیکھ حضرت فاطمہ جب اندر گئیں تو دیکھا کہ ایک پیالہ جواہر سے نقش و نگار کیا ہوا ہے اور اس میں نان اور گوشت بھنا ہوا ہے۔ اور خوشبو آرہی ہے۔ حضرت فاطمہ نے وہ پیالہ اٹھا کر حضرت محمد الرسول اللہ کے آگے رکھ دیا فرمایا آپ نے كُلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٍ۔ یعنی کھاؤ تم ساتھ نام اللہ اور محمدؐ کے۔ پس کھایا اس پیالہ سے حضرت محمدؐ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ اور حسینؓ نے سیر ہو کر۔ بلکہ ایک روایت میں ہے کہ کھایا اس پیالہ سے نان اور گوشت اہل بیت نے سات دن اور پھر بھی وہ پیالہ پُر تھا اور وہ نان اور گوشت کم نہیں ہوتا تھا۔ مگر ایک دن حضرت امام حسنؓ ایک گوشت کا ٹکڑا پکڑ کر گھر سے باہر گئے تو ایک یہودی عورت نے پوچھا اے اہل بیت یہ گوشت تم نے کہاں سے

Marfat.com

لیا ہے تو حضرت امام حسنؓ نے تمام قصہ اُس کے آگے بیان کر دیا۔ تو اس عورت نے وہ گوشت کا ٹکڑا مانگا۔ تب امام نے گوشت کا وہ ٹکڑا اس عورت کو دے دیا۔ کیونکہ آپ بڑے سخی تھے۔ جب اس عورت کو گوشت دیا تو وہ پیالہ سمیت گوشت و نان کے گھر سے غائب ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم اس گوشت و نان کو ظاہر نہ کرتے تو تم کو اے اہل بیت تمام زندگی کے لئے کافی تھا۔

ذکر فضائل حضرت فاطمہ

قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ عِنْدَهٗ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

فرمایا حضرت عائشہ نے کہ تھے ہم سب حرم پاس رسول اللہ کے پس آئی فاطمہ قریب وفات رسول اللہ کے اور نہیں چھپتی تھی چال اور روش فاطمہ کی چال اور روش رسول خدا سے یعنی جس طرح حضور کی چال اور روش تھی ویسے ہی فاطمہؓ کی چال اور روش تھی۔ شکل شباہت ذکر اذکار صبر و تحمل دینی دنیاوی معاملات میں فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا پس جب دیکھا رسول اللہ نے حضرت فاطمہؓ کو تو فرمایا جیو آیاں اے بیٹی میری فراخی و کشادگی ہو واسطے تیرے پس بٹھایا فاطمہ کو دائیں طرف اپنی پھر چپکی کی سی بات کی اس کے کان میں پس روئی حضرت فاطمہ رونا سخت فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ پھر جب دیکھا آنحضرتؐ نے فاطمہؓ بہت غمناک ہے تو چپکی سی دوسری بات اس کے کان میں کہی پس جب سنی بات فاطمہؓ نے اسی وقت ہنسنے لگی یعنی خوش ہو گئی فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ سِرَّهٗ۔ پس جب اٹھے حضرتؐ واسطے نماز وضو کے مجلس سے تو کہا حضرت عائشہؓ نے اے فاطمہؓ کیا بات تھی جو آپ کو پوشیدہ رسولؐ نے بتائی تھی تو فرمایا حضرت فاطمہؓ نے کہ نہیں ہوں میں اس چیز کو ظاہر کرنے والی جس کو رسول خدا نے چھپایا ہے۔ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْهِ۔ پس جب وفات پائی رسول خدا نے تو کہا حضرت عائشہؓ نے کہ قسم دیتی ہوں میں تجھ کو اے فاطمہؓ ساتھ اس چیز کے کہ حق ہے میرا اوپر تیرے وہ حق مادر یا محبت نہیں پوچھتی میں مگر وہ بات جو کہی تھی رسول پاکؐ نے اس دن تجھکو چپکے قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ۔ کہا حضرت فاطمہ نے اب رسولؐ خدا جہان فانی سے گئے اے پر جو وقت چپکی سی بات کہی اول مرتبہ پس تحقیق آنحضرتؐ نے خبر دی مجھ کو کہ آتے تھے جبریل يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اَرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ دور کرنے قرآن مجید کا ہر سال ایک بار رمضان شریف میں اور اس سال دو بار دور کیا ہے نہیں دیکھتا میں موت اپنی کو مگر بہت قریب فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنَّهٗ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ۔ پس پرہیزگاری کر اے فاطمہؓ جہاں تک ہو سکے اور صبر کر مصیبتوں اور آفتوں اور بلاؤں پر خصوصاً میری مفارقت پر۔ پس تحقیق میں اچھا پیشوا ہوں واسطے تیرے پس یہ سن کر میں روئی فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ النِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ (از مشکوٰۃ شریف) پس جب دیکھا آنحضرتؐ نے بے صبری میری تو چپکے سے کہا مجھ کو اے فاطمہؓ کیا تو راضی نہیں کہ تو سردار ہو گی جنت میں تمام عورتوں کی اور تمام اہل بیت سے اول تو مجھ کو ملے گی پس ہنسی میں خوشخبری سن کر۔

بہت فضیلت فاطمہؓ زہرا وچہ حساب نہ آوے ۔ جگر میرے دا ٹکڑا اسنوں پاک نبی فرماوے

Marfat.com

شکل شباہت ساری حضرت فاطمہ دالی بھائی ۔۔۔ دانگ رسول اللہ سب آہی وچ حدیث گواہی
اٹھن بیٹھن آون جاون کھاون پیون نالے ۔۔۔ ذکرا ذکار عبادت جلین چال رسولؐ کمالے
جویں طریقہ پاک محمدؐ وچہ سخاوت آیا ۔۔۔ فاطمہ زہرا دا بھی ایویں رتی فرق نہ پایا
صبر تحمل دانگ نبیؐ دے فاطمہ زہری ساہی ۔۔۔ ایسے کارن پاک نبیؐ نوں بہت پیاری آہی
امام مالک نوں کسے سوالی آن سوال سنایا ۔۔۔ فاطمہؓ بہتر یا ہاں اس دی مالک ایہ فرمایا
گوشت پاک نبیؐ توں بہتر گوشت ہووے نہ کائی ۔۔۔ فاطمہؓ بنت رسولؐ خدیجہ بنت خویلد آئی
جو کجھ شرف فضیلت ہیسی فاطمہ زہرا تائیں ۔۔۔ ہور کسے دے تائیں ہرگز ایہ فضیلت نائیں

جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے :۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّیْ فَمَنْ اَبْغَضَھَا مَا اَبْغَضَنِیْ۔ حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ نے کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔ پس جو کوئی غصہ میں لاتا ہے فاطمہؓ کو وہ غصہ میں ڈالتا ہے مجھ کو۔ اور کیا خوب کہا امام مالک نے کہ لَا اُفَضِّلُ اَحَدًا عَلٰی بِضْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ نہیں میں بہتر جانتا کسی گوشت کو گوشت رسول اللہ سے یعنی حضرت فاطمہؓ سے۔ پس جس نے حضرت فاطمہ کو برا جانا وہ کافر بیدین ہے۔ اور اسی طرح کئی حدیثیں آئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول پاکؐ نے دوست رکھنا قریش کا نشانی ہے ایمان کی اور دشمن جاننا قریش کا نشانی ہے کفر کی جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے

مسئلہ :۔ صواعق میں ابو ایوب سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ یَا اَھْلَ الْجَمْعِ نَکِّسُوْا رُءُوْسَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَی الصِّرَاطِ فَتَمُرُّ مَعَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ جَارِیَةٍ مِّنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ کَمَرِّ الْبَرْقِ

فرمایا رسول پاکؐ نے ایک فرشتہ تلے عرش کے منادی کرے گا کہ اے حشر کے لوگو تمام سر نیچے کرو اور آنکھیں بند کرو تاکہ گذر جائے حضرت فاطمہؓ بیٹی محمد رسول اللہ کی پلصراط سے۔ جب تمام لوگ اپنی آنکھیں بند کر لیں گے اور سر نیچے تو گذرے گی حضرت فاطمہؓ پلصراط سے ساتھ ہزار غلاموں اور حوروں کے مثل گذرنے بجلی کے ۔

ہک فرشتہ روز قیامت عرشاں تلے پکارے ۔۔۔ اے لوکو سر نیویں کر لو نالے اکھیں میٹو سارے
فاطمہ بنت محمدؐ سب ہوسی اول پل پر چڑھسی ۔۔۔ ستر ہزاراں خدمت گاراں سبھے کیتے کھڑسی
سب تھیں اول جنت خاتون جنت اندر جاوے ۔۔۔ جنت اندر اس تھیں اول کوئی نہ قدم ٹکاوے
لے بنی وشے سب تھیں بہتر حضرت فاطمہ جانی ۔۔۔ بی اولاد[1] اونہاں تھیں بہتر حسنؓ حسینؓ پچھانی

فصل ششم

در وفات حضرت فاطمہؓ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ فرمایا اللہ تعالے نے ہر جاندار چیز چکھنے والی ہے لذت موت کی بخاری شریف میں ہے کہ وفات پائی حضرت فاطمہ نے منگلوار تیراں ۱۰ رمضان کو اور

[1] یعنی اولادوں سے ۔

گیارہ ۱۱ھ ہجری چھ ماہ بعد وفات رسول پاک سے اور تمام عمر حضرت فاطمہؓ کی اٹھائیس ۲۸ سال ہوئی اور غسل دیا ان کو حضرت علی نے اس واسطے کہ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھ کو کوئی نہ غسلا دے سوائے علی کرم اللہ وجہہ کے کیونکہ آپ اجنبی عورتوں سے بھی پردہ کرتی تھیں۔ اور دفن کی گئیں جنت البقیعہ میں اور جنازہ بھی آپ کا خود حضرت علیؓ نے پڑھایا۔ اور آپ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئیں چھ اولادیں۔ تین لڑکے یعنی امام حسنؓ۔ امام حسینؓ۔ امام محسنؓ اور تین لڑکیاں یعنی ام کلثومؓ۔ رقیہؓ۔ زینبؓ اور آپ کی وفات کا واقعہ اس طرح ہے۔ کہ حضرت فاطمہ کو بعد وفات والد بزرگوارؐ کوئی دنیا دی تکلیف نہیں ہوئی۔ سوائے فراق والد بزرگوار کے۔ ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ تین کام کر رہی ہیں۔ قدرے آٹا خمیر کیا ہوا ہے کہ روٹی پکا دیں۔ اور کچھ کاچھی ترکی ہوئی ہے کہ صاحبزادوں کے سر مبارک دھودیں اور کچھ صابن بھی ابال رہے ہیں کہ کپڑے صاف کریں۔ حضرت علی نے یہ کام دیکھ کر حیران ہو کر پوچھا کہ مخدومہ دو جہان میں نے اتنی عمر میں آپ کو دنیا کے دو کام ایک وقت میں کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ آج کیا سبب ہے کہ آپ تین کام کر رہی ہیں۔ یہ بات سنتے ہی حضرت فاطمہ کے آنسو مبارک جاری ہو گئے۔ اور عرض کیا اے میرے سر کے تاج آج رات میں نے اپنے والد بزرگوار سرور کائنات کو دیکھا کہ آپ میرے سر پر کھڑے دیکھ رہے ہیں جیسا کہ کوئی کسی کی انتظاری کرتا ہے۔ میں نے فریاد کی اے ابا جان آپ اتنی مدت کہاں رہے کہ میرا دل آپ کی جدائی میں جل رہا ہے اور تن کباب ہو رہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا اے میری پیاری بیٹی میں تیرا انتظار کر رہا ہوں کہ فراق میرا بھی حد سے گذر رہا ہے۔ تو میں نے عرض کی یا حضرتؐ میں بھی اس بات کی خواہش مند ہوں کہ آپ کی ملاقات کروں تاکہ میری جدائی کے فراق کی آگ سرد ہو تو فرمایا سرور کائناتؐ نے اے میری بیٹی کل رات کو تو میرے پاس ہو گی۔ پس روٹی اس واسطے پکاتی ہوں کہ کل رات کو آپ میری مصیبت میں ہوں گے اور صاحبزادوں کے کپڑے اس واسطے دھوتی ہوں کہ میں نہیں جانتی بعد وفات میری کے میرے فرزندوں کے کوئی کپڑے دھودے اور میں چاہتی ہوں کہ اپنے بچوں کے سر مبارک دھوؤں اور کنگھی کروں میں نہیں جانتی کہ میرے بعد کوئی میرے بچوں کے سر دھودے اور ان کے بدن مبارک سے میل اتارے۔ بیشک حضرت فاطمہ نے سچ فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ بات کئی دفعہ تجربہ میں آچکی ہے کہ والدین کے بعد یتیم بچوں کا بہت ہی ابتر حالت ہوتی ہے ؎

دنیا وچہ خدا دی رحمت برکت نال بھراواں — سایہ رحمت باپ پیارے ماواں ٹھنڈیاں چھاواں
ماواں باجھ یتیم بچارے رہندے حال نمانے — تے ماواں والے ہسن کھیڈن لاڈ کرن من بھانے
کون کرادے لاڈ یتیماں نہیں جنہاں دیاں ماواں — کیہڑا میل اتارے نہیں جنہاں دیاں ماواں
کپڑے میلے بدن آلودہ پھیرے یتیم نمھاداں — بھتاں والے ٹکڑے اونہاں کھوہ کھائے نے کاواں
ماواں والے جو کجھ منگن سو کجھ ملدا جاوے — کھڑا یتیم نمانا ہو کر منہ دے دل تکاوے
ایسے کارن پاک نبیؐ نے واضح کر سمجھایا — کول یتیم نہ اپنے بیٹے لاڈ کرو فرمایا
سب گھراں تھیں بہتر عزت والا اوہ گھر آیا — جس گھر پلے یتیم نماناں حضرت نے فرمایا
روٹے جدوں یتیم غاناں ہلتے عرش الہیٰ! — بہت پیار کردسنگ اونہاں آکھن نبیؐ خدائی
فاطمہؓ آکھیا میرے بچیاں ہون یتیم نمانے — کی کجھ ہوسی نال انہاں دے اللہ بہتر جانے

فائدہ:۔ جب یہ بات جدائی والی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہؓ سے سنا تو نہایت غمگین ہوئے۔ اور کہا اے فاطمہؓ تیرے باپ کی جدائی والا داغ میرے دل سے ابھی نہیں مٹا کہ تو نے ایک اور داغ میرے دل پر داغ دیا۔ حضرت فاطمہؓ نے کہا اے علی کرم اللہ وجہہ صبر کر اس جدائی میں جس طرح صبر کیا تو نے جدائی رسول اللہ میں۔ اور پھر امامین کی طرف دیکھ کر آنسو بھر لائیں کہ اے فرزند و دلبند تمہارے بدن کی میل کون اتارے گا۔ اور تمہارے کپڑوں کی میل کون نکالے گا۔ تو

Marfat.com

توحضرت امام حسنؓ حسینؓ اپنی والدہ کی بات سُن کر رونے لگے۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا اے فرزند دلبند عنقریب میں جنت میں جانے والی ہوں جو قبرستان ہے تم میرے لئے دُعا کرنا اور میرے ملنے کو یعنی زیارت کو آیا کرنا۔ پس تھوڑی دیر کے صاحبزادے باہر چلے گئے اور حضرت فاطمہؓ بستر پر لیٹ گئیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو کہا کہ میرے پاس بیٹھ جاؤ وقت رحلت کا قریب ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ یہ بات جدائی کی سُنتے ہی میرے بدن میں طاقت نہیں رہی۔ پھر حضرت علیؓ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مجھ کو معاف کر دے میں نے کیا اگر آپ کی جان بہت ہی گھٹتی جا رہی تھی۔ پس حضرت فاطمہؓ نے کہا حاشا للہ آپ کی زبان سے کوئی کلام ایسی نہیں نکلی جو میرے رنج کا باعث ہو۔ دوسری وصیت یہ ہے کہ میرے بعد میرے فرزندوں کے ساتھ نہایت ہی پیار اور شفقت اور محبت کرنی ہوگی۔ اگر کبھی گستاخی بھی کریں تو جھڑکنا نہ ہوگا تیسری وصیت یہ ہے کہ مجھ کو رات کے وقت دفنانا ہوگا تاکہ غیر محرم میرے جنازے کو بھی نہ دیکھے۔ کیونکہ میں نے اپنی تمام زندگی کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا۔ اور چوتھی وصیت یہ ہے کہ بعد میرے میری زیارت کو کبھی کبھی آیا کرنا۔ تب حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے کہا کہ میں نے ان چار وصیتوں کو قبول کیا۔ اب میری بھی تین وصیتیں سنو۔ اوّل جو میں نے تیرے حق ادا کرنے میں کوتاہی کی معاف کرنا۔ دوسرا جب اپنے والد بزرگوارؐ کے پاس جاؤ میرا سلام کہنا۔ تیسرا کوئی شکایت میری جنابؐ کے سامنے نہ کرنا۔

ہکدوجے نوں کرن وصیتاں، علی تے فاطمہ دونویں — ماں حجرے وچہ آواز رون دی باہروں آئی دونویں
حضرت علی کہیا کیوں روندو صاحبزادڑیو بھائی — بوہا کھولو کراں زیارت آخر واری مائی!
جھب لے بوہا کھولیا حضرتؓ دیر نہ لائی کائی — حسنؓ حسینؓ جاں اندر آئے کردے ائی ائی
حضرت فاطمہؓ دوہاں صاحبزادیاں گلے لگایا — نے آکھیا میں صدقے واری کیوں رون تسانوں آیا
عرض کریندے دونویں صاحب خواب جو سانوں آیا — روضے نانے پاک دے اندر ایہہ کجھ اساں دسایا
ابراہیم خلیل کہیا یتیم ایہ فاطمہؓ جائے — حضرت اسمٰعیل کہیا شفیع قیامت آئے
حبیب محمد مصطفٰے ساڈے نانیں ایہ فرمائے — ایہ دو ٹکڑے جگر میرے دے میری بیٹی جائے
اساں سلام جا کہنا اپنے نانے صاحبؐ نائیں — بڑی محبت دیوچہ آئے ملدے چائیں چائیں
بعد ملن تھیں سرور عالم حکم اساں فرمادے — جس نے ماں اپنی نوں ملنا دوڑ شتابی جادے
ابراہیم دے اسماعیل بھی کل رسول الٰہی — استقبالی ماں تساڈی کارن آئے بھائی
حضرت فاطمہؓ دوہاں صاحبزادیاں دے دلاسا — كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ آخر قبریں واسا
یعنی جو کجھ پیدا ہویا سب کجھ ہوسی فانی — ملکوت ام دائم رہسی واحد ذات ربانی!

روایت ہے حضرت فاطمہؓ نے حضرت علی کو کہا کہ تم دونوں صاحبزادیوں کو کہو کہ پھر اپنے نانا پاکؐ کے روضہ اقدس پر چلے جائیں۔ جب دونوں صاحبزادے چلے گئے تو آپ نے ام سلمہ کو فرمایا کہ میرے لئے پانی گرم کر تاکہ میں غسل کروں جب حضرت ام سلمہ نے پانی گرم کیا تو حضرت فاطمہؓ نے غسل کیا اور فرمایا میرے کپڑے لاؤ۔ کپڑے پہن کر فرمایا کہ میرا بستر درست کرو۔ بعدہٗ آپ تکیہ لگا کر دائیں پہلو پر قبلہ رخ دراز ہو گئیں۔ اور اسماءؓ بنت عمیس کو بلا کر فرمایا اے اسماء ایک دن جبرائیل علیہ السلام میرے والد بزرگوار کے پاس بوقت مرض الموت کچھ کافور بہشتی واسطے خوشبو کے لائے تھے تو آپ نے ایک حصہ لیا اور ایک حصہ یعنی نصف مجھ کو دے دیا تھا۔ وہ کافور میں نے فلاں جگہ رکھا ہوا ہے۔ اس کو دو حصے کر کے ایک حصہ مجھکو دے دو اور دوسرا حضرت علیؓ کے لئے رکھ دو۔ پس اسماء نے ایسا ہی کیا۔ بعدہٗ فرمایا اے اسماء باہر چلی جا اور مجھے اکیلی چھوڑ دے تاکہ میں اپنے رب تعالےٰ کے ساتھ التجا کروں پس اسماء تھوڑی دیر کے لئے باہر چلی گئی۔ اور انتظاری

Marfat.com

تو آواز رونے کی گھر سے باہر سنی ۔ کہ حضرت فاطمہؓ مناجات خدا تعالےٰ سے کر رہی ہیں کہ اے خداوندا میری مصیبت
حضرت علیؓ اور حسنؓ حسینؓ اور زینبؓ رقیہؓ ام کلثومؓ کو صبر عنایت کر ۔ اور میرے باپ کی اُمت کو بخشدے اور سب پر
رحمت نازل فرما ۔ اور گناہ بخشدے جب حضرت فاطمہؓ نے آنکھیں کھولیں تو اسمٰاء سرہانے کھڑی ہے فرمایا اے اسمٰا
کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ مجھے ایک زمانہ اکیلی چھوڑ دے ابھی باہر جا اور ایک گھڑی کے بعد مجھے آواز دے اگر میں آواز نہ دوں
تو جان کہ میں اپنے پروردگار کے ساتھ مشغول ہوں ۔ یعنی میرا روح اس جہان فانی سے رحلت کر گیا ہے ۔ پس ایک گھڑی کے
بعد اسمٰاء نے آواز دی یا قُرَّۃُ العین رسول اللہ تو کوئی جواب نہ آیا ۔ پھر کہا یا سیّدۃ النساء تب بھی کوئی جواب نہ آیا تو پھر
کہا یا بنت المصطفےٰ احمد مجتبیٰ پھر بھی کوئی جواب نہ آیا ۔ تو گھر کے اندر آئی اور رُخ مبارک سے کپڑا اتار کر دیکھا تو حضرت
فاطمہؓ اس جہان فانی سے انتقال فرما گئی ہیں ۔ اور حسنؓ حسینؓ بھی باہر سے تشریف لے آئے اور فرمایا کہ اے اسمٰاء ہماری
والدہ کا کیا حال ہے عرض کیا کہ اس جہان فانی سے جہان جاودانی کی طرف کوچ کر گئی ہیں ۔ یہ بات سُن کر حضرت امامین
روتے ہوئے مسجد کی طرف آئے ۔ اس وقت حضرت علیؓ ساتھ تمام اصحاب کبارؓ کے بیٹھے ہوئے تھے ۔ امامین کو روتے
ہوئے دیکھ کر فرمایا ۔ اے صاحبزادو کیوں رونتے ہو تو امامین نے عرض کی کہ ہماری والدہ صاحبہ اس جہان سے رحلت فرما
گئی ہیں ۔ تو حضرت علی نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور فرمایا اَلْمَوْتُ لَابُدَّ مِنْہُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۔ ہر ایک چیز
موت کے مُنہ میں آنے والی ہے ۔ یعنی موت ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے کسی کو بھی نجات نہیں خواہ نیک ہو خواہ بد ہو ۔ خواہ امیر
ہو یا فقیر خواہ بڑا ہو یا چھوٹا ۔ خواہ عورت ہو یا مرد جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ۔ یعنی ہر
جاندار چیز موت کا شکار ہے ۔ اور فرمایا اے دلبند سوائے صبر کے مصیبت میں کوئی چارہ نہیں ۔ فرمایا نبی کریم نے اَلصَّبْرُ
مِفْتَاحُ الْفَرَجِ ۔ یعنی صبر کرنا کنجی خلاصی کی ہے ۔ جیسا کہ بُلبل شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

صبوری بود کار پیغمبراں ۔۔ نہ پیچند زیں روئے دیں پروراں
صبر مصیبت اُپر کرنا کم پیغمبراں یارا ۔۔ صبر کنوں منہ پھیرن ناہیں جنہاں دین پیارا
صبوری کشائد در کام جان ۔۔ کہ جز صابری نیست مفتاح آں
کرنا صبر مراداں والدیاں ساریاں باہر لیائے ۔۔ بے صبرا کدی مراد نہ پائے ایویں اوتر جائے
صبوری کنی گر ترا دین بود ۔۔ کہ تعجیل کارے شیطیں بود
صبر مصیبت اندر کر توں جیکر دین پیارا ۔۔ جو بے صبری کردا جانی سو شیطان نکارا

الغرض فرمایا حضرت علیؓ اے میرے فرزند دلبندو ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاھُمْ
اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مُصِیْبَۃِ الْکُبْرٰی فَمَنْ رَضِیَ فَلَہُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السُّخْطُ ۔ (از ترمذی ابن ماجہ) ۔ فرمایا
رسول پاک نے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے کسی قوم کو تو ڈالتا ہے اس پر بڑی مصیبت ۔ پس جو مصیبت پر صبر کرے
اور راضی ہووے تو اللہ تعالےٰ بھی اس پر راضی ہوتا ہے ۔ اور جو مصیبت کے وقت بے صبری کرے یعنی واویلا کرے اور
سر سینہ پیٹے اس پر خدا سخت ناراض ہوتا ہے بلکہ ابوداؤد میں ہے لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ ۔ یعنی لعنت
کی ہے رسول خدا نے جو کوئی وین کرے یا منہ سر سینہ پیٹے یا ان کو خوشی سے دیکھے یا سنے ۔

اور دوسری حدیث میں ہے فرمایا آپ نے اَوَّلُ مَنْ نَاحَ مِنَ الشَّیْطَانِ ۔ یعنی سب سے اوّل وین کرنا اور پیٹنا
شیطان نے کیا ہے ۔ اب یہ کام تا قیامت جو کوئی کرے گا وہ شیطان کی چال چلے گا ۔ حاصل کلام حضرت علیؓ نے خود بھی
صبر کیا اور اپنے اہل بیت کو بھی صبر کرنے کی رغبت دی اور اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ۔ تحقیق اللہ تعالےٰ صبر کرنیوالوں

Marfat.com

کا درست ہے، اکے مصداق ہوئے ۔

جو وقت مصیبت منہ بھر سینہ پڑے مرد زنانی — اوہ سارے دشمن ربدے ٹولا ریا سنگ شیطانی
جیہڑے پڑدیاں تائیں خوش ہو دیکھن ربدے مارے — اوہ بھی سنگی جان اونہاندے سارے قہر لتاڑے
حضرت علیؓ تے حسنؓ حسینؓ نہ ہرگز پٹے بھائی — حضرت فاطمہ جنت خاتون رحلت جد فرمائی
صبر مصیبت اُپر کیتا جیوں رب نبیؐ فرمایا! — صبرے باجھ نہ چارہ کوئی وچ مصیبت آیا

مجلس چہارم

(یہ مجلس آٹھ فصلوں میں منقسم ہے)

فصل اوّل

دربیان تولد امام حسنؓ وکنیت ولقب

(کنیت وہ نام جو والدین کی طرف سے ہو اور لقب وہ نام جس سے تعریف ظاہر ہو)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا،

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ چاہتا ہے اللہ تعالےٰ یہ کہ دور کر دے تم سے پلیدی کو اے اہل بیت رسول اللہ کے اور پاک کرے تم کو پاک کرنا ۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص سید ہوگا وہ ممنوع کام سے پرہیز کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ ہے۔ اور جو سید ہو کر پھر برے کام کرے گا، مثلاً بے نماز بے روزہ۔ بے زکوٰۃ ۔ زانی، چور۔ شراب خور جھوٹے بازا داہڑی مون شطرنج ۔ زد چوپٹ کا کھلاڑی ہوگا ۔ تو وہ مثل کنعان بن نوحؑ کی ہوگا۔ چنانچہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا قول ہے

پسر نوحؑ با بداں بنشست بد شد — خاندان نبوتش گم شد

لڑکا نوح علیہ السلام کا ساتھ بروں کے بیٹھ کر برا ہوا بسبب گناہوں کے خاندان مقبولیت اس کا گم ہوا ۔

کنیت امام حسنؓ کی ابو محمد ہے (بیٹا محمدؐ کا) اور لقب آپ کا مجتبیٰ اور سید و سبط اکبر ہے۔ مسئلہ سر الشہادتین میں ہے کہ آپ کی ولادت بروز جمعرات بوقت صبح پندرہ شعبان المعظم ہوئی ۔ اور جبریل علیہ السلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ نام یعنی حسنؓ ریشمی کپڑے پر لکھا ہوا لائے ۔ اور بہشتی ناموں سے یہ پہلا نام ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی ۔ اور ساتویں دن آپ کا عقیقہ ہوا۔

فصل دوم

در فضائل امام حسن

براءؓ بن عازب سے روایت ہے قَالَ رَئَیْتُ النَّبِیَّ الحسن بن عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ (از مشکوٰۃ) براءؓ عازب کے کہا کہ دیکھا میں نے رسول خدا کو اس حال میں کہ امام حسنؓ کو کندھے پر اٹھایا ہوا ہے اور فرما رہے ہیں۔ یا اللہ تحقیق دوست رکھتا ہوں اس کو اور تو بھی دوست رکھ اس کو

فائدہ:۔ جس کو دوست رکھا رسولؐ خدا نے واجب ہے مسلمانوں پر کہ دوست رکھیں اُس کو عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَامِلَ الْحَسَنِ ابن عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِیُّ وَنِعْمَ الرَّاکِبُ (از ترمذی) روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہ تھے رسول اللہ اٹھانے والے حسنؓ بن علیؓ کو اوپر کندھے مبارک اپنے کے پس کہا، ایک شخص نے کہ اچھی سواری ہے تیری اے لڑکے تو فرمایا آپ نے کہ سوار بھی اچھا ہے۔ یعنی سواری بھی اچھی اور سوار بھی اچھا۔ اس میں کمال فضیلت ہے اس واسطے آپ نے لقب رکھا امام حسنؓ کا سید سہ

سید سو جو خُلق دانگ ہووے عُلم حلم دے وچ بھرپور جانی — اُپر شرع محمدیؐ دے قائم کدی ہتھ دا کرے نہ من بھانی
ہر وقت نمازنوں قائم رکھے جب جمعہ جماعت دی نت جانی — ذکر رب دے وچ مشغول دائم رکھے مسجد اندی خوب نگہبانی
نہ گپٹ نرد شطرنج نہ تاش کھیڈے پڑھن وچہ قرآن سلطان جانی — موہنی شکل تے داہڑی نہ مُول منّے آل نبی دی اوہ بیٹک مانی
اور دکھ مصیبتاں صبر کردا وانگ حسن حسینؓ شہزادیاں دے — منہ سر سینہ نہ اوہ مول پٹے وانگ کافراں بے بنیادیاں دے
آل پاک محمدؐ دی جان سوئی جنہاں وچ ایہہ خصلتاں آئیاں نی — جنہاں نوں چہ ایہ صفت نہ مول کوئی دعوی اوسدا انگ سیدواریاں نی
امام حسن حسینؓ نے صبر کیتا وچہ دکھ مصیبتاں بھاریاں دے — امتحان اندر دونویں پاس ہوئے ملے سرٹیفکیٹ سرداریاں دے
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ شَبَابُ الْاَھْلِ الْجَنَّۃِ وچ حدیث دے آئیا دے — وچ جنتاں ہیں سردار دونویں ویکھو نبیؐ نے آپ فرمائیا ئے
پیٹن پٹدے وانگ کفار جیہڑے نام حسن حسینؓ چتار دیئی — ایسا حسن حسینؓ نہ مول کیتا بلکہ پٹنوں منع پکے رہے دی
لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ ایہ حکم بھی سرکار دیئی — تیری امتوں مول نہ جان اسنوں جہڑا پٹن تے کپڑے پاڑ دیئی

حدیث:۔ ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول خدا نماز پڑھاتے تھے ہم کو اور امام حسنؓ آئے اس حالت میں کہ آپ چھوٹے بچے تھے جب حضرت محمد الرسول اللہ سجدے میں جاتے تو امام حسنؓ آپ کی گردن مبارک پر چڑھ بیٹھے تو سجدہ سے سر مبارک نہ اٹھاتے جب تک خود امام حسنؓ نہ اترتے

ایہ محبت پاک خداوں آکھن سر ورتائیں — فاطمہؓ دے فرزند نہ دودن سجدیوں نہ سر چائیں

اصحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جس قدر اس لڑکے کے ساتھ محبت کرتے ہیں ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی اور کے ساتھ بھی آپ اس قدر محبت کریں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ دنیا میں میرا پھول ہے۔ اور بلاشبہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ دو جماعتوں مسلمان میں صلح کرے گا (یعنی لشکر حضرت علیؓ اور لشکر امیر معاویہؓ کے درمیان)

مسئلہ:۔ امیر معاویہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ امام حسنؓ کا ہونٹ چوستے تھے اور فرماتے تھے کہ نہیں

Marfat.com

عذاب کرے گا اللہ تعالے اس ہونٹ کو جس کو چوسا ہے محمد رسول اللہ نے

مسئلہ :- شواہد النبوۃ میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت امام حسنؓ ابن زبیرؓ کے ساتھ ہم سفر تھے۔ راستہ میں مقام کیا کہ ایک کھجور کے نیچے آپ کا بستر تھا۔ اور دوسری کھجور جو سوکھی کھڑی تھی۔ ابن زبیر نے کہا کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ کھجور بھی سبز ہوتی۔ تو امام حسنؓ نے فرمایا کہ تیرا دل چاہتا ہے کہ یہ سبز ہو جائے اور چھوہارے لگیں اور ہم کھائیں تو ابن زبیر نے عرض کیا کہ ہاں یا حضرت امام صاحب نے ہاتھ اٹھا کر ہونٹوں میں کچھ پڑا۔ اسی وقت وہ کھجور ہری ہو گئی اور اس سے تازہ چھوہارے لگے۔ حضرت زبیرؓ نے توڑ کر کھائے۔ ایک شتربان نے دیکھ کر کہا۔ کہ یہ جادو ہے۔ امام حسنؓ نے فرمایا یہ جادو نہیں یہ رسول خدا کے بیٹے کی کرامت ہے۔

مسئلہ :- سوائے عورت جعدہ کے آپ جس عورت سے نکاح کرتے تھے وہ آپ پر عاشق ہو جاتی تھی حدیث ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مِنَ النَّھَارِ حَتّٰی جَآءَ فَاطِمَۃُ کہا ابو ہریرہؓ نے کہ نکلا میں ساتھ رسول خدا کے کچھ دن کھڑے یہاں تک کہ آئے رسول خدا فاطمہؓ کے گھر اور فرمایا کہاں ہیں بیٹے میرے اور آپؐ ان کو ڈھونڈتے تھے پس نہ دیر لگی کہ آئے دونوں دوڑتے ہوئے جیسا کہ عادت ہوتی ہے بچوں کی اور گلے لگ گئے رسول خدا کے دونوں صاحبزادے اور ملے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ گلے لگ کر ملنا اور بچوں کے ساتھ محبت کرنا سنت ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب حضرت امام حسنؓ پیدا ہوئے تو خداوند تعالے نے حضرت جبریلؑ واسطے مبارکباد دینے حضرت محمدؐ کے پاس بھیجا تو جب چوتھے آسمان پر آیا تو دیکھا کہ ایک فرشتہ فطرس نام جس کے پر و بازو سب جل گئے تھے مثل بوٹے کے پڑا ہے اس سے اس کا حال دریافت کیا اس نے کہا مجھے ایک گھڑی اللہ تعالے کی عبادت سے غفلت ہوئی ہے اس لئے غضب الٰہی سے میری یہ حالت ہوئی ہے۔ اور آپ کہاں تشریف لے چلے ہو تو جبرائیل نے کہا کہ حضرت محمدؐ کے پاس چلا ہوں، برائے مبارک بادی امام حسنؓ کے اس فرشتہ نے عرض کی کہ آپ کا بڑا احسان مجھ پر ہوگا کہ اگر مجھ کو بھی آنحضرتؐ کے پاس لے چلو تو ہر لاچار کا وسیلہ نبیؐ ہوتا ہے شاید میری بھی خطا معاف ہو جائے بطفیل حضرت محمدؐ کے۔ چنانچہ جبریلؑ اس کو آنحضرت کے پاس اٹھا کر لے آئے۔ اور بعد مبارک بادی امام حسنؓ کے اس فرشتہ کی سفارش کی تو حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ اس کا جسم امام حسن کے جسم کے ساتھ ملاؤ انشاء اللہ تعالے اچھا ہو جائے گا۔ تو چنانچہ ایسا ہی کیا۔ تو اس فطرس فرشتہ کے پر بازو تمام تر و تازہ ہو گئے بطفیل امام حسنؓ کے جسم مبارک لگانے کے

غزل

واہ سبحان اللہ کیا مبارک جسم تھا — جس سے ملتی ہر بیماری سے شفا
جو آل محمد کا دشمن ہوا سکا رو سیاہ — دُنیا و آخر میں نہ ہو اسکی نجا
یارب اس غلام کو با یار و آشنا! — پیر دکن باآل محمد مصطفٰےؐ!

فصل سوم

در حلم امام حسنؓ

بزازی نے روایت کی ہے کہ حلم یعنی حوصلہ آپ کا اس قدر تھا کہ جب آپ تمام زمین کے خلیفے ہوئے تو ایک

آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور ایک شخص آکر آپ کے اوپر چڑھ بیٹھا۔ اور خنجر آپ کے بدن مبارک میں چبھو دیا۔ جب آپ نماز سے نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا اور فرمایا اے عراق والو اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ کہ ہم تمہارے بادشاہ ہیں اور مہمان ہیں۔ اور ہم اہل بیت ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے حق میں آیت نازل فرمائی ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ؕ

جب امام صاحب نے خطبہ پڑھا تو حاضرین مجلس روتے تھے اور کہتے تھے امام صاحب جو فرما رہے ہیں سچ ہے

اہل بیت جو نام سدا اون مسجد قدم نہ پاون — بلکہ مسیت اجاڑن کارن ساری قوت لاون
اماماں دی حب نال مسیتاں ایہ حب داڑیاں کردے — محب نہیں ایہ اہل بیت دے جو مسجد قدم نہ دھردے
نال مسیت پیار کرن ایہ مومناں خاص نشانی — جس نال مسیت محبت ناہیں اوہ ٹولا شیطانی
ہیں سند قرآن لیاواں اسدی سنتوں مومن بھائی — دسویں وچ سیپارے آیا اللہ دے گواہی!

نوٹ:۔ اگر اس کو کسی نے دیکھنا ہو تو مجلس چہ خصائل پنجتن پاک میں دیکھو۔

مسئلہ:۔ حضرت امام حسنؓ بہت ہی بردبار تھے۔ لکھتے ہیں کہ ایک دن مروان آپ کو بے ادبانہ الفاظ سے پکارتا تھا اور حضرت علی کی بھی بدگوئی کرتا تھا۔ مگر آپ خاموش تھے۔ بسبب بردباری کے ورنہ اس سے بدلہ لے سکتے تھے۔ مگر جس وقت کوئی کام شریعت کے خلاف ہوتا دیکھتے تو فوراً روکتے۔ جیسا کہ ایک دن مروان نے اپنا ناک دائیں ہاتھ سے صاف کیا تو امام حسنؓ نے فرمایا۔ اے مروان تُف ہے تیری عقل پر کہ اللہ تعالےٰ نے پاکیوں کیواسطے یعنی منہ دھونے اور کھانے کیواسطے دایاں ہاتھ اور پلید چیزوں یعنی استنجا کرنے اور ناک صاف کرنے کے واسطے بایاں ہاتھ بنایا ہے۔ اور تو دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرتا ہے۔

فصل چہارم

دربیان زہد وسخاوت امام حسنؓ

ابو نعیم کتاب اپنی وچ ایہ بیان لیایا — حضرت شاہ امام حسنؓ نے اتنا زہد کمایا
بیت اللہ حج پیدل ٹر کر کیتا پنجی ۲۵ واری — اگے پچھے کوتل گھوڑے جلدی خوب اسواری
ربدے گھر ول کر اسواری جاواں میں شرماواں — آکھیں اگے زہد انہاں دا ہور بیان سناواں
امام حسنؓ دو واری اپنا جھگا ٹہر کرایا — یعنی گھر دا مال تمامی رب دے نام لٹایا
تن واری ادھا مال جو دتا گھر دا راہ ربانے — جو اک جتی پیریں تے اک پیروں اتو ترانے
صواعق اندر لکھیا اک مسافر پاس حسنؓ دے آیا — آکھیں حضرت میں قرضائی آن سلام سنایا!
امام صاحب نے آکھیا کتنا قرضہ تیرا بھائی — تن ہزار روپیہ اوس سوالی عرض سنائی!
فوراً حکم غلام نوں کیتا جلدی گھر ول جائیں — تن ہزار روپیہ لیا کر جھولی اسدی پائیں
ہور بیان سناواں تینوں سن توں میرے بھائی — امام حسنؓ دی سخاوت خصلت نانے والی ساہی
اک اعرابی شاہزادے نوں گالی دیندا آیا — امام کہیا توں بھکھا بھاویں تاہیں شور مچایا
پھر بھی اوہ اعرابی گالی دینوں مڑیا ناہیں!! — تاں فوراً کہیا غلام اپنے نوں جلدی گھر ول جائیں

Marfat.com

یک توڑا وہ سو درماں کھیا لیاوے اس دے تائیں
پھرا وہ اعرابی امام صاحب دے قدماں اُپر جھیڑیا
میں سُنیا جو نانے والا حلم حسنؓ دا بھائی
ابو محمدؐ کنیت تیری آپ نبیؐ فرمائی
کی کی صفت امام حسنؓ دی اسماعیل سنائی

تے آکھیا میتھوں دیر جو ہوئی معاف کریں توں سائیں
آکھے میں ازماون کارن ہے اہ حیلہ کریا
توں بیشک ہیں فرزند نبیؐ دا فرق نہیں اک رائی
تاہیں حلم تے حوصلہ تیرا دانگ نبیدے بھائی
نعت جنہاں ندا سید دھریا آپ رسول الٰہی

لکھتے ہیں کہ امام حسنؓ اتنے حلیم الطبع اور سخی تھے کہ ایک وقت میں ایک ہی آدمی کو لاکھ لاکھ دینار بخش دیتے تھے اور ایک دینار اڑھائی روپیہ انگریزی کا ہوتا ہے۔

فصل پنجم

دربیان خلافت امام حسنؓ و صلح کردن با امیر معاویہؓ

عن ابی بکرۃ قال رأیت رسول اللہ علی المنبر والحسن ابن علی الی جنبہ وھو یقبل علی الناس مرۃ وعلیہ اخرٰی ویقول ان ابنی ھذا سید ولعل ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین رواہ بخاری۔

کہا ابی بکرہؓ نے دیکھا میں نے رسولؐ خدا کو اوپر منبر شریف کے اور امام حسنؓ آپ کے دائیں طرف تھے۔ اور حال یہ تھا کہ کبھی آپ متوجہ ہوتے آدمیوں کی طرف وعظ و نصیحت کے لئے اور کبھی امام حسنؓ کی طرف۔ متوجہ ہوتے از روئے شفقت اور محبت اور فرماتے یہ بیٹا میرا سید ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالٰے صلح کراوے بسبب اس کے درمیان دو جماعتوں بڑی مسلمانوں کی بیرا۔

فائدہ:- یہ پیشین گوئی فرمائی آپ نے یعنی ایک جماعت امام حسنؓ کی اور دوسری جماعت امیر معاویہؓ کی۔ اور اسی حدیث سے ثابت ہے کہ دونوں فریق ملت اسلام پر تھے۔ ایک فریق مصیب تھا یعنی ثواب کو پہنچنے والا مراد امام حسنؓ اور دوسرا فرقہ مخطی تھا یعنی جس سے سوا ارادہ کے خطا ہو جائے۔ مراد امیر معاویہؓ اور سنت اہل جماعت کے نزدیک صلح کرنی امام حسنؓ کی امیر معاویہؓ کے ساتھ دلیل ہے حق ہونے خلافت امیر معاویہؓ کی۔

مسئلہ:- جب حضرت علی کرم اللہ وجہ نے انیسویں ماہ رمضان سنہ ۴۰ ہجری کو شہادت پائی تو امیر المومنین حضرت حسنؓ خلافت کی مسند پر بیٹھے۔ اور چالیس ہزار سے زیادہ آدمیوں نے آپ سے بیعت کی۔ اور چھ ماہ تک خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ بعد مطابق فرمان نبویؐ کے یعنی فرمایا آپ نے الخلافۃ من بعدی ثلاثون سنۃ۔ یعنی خلافت میرے بعد تیس سال تک رہیگی۔ تیس سال پورے ہونے میں چھ ماہ باقی جو امام حسنؓ نے پورے کر دئے اور سرور کائناتؐ کے تیس کے بعد خلافت نہ ہوگی بلکہ بادشاہت ہوگی۔ اسی واسطے امام حسنؓ نے خلافت کو امیر معاویہ کے سپرد کر دیا۔ جیسا کہ آگے اس کے حدیث ترمذی میں مکمل ذکر آتا ہے۔ عن سفینۃ قال سمعت النبی یقول الخلافۃ ثلاثون سنۃ ثم یکون ملکا ثم یقول سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر سنتین وخلافۃ عمر عشرۃ سنۃ وعثمان اثنتی و عشرۃ وخلافۃ علی ستۃ وخلافۃ حسن ابن علی ستۃ شھر۔

ابو سفینہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا فرماتے تھے رسولؐ اکرم کہ خلافت میرے بعد رہیگی تیس سال اور بعد بادشاہت ہو جائے گی۔ پھر کہا سفینہ نے حق خلافت پسندیدہ اللہ و رسول جو موافق سنت اور طریقہ حق کے ہو یا کاملہ خلافت تیس سال

Marfat.com

تک رہیگی پھر بادشاہت ہوجائے گی - خلیفہ ابوبکرؓ دو سال چار ماہ - خلافت عمرؓ دس سال چھ ماہ - خلافت عثمانؓ گیارہ سال تک اور خلافت علیؓ چھ سال تک اور خلافت امام حسنؓ چھ ماہ تک ہوئی - پس تمام ہوئی خلافت کاملہ - اور بعد میں تخت خلافت پر جو ہوگا بادشاہ ہوگا - مگر مجازی طور پر اُسے بھی خلیفہ بولا جائے گا خواہ وہ عدل کرے یا ظلم کرے - مگر جو بادشاہ ظالم ہوگا وہ خلیفہ کہلانے کا حقدار نہیں ہوگا - مگر اس کو بھی خلیفہ ہی کہا جائے گا - اور جو عادل بادشاہ ہوگا وہ خلیفہ کہلانے کا حقدار ہوگا جیسے امیر معاویہ یا عبدالعزیز وغیرہ -

صلح کرنا امیر معاویہؓ کا ساتھ امام حسنؓ

صحیح بخاری میں خواجہ حسنؒ بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام حسنؓ نے اپنی فوجیں پہاڑ پر سے لے کر امیر معاویہؓ کے مقابلے کے لئے آئے - تو عمرو بن عاصؓ نے کہا جو لشکر معاویہؓ میں سے تھا کہ جو فوجیں میں دیکھ رہا ہوں - نہیں ملیں گی جب تک اپنے برابر والوں کو قتل نہ کریں گی - امیر معاویہؓ نے کہا - اے عمروؓ اگر مارا ہم نے انکو یا انہوں نے ہم کو تو پھر مسلمانوں کے مال اور عورتوں کی کون حفاظت کریگا - غرض امیر معاویہؓ نے دو شخص صلح کرنے کے واسطے مقرر کیئے - ایک بنی اُمیہ سے عبدالرحمنؓ بن سمرہ - اور دوسرا بنی ہاشم سے عبداللہؓ بن عاص کو حکم دیا کہ تم دونوں جاکر امام حسنؓ کو صلح کی رغبت دو - جب وہ دونوں امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صلح کرنے کی مصلحت اور رغبت دی تو امام صاحبؓ نے فرمایا کہ ہم بنی امیہ سے منتفع ہوتے ہیں - یعنی فائدہ مند ہوتے ہیں - گو بنو امیہ حرص دنیا میں غرق ہیں - اسی واسطے ہم صلح کو منظور کرتے ہیں - الغرض جب صلح کی مصلحت ٹھہری تو امام حسنؓ نے سوائے عہد زبانی کے صلحنامہ بھی لکھ دیا - جیسا کہ صواعق میں ہے - نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - حسنؓ بن علیؓ نے امیر معاویہؓ بن سفیان سے صلح کر لی ہے اور سپرد کر دی ہے خلافت اپنی واسطے اُس کے بشرطیکہ موافق رہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اوپر طریقہ خلفائے راشدینؓ کے یعنی جس چیز پر ان چار خلیفہ سابقہ نے عمل کیا ہے اُس پر عمل کرے - اور لوگ اللہ تعالٰے کی زمین میں جہاں چاہیں رہیں اور غیر ملک میں واسطے تجارت وغیرہ کے جائیں - یا غیر ملک سے آئیں کوئی نہ روکے اور نہ کوئی کسی کو تکلیف دے - ہر طرح امن میں رہیں - علیٰ ہٰذا القیاس اسی طرح کی اور بھی چند شرطوں کے اقرار کرانے کے بعد ملک اور سلطنت امیر معاویہؓ کے سپرد کر دی - اور خود بھی امام حسنؓ نے امیر معاویہؓ کی بیعت اختیار کی اور حضرت محمدؐ الرسول اللہ کی پیش گوئی یا معجزہ ظاہر ہوا اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ ا یعنی حضرت نبی کریمؐ نے امام حسنؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ یہ بیٹا میرا سید ہے - اُمید ہے کہ اللہ تعالٰے بسبب اس کے دو جماعتوں بڑی مسلمانوں میں صلح کرا دے

مسئلہ :- یہ مصلحت صلح سنہ ۴۱ ہجری ماہ ربیع الاول میں واقع ہوئی - اور امام حسنؓ نے فرمایا کہ یہ صلح میں نے امیر معاویہؓ سے ڈر کر نہیں کی بلکہ میں نے مسلمانوں کے خون کو بچایا ہے - اور فرمایا کہ تمام عرب کی کھوپریاں میرے ہاتھ میں ہیں جس سے چاہوں لڑوں اور جس کو چاہوں چھوڑ دوں - مگر میں نے مسلمانوں کی گردنیں اور خون بچانے کے لئے برائے خود چھوڑ دیا - امیر معاویہؓ نے امام حسنؓ کے لئے ایکہزار پانچسو دینار سالانہ مقرر کیا - اور بہت سی امداد امیر معاویہؓ سے آپ کو ملتی تھی - اور بعد تمام عمر آپ مدینہ منورہ ہی میں رہے یہاں تک کہ وفات بھی آپ کی مدینہ ہی میں ہوئی -

فائدہ :- اس صلح کے بعد خیر تشیین دنیا نے آپ کو طعن بھی دیا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَارَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی سلام ہو تجھ پر اے امام مومنوں کو عار دینے والے آپ نے جواب فرمایا - اَلْعَارُ خَیْرٌ مِّنَ النَّارِ یعنی عار بہتر ہے نار سے کہ اس لڑائی کے سبب کئی مسلمان تکلیف اٹھاتے دنیا اور آخرت میں -

Marfat.com

ایہ صلح امام حسنؓ دی معجزہ پاک نبیؐ دا جانی
پر بیدیناں نوں چڑھ مروڑے جاں ایہ سنن کہانی

ایہ ہے بیٹا میرا سید آکھیا خود پیغمبرؐ
دو بڑی جماعتاں صلح کرا وے اُمّت میری اندر

حق خلافت معاویہ دیو چہ ہرگز شک نہ جانی
جو کیتی بیعت امام حسنؓ نے معاویہؓ بن سفیانی

بیعت امام صاحب دی ثابت کرے خلافت عالی
مخالف اسدے سڑ سڑ مردے دین ایمانوں خالی

معاویہؓ ہے اصحاب نبیدا شک اس اندر ناہیں
ہادی مہدی نبیؐ کہیا اُس دشمناں نگر نہ جائیں

حضرت حسنؓ معاویہؓ دے سنگ جو کجھ ہویاں لڑائیاں
ساہنوں کرنی چپ ہے بہتر وانگ یوسف دے بھائیاں

اہل سلف دا مذہب ایہی جو کرنی چپ ایہائی
نہ وانگ بیدیناں بدظن ہو بو کہ دجے پر بھائی

فصل ششم

دربیان شہادت امام حسنؓ

روضۃ الاصفیاء میں آپ کی شہادت کا واقعہ یوں ہے۔ کہ آپ کی زوجہ جعدہ بنت کندی کو یزید لعین نے بہکایا کہ اگر تم امام حسنؓ کو زہر دے کر شہید کردگی تو میں تم کو اپنے نکاح میں لے آؤں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور آپ کو اس سبب سے اسہال کبدی شروع ہو گئے۔ اور اس قدر نوبت پہنچی کہ آپ کا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دستوں کے ساتھ باہر آتا تھا بعض نے لکھا ہے کہ آپ کا جگر اسّی ٹکڑے ہو کر باہر آیا۔ عمر بن اسحاق نے کہا کہ میں امام صاحب کی بیمار پرسی کے واسطے آیا تو آپ نے فرمایا کہ میرا جگر کٹ کٹ کر آتا ہے اور مجھے کئی بار زہر دیا گیا مگر ایسا سخت کبھی نہیں دیا گیا۔ اور حضرت امام حسینؓ آپ کے سرہانے بیٹھے پوچھ رہے ہیں کہ آپ کو زہر کس نے دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا جس پر گمان ہے اگر وہ سچا ہے تو میں نہیں چاہتا کہ کسی پر بہتان لگاؤں۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس سے بدلہ لینے کے لئے اللہ تعالےٰ قادر ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میرے بدلے کوئی مارا جائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام حسینؓ نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کو کس نے زہر دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیت ہیں ہمارا طریقہ نہیں۔ کہ ہم کسی اہل اسلام پر بدظن ہوں واہ سبحان اللہ کیا امام حسنؓ کی بردباری تھی۔

واہ سبحان اللہ کیا صفتاں آل نبیؐ دیاں جانی
نہ ہودن بدظن اپر کسیدے جس دعوے اسلامی

ہن اہل البیت محب اساڈے یاراں بڑا منا دن
کافر کہندے او نہاں تائیں خود کافر ہو جا دن!

مومن نوں جو کافر آکھے جے اوہ کافر ناہیں!
تاں کافر ہووے آکھن والا لیسی سخت سزائیں

صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ مومن سب مومناں بہت پیارے
جو او نہاں مومن جانن ناہیں کافر جانوں سارے

ذکر وصیّت امام حسنؓ

آپ چالیس دن تک بیمار رہے جب آخری وقت آیا تو حضرت امام حسینؓ کو بلا کر وصیّت فرمائی کہ اہل کوفہ کے شیعہ آپ کو خلافت کے لئے ابھاریں گے اور پھر دشمنوں میں پھنسا کر چھوڑ دیں گے میں آپ کو اے حسینؓ واضح کرتا ہوں کہ خبردار ہرگز ہرگز ان کا فریب نہ کھانا۔ اور پھر پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اور نہ ہی کوئی بچاؤ کی صورت ہوگی کیونکہ آگے بھی اہل کوفہ کے

Marfat.com

شیعہ نے ہمارے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دھوکہ دے کر شہید کیا تھا۔ یہ لوگ ظاہر حال مومن محب اہلبیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور دراصل دشمن اہل بیتؓ کے ہیں۔

اور دوسری وصیت یہ ہے کہ میری وفات پر صبر اور استقلال سے کام لینا۔ یعنی منہ سر سینہ نہ پیٹنا۔ صبر ہر حال میں بہتر ہے۔ اور بے صبروں کے حق میں حضور پاکؐ نے سخت وعید فرمائی ہے عَنْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَیْسَ مِنَّا ضَرَبَ الْخُدُوْدِ وَشَقَّ الْجُیُوْبِ وَدَعْوٰی بِدَعْوَۃِ الْجَاھِلِیَّۃِ ۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی منہ سر سینہ پیٹے اور مثل جاہلوں کے واویلا کرے۔ وہ میری اُمّت سے نہیں۔

تیسری وصیت یہ ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ ام المومنینؓ سے اپنے دفن کے لئے جگہ طلب کی ہے اور انہوں نے قبول کر لیا ہے مگر میرے گمان میں ہے کہ تجھے وہاں دفن کرنے سے کوئی روکے گا تو لڑنا مت۔ اور میں نہیں چاہتا کہ میری طرف سے کوئی دل ناراض ہو، پھر مجھ کو جنت البقیع میں دفن کر دینا۔

چوتھی وصیت میری یہ ہے کہ تمام اہل بیت کو بلاؤ۔ جب سارے حاضر ہو گئے تو فرمایا کہ اے اہل بیتؓ تقویٰ اور پرہیزگاری کو اختیار کرنا۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم پر کمربستہ رہنا۔ اور پانچوں وقت کی نماز کو پورے طور پر ادا کرنا۔ اور اپنی ہمشیرہ ام کلثومؓ کو فرمایا کہ میرے بیٹے قاسم کو حاضر کرو۔ جب حضرت قاسمؓ حاضر آیا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت امام حسینؓ کو پکڑا دیا اور فرمایا کہ اس پر محبت اور شفقت مثل باپ کی کرنا۔ اور اپنی فلاں لڑکی کے ساتھ اس کا نکاح کر دینا۔ پس ۵۰ھ ہجری پانچ ماہ ربیع الاول بروز ہفتہ پہر رات گزری آپ کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اور محمد بن حنفیہؓ اور عباسؓ بن علیؓ نے آپ کو غسل دیا۔ اور سعیدؓ بن مصیب نے جو حاکم مدینہ منورہ تھا۔ آپ کا جنازہ پڑھا۔ اور وصیت کے مطابق حضرت عائشہ سے جگہ طلب کی۔ حضرت عائشہ نے جگہ دیدی اور فرمایا نِعْمَ حَبَّا ذِکْرِ اُمَّتِہٖ یعنی اچھی یادگار ہے۔ اُمّت محمدؐ کا امام حسن فَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ جب یہ بات مروان نے سُنی تو کہا کہ یہاں پر میں نے حضرت عثمانؓ کو نہیں دفن ہونے دیا۔ اب امام حسنؓ کو اس جگہ دفن کیا چاہتے ہیں۔ تو میں اس جگہ دفن نہیں کرنے دوں گا۔ جب یہ بات امام حسینؓ نے سُنی تو جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ اور ہتھیار پہن لئے۔ اور ابو ہریرہ نے سنا تو فرمایا کہ یہ سراسر ظلم ہے کہ امام حسنؓ تو بیٹے تھے رسول اللہ کے اگر بیٹا باپ کے پاس دفن کیا جائے تو کیا ہے۔ اتنے میں کسی نے امام حسینؓ کو عرض کیا کہ حضور آپ کے بھائی تو آپ کو وصیت فرما گئے ہیں کہ اگر لڑائی جھگڑا ہو تو مجھے جنت البقیع میں دفن کر دینا۔ غرض وہاں سے لا کر آپ کو جنت البقیع میں آپ کی اماں فاطمہ علیہا السلام کی قبر کے قریب دفن کیا گیا اور حضرت ابن عباسؓ بن عبدالمطلب کی قبر بھی نزدیک ہی ہے۔

فصل ہفتم

دربیان اولاد امام حسنؓ

حافظ بزازیؒ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ جناب امام حسنؓ کے پندرہ فرزند تھے۔ حسنؓ مثنیٰ۔ زید۔ عمر جسینؓ۔ عبداللہ عبیداللہ۔ عبدالرحمن۔ محمد۔ اسمٰعیل۔ حمزہ۔ ابوبکر۔ یعقوب۔ جعفر۔ طلحہؓ۔ قاسم۔ اور پانچ دختریں تھیں۔ ام حسن۔ زینب ام عبداللہ سلمہ۔ فاطمہ۔

مسئلہ:۔ اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے کہ حضرت حسن مثنیٰ اور حضرت زید بن حسنؓ کی اولاد باقی رہی

ہے۔ اور کسی صاحبزادے کی اولاد باقی نہیں رہی۔ اور عبداللہ بن حسنؓ ستّر برس تک زندہ رہے۔ مگر لاولد گئے۔ اور صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی فاطمہؓ بن حسنؓ بن علی کی اولاد باقی رہی ہے۔ اُس کے دو بیٹے تھے۔ یعنی مثلثؓ اور ابراہیم اور جعفر اور داؤد ام ولد یعنی آپ کی لونڈی سے پیدا ہوئے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

فصل ہشتم

در فضائل ابابین قرۃ عینین امام حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

یعنی وہ حدیثیں جن سے دونوں صاحبزادوں کا شان ظاہر ہوتا ہے۔ حدیث حذیفہ از ترمذی ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا مَلَکٌ لَمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اسْتَاذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِیْ وَاِنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔

ترجمہ:۔ ابو حذیفہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق یہ ایک فرشتہ ہے نہیں اترا زمین پر پہلے اس سے کبھی اور اب اجازت لے کر آیا ہے رب اپنے سے آج کی رات اس واسطے کہ سلام کرے مجھ کو اور خوشخبری دے مجھ کو اس بات کی کہ فاطمہ زہراؓ سردار ہیں جنت میں تمام عورتوں کی۔ اور تحقیق حسنؓ اور حسینؓ سردار ہیں جنت میں تمام جوانوں کے۔

فائدہ:۔ اس میں اشارہ ہے بڑا ہونے مرتبہ امام حسنؓ حسینؓ کا۔

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاْسِ وَالْحُسَیْنُ اَشْبَہُ النَّبِیِّ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ۔ از ترمذی

ترجمہ۔ اور حضرت علی سے روایت ہے کہ امام حسنؓ سر مبارک سے لے کر سینہ تک مشابہ تھے رسول اللہ کے۔ اور امام حسینؓ سینہ سے لے کر پاؤں تک مشابہ تھے رسول اللہ کے۔

فائدہ:۔ حضور پاک محمدؐ الرسول اللہ کا وجود مبارک دونوں شہزادوں پر تقسیم کیا ہوا تھا۔ ؎

حسن حسینؓ دونویں شہزادے مثل نبیؐ دے جانی ۔۔۔ یعنی صورت سیرت خصلت نانے وانگ پچھانی
نور نبیؐ فرزند علیؓ دے حسنؓ حسینؓ پیارے ۔۔۔ پیر حقانی تے لاثانی اندر عالم سارے
اوپر دوہاں دے رب دی طرفوں رحمت نظر کردی ۔۔۔ ختم کیتا رب اُپر دوہاں دے حسن جمال محمدی
پشت مبارک چہرہ سینہ حضرت حسنؓ دلی دا ۔۔۔ صورت جلوہ نور برابر جیویں جمال نبی دا
ڈاہڈا سوہنا بدن مبارک وانگ رسول الٰہی ۔۔۔ رنگ مبارک نانے والا فرق تفاوت ناہی
بیٹا حضرت حسنؓ جے ہوسے نظروں علم نفیسے ۔۔۔ جیویں محمدؐ سرور عالم عین جہاں دسیوے
ناف مبارک راناں پنیاں زانوں پیر تمامی ۔۔۔ وانگ رسول حسینؓ دلی نوں بخشے رب گرامی
نال ایمان ڈٹھا جس مومن حسنؓ حسینؓ دلی نوں ۔۔۔ حق ثواب زیارت جیوں کر ویکھیا پاک نبیؐ نوں
جویں نبیؐ دی مجلس جاکر تھیندا پاک گناہوں ۔۔۔ مجلس حسنؓ حسینؓ دلی نوں ایسا فضل الٰہوں
نوشش کیتا جس شخص دوہاتوں خوشی رسولؐ کرا ۔۔۔ اُس پر ہو لا بے شک راضی جنت اجر سوایا
جو بے ادب دوہاں دا ہوسی سو بے ادب نبیؐ دا ۔۔۔ جو بے ادب نبیؐ دا ہوسی دشمن رب جلی دا

Marfat.com

جس تکلیف اونہانوں دتی سو تکلیف نبیؐ نوں　　اوہ تکلیف تمام اصحاباں فاطمہؓ اتے علیؓ نوں!
سخن بے ادب ذرا جس کیتا اوس ایمان نہ کوئی　　کافر ہیچی توبہ باجھوں کتے نہ ملسی ڈھوئی
ذکر امام حسینؓ حسن دا ہیں کیا حال سناواں　　قسم خدا دی ختم نہ ہووے کدی حساب پاواں
اٹھن بیٹھن آون جاون بولن چلن والی　　جاگن سوون کھاون پہنن عادت سرورؐ عالی
ذکر عبادت ورد وظیفہ وانگ نبیؐ دے پڑھدے　　بھی نفل نوافل شغل تلاوت سستی مول نہ کردے
دوہاں ظاہر باطن خصلت نانے والی آہی　　صبر مصیبتاں اوپر کیتے دھن جنہیں دی مائی
ہن بعضے بن محبّ انہاندے کردے نے دل آئیاں　　داہڑی چٹ تے سر پر بودا رکھن وانگ عیسائیاں
مچھاں سکھاں وانگوں رکھن ٹھوڈی وانگ کراڑاں　　منہ تھیں اہل البیت سداون شرم نہیں بریاراں
ذکر اذکار تلاوت نفلاں حب نہ رکھن کائی!　　پٹن اوپر زورا پایا واہ وا کرن کمائی
حسن حسینؓ علی تھیں پچھے واہ دا پوریاں پائیاں　　چھڈ مسیتاں ول لئے واڑے کیتیاں جو دل آئیاں
جس دل حب نماز جماعت مسجد مول نہ آئی　　اوہ آل نبیؐ دی مول نہ جانی دعویٰ کوڑ سودائی
بن محب زبانی جیہڑے مول نماز نہ پڑھدے　　دشمن آل نبیؐ دے سوئی ایویں پٹ پٹ مردے
جے کر صرف محبت پٹن اندر پائی جاوے　　تاں کنجر چوہڑے بہتے پٹن دیکھو جیہیں دل آوے
میں قسم خدا نہیں جھوٹھ کہیا سب اکھیں ڈٹھے حالے　　وچہ محرم چوہڑیاں کنجراں پاون کرتے کالے
ماتم کردیاں وچہ محرم نال محب اماماں　　واہ محرم اندر دیکھیاں کر دیاں ایہ افسانہ
واہ وا آل نبیؐ دی بن کر سوہنا سنگ رلایا　　پر آکھن والے تائیں اُلٹا دشمن دوں بنایا
بس میاں ایہ آل نہ ہرگز ہیچی بات سنائیے　　چوہڑے کنجر سنگیاں نوں کیوں سیّد اسیں بنائیے

عَنْ ابنِ عمر ان رسول اللّٰہ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ هُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا (از ترمذی)۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق حسنؓ اور حسینؓ دونوں پھول ہیں میرے دُنیا میں۔ اور آپ ان کو پھولوں کی طرح سونگھتے تھے۔ وَعَنْ اَنَسٍ سُئِلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَیُّ اَهْلِ بَیْتِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ۞

ترجمہ۔ روایت ہے انسؓ سے کہ پوچھے گئے رسول اللہ کہ کون سب سے زیادہ پیارا ہے آپ کو اہل بیت سے فرمایا آپ نے امام حسنؓ حسینؓ زیادہ پیارے ہیں

وَكَانَ یَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِیْ لِیْ (از ترمذی) ترجمہ۔ اور فرماتے تھے واسطے فاطمہؓ کے بُلا واسطے میرے دونوں بیٹے میرے پس سونگھتے تھے آنحضرتؐ ان کو اس لئے کہ وہ ان کے پھول تھے اور وَیَضُمُّهُمَا اِلَیْهِ گلے لگاتے ان کو طرف اپنے۔ حدیث زید بن ارقم سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ۔ (از ترمذی)

ترجمہ۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق میں لڑنے والا ہوں اس سے جو لڑے ساتھ علیؓ و فاطمہ و حسنؓ و حسینؓ کے اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو صلح کرے ان سب سے

علی تے فاطمہ حسن حسینؓ نوں جو کوئی پیارا جانے　　اوہ بیشک پیارا پاک نبی نوں مسئلہ حق پچھانے
جو کوئی حال اونہاندے بھائی ویر عداوت بھاوے　　اوہ دشمن پاک نبیؐ دا جانی مردیاں پچھوتاوے

Marfat.com

علیؓ تے فاطمہ حسنؓ حسینؓ دا جو کوئی سنگ بناوے — اوہ سنگی میرا جنت اندر پاک نبیؐ فرما دے
ہکے درجے جنت اندر نال میرے اوہ وڑسی — جو کوئی اہل بیت میرے سنگ پیار محبت کرسی

فائدہ :۔ جسطرح قرآن کریم کی نگہبانی ہم مسلمانوں پر فرض ہے اسی طرح آل نبیؐ کی عبادت کرنا بھی ضروری امر ہے جیسا کہ جابر سے روایت ہے

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ فِي حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا الْكِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ ۔

ترجمہ :۔ کہا جابر نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو کہ حجۃ الوداع میں روز عرفہ یعنی دن حج کے اس حالت میں کہ آپ سوار تھے اپنی ڈاچی قصوہ پر۔ اور خطبہ پڑھتے تھے۔ پس سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے لوگو میں نے چھوڑی ہیں بیچ تمہارے دو چیزیں اگر پکڑ رکھو گے۔ اور عمل کرو گے اس پر تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ یعنی چھوڑا میں نے قرآن کریم اور عترت اپنی یعنی اہل بیت۔

تمسک نال قرآن کچھا نی عمل قرآن کماون — جو کجھ حکم احکام قرآنی سب بجا لیاون
ساتھ محبت پڑھن پڑھاون نالے عمل کماون — نال قرآن تمسک ایہو جو سرور فرماون!
بھی آل میری نوں محکم پکڑ و چلو چال اونہاندی — ذکر اذکار عبادت اندر کریو ریس تنہاں دی
بھی کرو محبت نال انہاندے دلدیاں نال صفائیں — ظاہر باطن ادب تنہاندا فرض تساڈے تائیں
علم تے حلم سخاوت کرنی اونہاں وانگ دکھائیں — صبر تحمل وانگ اماماں کرنا وچہ بلائیں
منہ سر سینہ پٹن ناہیں حکم نبی سرور دا — اوہ ہے آل نبی دا دشمن جو ہے ایہ کم کردا
غرض کہ پاک نبی فرمایا امت اپنی تائیں — قرآن تے آل میری نوں پکڑو محکم چھوڑ دناہیں
تاں تسیں گمراہی کولوں بچ کر جنت جاہو — جے آل میری سنگ پیار کردے تے عمل قرآن کماؤ
پڑھو درود اونہاندے اُتے ہرگز بھلّو ناہیں — تلاوت کرو قرآن ہمیشہ تو دبہشتیں جائیں

فائدہ :۔ بعض لوگ بظاہر دعویٰ محب ہونے اہل بیت کا کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم پر عمل کرنا تو درکنار تلاوت قرآن کریم بھی بہت ہی کم کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی کرے گا بھی تو عموماً غلط پڑھتے ہیں۔ اور حافظ تو اُن میں قطعاً ہوتا ہی نہیں۔ حدیث :۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے اُس پر اللہ تعالےٰ کا غضب ہو جو میری آل کو ستائے۔ اور جو کوئی چاہتا ہے کہ میری اولاد اور رزق میں برکت وہ میری آل کے ساتھ اچھا سلوک کرے ورنہ تباہ اور دن قیامت کے اپنی قبر سے روسیاہ اٹھے گا۔ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ أَنَا اِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ السَّفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ ۔

ترجمہ رواہ احمد ۔ ابو ذر غفاری سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو پکڑے ہوئے دروازہ بیت اللہ کا اور سنا میں نے فرماتے تھے اے لوگو خبردار ہو تمہارے بیچ میری آل کا ہونا مثل کشتی نوح علیہ السلام کے ہے جو کوئی اس پر سوار ہوا اُس پر نجات پائی اور جو کوئی اسوار نہ ہوا وہ ہلاک ہوا۔ اگرچہ خرچ کرے مال دمرتبہ اپنا تمام۔

فائدہ :۔ پس اہل بیتؓ کی محبت کرنی ضروری ہے اور ساتھ ہی محبت کرنی اصحابہ کرام سے بھی ضروری ہے۔ جو شخص محبت کرے اہل بیت کی اور نہ کرے محبت صحابہ کرام کی وہ شخص جھوٹا ہے جیسا کہ فرمایا رسول اللہ۔ حدیث مشکوٰۃ شریف ابن عدی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَدَّعُوْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ أَهْلِ بَيْتٍ وَلَيْسُوْا كَذَالِكَ دَايَةٌ

Marfat.com

ذَالِكَ اِنَّهُمْ يَسُبُّوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ -

ترجمہ :۔ روایت ہے ابن عدی سے کہ فرمایا رسول اللہ نے بعد میرے ایک قوم ہوگی جو دعوے کرے گی اہل بیت کی محبت کا۔ اور نہ ہوں گے وہ محب اہل بیت کہ نشانی ان کی یہ ہوگی کہ تحقیق برا کہیں گے ابا بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو۔ اس حدیث کے مطابق ایک اور حدیث عقیل بن ابی طالب کی بھی ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ آوے گی ایک قوم قریب ہی بعد میرے جو بُرا کہے گی میرے اصحابوں کو خاص کر ابا بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو پس نہ جاؤ بیچ مجلس ان کی کے۔ اور نہ ساتھ اُن کے کھاؤ پیو۔ اور نہ ان کو نکاح دو۔ اور نہ ان سے لو۔ اور نہ جنازہ پڑھو ان کا

مسئلہ :۔ فرمایا آپ نے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ مَنِ اقْتَدٰی بِشَیْئٍ مِنْهُ هُتَدِیْ -

ترجمہ :۔ یعنی مثال میرے اصحابوں کی مانند ستاروں کے ہے جس نے پیروی کی ستاروں کی۔ اس نے راہ پائی۔ الغرض کشتی کا سیدھا چلنا بیچ سمندر کے سوا ستاروں کے نہیں ہوسکتا پس جو کشتی پر سوار ہوا یعنی اہل بیت سے محبت تو کی۔ مگر ستاروں کے ذریعہ اُس کو سیدھا نہیں کیا۔ یعنی اصحابہ کرام کی محبت نہیں کی وہ بیچ سمندر کے ہی غرق ہوگا۔ کیونکہ بغیر نگہبانی ستاروں کے کشتی کا کنارے لگنا محال ہے۔ از مشکوٰۃ۔

مسئلہ :۔ القول المقبول فی حبِ آل رسولؐ میں لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو شخص میری اہل بیتؓ اور انصار مہاجر خصوصًا ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کا حق نہیں جانتا۔ وہ تین باتوں سے خالی نہیں ہے۔ یا تو وہ ولدالزناہ ہے۔ یا منافق ہے یا ولدالحیض ہے۔

جو کوئی پیارا جانے آل اصحاب محمد تائیں
اس ٹکٹ جہاز محمدی ملسی نہیں ناں ملسنا ہیں

جو خارجی ہو کر آل نبیؐ سنگ ویر عداوت چاوے
یا رافضیاں دے ٹولے دانگوں اصحاباں بُرا سناوے

ٹکٹ جہاز محمدیؐ او نہاں ہرگز ملنا ناہیں
وچے غوطے کھا کھا مرسن توبہ باجھ بلائیں!

اج ملدا ٹکٹ جہاز محمدیؐ لے و ٹکٹاں بھائی
بھلکے دفتر بند ہو جاسن ٹکٹ نہ ملسی کائی

آل اصحاب محبت ٹکٹ جہاز محمدی جانی
باجھ انہاں دے ٹکٹ نہ ملدا مسئلہ حق چھپانی

کر توبہ بُرے عقیدے کولوں من نصیحت میری
کیوں توں منہ سر سینہ بھنئیں عقل گئی کتھ تیری

کیوں جھوٹھے بھنئے کھادن پچھے دین ایمانؐ گنوایا
کرلے توبہ کرنے توبہ ہے اج ویلا آیا!

چارے یار نبیؐ دے منیں کریں نہ مول کوتاہی
صدیقؓ عمرؓ۔ عثمان غنیؓ تے حیدر شیر الٰہی

بھی ذکر امام حسینؓ حسنؓ دا ہیں کی کہاں زبانی
گود اٹھا کر ملک جنہاں نوں لے جادن آسمانی

گوشے جگر نبیؐ دے پیارے خوش فرزند علیؓ دے
ہکدن دو نویں دوڑے آئے کارن حب نبیؐ دے

منبرا تو تو سرور عالم جدوں دھیان کیتا سی
خطبہ چھوڑ شتاب انہاں نوں گود وچہ لیاسی

ہکدن سجدے اندر آہے پاک حبیب غفاری!
دو نویں صاحبزادے آکر بیٹھے اسواری!

سجدے اندر رب دی طرفوں آیا حکم نداہیں
فاطمہؓ دے فرزند نہ لتھوں سجدیوں نہ سر چائیں

نال محبت مرشد ربانے چایا پاک نبیؐ نوں!
نال پیار نبیؐ نے چایا عشق حسینؓ ولی نوں!

Marfat.com

مجلس پنجم

دربیان محبّت و ادب و تعظیم کرنا ساتھ اہل بیت کے

ابا بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ اور امیر معاویہؓ اور ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ شافعی - احمد حنبلؒ کا بلکہ تمام ہاشمیوں کے ساتھ کیا کیا سلوک ان صاحبوں نے کئے ہیں۔ سچ کا بول بالا۔ جھوٹے کا منہ کالا - الغرض جو فرمایا آپؐ نے، وفت کے یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اَخَذْ تُمْ بِہٖ لَنْ تُضِلُّوْ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ۔ یعنی اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں یعنی قرآن مجید اور اہل بیت اپنی - اگر تم لوگ ان کو مضبوط پکڑو گے تو گمراہ نہ ہوگے - اب دیکھنا چاہیے کہ اصحابہ کرامؓ و دیگر بزرگان دین نے اس حدیث پر عمل کیسا کیا ہے - قرآن مجید کی جو کچھ عزت اور حفاظت اصحابہ کرام و دیگر بزرگان دین نے کی ہے وہ تو روزِ روشن کی طرح روشن ہے - اور اب اہل بیت کے ساتھ جو کچھ محبت و سلوک اصحابہ کرام اور بزرگان دین نے کیا۔ ناظرین کو مفصل طور پر بدلائل عقلی و نقلی لکھ کر دکھایا جائے گا - اس لئے کہ بعض دشمنانِ دین جاہل سنیوں کو گمراہ کرنے کے واسطے کہہ دیتے ہیں کہ ابا بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ و امیر معاویہؓ و ابو حنیفہؒ وغیرہ اہل بیت کے دشمن تھے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ :-

ذکر ابا بکر صدّیقؓ کا ادب و تعظیم و سلوک محبت کرنا آل محمدؐ کے ساتھ

عَنْ عُقْبَۃَ بِنْ حَارِثٍ قَالَ صَلّٰی اَبَا بَکْرِ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِیْ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ فَرَاٰی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَحَمَلَہٗ عَلٰی عَاتِقِہٖ قَالَ بِاَبِیْ شَبِیْہٌ بِالنَّبِیِّ شَبِیْہًا بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَکُ - (رواہ ترمذی)

ترجمہ :- عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی ابا بکر صدیقؓ نے بیچ اپنی خلافت کے پھر نکلے اس حال میں کہ چلنے والے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے - پس دیکھا ابا بکر صدیقؓ نے کہ لڑکوں کے ساتھ امام حسنؓ کھیل رہے ہیں - پس اٹھا لیا ابا بکر صدیقؓ نے امام حسنؓ کو اوپر کندھے اپنے کے از روئے خوشی اور فرماتے تھے قربان جاؤں میں - اور ماں باپ میرے یہ لڑکا مشابہ ہے ساتھ رسولِ خدا کے اور نہیں مشابہ ساتھ علیؓ کے اور حضرت علیؓ از روئے خوشی ہنستے تھے۔

آپس وچ محبت آہی علیؓ صدیقؓ پیارے — جو دشمن ہکدے دوجے دے جانن سوئی قہر نتارے
اوہ ظاہر باطن اندر ہکدوجے دے دوست جانی — ظاہر دوست باطن دشمن آکھیں ٹول شیطانی
اوہ ہکدوجے سنگ پڑھن نمازاں جمعہ جماعتاں بھائی — عیداں تے بقر عیداں رل کر پڑھدے نال صفائی
جنازہ حضرت ابا بکرؓ دا حضرت علیؓ پڑھایا — تے غسل کفن بھی حیدرؓ کیتا وچ کتاباں آیا
علیؓ صدیقؓ محبت ایویں جیوں کر سکے بھائی — جیہڑے دشمن جانن اونہاں اُوپر قہر الٰہی !!
آل نبیؐ سنگ پیار صدیقؓ دا جیویں فرزند پیارے — دشمن سب صدیق اکبر دے جاون قہروں مارے

حدیث :- ایک دفعہ حضرت علیؓ حضور پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مجلس بھری ہوئی تھی اور جگہ تنگ تھی - تو حضور پاکؐ نے اصحابہ کرام کی طرف دیکھا کہ کون حضرت علیؓ کو جگہ دیتا ہے تو صدیق اکبرؓ جو ہمیشہ نبی کریمؐ کے قریب بیٹھتے اپنی جگہ

Marfat.com

سے ہٹ گئے - اور حضرت علیؓ اس جگہ درمیان میں آکر بیٹھ گئے - تو آنحضرتؐ کے چہرہ انور پر خوشی کے انوار ظاہر ہوئے - اور فرمایا اے ابا بکرؓ بیشک بزرگ بزرگوں کی قدر کرتے ہیں -

قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری

قدر سونے سنیارا جانے ہور نہ جانے کائی — تے موتیاں قدر جواہری جانے کی جانن قدر سودائی

علیؓ دا قدر صدیق جانے جس قدر نبیؐ دا جاتا — صدیق دا شان علیؓ نوں معلم جس شان رسول پچھاتا

علیؓ دا قدر صدیق جانے جس قدر نبیؐ دا پایا — تے قدر صدیق علیؓ نوں معلم ہوری قدر نہ آیا

مسئلہ :- حضرت صدیق اکبرؓ ہمیشہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتے رہتے تھے - کسی نے اس کا سبب پوچھا - آپ نے فرمایا کہ میں نے سُنا ہے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضرت علیؓ کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے -

صدیقؓ کہے مینوں قسم خدا دی سُنتوں میرا یارا — رشتے اپنے ناواں مینوں رشتہ نبیؐ پیارا

اپنے پُتراں ناواں مینوں حسنؑ حسینؑ پیارے — علیؓ عقیل تے جعفر بھائیاں ناواں وَدھ پیارے

ابوطالب عباس تے حمزہ باپ دی مثل پچھاناں — اپنے ساکاں ناواں ساک نبیؐ دے چنگے جاناں

مسئلہ :- قیسؓ بن حازم سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت صدیقؓ حضرت علیؓ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ کر ہنس پڑے - تو حضرت علیؓ نے ہنسنے کا سبب پوچھا عرض کی کہ میں نے سُنا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پل صراط سے کوئی نہ گزرے گا مگر جس کو حضرت علی راہداری کا پاس دے گا - تو حضرت علی نے ہنس کر جواب دیا کہ قسم ہے خدا کی میں نے بھی آنحضرتؐ سے سُنا ہے کہ فرمایا آپ نے اے علیؓ تو راہداری کا پاس نہ دیگا - مگر جس کے دل میں محبت صدیق اکبرؓ کی ہوگی ؎

علیؓ کہیا میں راہداری لکھدیساں اسے تائیں — جس دل صدق صدیق محبت دلدیاں نال وصائیں

جس دل صدق صدیق نہیں راہداری ملسی ناہیں — ابوبکرؓ دے دشمن اُسدن رودن مارن ڈھائیں

حیدرؓ جاؤ بھائی صدق صدیق سیاؤ — بن حُب صدیق پاس نہ ملنا اویں مفت کھپاؤ

بھائیو مسلمانوں ہے اج ویلا سنبھل جاؤ — علیؓ صدیقؓ پاس نہ فرق پچھانو تا راہداری پاؤ!

نہیں تاں پل صراط اتوں کسے گذرن دینا ناہیں — جسدل حب صدیق نہ ہوسی سڑسی دوزخ بھائیں

چھڈ وسندے تے مومن بن جاؤ کرو نہ اپنا بھاناں — بن حُب صدیقوں مومن ناہیں آکھے نبی ربانا ں

جدتک حب نہ چوہنہ یاراں دی دل دیوچ سماوے — تدتک اوہ منافق بندہ مومن کہیا نہ جاوے

حدیث :- عبداللہ کما قال النبیؐ اَلْحُبُّ عَنِ الصِّدِّیْقِ وَالْعُمَرَ وَلِعُثْمَانِ وَعَلِیِّ بْنِ طَالِبٍ ایتُ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُ عَلَیْھِمْ ایتُ النِّفَاقِ - از مشکوٰۃ شریف - جیساکہ فرمایا نبی کریمؐ نے محبت کرنی صدیقؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کی نشانی ہے ایمان کی - اور اُن سب سے دشمنی رکھنی ظاہر یا باطن نشانی ہے نفاق کی - یعنی ان سب کی محبت مومن بنا دیتی ہے اور ان کی دشمنی منافق بنادیتی ہے -

ذکر حضرت عمر فاروقؓ کا محبت و سلوک کرنا ساتھ اہل بیتؑ کے

سچ کا بول بالا - جھوٹے کا مُنہ کالا - یَااَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ

Marfat.com

وَعِتْرَتِی پر حضرت عمر فاروق نے کیسا عمل کیا ہے۔

ذکر فتح مدائن و ایوان کسریٰ

جب سعدؓ بن ابی وقاص نے مدائن کو فتح کیا بیچ خلافت عمر فاروقؓ کے اور مال غنیمت مسلمانوں پر تقسیم کیا اور جو بساط یعنی تخت گاہ کسریٰ کا تھا وہ بہت ہی قیمت دار تھا۔ اس میں تمام تاریں سونے کی تھیں جس سے وہ بنا ہوا تھا اور ارد گرد اُس کے تمام جواہرات لگے ہوئے تھے۔ اس کو بساط زینت یا بساط مسرت کہتے تھے۔ جب اُس کے تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی قیمت کسی کی سمجھ میں نہ آئی تو وہ بساط بھی خمس کے ساتھ ہی حضرت عمر فاروقؓ کو مدینہ منورہ بھیج دیا۔

فائدہ: خمس کہتے ہیں جو کہ پانچواں حصہ مال غنیمت سے بادشاہ اہل اسلام لیتے ہیں۔ اور پھر بادشاہ اپنی مرضی سے اہل اسلام پر خرچ کرتے ہیں۔ الغرض ایک لڑکی جو کسریٰ بادشاہ کی بیٹی تھی جس کا ذکر اسطرح واقدی نے بیان کیا ہے کہ فتح مدائن کے بعد ہاشم بن عتبہ کی جو گورنر تھا فوج اسلامی کا ایک قوم اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ انہوں نے خوب ہتھیار پہنے ہوئے تھے۔ اور ایک محل یعنی ڈولی اُن کے ہمراہ تھی۔ جس میں ایک خوبصورت عورت تھی۔ اور وہ تمام لوگ اس عورت کے غلام تھے۔ اور اس کی محافظت کرتے تھے۔ اور وہ محل بڑا بیش قیمت خوبصورت بنا ہوا تھا۔ اُس پر سرپوش سنہری رنگا رنگ کے رنگین تھے۔ اور تانا بانا سب اس کا سنہری تھا۔ اور بیل بوٹے سب اس کے سنہری تھے۔ اور جڑاؤ جواہرات کے جڑے ہوئے تھے۔ اور اس محل کو فوج اسلامی نے ان فارسیوں سے جنگ کرکے لے لیا۔ اور اس محل کی اتنی قیمت تھی جتنی کل مال غنیمت کی۔ بلکہ تمام مال سے بھی زیادہ۔ الغرض اس محل کو معہ لڑکی جو اس میں تھی اور بساط جو تخت تھا بادشاہ کا، کو خمس کے ساتھ ہی حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں مدینہ منورہ بھیج دیا۔ جب وہ خمس اور بساط اور محل اور لڑکی جو بیٹی تھی بادشاہ کسریٰ کی اور پڑپوتری تھی نوشیرواں کی، حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے۔ تو آپ نے مال خمس کو تو اہل اسلام حاضر و غائب پر جس طرح تقسیم کرنے کا حق تھا تقسیم کیا۔ مگر مسند کسریٰ کو تقسیم کرنے کی بابت تمام اصحاب کو جمع کرکے مشورہ کیا۔ تو تمام اصحاب نے یک زبان ہو کر کہا کہ آپ کی رائے بلند تر اور سب سے بہتر ہے تو حضرت عمر فاروقؓ نے اس تخت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے مدینہ منورہ کے باشندگان کو تقسیم کر دیا۔ اور ہر ایک ٹکڑا اس کا چوبیس چوبیس ہزار دینار کو فروخت ہوا۔ تو بعد اس کے حضرت عمر فاروقؓ نے منبر شریف پر کھڑے ہو کر تمام مسلمانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ جس شخص نے اسلام پر احسان یعنی اسلام کی خدمت کی ہے وہ حاضر ہو کر اپنا احسان بیان کرے۔ تو سب سے پہلے عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیقؓ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور بیان کیا کہ اے امیرالمومنین میں اس شخص کا لڑکا ہوں۔

نظم

میں اُس دا لڑکا جس نے سرور موہڈیاں اُپر چایا ‏ توڑ جبل وچہ نال نبی دے سوہنا ساتھ بنایا
جنھیں اوّل ہجرت کر کے نال نبی دے آیا ‏ سارا مال خزانہ اپنا رب دے راہ لٹایا
سامنے حضرت نال کفاراں کیتا سی جنگ بھارا ‏ جو خدمت اسلام کیتی اُس جانے عالم سارا

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے پارہ ستائی سورۃ حدید میں لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ۔ یعنی کوئی برابری نہیں کر سکتا تم میں سے اس شخص کی جس نے خرچ کیا مال پہلے فتح مکہ کے اور جنگ کیا بیچ راہ اللہ کے۔ پس کر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اے لڑکے جو کچھ تو نے کہا سچ کہا۔ کہ جس کو خاص و عام لوگ جانتے ہیں۔ اور اس کو ایک خلعت اور ایک ہزار درہم عطا کئے۔ اس کے بعد حضرت عثمانؓ کھڑے ہو کر بیان کرنے لگے کہ میں وہ شخص ہوں جس نے بوقت

Marfat.com

سخت تنگی کے سامانِ جنگ تیار کیا (یعنی ایکہزار اُونٹ مع ساز و سامان) اور میں وہ شخص ہوں جس نے بیر رُومہ کو تمام مسلمانوں کے لئے وقف کیا ہے۔

فائدہ :۔ بیر رومہ ایک کھوہ ہے مدینہ منورہ میں۔ جب مدینہ منورہ میں مسلمان آئے تو پانی کی بڑی سخت تنگی تھی تو حضرت عثمانؓ نے یہودیوں سے بہت سی قیمت دے کر خرید کیا اور مسلمانوں کے واسطے وقف عام کر دیا جو اب تک موجود ہے۔ حاجی لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور میں وہ شخص ہوں جس نے قرآن مجید کو جمع کیا اور سارا قرآن مجید دو رکعت میں ختم کیا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس نے حضرت محمد الرسول اللہ کی دو لڑکیوں کے ساتھ نکاح کیا (ام کلثوم و رقیہ) اور میں وہ شخص ہوں جس نے دو قبلہ کی طرف نماز پڑھی۔ اور وہ شخص ہوں جس سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔ بعدہ فرمایا حضرت عمر فاروقؓ نے اے عثمانؓ تم نے سچ کہا ہے اور ایکہزار دینار اُن کو دیا ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْاَخَوَيْنِ اَلْزَّاهِدِيْنَ وَلْعَفِيْفَيْنِ سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلَ الْجَنَّةِ۔ پھر نظر پڑی حضرت عمر فاروقؓ کی اُوپر دونوں صاحبزادوں صاحب تقویٰ پر گویا کہ وہ دونوں شاخیں ہیں سرسبز دونوں سردار ہیں اہل جنت کے اور پھول ہیں حَضْرَتْ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ کے یعنی امام حسن حسینؓ۔ اور کہا حضرت عمر فاروق نے واسطے دونوں صاحبوں کے کہ تم نواسے ہو رسول خداؐ کے اور باپ تمہارا سیف اللہ یعنی تلوار ہے اللہ کی اور تمہارے گھر میں اترا ہے قرآن مجید جو رحمت ہے واسطے تمام جہان کے اور جبرئیلؑ تمہارے گھر کا خادم ہے اور تمہارے نانا صاحب رحمۃ اللعالمین سید المرسلین اور رؤف المومنین ہیں۔ بلکہ جو کچھ بھی منصب ہم کو ملا ہے وہ سب تمہاری ہی طفیل ملا ہے۔ غرض کہ حضرت عمر فاروقؓ بہت سے اوصاف بیان کرنے کے بعد بہت ہی روئے اور مخاطب ہو کر عرض کیا۔

جو کجھ عزت حرمت مینوں بخشش ہوئی سرکاروں　　سبھ تساڈا صدقہ حضرت ٹی تساڈی پاروں
جو ملیا سو ملیا مینوں دان تساڈے گھر دا　　ہر حالت وچہ سمجھو مینوں اپنا گولا بردا!

تم سب سے زیادہ حقدار ہو کہ اپنا احسان اسلام پر جتلاؤ اور بیس بیس ہزار درہم دونوں صاحبزادوں کو عطا کئے۔ تو حضرت علی نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے عُمَرُ اللّٰہِ دُرُّکَ۔ یعنی اے عمرؓ اللہ تم کو جزائے خیر عطا فرماوے کہ مثل تمہارے کون ہے جو اہلبیتؓ کی صفت ثنا تعریف کرے۔ اور طرح طرح کے عطیات انعامات عطا کرے اُس کے بعد پھر حضرت عمر فاروق نے فرمایا۔ کہ جس کسی نے اسلام پر احسان کئے ہیں۔ بیان کرے۔ یہ بات سُن کر عبد اللہ بن عمرؓ یعنی آپ کا لڑکا کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ کہ میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس کے حق میں محمد الرسول اللہ نے فرمایا ہے لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے۔ اور میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس کے حق میں فرمایا حضور پاکؐ نے اَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ۔ یعنی حکم اللہ تعالےٰ کا جاری کرنے میں حضرت عمرؓ بہت سخت اور دلیر ہیں۔ اور میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس کے سایہ سے شیطان بھاگ جاتے ہیں۔ اور میں اس شخص کا لڑکا ہوں کہ جس کے حق میں اللہ تعالےٰ نے پارہ دس سورہ انعام میں ارشاد فرمایا ہے یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اے محمدؐ کافی ہے تجھ کو اللہ تعالےٰ اور جو تیرے تابعدار ہیں مومن۔ میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس نے قیصر کسریٰ کے محلوں میں کلمہ طیب پڑھایا۔ حاصل کلام بہت سی خوبیاں بیان کیں، جو کہ آپ میں تھیں۔ مگر جب یہ باتیں حضرت عمر فاروق نے اپنے بیٹے سے سُنیں تو جواب دیا کہ اے بیٹے میرے وہ شخص بڑا بد بخت ہے جو اپنی تعریف سُن کر خوش ہووے۔ اور نیک بخت وہ ہے جو کار خیر کرے۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے یہ آیت پڑھی، مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ یعنی جو کوئی نیک کام کرے پس وہ [illegible] ذات اس کی کے ہے۔ اُس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو ایک ہزار درہم دیا۔ تو عبد اللہ نے عرض کیا کہ یا حضرت کیا سبب ہے۔ آپ نے امامین حضرت حسنؓ حسینؓ کو بیس بیس ہزار درم دیا ہے اور مجھے ایک ہزار یعنی انیس ہزار کم دیتے ہو۔ حالانکہ

Marfat.com

میں فوجی آدمی ہوں۔ اور شاہ روم کو میں نے شکست دی ہے۔ اور اسلام کی خدمت میں نے خود کی ہے۔ تب حضرت فاروق نے فرمایا۔

ایہ گل سن کر بیٹے تائیں عمرؓ ولی فرمایا
جانے نہ توں باپ انہاں دا حیدر شیر الٰہی
حضرت فاطمہؓ ماں اونہاندی بیٹی جو سرور دی
خود حضرت سردار محمدؐ نانا پاک انہاں دا
ناں کوئی تیرا ساک تے نہ توں آپ انہاں دے جیہا
لے آتوں بھی جانگ انہاں دے اپنا باپ تے مائی
ایہ گل سن کر گل تے کیتی بیٹے عمر ولی دے
شان اونہاں دے نال برابر تیرا شان نہ آیا
حضرت پاک رسول اللہ دا چاچے جایا بھائی
نانی پاک خدیجہ کبریٰ بیوی پیغمبر دی
کیوں نہ تیتھوں ودھ انہانوں حصہ دتا جاندا
ناں پھر تیرا باپ پیارا باپ انہاں دے جیہا
تینوں بھی پھر نال انہاں دے حصہ ملسی بھائی
راضی ہو کر وہ سے درماں لیاں نال خوشی دے

راوی لکھتا ہے کہ جب حضرت عمر فاروقؓ ان باتوں سے فارغ ہوئے تو بیٹی کسریٰ بادشاہ کی کو سامنے لانے کا حکم فرمایا چنانچہ جب وہ لڑکی سامنے آئی تو آپ نے اس کے تمام زیورات وغیرہ اسباب اتارنے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ اس شہزادی کا لباس پوشاک زیورات وغیرہ لاکھوں کروڑوں روپوں کا مال تھا۔ اور اس پوشاک زیورات اتارنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ بھی مال غنیمت کی طرح مسلمانوں پر تقسیم کئے جائیں۔ الغرض کہ جب ایک شخص اس شہزادی کے لباس زیورات اتارنے کے لئے آگے بڑھا تو شہزادی نے زور سے اُس کے سینہ پر دو چپڑ مارا۔ کہ وہ الٹا گر پڑا۔ اور یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروقؓ کو بڑا غصہ آیا۔ اور لوگوں نے اس شہزادی کو مارنے کے واسطے چابک کھڑے کئے۔ اور منتظر حکم خلیفہ کے تھے اور وہ شاہزادی زور زور روتی تھی۔ تو یہ بات دیکھ کر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین متقلاً یعنی غصہ نہ کر۔ کیونکہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے اِرْحَمُوْا عَزِیْزَ قَوْمٍ ذَلَّ اَوْ غَنِیَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ۔ یعنی اگر کوئی رئیس یا سردار قوم جب ذلیل وخوار ہو جائے۔ یا غنی کسی قوم کا غریب ومحتاج ہو جائے تو ان پر رحم کرو۔ یہ حدیث سن کر حضرت عمر فاروقؓ کا غصہ سرد ہو گیا۔ اور اس لڑکی کی طرف دیکھا تو وہ حاضرین مجلس کی طرف دیکھ رہی ہے جیسا کہ واقدی نے بیان کیا ہے
ثُمَّ نَظَرَ عُمَرُ مُحَدِّقٌ بِالنَّظَرِ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ

یعنی جب دیکھا حضرت عمر فاروقؓ نے وہ بادشاہزادی ٹکٹکی لگا کر امام حسینؓ کی طرف دیکھ رہی ہے اور امام حسینؓ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تو فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے رسول خدا فرماتے تھے
اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی
ترجمہ: کہ ڈرو فراست مومن کی سے یعنی وہ مشاہدہ کرتا ہے ہر ایک چیز کا کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے نور خدا سے۔

الغرض یہ بات دیکھ کر حضرت عمر فاروقؓ نے وہ شاہزادی مع پوشاک زیورات اور اسباب اور خدام کے حضرت امام حسینؓ کو بخش دی۔ اور اس شہزادی کا نام شہر بانوں تھا اور وہ نوشیرواں بادشاہ کی پڑ پوتی تھی جس کے شکم مبارک سے حضرت زین العابدینؓ پیدا ہوئے۔ جس سے تمام اولاد حسینی پیدا ہوئی۔ حضرت زین العابدین کے سوا حضرت امام حسینؓ کی اولاد میں سے کوئی زندہ نہ رہا۔ بعد واقعہ کربلا کے۔

الغرض حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بہت سا شکریہ ادا کرنے کے بعد حاضرین مجلس کے سامنے کھڑے ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمایا کہ سچ فرمایا سرور کائنات محمد رسول اللہ نے اَنْتَ عُمَرُ سِرَاجُ الْاَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ یعنی حضرت عمرؓ چراغ ہیں اہل جنت کے۔ تو حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کی کہ یا علی کرم اللہ وجہہ یہ جو خوشخبری فرمائی ہے آپ نے مجھے لکھ دو تو حضرت

Marfat.com

علی نے فرمایا کہ کاغذ لاؤ میں لکھ دیتا ہوں ۔ جس کا مضمون یہ ہے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ ھٰذَا مَا ضَمِنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ لِعُمَرَ الْخَطَّابِ وَعَنْ جِبْرَائِیْلَ وَعَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی ۔

تَرْجَمَہ : (شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے ۔ یہ ضمانت نامہ علی ؓ بن ابی طالب کی طرف سے واسطے عمر بن خطاب کے رسول خدا اور جبریل اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ تحقیق عمر ؓ بن خطاب چراغ ہیں اہل جنت کے)

حضرت عمر فاروق نے وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ ضمانت نامہ میرے کفن میں رکھ دینا کہ اس کو میں اللہ تعالیٰ کے سامنے لے جاؤں گا ۔ اور دشمنان دین کی آرزو میں خاک میں ملاؤں گا ۔ جو کہتے ہیں حضرت علی ؓ و عمر ؓ کا آپس میں بیر تھا ۔ اور یہ تمام قصہ حضرت واقدی مورخ نے تاریخ واقدی میں صفحہ ۱۸۰ میں لکھا ہے ۔ اور یہ ضمانت نامہ اَلْقَوْلُ الْمَقْبُوْلُ فِیْ حُبِّ اٰلِ الرَّسُوْلِ میں لکھا ہے

مسئلہ :- حضرت عمر فاروق نے اپنی خلافت میں ایکہزار چھتیس ۱۰۳۶ شہر فتح کئے ہیں ۔ اور چار ہزار مسجد جامع تعمیر کرائی ہے ۔ اور چار ہزار بت خانہ کفار توڑ کر نیست و نابود کیا ہے ۔ اور بند و بست زمین کا سب سے پہلے آپ نے ہی شروع کیا ہے ۔ الغرض اتنی بڑی زبردست حکومت تھی مگر آپ ہمیشہ سنت نبوی اور سادگی اور کسر نفسی اور محبت اہل بیت میں اس قدر غریق تھے جس کا اندازہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے ۔

مسئلہ :- القول المقبول میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر نے کسی مقدمہ میں حضرت علی کو دو شخصوں پر حاکم یعنی ثالث مقرر کیا جب ان میں سے ایک نے رنجیدگی ظاہر کی ۔ تو آپ نے فرمایا افسوس تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں ۔ یہ تیرا بھی مولا ہے اور ہر مومن کا مولا ہے ۔ جو شخص اس کا دوست نہیں وہ مومن نہیں ہے کَمَا قَالَ النَّبِیُّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ فرمایا نبی کریم ؐ نے میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے ۔ اور جو علی کا دوست نہیں وہ مومن ہی نہیں ۔

جس دل حُب نہ حیدرؓ اوہ دل خالی جان ایمانوں ۔۔۔ دشمن علیؓ خدا دا دشمن آکھیا نبیؐ زبانوں

پر حُب نہ صرف زبانی حضرت حیدر پائی جاوے ۔۔۔ حُب علیؓ جو شرع محمدی اُپر عمل کماوے

بے نماز تے داہڑی منڈا چوپٹ تاش کھڈاری ۔۔۔ کویں محب علی دا بنسی کرکے عمل کفاری

دار قطنی والا کرے روایت سنتوں میتھوں بھائی ۔۔۔ ہکدن فاطمہ تائیں حضرت عمرؓ نے عرض سنائی

سب تھیں افضل پیارا تیرا باپ رسولؐ الٰہی ۔۔۔ بعد انہاندے تیتھوں بہتر ہور نہیں ہے کائی

پر دشمن آکھن حضرت فاطمہؓ تائیں عمرؓ ستایا ۔۔۔ گھر اسدا سی ساڑن کارن بالن جمع کرایا

اتنا ماریا فاطمہؓ تائیں ماروں حمل گرایا ! ۔۔۔ امام محسن اس مارنے سبیوں شکموں باہر آیا !

ایہ سارا جھوٹ طوفان انہانے فرقے عمرؓ لگایا ۔۔۔ جنگ علیؓ تے فاطمہ کدی جسدا اتنہ نہ آیا

جاہلاں دے گمراہ کرن نوں ایہ گل دوں بنائی ۔۔۔ اتنا عمر پیار کریندے جسدی حد نہ کائی

علی ہے شیر خدا سب شیراں اُپر غالب آوے ۔۔۔ حیدر جہد یاں زہرا ہتھ لگاوے

مسئلہ :- روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے ۔۔۔ رکھے تو لوگوں نے کہا کہ پہلے اپنے خاندان

Marfat.com

سے شروع کرو۔ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں پہلے رسول خدا کے خاندان سے شروع کروں گا۔ پھر آپ نے اپنے خاندان کو پندرہ[۵] خاندان ہاشمی کے پیچھے رکھا یعنی سب سے اوّل حضرت علی کرم اللہ وجہٗ پھر امام حسنؓ کو پھر امام حسینؓ کو پھر حضرت عباسؓ کو علیٰ ہذا القیاس اسی طرح پندرہ خاندان ہاشمی کے بعد پھر اپنے خاندان کو شروع کیا۔

عمر زمانے قحط پیا ہک واری ذکر لیا دن — بھکھ پیاسوں آدمی تے ہور ڈنگر مر جاون
منگن لوگ دعائیں ملکر بارش کارن سارے — سکوں دودھیری گرمی ہوئے دھپ کلیجہ ساڑے
کئی دیہاڑے گذرے ایویں بارش مول نہ آئی — عمرؓ نے کہیا اسیں بیا واں گے اس کل دیہاڑے بھائی
دعا جنہاں دی رد نہ کرسی حضرت ذات الٰہی! — صبح سویرے ابن عباسؓ نوں جا کر عرض سنائی
چلو حضرت دعا فرماؤ خلقت قحط ستائی — آدمی ڈنگر تنگ تمامی حالت بہت تباہی
تاں اسو یلے ابن عباس نے حضرت علیؓ بلائے — حسنؓ حسینؓ بھی نال لئے پھر جنگل طرف سدھائے
حسنؓ حسینؓ علی سب اگے پچھے ہاشمی سارے — بارش منگن کارن چلے ربدے خاص پیارے
تے آکھیا ساڈے باجھوں ہرگز ہور نہ کوئی آوے — ابن عباس پھر ہتھ اٹھا کے ربنوں عرض سناوے
اَنَا ابنُ مُستَسقِی[۱] تن واری عرض سنائی — اوسے ویلے فضل کرم دی رحمت بارش آئی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ اسی وقت بارش نازل ہوئی اور سب بھیگ کر گھر آئے۔

[۱] :- یہ اشارہ ہے عبد المطلبؓ کی طرف کہ انہوں نے اپنی ساری عمر میں پانچ دفعہ بارش مانگی ہے اور قبول ہوئی ہے :-

مسئلہ :- حضرت عمر فاروقؓ نے ایک دفعہ حضرت زبیر کو کہا کہ چلو حضرت حسنؓ کی عیادت کریں۔ تو اُن سے کچھ دیر ہوئی۔ تو حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ عیادت یعنی بیمارپُرسی بنی ہاشم کی مسلمانوں پر فرض عین ہے۔

مسئلہ :- حضرت عمر فاروقؓ اور عثمان غنی جب حضرت ابن عباس اور حضرت علی کو دیکھتے تو سواری چھوڑ کر پیدل ہو جاتے جب تک وہ نظر سے غائب نہ ہو جاتے، گھوڑے پر سوار نہ ہوتے۔ نقل از قول المقبول فی حب آل رسول

صدیق عمر عثمان غنی سب اہل البیت پیارے — وانگ غلاماں خدمت اندر حاضر ہوون سارے
توں کیوں آکھیں دشمنی اونہاں آپس اندر آئی — اوہ سارے ہک دوجے سنگ پیارے جیونکر سکے بھائی
اوہ آپس اندر پیارے سارے جیویں ہک موتیوں لڑیاں — توں کیوں نال اونہاں دے لاویں وانگ خراندے اڑیاں
ہو جاتا بعد ازاں اصحاباں اڑیاں مول نہ لاتیں! — اینہاں اڑیاں ٹھیں ہتھکڑیاں دوزخ روز جڑائیں۔
اوہ ہتھکڑیاں ہتھیں جڑیاں کوئی نہ آن کھلاوے — جنہاں تائیں حیدر سائیں آپ چلان کراوے
جنہاں تائیں حیدر سائیں آپ چلان کرائی — اپیل کدی منظور نہ ہوسی سنتوں مومن بھائی!

ہے اج ویلا کرلے توبہ وقت وہیاندا جاندا
وقت وہہانے پچھوتاون ہاریا عقل جنہاندا

[۱] میں بیٹا ہوں پانی مانگنے والے کا پانی مانگنے آیا ہوں۔

Marfat.com

ذکر امیر معاویہ کا اہل بیت کے ساتھ سلوک و محبت و ہمدردی کرنا

مسئلہ:- انیس الواعظین میں لکھا ہے کہ ایک بار امیر معاویہ حضرت محمد الرسول اللہ کے ساتھ رکاب پکڑ جا رہا تھا۔ تو حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ اے معاویہ مجھ سے دور ہو جا۔ تیری پیٹھ سے مجھے خون کی بو آتی ہے۔ تو امیر معاویہ سن کر رونے لگا۔ اور عرض کی یا حضرت میں قربان جاؤں میرا جگر اس وقت پانی پانی ہو گیا ہے۔ مجھ کو اس بات کی اصل کیفیت بیان فرمائیے۔ رسول خدا نے فرمایا کہ تیری پشت سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو میری آل کا دشمن اور قاتل ہوگا۔ تو امیر معاویہ نے رو کر کہا کہ میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ یعنی اپنی عورت کو طلاق دے دی۔ بعدہٗ امیر معاویہ کو ایسی بیماری لگی کہ تمام حکماء نے کہا کہ تو بچ نہیں سکتا جب تک تو کسی عورت سے مباشرت نہ کرے گا تو امیر معاویہ نے اپنی ایک لونڈی سے مباشرت کی جس سے یہ یزید پیدا ہوا۔

جو تقدیروں ہونا ہووے ہو کر رہندا بھائی ۔۔۔ کسنوں طاقت جو دم مارے وچہ تقدیر الٰہی

نیکاں بداں عداوت بھائی مڈھ قدیموں آئی ۔۔۔ شیطاں اول حضرت آدمؑ نال عداوت چائی

پھر ہابیل قابیل جے جو آدم بیٹے آہے ۔۔۔ قتل ہابیل قابیل کیتا سر ظلموں بھار اٹھائے

روز قیامت تائیں جاری رہسی ایویں بھائی ۔۔۔ نیکاں بداں دی آپس اندر دیر عداوت آئی

تاریخ خلفاء میں لکھا ہے کہ امیر معاویہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک لاکھ دینار سالانہ امام حسنؓ اور امام حسین کے لئے وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا۔

مسئلہ:- وصیت کی امیر معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کو بوقت قریب الموت کے کہ اے یزید ان چند اصحابوں کا بہت ہی لحاظ رکھنا۔ اور ادب آداب کے ساتھ پیش آتا ہوگا۔ ایک عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیقؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور فرزند حضرت علی یعنی حسنؓ حسینؓ کی خدمت اچھی طرح بجا لائیں اور ان کے خلافت کے مدعی ہونے سے خوف نہ کرنا۔ اور ان کو آرام سے عبادت الٰہی کرنے دینا۔ کیونکہ ان کو خلافت سے کوئی غرض نہیں۔ اور جب مدینہ منورہ میں جانا تو بہت سارو پیہ اور تحائف مال وغیرہ کثرت سے ان کی خدمت میں نذرانہ لے جانا۔ اور ان کی رکاب پکڑ کر سواری کے ساتھ دوڑنا۔ کیونکہ میں نے ان کا بہت بڑا مرتبہ دیکھا ہے کہ وہ دونوں صاحبزادے رسول خدا کے دوش مبارک پر سوار ہوتے تھے۔ اے یزید حضور پاک حضرت فاطمہ کے گھر آئے اور دیکھا۔

رو رو نیر چلاوے فاطمہ پاک نبی جد آیا! ۔۔۔ پچھیا دس لے بیٹی میری تینوں کس رودایا

آکھیا حسن حسین دوہاں نوں کتنا وقت دیہایا ۔۔۔ باہر کھیڈن گئے تے ہوسی بھکھ پیاس ستایا

ہوئی بے چین طبیعت میری سرور الٰہی ۔۔۔ تاں ڈھونڈن کارن نبی گیا سنگ ابوبکر ہمراہی

میل برابر بھالن کارن شہروں باہر آئے ۔۔۔ تاں ویکھیں ہک چھیڑو ان پیا اجیڑ مال چرائے

معاویہؓ ہے میں چھیڑو کولوں پچھیا سنیں یزیدا ۔۔۔ ہیں کدھرے صاحبزادے ڈٹھے سانوں دس مزیدا

اس آکھیا ادھر گئے دو لڑکے سندر شکل نورانی ۔۔۔ تاں ویکھیا درخت تلے نے ستے اوپر چادر تانی

نے جبرائیل مرہانے بیٹھا پکھا پیا ہلاوے ۔۔۔ صاحبزادیاں اید وانگ غلاماں جھلتے جاوے

Marfat.com

امام حسن نوں پاک نبی تے گود دی وچہ اُٹھایا — ابو بکر امام حسینؓ نوں موڈھایاں اُپر چایا
غرض معاویہ کرے وصیت یزید پلید دیتائیں — اے لڑکے نہ حسنؓ حسینؓ نوں ہرگز رنج پہنچائیں
ایہ بہت پیارے پاک نبیؐ نوں صاحب منصب عالی — جو اونہاں نال عداوت رکھے جان ایمانوں خالی
کیتی بہت وصیت معاویہؓ کسر نہ چھوڑی کائی — اسے پر اس بد بخت کمینے سگوں عداوت چائی
اسدیو بیہ امیر معاویہ طعن نہ کوئی آیا — جویں نوح نبیؑ پر طعن نہ کوئی جو کنعان کمایا

فائدہ :- اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور امیر معاویہؓ کے درمیان جو جنگ و جدال ہوئے ہیں وہ بڑا طول طراز قصہ ہے ۔ اور پیچ در پیچ باتیں ہیں ۔ انشاءاللہ آگے چل کر اس کا بھی ذکر کیا جائے گا ۔ مگر خلاصہ یہ ہے کہ ہر دو فریقین کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے ۔ خموشی ہی بہتر ہے ۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں جو پارہ ۱۴ سورہ حجر میں ہے ۔ وَنَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ ۝ اور دُور کر دیں گے ہم جو کچھ بیچ سینوں اُن کے بیں تھا ۔ کینہ حسد ۔ عداوت وغیرہ اور بھائی ہو جائیں گے ایک دوسرے اوپر تختوں کے آمنے سامنے

فائدہ :- حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم جنگ جمل سے پہلے اس آیت کو ماسوا اپنے غیر مومنوں کے حق میں جانتے تھے ۔ جب ہمارا اور امیر معاویہؓ اور طلحہؓ زبیر و عائشہؓ ام المومنین کا آپس میں تنازعہ پڑا تو ہم نے جان لیا کہ یہ آیت شریف ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے کہ دن قیامت کے اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان صلح کرا دیں گے اور بغض اور کینہ وغیرہ تمام دُور فرما کر ایک دوسرے کے بھائی بنا دیں گے ۔ اور دشمنوں کی آرزوئیں خاک میں ملا دیں گے ۔

معاویہؓ طلحہؓ زبیرؓ تے عائشہؓ لڑے جو نال علیؓ دے — جنہاں قتل کیتا عثمانؓ او سبھن لشکر دے وچ ولیدے
اوہ چاہے آکھن ایہناں سبھناں تائیں قتل کچھوے — علیؓ کہے بن ثابت کیتے کیویں جماعت مریوے
سبھناں عمل شریعت اُتے اپنی طرفوں کیتا — ساٹوں اس قصے دے اندر واجب ہے چپ بیتا
روز قیامت اونہاں اندر اللہ صلح کریسی — بغضے کینے دلاں دے اونہاں اللہ پاک دھوسی

ذکر تعظیم و سلوک و محبت و امداد کرنا اہل بیتؓ کے ساتھ ابو حنیفہؓ کا

القول المقبول فی حب آل رسول میں ہے کہ حضرت ابو حنیفہ اُن سادات کی جو ظالموں کے ظلم سے پوشیدہ تھے بڑی امداد کرتے تھے ۔ اور اپنے شاگردوں کو بھی اُن کی خدمت کیواسطے اُبھارتے رہتے تھے ۔ ایک دفعہ ایک سیّد کی مخفی طور پر دو لاکھ درموں سے امداد کی ۔

ذکر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اہل بیت کے ساتھ محبت کرنا

اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ جعفر عباسی نے امام مالک کو اتنا مارا کہ غش کھا کر گر پڑے جب ہوش آئی تو عرض کی کہ میں نے آپ کو معاف کیا ۔ لوگوں نے سبب معافی کا پوچھا تو امام مالکؒ نے فرمایا کہ میں نے نہیں چاہتا کہ میرے بدلے دن قیامت کے اہلبیت کو تکلیف ہو ۔ اور جب منصور خلیفہ مدینہ منورہ کا ہوا تو امام مالک کو کہا

Marfat.com

کہ اب تو اپنا قصاص جعفرؓ عباسی سے لے لے۔ تو امام مالکؒ نے کہا کہ میں تو جب کوڑا میرے بدن پر لگتا تھا تب ہی معاف کر دیتا تھا۔ بسبب قرابت رسولؐ خدا کے

ذکر امام شافعی رحمتہ اللہ کا اہلبیت کے ساتھ سلوک و محبت

اسی کتاب القول المقبول میں ہے کہ حضرت امام شافعیؒ اس قدر سادات کے ساتھ محبت کرتے تھے کہ لوگ گمان کرتے تھے کہ شاید یہ رافضی ہو گئے ہیں۔ تو ان کے جواب میں آپؒ نے فرمایا۔

لَوْ کَانَ رِفضاً حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ — فَلْیَشْهَدُ الثَّقَلَانِ اِنِّیْ رَافِضِیْ
پس جے کر ہے رفض محبت آل محمد آئی — دو جہان گواہ رہو میں ٹھیک ہاں رافض بھائی
رافضی خاص اصحاب ثلاثہ نائیں برا مادن — کرن تبرّہ بازی اونہاں ہرگز نہ شرمادن
شافعی آکھیا میں اصحاباں دوست دلوں بجاوں — پر آل نبی سنگ پیارا میرا جو باہر حد حسابوں
رفض گر ہست حب آل رسولؐ — یا تولّا بخاندان بتولؓ
رفض جے کر ہے حب آل رسول — یا دوستی با فرزندان بتولؓ
گر گو باشں آدمی و پری! — کہ شدم من زغیر اقضو بری
کدی کدائیں ہووے بھائی آدمی مثل پری دے — پر میں بیزار انہانوں رافضیانوں جنہاں بُرعقیدے
بتول لقب ہے حضرت فاطمہ زہرا سندا آیا — یعنی تارک دنیا جانی حرص کنوں دل چایا
پر ہے افسوس انہاں اُپر جنہاں بتول حریص ٹھہرایا — باغ فدک دے معاملے اندر طول طراز الایا
آکھن زہرا سرنگا کروچہ کچہری آئی — لوکو فدک دیوا دو میں آکھیا لفظ دہائی
باغ فدک دے معاملے اندر بہت کرن بکواساں — زہرہ بتول حریص ٹھہرائی ہے اونہاں بدذاتاں
اٰلُ النَّبِیِّ ذَرِیْعَتِیْ وَ هُمْ اِلَیْهِ وَسِیْلَتِیْ — اَرْجُوْبِهِمْ اُعْطٰی غَدًا بِیَدِ الْیَمِیْنِ صَحِیْفَتِیْ
نبی دی آل ذریعہ میرا وسیلہ ہور تماماں! — ہے اُمید جو سجے ہتھ وچہ ملسی عملاں ناماں
الٰہی بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی در قبول — من و دست و داماں آل رسول
آل نبیؐ دی حب طفیل میں کراں امیداں بھائی — عزت حشمت ہووے میری وچہ دربار الٰہی
عملاں اپنیاں اُپر مینوں مُول امید نہ کائی — گر محبت آل نبیؐ دی ہیں دل آس لیائی
بھی احمد حنبلؒ وانگ اونہاندے تابعدار اماماں — یعنی اہل البیت نبی دا خادم وانگ غلاماں
کوئی شافعی مالک احمد حنبل سن توں جائی — کہن درود جو آل نہ پڑھدا اوس نماز نہ کائی
دعا اندر جد آل نبیؐ پر نہ درود پہنچاوے — کوئی دعا منظور نہ ہووے ایویں مغز کھپاوے
سنت اہل جماعت ساری متفق اسپر ہوئی — آل نبیؐ دا دشمن کافر اس وچہ شک نہ کوئی
اس اصحاب اماماں حد تک تابعدار نہ ہووے — اوہ کدے نہ مومن ہووے بھاویں پٹ پٹ جھاٹا کھووے

Marfat.com

منہ سر سینہ پٹن نال جے ہے حب آل رسولی
آل نبی دی ایہ محبت ہرگز جانوں ناہیں
وچ محرم کنجر پاندا ماتم انت نہ آوے
ایہ محبت آل نبی دی ہرگز جانوں ناہیں!

ناں کنجر چوہڑے ہتا پٹن جو ہے ٹولی فضولی
جیہڑے چوہڑے کنجر کرے رباساں بچائیں
ایویں چوہڑاں ماتم کردیاں ویکھے جیں دل بھاوے
محبت آل محمد سندی میں ہن لکھ دکھائیں

اوّل محبت آل نبی کی یہ ہے کہ ان پر درود شریف بکثرت پڑھے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ
دوم ۔صبر۔ توکل علم۔ حلم۔ سخاوت شجاعت ذکر اذکار نفل نوافل صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ خیر خیرات صدقہ صدقات
تلاوت قرآن کریم روشن لباس مثل اُن کے رکھے ۔ الغرض تمام احکام الٰہی بجا لانا محبت اہل بیت رسول اللہ
کی ہے ۔ اور یہ محبت نہیں کہ ماہ محرم میں چند دن سینہ کوبی کرنا وغیرہ ۔

مجلس ششم

در فضائل پنجتن پاک و مومنین و علامات مشرکین و منافقین متعلق آل ۔

فائدہ :۔ خصائل پنجتن پاک و مومنین کے بے شمار ہیں ۔ مگر چند خصائل مختصر طور پر یہاں لکھے جاتے ہیں ۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ جو لوگ آجکل دعویٰ محبت پنجتن پاک کا کرتے ہیں اگر ان میں خصائل پنجتن پاک و مومنین کے ہوں تو وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں ۔ ورنہ مثل مشہور ہے کہ زنگی کا نام کافور ۔

مسئلہ :۔ اوّل تو دیکھو کہ پنجتن پاک کو مسجدوں اور نمازوں کیساتھ کیساتھ پیار تھا ۔ اور جس کو مسجد اور نماز جماعت کیساتھ پیار نہیں اس کو اللہ تعالےٰ اور پنجتن پاک کافر فرماتے ہیں ۔ جیسے پارہ دس سورۃ توبہ میں ارشاد ہے مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○

ترجمہ :۔ نہیں ہے لائق واسطے مشرکوں کے یہ کہ آباد کریں مسجدیں اللہ کی کو اور گواہی دینے والے ہیں اوپر جانوں اپنی کے ساتھ کفر کے وہ لوگ ضائع ہوئے نیک اعمال اُن کے اور وہ بیچ آگ کے ہمیشہ رہیں گے ۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○

ترجمہ :۔ سوا اس کے نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ کی جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے اور قائم کرتے ہیں نماز کو یعنی ہمیشہ کے لئے ہیں ۔ اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور نہیں ڈرتے وہ کسی سے سوا اللہ کے یعنی تقیہ نہیں کرتے یہ لوگ ہیں راہ پانے والوں سے

فائدہ :۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جن میں یہ چھ خصلتیں ہیں وہ راہ پانے والوں سے ہیں ورنہ نہیں ۔

Marfat.com

اول مسجدوں کو آباد کرنا دوسرا اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان لانا۔ تیسرا آخرت کو ماننا۔ چوتھا نماز کو ہمیشہ پڑھنا۔ پنجواں مال کی زکوٰۃ دینا۔ چھیواں خاص اللہ تعالےٰ سے ڈرنا۔ تقیہ نہ کرنا۔

حدیث:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ تعالےٰ مَسَاجِدُھَا۔ فرمایا پنجتن پاک نے تمام گاؤں کی آبادی سے اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے اس گاؤں کی مسجد کو۔ اور فرمایا پنجتن پاک نے اے ابوسعید جس کو دیکھو تم مسجد کی نگہبانی کرتا ہے فَاشْھَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ۔ پس گواہی دو تم کہ وہ مومن ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہا قَالَ اللّٰہُ تعالےٰ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ سوا اس کے نہیں کہ مسجد اللہ کی وہ آباد کرتا ہے جو ایمان والا ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اور آخرت پر۔

پنجتن پاک کہن جو مسجد طرفے ٹُرکے آوے ۔ ہر ہر قدمے دہ دہ نیکی اجر اللہ تھیں پاوے
دہ دہ بدیاں دُور ہوون دہ درجے ہون بلندی ۔ مسجد وچہ نماز گذارے ڈاہڈا عمل پسندی
نہ مسجد باجھ نمازاں پڑھدے پنجتن پاک غفاری ۔ مگر اں سفر بیماری اندر ہووے امر لاچاری
اوہ پنجتن کیوں محب بنن جو حب مسیت نہ کردے ۔ جو سُن کر بانگاں مسجد اندر قدم نہ ہرگز دھردے

پنجتن پاک فرماتے ہیں۔ مَنْ خَمَسَ خَمْسَ اَوْقَاتٍ فِی الْجَمَاعَۃِ اَعْطَا اللّٰہُ تعالےٰ اَجْرَ اَلْفِ شَھِیْدٍ کہ جو کوئی پانچ نمازوں کو پانچ وقت ساتھ جماعت کے پڑھے گا تو عطا کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو ثواب ہزار شہید کا۔

مومن جو پنجو تت نمازاں نال جماعت پڑھدا ۔ ہزار شہیداں اجر لے اس روز قیامت فردا
ساتھ جماعت نماز جو مسجد اندر جا کر پڑھسی ۔ اس امر نوں پچھے خوف نہ کوئی جنت موجاں کرسی
جو کوئی سُن کر بانگ آوازہ مسجد طرف نہ آوے ۔ اوہ پاک منافق جانی خود سرور فرماوے

مَاتَرَكَ الْجَمَاعَةَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔ نہیں چھوڑتا نماز جماعت کو جان بوجھ کر مگر منافق۔

جو جان جماعت نماز نہ پڑھدے پنجتن پاک بتاون ۔ اوہ پاک منافق پک منافق مومن کہے نہ جاون
نال جماعت نماز گذارن موموناں خاص نشانی ۔ جو چھڈ جماعتاں پڑھن اکلے جانوں ٹول شیطانی
پنجتن پاک کہن جو نال یہود سلام الاؤ! ۔ پر ساڈی امت دے یہوداں نہ سلام بلاؤ
تاں اُس وقت اک شخص اصحابی عرض حضور سناوے ۔ کون یہود تساڈی امت سانوں سمجھ نہ آوے
نبیؐ کہیا جس بانگ سُنی پھر مسجد طرف نہ آیا ۔ اوہ یہودی امت میری واضح کر سمجھایا
میں لکھ حدیث دکھیاواں تینوں دلدا شک ونجاواں ۔ جیونکر پنجتن پاک کہن نہ دل یقین کچھ بناواں

قَالَ النَّبِیُّ سَلِّمُوْا عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَا تُسَلِّمُوْا عَلٰی یَھُوْدِ اُمَّتِیْ قَالَ شَدَّادُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یَھُوْدُ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ مَنْ یَّسْمَعُ الْاَذَانَ وَلَمْ یَحْضُرِ الْجَمَاعَۃَ

ترجمہ:۔ فرمایا نبی کریم نے اے میرے اصحاب تو یہودوں اور عیسائیوں کو سلام کہا کرو۔ مگر میری امت کے یہودیوں کو سلام نہ کیا کرو۔ تو ایک اصحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی امت کے یہودی کون ہیں تو فرمایا آپ نے جو بانگ سن کر مسجد میں جماعت کے واسطے نہ آویں۔

Marfat.com

پنجتن پاک محبت نال مسیت ہمیشہ آہی — اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ مُؤْمِنٍ التَّقِیِّ پاک حدیث آئی
یعنی مسجد مومناں داتے متقیاں گھر آیا ! — توں کیوں محب اماماں جنے مسجد قدم نہ پایا
مومناں نال مسیت محبت گھرتوں زیادہ آئی — توں کویں محب اماماں جس نے مسجد جھات نہ پائی
جس نال مسیت پیار نہیں اوہ مومن موتہوں سداوے — جیوں کر کالا کتا ہوکر موتی نام سداوے

مسئلہ :- حدیث پنجتن پاک فرماتے ہیں کہ مومن کا دل مسجد میں ایسا آرام پکڑتا ہے جیسا مچھلی پانی میں اور منافق کا دل مسجد میں ایسا بے آرام ہوتا ہے جیسا کہ مچھلی بغیر پانی کے بے آرام ہوتی ہے

پنجتن پاک تے مومناں ساریاں ایہو طریقہ جانی — پنجوقت نماز جماعت پڑھنی مسجد وچہ پچھانی
مومن دا کم مسجد اندر کرن آبادی ٹھاوا — جو کرے آباد نہ مسجد اوہ منافق سمجھ بھراوا
پنجتن وقت نمازاں پنجے کردے خوب ادائی — جو ہک نماز نہ پڑھدا اسنوں کافر آکھن بھائی

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ ؕ جو کوئی دیدہ و دانستہ ایک نماز کو چھوڑ دے وہ کافر ہے یعنی قضا ہونے پر افسوس نہ کرے ایک سرئی نقصان ہونے جتنا بھی ۔ اور قضا بھی نہ دے وہ کافر ہے ۔

حضرت علی نوں خاص محبت نال مسیتاں آہی — وچہ نماز شہید ہوئے سن راوی خبر سنائی
محب اماماں بنیوں حب نماز مسیت نہ کائی — اپنے موہنوں مومن بنیوں دعوٰی کوڑ ہوائی

مسئلہ :- جو شخص کبھی نماز پڑھتا ہے اور کبھی نماز نہیں پڑھتا اس کو اللہ تعالےٰ اور پنجتن پاک منافق فرماتے ہیں جو کافر سے بھی ابتر ہے جیسا کہ پارہ پنج سورہ نساء میں ارشاد ہوتا ہے وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ

ترجمہ - اور منافق لوگ جب کھڑے ہوتے ہیں نماز کے لئے ہارے دل سے لوگوں کے دکھلاوے کے لئے اور نہیں نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر کبھی کبھی اور دھوکے ہیں ہیں درمیان اس کے اور نہ وہ کافر ہیں ۔ اور نہ وہ مومن ہیں اور جگہ منافق کا بہ دوزخ ہے ۔ یعنی کافر سے بھی ان کو زیادہ سخت عذاب ہے ۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَھُمْ نَصِیْرًا — منافق لوگ بیچ درکہ نیچے کے ہوں گے آگ میں اور ہرگز نہ پائیں گے کوئی مددگار

بعضے کدی نمازاں پڑھدے تے کدے پڑھدے نائیں — اوہ جان منافق بیشک بین دوزخ وچہ سزائیں
کافراں نالوں بھی ودھ جان عذاب منافق تائیں — تھلے دوزخ اندر جاسن بے نماز بلائیں
جو پنجتن پاک محب نہیں تے نماز کدی نہ آوادے — اوجان منافق بھاویں سید مثل پٹھان سداوے
پنجتن پاک محباں والی ایہ نشانی آئی !! — پنج وقت نمازاں اندر مسجد کرن ادائی!
امام حسینؑ نے بین شہادت وچہ نمازے پائی — کربلا وچہ مصیبت ویلے نہ نماز بھلائی
ہُن جو مومن محب حسینی حب نماز نہ کرئے — بیشک جھوٹے بیشک جھوٹے جان شیطانی پرے

مسئلہ :- پنجتن پاک سب کے سب حافظ قرآن تھے ۔ اور قرآن کا حفظ کرنا ثواب عظیم ہے جیسا کہ فرمایا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْھَرَہٗ فَاَحَلَّ حَلَالَہٗ

Marfat.com

وَحَرَّمَ اُمَّهٗ اَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْجَنَّةِ وَشَفَعَهٗ فِیْ عَشْرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ کُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ عَلَیْهِمُ النَّارُ

ترجمہ :۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جو کوئی پڑھے قرآن اور یاد کرے اُس کو اور حلال جانے اس کے کو اور حرام جانے حرام اُس کے کو داخل کرے گا اللہ تعالٰے اس کو بیچ جنت کے اور شفاعت کرے گا اپنے قبیلے کے دس آدمیوں کی جن پر دوزخ واجب ہوگا۔

حفظ قرآن جو کردا مومن اسدا باپ تے ائی ‏ ‏ ملسی تاج جڑاؤ سر پر سورج وں وُدہ روشنائی
بہت فضیلتاں حافظاں تائیں پنجتن پاک بتاون ‏ ‏ دنیا وچہ بھی روز قیامت نبیا ندا سنگ پاون
نے حافظ دی خود شان جو ملسی وچہ بیان ڈاٹے ‏ ‏ شان بیاں قرآن نہ ہنوے پر شرطا جو عمل کماوے
حضرت علی تے حسن حسین تے فاطمہ حافظ آہی ‏ ‏ جو پنجتن پاک نہ حافظ جانے مارے قہر الٰہی!
من من محب جو پنجتن دے اوہ حافظ ہوندے ناہیں ‏ ‏ توں مول محب نہ جانی اونہاں پنجتن پاک کداہیں
ایہہ بھی معجزہ پنجتن پاک دا ظاہر پیا دسیوے ‏ ‏ جو اصحاباں دشمن اس نوں یاد قرآن نہ تھیوے
یعنی ادب اصحاباں تھیں ایہہ یاد قرآن ہے تھیندا ‏ ‏ بے ادب اصحاب نہ حافظ ہووے ظاہر پیا دسیندا

فائدہ :۔ اب جو محبت پنجتن پاک کا دعوٰے کرتے ہیں اُن میں سے کوئی بھی حافظ قرآن نہیں ہوتا۔ اگر ان سے دریافت کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا حافظ فلاں جگہ رہتا ہے اسی طرح ٹالی مٹالا کر دیتے ہیں۔ مگر حافظ نہیں ملتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرقہ محب اہل بیت کہلانے کا حقدار نہیں ہے بلکہ ہم سنت اہل جماعت کی جماعت ہے جو محب اہلبیت ہیں جس سے ہزاروں حافظ ہوئے اور ہزاروں اب بھی خدا کے فضل سے موجود ہیں۔ اور وہ اس واسطے حافظ نہیں ہو سکتے، قرآن مجید پاک ہے اور پاک جگہ میں رہتا ہے۔ اور وہ بسبب گالی دینے اصحابہ کرام کے پلید اور مشرک ہیں۔ اس واسطے پلید جگہ میں نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ دار قطنی میں ہے:

عَنْ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِ قَوْمٍ یُّقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَاِنْ اَدْرَکْتَهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِکُوْنَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلَامَةٌ قَالَ اِنَّهُمْ یَسُبُّوْنَهُمْ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَسَبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ اِیْمَانٌ وَبُغْضُهُمَا کُفْرٌ۔

ترجمہ :۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ قریب ہی بعد میرے ایک قوم آئے گی کہ کہا جائے گا ان کو رافضی پس اگر پاؤ اُن کو اے علیؓ پس قتل کرو اُن کو پس تحقیق وہ مشرک ہیں۔ کہا حضرت علیؓ نے یا رسول اللہ کیا ہوگی نشانی ان کی مشرک ہونے کی جو بظاہر دعوٰے محبت کریں گے اور درحقیقت وہ مشرک ہوں گے۔ تو فرمایا رسول خدا نے اے علیؓ کرم اللہ وجہہ وہ گالیاں دیں گے ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو۔ اور فرمایا جو کوئی میرے کسی اصحاب کو گالی دیوے وہ کافر ہے۔ اور محبت ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کی نشانی ہے ایمان کی۔ اور بُرا جاننا ان کا نشانی ہے بے ایمانی کی۔ پس یہی سبب ہے کہ جو گمراہ کردہ دشمن اصحاب ثلاثہؓ کا ہوگا ان میں ایک بھی حافظ نہیں ہو سکتا، کیونکہ ادب اصحاب کا ادب قرآن کریم کا ہے۔ اور بے ادبی اصحابؓ کی بے ادبی قرآن کریم کی ہے۔ جیسا کہ فرمایا رسول خدا نے کَمَا قَالَ النَّبِیُّ مَنْ تَرَکَ الْاَدَبَ فَنَزَلَ دَرَجَاتٍ۔ پس جو کوئی طریقہ ادب کا چھوڑ دیتا ہے باب درجات سے محروم سے محروم رہ جاتا ہے مثل شیطان کے۔ با ادب بانصیب تا نزدگے شوائی۔ کہ بزرگی نتیجہ ہے ادب کا جیسا کہ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں مثنوی شریف ۔

از خدا جوئیم توفیق ادب ‏ ‏ بے ادب محروم ماند از لطف رب

ترجمہ - خداوند سے طلب کرتا ہوں میں توفیق ادب کی - اس لئے کہ بے ادب خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔

بے ادباں وچہ حافظ کوئی دیکھ اکسیں ازمایا
لیا ؤ حافظ کوئی دیکھا ڈجے میں جھوٹ الایا

مشرق مغرب پورب پچھم تائیں بھلے جا دن
جنہاندے وچہ ہک نہ حافظ مومن کویں سدا دن

ادب قرآن تے ادب اصحاباں ظاہر پاویسیوے
بے ادب قرآن اصحاباں کدے نہ حافظ تھیوے

انٹھ نشان جو مومناں دے پاک اللہ فرمائے
پارے اٹھارویں سورۃ مومنوں دے اندر آئے

جنہاندیوچہ سب نشانیاں ظاہر پایاں جادن
اوہ بیشک مومن بیشک مومن اعلےٰ درجے پادن

تے جنہاندیوچہ ہک نشانی مول نہ پائی جاوے
جیوں کر کالا کتا ہوکر موتی نام دھراوے

ہن میں تنیوں لکھ دیکھاواں مومناں خاص نشانی
اٹھارھویں پارے والی آیت سنتوں میرے جانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ہ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ ہ

ترجمہ :- تحقیق خلاصی یا نجات حاصل کی ان لوگوں نے جو بیچ نماز اپنی کے عاجزی کرنیوالے ہیں (یعنی اپنے ہاتھوں کو سینہ یا ناف کے نیچے باندھ کر عاجز ہوکر اپنے مولا حقیقی کے آگے کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہیں) - جیساکہ وائل بن حجرؓ نے ابن بشیرؓ سے روایت کی ہے قَالَ رَئَیْتُ النَّبِیَّ وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ تَحْتَ السُّرَّۃِ ہ

ترجمہ - کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول خدا کو نماز پڑھتے تھے اور رکھا تھا آپ نے ہاتھ اپنا دایاں اوپر بائیں کے تلے ناف کے - وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ترجمہ :- دوسری نشانی مومنوں کی یہ ہے کہ بیہودہ باتوں سے کنارہ کرتے ہیں (یعنی چوپٹ نرد تاش وغیرہ نہ خود کھیلتے ہیں اور نہ کھیلنے والوں کو خوش ہوکر دیکھتے ہیں - بلکہ کتب فریقین سے ثابت ہے کہ چوپٹ - نرد - تاش کی کھیل کو خوش ہوکر دیکھنا بھی ایسا ہے جیساکہ اپنی ماں کی شرمگاہ کو دیکھنا ہے اور تاش کے پتے اور نرد ان کی گوٹیاں وغیرہ کو ہاتھ میں پکڑنا ایسا ہے جیساکہ خنزیر کے گوشت کو پکڑنا یا اس کے خون میں ہاتھ ڈبوتا ہے ۔ نظم فارسی با ترجمہ :-

در نرد یا شطرنج کس دستے بیازی مے کند
در لحم خوکاں خون شاں گوئی کند او دست رست

جو کوئی نرد چوپٹ تاش میں ہاتھ مارتا ہے — گویا کہ وہ گوشت سور یا خون سور میں ہاتھ ڈبوتا ہے

در نرد یا شطرنج چوں بیند کسے نظر کند
در شرم گاہے مادراں آنکس کند گوئی نظر

جو کوئی شخص چوپٹ نرد تاش کو دیکھتا ہے — گویا اپنی ماں کی شرمگاہ کو دیکھتا ہے!

حضرت خدا بر مومناں سی صد نظر روزے کند
شطرنج باراں زیں نظر محروم شاں بیشک شمر

اللہ تعالیٰ تین ہزار نظر رحمت ہر روز مومنوں پر کرتا ہے
گر چوپٹ تاش کھیلنے والے اس سے محروم رہتے ہیں

نقل تحفہ نصائح و تفسیر عمدۃ البیان قَالَ النَّبِیُّ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ وَشَطْرَنْجِ فَکَاَنَّمَا اَغْمَسَ یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ الْخِنْزِیْرِ - فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کھیلے چوپٹ تاش نرد وغیرہ سے وہ سور کے گوشت یا خون سے ہاتھ ڈبوتا ہے ۔

جو بات بیہودہ دیکھن سنن تے کرن باز نہ آوے
چوپٹ تاش تے نرد کھڈاری ڈاہڈی نوں کترادے

آتش بازی داجیاں اندر ضائع مال دنجاوے
کنجر پوستیاں بھنگیاں بیلی نہ توبہ در آدسے!

ایہ سارے کم بیہودہ کرکے مومن چبیر سداوے
دعوے اس دا جھوٹھا یارو من وچہ نہ آوے

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حَافِظُوْنَ ہ اور چوتھی نشانی مومن کی یہ ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی پورے طور

Marfat.com

پرحفاظت کرتے ہیں۔ یعنی زنا بدکاری کے قریب نہیں جاتے۔ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ ترجمہ۔ مگر اوپر عورتوں اپنی کے یا جو مالک ہوئے ہاتھ ان کے یعنی لونڈی پس یہ لوگ نہیں ملامت کئے گئے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ ترجمہ پس جو کوئی سوائے اس کے طلب کرے یعنی متعہ کرے کے پس وہ لوگ ہیں حد سے گذرنے والے۔ اگر اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو مذمت متعہ میں دیکھو۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ ترجمہ۔ اور مومن وہ ہیں جو امانتوں اور اقرار اپنوں کو پورا کرتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ ترجمہ۔ اور مومن وہ ہیں جو اوپر نماز اپنی کے خبردار ہیں یعنی اپنی نماز پورے طور پر پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ المعارج میں اللہ تعالٰے فرماتے ہیں۔ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ اور مومن وہ ہیں جو نماز اپنی کو ہمیشہ وقت پر پڑھتے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ترجمہ۔ یہی لوگ ہیں وارث ہونے والے فردوس یعنی باغ کے وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہیں گے۔ حاصل کلام جس شخص میں یہ آٹھ صفتیں ہوں وہ بیشک مومن ہے اور مومن کہلانے کا حقدار ہے ورنہ برعکس اس کے اور سورۃ البقر میں مومن کی صفت یوں ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ترجمہ:۔ اے مومنو یاری چاہو تم ساتھ صبر اور نماز کے تحقیق اللہ تعالٰے ان مومنوں کا یاری دینے والا مددگار ہے۔

فائدہ:۔ جو شخص وقت مصیبت کے صبر کرتے اور نماز پڑھتے ہیں اُن کا خدا مددگار ہے۔ اور جو لوگ وقت مصیبت کے منہ سر سینہ پیٹتے ہیں۔ اور بے صبری کرتے اور نماز کو ترک کرتے ہیں خدا اُن کا دشمن ہے اور سورۃ المعارج میں اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ ترجمہ۔ کہ یا رسول اللہ ایسا صبر کر جو بے شکایت ہو یعنی جیسا صبر حضرت ایوبؑ یا یعقوبؑ یا یوسفؑ نے وقت مصیبت کے کیا تھا۔ اور یہ بھی ایک مومنوں کی بڑی بھاری صفت ہے کہ اپنی داڑھی کو نہ مونڈتے اور نہ کترواتے ہیں۔ داڑھی کا مونڈانا اور مشت سے چھوٹی کو کترانا ایک برابر ہے جیسا کہ پنجتن پاک نے فرمایا مَنْ قَطَعَ اللِّحْيَةَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْضَةِ سُوِّدَ وَجْهُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَمْ يَنَلْ شَفَاعَتِيْ ۔ ترجمہ۔ جو کوئی کترائے داڑھی اپنی آگے مشت بھر سے سیاہ کالی ہوگی شکل اُس کی میدان قیامت میں اور نہ شفاعت کروں گا میں اس کی۔

اور دوسری حدیث پنجتن پاک نے فرمایا کہ ساتویں آسمان والے فرشتوں کی یہ تسبیح ہے سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰى وَالنِّسَآءَ بِالذَّوَائِبِ ترجمہ:۔ پاک بابرکات ہے اللہ تعالٰے جس نے زینت دی یعنی سوہنا بنایا مردوں کو ساتھ بالوں داڑھیوں کے اور عورتوں کو ساتھ بالوں سر کے کے۔

الغرض جیسی سر منڈی عورت ہر ایک کے نزدیک بہت بُری ہے خواہ وہ کیسی ہی خوبصورت ہو۔ اور زیورات قیمتی سے آراستہ ہو۔ اور ذات گوت سے بھی اعلٰی ہو۔ ایسے ہی داڑھی منڈا آدمی خواہ کیسا ہی خوبصورت یا ذات گوت میں افضل ہو مگر بسبب داڑھی منڈانے کے اللہ تعالٰے اور اس کے فرشتوں اور نبیوں کے نزدیک بہت ہی بُرا ہے کیوں کہ داڑھی منڈانے والا ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں اور اماموں اور بزرگان دین کے خلاف کرتا ہے یعنی مخالفت کرتا ہے۔ زیادہ دیکھنا ہو تو مذمت داڑھی منانے میں دیکھو۔

مجلس ہفتم

دربیان فضائل شہادت و غسل و جنازہ و تکبیرات

اور نماز جنازہ کس کس پر پڑھنی جائز ہے اور کس پر ناجائز ہے اس کے متعلق سورۃ آل عمران پارہ چہارم میں ارشاد ہوتا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ترجمہ - اور مردہ نہ گمان کرو تم جو صدق دل سے اللہ کی راہ میں شہید ہوئے اُن کو مُردے ، یعنی اللہ تعالیٰ کو مردہ کہنا شہید کا بُرا معلوم ہوتا ہے - جیب پارہ دوم سورۃ البقر میں ارشاد ہوتا ہے -

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ہ ترجمہ - لا دو مت کہو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے اُن کو مُردے - بلکہ وہ زندہ ہیں - اور تم نہیں جانتے ، یعنی ان کی زندگی کی کیفیت نہیں سمجھ سکتے -

فائدہ :- ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو تمہارے بھائی جنگوں میں شہید ہوئے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے سبز پرندوں کی شکل بنا کر جنت میں طوبیٰ درخت کی ٹہنیوں پر جگہ دی ہے اور وہ جنت کی نہروں میں سے پانی پیتے ہیں اور میوے کھاتے ہیں - اور سونے کے شمعدان جو پایہ عرش میں لٹکے ہوئے ہیں ان پر وہ آرام کرتے ہیں اور وہی ہے جگہ خواب گاہ ان کی -

آنکہ ترا شناخت جاں را چہ کند فرزند و عیال و خانماں را چہ کند
جس نے تینوں جاتا اوہ کیوں کردا جان پیاری مال اولاد اسباب کرے اوہ صدقے سو سو واری
شہیداں تائیں نہ مُردے آکھو ظاہر حکم سنایا نہ مریاں وانگو پٹو رووو دین کرد فرمایا
بلکہ اوہ نزدیک اللہ دے زندے میوے کھاون تسیں کیوں اونہاں تائیں پٹو رب صاحب فرماون

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ترجمہ - جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بلکہ شہید نزدیک اپنے پروردگار کے زندہ ہیں - اور میوے کھاتے ہیں - الغرض جو لوگ شہیدوں پر ماتم وغیرہ کرتے ہیں وہ اس آیت کے منکر ہیں - کیونکہ ماتم تو مُردہ پر ہوتا ہے اور زندوں پر ماتم نہیں ہو سکتا ، مولانا رومؒ فرماتے ہیں

گفت پیغمبر خنک آں را کہ او شد ز دنیا ماند ازو فعل نکو
کہا نبی کریمؐ نے خوشی اور لائق ہے وہ - جو گیا دنیا سے اور باقی رہا اس سے نیک کام
مرد محسن مرد نیک احسانش نمرد نزد یزداں دین و احسانش نخورد
نیک آدمی فوت ہو جاتا ہے اور نیکی اسکی فوت نہیں ہوتی - نزدیک اللہ تعالیٰ کے نیکی اسکی نابود نہیں ہوتی
وائے آنکہ مرد و عصیانش نمرد !! تا نہ پنداری بمرگ او جاں ببرد
ہائے افسوس وہ جو مر گیا اور گناہ اس کے نہ مرے - اسکو تو نہ گمان کر کہ جان سلامت لے گیا ہے
دل زندہ ہرگز نہ گردد ہلاک دل مردہ تن گو بمیر در پہ باک

دل جس کا ذکر الٰہی سے زندہ ہے وہ ہرگز فوت نہیں ہوتا۔ اور جس کا دل مردہ ہے اگر اس کا تن بھی فوت ہو جائے تو کیا خوف ہے

مسئلہ :۔ جب حضرت جابرؓ انصاری کا باپ شہید ہوا تو اُس نے بارگاہ ایزدی میں درخواست کی کہ یا اللہ مجھے پھر دنیا میں بھیج۔ تاکہ میں پھر شربت شہادت کا پیوں اور دوستوں یاروں کو بھی اس نعمت سے آگاہ کروں تاکہ وہ بھی شہادت کی طرف رغبت کریں۔ بارگاہ عالی سے ندا آئی کہ حکم ازلی اسی طرح جاری ہو چکا ہے کہ جو اس جگہ ہمارے پاس آیا پھر وہ دنیا کی طرف نہ جائے گا۔ ہاں تمہارے حال کی خبر دی جاتی ہے بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ترجمہ:۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ پر شہید ہوئے وہ نزدیک پروردگار کے زندہ ہیں اور میوے کھاتے ہیں فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ خوش ہیں وہ ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے فضل اپنے سے اور خوش ہوتے ہیں ساتھ خوشخبری کے جو ابھی نہیں ملے اُن کو پیچھے سے اور وہ اُمید رکھتے ہیں کہ جنت میں پہنچیں گے یعنی شہادت کی آرزو رکھتے ہیں۔ جیسے کہ ہمارے بھائی شہید ہو کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالی منصب کو پہنچے ہیں۔ ہم بھی شہادت پاکر اس منزل کو حاصل کریں گے اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ نہیں خوف اُن کو اس چیز کا جو پیش اُن کے آئے گی۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

شان نزول آیت کریمہ کا یہ ہے کہ جب خویش و اقربا شہیدوں کے کوئی دنیا کی نعمت کھاتے تو خیال کرتے کہ افسوس ہم خوش اور ناز و نعمت میں ہیں اور باپ یا بیٹے یا بھائی وغیرہ ہمارے جو شہید ہو چکے ہیں ان اغذیات یا نعمتوں سے محروم ہیں تو یہ آیت شریف نازل ہوئی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝

ترجمہ۔ اور نہ گمان کرو جو شہید ہوئے رستے اللہ کے ہیں مُردے بلکہ وہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کے کھاتے ہیں میوے۔ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ ترجمہ۔ خوش ہیں ساتھ اس چیز کے جو عنایت کی ہے اللہ نے فضل اپنے سے۔

مسئلہ :۔ اصلی شہید وہ ہے جو مارا جائے اہل کفار سے بیچ لڑائی حمایت اسلام کی کے۔ اور زخم ہونے کے بعد اسی وقت فوت ہو جائے مثل شہدائے اُحد و کربلا کے یعنی وصیت وغیرہ کوئی بات کرنی نہ پائے۔ اقسام شہادت کے بہت ہیں۔ مگر اصلی شہادت یہی ہے۔ اور سوا اصلی شہادت کے سب کو غسل دیا جائے گا۔

ارواح شہیداں جنت میوے رن پوتے کھاون | پیون شربت شہد بہشتاں ہیر کرن نت جاون
سبز پکھیرو صورت سوہنی بن کر سیر کریندے | تلے عرش دے راتیں جا کر اپر قندیلاں بہندے
تک کہے رب شہیداں تائیں جو چاہو سو منگو | جو کجھ منگسو میں تساں دیساں منگو مول نہ سنگو
اوہ سجدے پیکر عرض کریندے رب رحیم کریماں | جو کتیں سنے نہ اکھیں ڈٹھے دتیاں تدھ نعمیاں
حکم ہووے کجھ ہور لبی منگو آکھن یا رب سائیں | اساں راہ تیری وچ مرن چنگیرا دنیا پھیر بھائیں
پھر راہ تیرے وچ لڑیئے مر جیئے دیئے جان پیاری | حکم ہووے ایہ بات نہ منگو دنیا پھیر نہ داری
چھ انعام شہیداں ملدے قبر عذاب نہ ہوئے | پہلے قطرے نال ہووے سب گناہ رب دھوئے
بھی ستر ستر حور عجائب جنت اندر پاون ! | ستر ستر شخص گناہیں بھائے رب کولوں بخشاون

فائدہ :۔ ان چھ انعاموں کے سوا اور بھی چھ انعام شہیدوں کو ملتے ہیں۔ اوّل ہر سال ان کو شہادت کا ثواب ملتا ہے۔ دوم ان کے جسم مثل انبیاء علیہم السلام کے مٹی نہیں کھاتی۔ سوم ان کا خون پاک ہوتا ہے اگر ان

Marfat.com

کا خون کسی بدن یا کپڑے کو لگ جائے تو وہ بدن یا کپڑا بغیر دھوئے پاک ہے۔ چہارم اُن کو غسل دینے کی ضرور
نہیں، وہ پاک ہیں۔ پنجم وہ مثل زندوں کی ہیں۔ اور کلام کرنے والے کی سُنتے ہیں۔ ششم وہ مثل زندو
جنت کے میوے کھاتے ہیں۔

ذکرِ غسلِ میت

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے میت کو غسل دینا زندوں پر واجب یا فرض کفایہ ہے۔ اور بوقت
غسل میت کا سر پہاڑ اور پاؤں دکن کی طرف کرنے چاہئیں، جس طرح میت کو دفن کیا جاتا ہے۔ اور بعض لوگ
میت کا سر مشرق اور پاؤں مغرب یعنی قبلہ رُخ کرتے ہیں۔ اس میں سخت بے ادبی پائی جاتی ہے

مسئلہ :- فتاویٰ عالمگیری اور درالمختار اور قاضی خان وغیرہ کتب میں لکھا ہے کہ سر میت بوقت غسل
کرنا مشرق کو اور پاؤں قبلہ رخ کرنا دینیات سے نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ سر میت قطب اور پیر بطرف
دکھن کرنا افضل ہے۔

ذکرِ فضیلت نمازِ جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ اگر بعض لوگ پڑھ لیں تو سب کی طرف سے فرضیت ادا ہو گئی۔ اور اگر کسی کا جنازہ
پڑھے بغیر دفن کیا جائے تو سب گاؤں والے گنہگار ہوں گے اور دلیل فرضیت نماز جنازہ کی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے
پارہ گیارہ سورۃ توبہ کے درمیان ارشاد فرماتا ہے وَصَلِّ عَلَیْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ۔ اور نماز جنازہ پڑھ
یا رسول اللہ اوپر اُن کے تحقیق نماز تیری تسلی بخش ہے واسطے ان کے۔ اور دلیل فرض کفایہ نماز جنازہ کی یہ ہے کہ ایک
جنازہ پر حضرت رسول اللہ نے اصحابوں کو حکم دیا کہ اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ اور آپ نے خود اس پر نماز جنازہ
نہ پڑھی۔

مسئلہ :- نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے ہر ایک نیک و بد چھوٹے و بڑے پر جیسا کہ سنن بیہقی میں عبداللہ سے روایت
ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلُّوْا عَلٰی كُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ وَّ عَلٰی كُلِّ صَغِیْرٍ وَّ كَبِیْرٍ۔ ترجمہ :- فرمایا آپ نے
نماز جنازہ پڑھو تم ہر نیک و بد اور چھوٹے و بڑے پر یہاں تک کہ شکم مادر سے تولد ہو کر ایک سانس بھی لیوے یا کچھ
حرکت کرے یا آواز کرے اور پھر مر جائے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنی فرض کفایہ ہے۔ جیسا کہ ابی سلمہؓ سے روایت
ہے لَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰی ابْنَیْ بَیْضَاءَ۔ رواہ مسلم بخاری۔ البتہ تحقیق نماز جنازہ کی پڑھی رسول خدا نے
اوپر دو لڑکوں بانوں کے جو بیضاء اصحابی کے تھے۔

مسئلہ :- حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنے صاحبزادے طیب طاہر۔ عبداللہ۔ قاسم
ابراہیم علیہم السلام پر خود نماز جنازہ پڑھی ہے۔

جے زندہ بچہ باہر آوے پھر او ہ مرجاوے
غسل کفن اس فرض جنازہ چنگا نام ٹکا دے
جے کر ساہ لوے یا روے یا کجھ کرے آوازہ
گواہی مادر دائی اُس پر کر دی فرض جنازہ
جے کر زندہ معلم ہوئے مردہ باہر آوے
غسل نہیں نہ فرض جنازہ اُسدے اُپر آوے

مسئلہ :- کسی عورت کا آدھا طفل باہر آکر مر گیا تو اس کا دفن غسل جنازہ بھی فرض کفایہ ہے۔

Marfat.com

فائدہ :- یہ یاد رہے کہ نماز جنازہ کی بہت فضیلت اور بزرگی والی ہے کیونکہ تمام انبیاء علیہم السلام کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور پیغمبر گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔ سوائے کتب اہل سنت جماعت کے شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی صفحہ دو سو چھہتر پر لکھا ہے۔ وَعَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ صَلَّتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْمَلٰئِکَۃُ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِیْنَ فَوْجًا فَوْجًا

ترجمہ :- حضرت جعفرؓ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کی پڑھی گئی اوپر رسول اللہ کے تین دن تک۔ پہلے نماز جنازہ پڑھی تمام فرشتوں پھر تمام مہاجرین ابابکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ عثمانؓ وغیرہ نے پھر تمام انصار یعنی مدینہ کے رہنے والوں نے پھر تمام گروہ اہل اسلام مسلمانوں نے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ نبیؐ کے بعد شہید کا مرتبہ ہے مگر نماز جنازہ ان پر بھی پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ حضور پاک نے جنگ احد کے شہیدوں پر پڑھی ہے۔ اگر اس مسئلہ کو زیادہ دیکھنا ہو تو صحیح بخاری شرح وقایہ باب شہدا میں دیکھو۔

مسئلہ :- اگر کوئی مرد یا عورت یا لڑکی لڑکا بغیر جنازہ کے دفن کر دیا جائے تو تین تک کر رجب تک اس کا بدن نہ گلے، جنازہ اس کی قبر پر پڑھ لینا چاہیے۔ حاصل کلام جو لڑکا لڑکی اپنی ماں کے پیٹ سے مردہ تولد ہو یا کافر یا منافق ہو تو اس کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ سورۃ توبہ پارہ دسویں میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۔ ترجمہ - اور نہ نماز جنازہ پڑھ اوپر ان کے جو مر جائیں ان میں سے کبھی تحقیق انہوں نے کفر کیا ساتھ اللہ تعالےٰ کے اور وہ بداعتقاد ہیں۔

مسئلہ :- جو کوئی اپنے والدین کے قصاص میں مارا جائے یا خودکشی کرے اس کا جنازہ بھی منع ہے

بعضے نامی مسلم مومن اپنے موہوں سداون
جو تڑیاں دانگ نہ پڑھن جنازہ ایویں دفن کرادن

نماز جنازہ طفل نابالغ نبیؐ نے آپ پڑھائی
کیتڑا جو فرزند نبیؐ توں انتقال آیا بھائی

جو نہ پڑھن نماز جنازہ اُپر نابالغ جانیں
مومن ہن خلاف شریعت چلن چال شیطانی

سدھے راہوں آپ بھلے ہور لوکاں بہت بھلایا
جو ٹھے مُٹھے کھان پچھے کیتاں دین ایمان ونجایا

ہور مسیب روایت کردا راوی ذکر سنایا
جنازہ ابوہریرہ پڑھیا طفل نابالغ آیا

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَلٰی صَبِیٍّ لَمْ یَعْمَلْ خَطِیْئَۃً قَطُّ - از مشکوٰۃ - حضرت ابوہریرہ نے نماز جنازہ پڑھی ایک نابالغ لڑکے پر جو بے گناہ تھا۔

ذکر تکبیرات نماز جنازہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ کَانَ یُکَبِّرُ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ سَبْعَ تَکْبِیْرَاتٍ ترجمہ - روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول مقبول نے کہی تھیں تکبیریں اوپر شہدا بدر کے سات بار

وَبَنِیْ ھَاشِمٍ خَمْسَ تَکْبِیْرَاتٍ ثُمَّ کَانَ اٰخِرُ صَلٰوتِہٖ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ اِلٰی اَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْیَا۔

ترجمہ - اور اوپر بنی ہاشم کے پانچ بار اور پھر تھی آخر نماز جنازہ آپ کی چار تکبیریں یہاں تک کہ آپ نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا۔

فائدہ :- جن حدیثوں میں سات یا پانچ یا زیادہ تکبیروں کا ذکر آیا ہے وہ سب حدیثیں منسوخ ہیں۔ اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنی چاہئیں، چنانچہ زید بن ارقمؓ سے روایت ہے یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ ۔ یعنی رسول اللہ چار تکبیریں فرماتے تھے اوپر نماز جنازہ ہماری کے۔ الغرض چار سے زیادہ نہ کہنی چاہئیں۔ از نفع

Marfat.com

بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نسائی۔

مسئلہ:۔ جنازہ پڑھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے اول نیت کرے۔ یعنی نیت کی میں نے نماز جنازہ کی چار تکبیر جنازہ فرض کفایہ ثناء واسطے اللہ تعالےٰ کے درود واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دعا واسطے حاضر میت کے منہ طرف کعبہ شریف کے (مقتدی ہو تو کہے پیچھے اس امام کے) اَللّٰہُ اَکْبَرُ دونوں ہاتھ کانوں تک لے جاکر زیر ناف باندھے اور پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ پھر تیسری تکبیر یعنی اللّٰہ اکبر کہہ کر پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔ اگر نابالغ لڑکا ہو تو پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔ اگر میت لڑکی ہو تو پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔ اور پھر چوتھی تکبیر اللّٰہ اکبر کہہ کر دائیں بائیں السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہہ کر فارغ ہو جاوے۔

فائدہ:۔ یہی ترکیب نماز جنازہ کی حدیث شریف سے ثابت ہے اور جو دعائیں لکھی گئی ہیں خود حضور پر نور نے پڑھی ہیں۔ اور تمام امت مرحومہ کو پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے سوائے فرقہ شیعہ کے۔

مسئلہ:۔ جس طرح ہر نیک و بد پر نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے سوائے کافر و مرتد کے اسی طرح نماز جماعت بھی ہر نیک و بد کے پیچھے جائز ہے جیسا کہ بیہقی نے حدیث بیان کیا ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ نماز جنازہ پڑھو اوپر ہر نیک و بد کے اور نماز جماعت پڑھو پیچھے ہر نیک و بد کے

حدیث دوم از بیہقی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ترجمہ:۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز جنازہ پڑھو تم اوپر ہر نیک و بد کے حدیث از طبرانی اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ترجمہ:۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت محمد رسول اللہ نے کہ نماز جنازہ پڑھو تم اوپر ہر ایک جو پڑھے کلمہ طیب۔

فائدہ:۔ فاسق و فاجر کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔ مگر امام نسفی نے لکھا ہے کہ منع سے مراد کراہت ہے مگر جب اس کا فسق اور بدعت حد سے زیادہ یعنی کفر تک پہنچ جاوے تو نماز پڑھنا اتفاقاً ناجائز ہے۔ الغرض جو شخص کھلم کھلا عمل کفر کا عامل ہو یعنی گناہ علانیہ کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔

مجلس ہشتم

یہ تین فصلوں پر مشتمل ہے

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا ○

ترجمہ:۔ (سوائے اس کے نہیں کہ چاہتا ہے اللہ تعالےٰ یہ کہ دور کرے پلیدی تم سے اور پاک کرے تم کو اے اہل بیت پاک کرنا ہر گناہ کی بات سے)۔ امام حسینؓ کے فضائل تو بیان ہو چکے ہیں مگر مختصر چند مسائل اب بھی لکھے جاتے ہیں ۔

فصل اوّل

امام حسینؓ کی پیدائش و کنیت و لقب

کنیت امام حسینؓ کی عبداللہ ہے اور لقب شہید وسبط صغریٰ و سید ہے ۔ اور آپ کی پیدائش مدینہ منورہ میں پانچ شعبان ۴ھ ہجری بروز سوموار ہوئی ۔ اور آپ چھ ماہ میں پیدا ہوئے ۔ کوئی لڑکا چھ ماہ کا زندہ نہیں رہا ۔ مگر امام حسینؓ اور حضرت یحییٰؑ ۔ بعد تولد ہونے امام حسینؓ کے حضرت محمد الرسول اللہ حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے ۔ اور اسماء بنت عمیسؓ کو فرمایا کہ لاؤ میرے فرزند کو ۔ پس وہ ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر لے آئی تو آنحضرت نے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر فرمائی ۔ اور فرمایا اے علیؓ اس کا نام کیا رکھا ہے ۔ عرض کی یا حضرت مجھے کیا مجال ہے کہ میں آپ کی اجازت کے سوا کوئی کام شروع کروں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس کا نام اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں ۔ چنانچہ جبرائیلؑ نازل ہوئے اور بعد سلام پروردگار کے عرض کی کہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ علی کرم اللہ وجہٗ آپ کے بھائی مثل ہارون کے ہیں ۔ اور ہارون کا ایک لڑکا تھا جس کا نام بشیر تھا ۔ اور آپ بھی اس کا نام بشیر رکھیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل علیہ السلام یہ نام عبرانی ہے ۔ اور ہم عربی ہیں ۔ جو تمام زبانوں سے بہتر زبان ہے ہم کس طرح اپنے بیٹے کا نام غیر عربی زبان میں رکھیں ۔ تو جبرائیل امین نے عرض کی کہ یا حضرت بشیر کو عربی زبان میں حُسین کہتے ہیں ۔ پس آپ کا نام حسین رکھا گیا اور بعد سات دن کے آپ کے عقیقہ کیا گیا اور ام فضل بنت حارث حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا ۔ اس سبب سے عبداللہ بن عباسؓ آپ کے دودھ شریک بھائی ہیں ۔ اور حضرت امام حسینؓ ناف سے لے کر پاؤں تک حضرت محمد الرسول اللہ کے مشابہ تھے حدیث شریف میں وارد ہے وَالْحُسَیْنُ اَشْبَہُ النَّبِیِّ کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ یعنی امام حسینؓ کا مبارک سینہ سے لے کر پاؤں تک حضرت محمدؐ کے مشابہ تھے ۔ اور آپ خوبصورت وسیرت خوش جمال تھے ۔ کہ اندھیری رات میں آپ کی پیشانی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی تھی ۔ جہاں بیٹھے ہوتے معلوم ہو جاتے تھے

وَعَنْ یَعْلٰی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ ۔

ترمذی روایت ہے یعلی بن مرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں ۔ دوست رکھتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو جو دوست رکھتا ہے حسینؓ کو ۔ اور سبط اسباط یعنی اولاد اس کی بہت ہوگی اور سبط کے معنی فرزند کا فرزند ہے ۔ اور سبط صغریٰ سے مراد چھوٹا فرزند ہے ۔

فائدہ :۔ کہا ملا قاری نے گویا آنحضرتؐ نے نور نبوۃ سے معلوم کر لیا تھا کہ بعد میرے آوے گی ایک قوم جو شہید

کرے گی ان کو - اس واسطے فرمایا کہ دوست حسینؓ کا میرا دوست ہے - اور دشمن حسینؓ کا میرا دشمن ہے

مسئلہ :- شواہد نبوۃ میں لکھا ہے کہ ایک روز رسول خدا نے امام حسینؓ کو دائیں زانو اور اپنے بیٹے ابراہیم کو بائیں زانو پر بٹھایا ہوا تھا - اور اس حال میں جبرئیل آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کے پاس اللہ تعالے ان دونوں صاحبزادوں کو نہیں رہنے دے گا - ان میں سے ایک رہنے دے گا - جس کو آپ چاہیں رکھ لیں - تو حضورؐ نے فرمایا کہ اگر حسینؓ نہ رہا تو میرا اور علیؓ اور فاطمہؓ کا دل غمگین ہوگا - اگر میرا بیٹا ابراہیم نہ رہا تو میری جان پر صدمہ گذریگا پس میں نہیں چاہتا کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ زہرا کو رنج پہنچے - بعدہٗ تین دن کے بعد حضرت ابراہیم انتقال فرما گئے - اس وقت آپ کے شاہزادے کی عمر ڈیڑھ سال کی تھی - الغرض آپ نے اُس کو غسل کفن دے کر جنازہ کر کے جنت البقیع میں دفن کر دیا - پھر اس کے بعد ایک دن امام حسینؓ آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اَهْلًا وَّمَرْحَبًا بِمَا فَدَيْتُهُ يَا بِنِي جیو آیاں جو ساتھ اس کے قربان کیا میں نے بیٹے اپنے کو - اور امام حسینؓ کو گلے لگایا اور سینہ سے لگا لیا -

مسئلہ :- کشف المحجوب میں ہے کہ ایک دن حضرت عمر فاروقؓ رسول مقبولؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت امام حسینؓ حضور پر نور کی پشت مبارک پر سوار ہیں - اور حضورؐ زانو کے بل چلتے ہیں - اور ایک رسی بطور لگام حضور نے اپنے دہن مبارک میں لی ہوئی ہے - اور رسی کا دوسرا سرا حضرت امام حسینؓ نے پکڑا ہوا ہے اور ہانکتے ہیں - تو حضرت عمر فاروق نے عرض کی کہ اسواری کیا اچھی ہے - تو حضورؐ نے فرمایا اسوار بھی اچھا ہے -

فصل دوم

در ذکر سخاوت حضرت حسینؓ

کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ ایک شخص امام حسینؓ کی خدمت میں حاضر ہوا - اور عرض کی کہ میں بہت ہی محتاج ہوں اور عیال دار ہوں اور قرضائی بھی ہوں - امام صاحب نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ - اتنے میں پانچ توڑے دیناروں کے امیر معاویہؓ کی طرف سے آئے تو حضرت امام صاحب نے وہ پانچوں توڑے اس سوالی کو دے دیئے - اور فرمایا کہ تجھے انتظار میں تکلیف تو ہوئی ہوگی معاف کرنا -

مسئلہ :- بہت سی کتابوں میں آیا ہے کہ امام حسینؓ نے ایک ہزار غلام اپنے ہاتھوں سے کما کر خرید کر کے آزاد کیا تھا -

فصل سوم

در ذکر عبادت و حلم امام حسینؓ در نظم

فصل خطاب کتاب دے اندر راوی ذکر لیایا — مہمان نوازی کارن حضرت کھانا خوب پکایا
خادم تائیں آکھیا جلدی سالن گرم لیائیں — خدمت کرو مہماناں سندی جلدی دیر نہ لائیں
خادم گوشت گرم پیالہ بھر کر جلد لیایا — سر پر امام حسینؓ اتفاقاً پیالہ ٹٹ سدھایا

Marfat.com

پوشاک ویرانہ تے سر جلیا حضرت خفگی آئی — ادب سکھاون کارن حضرت طرف غلام ڈٹھائی
وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ پڑھ کر عرض غلام سنائی — امام کہیا میں غصے اپنے کارن روکیا بھائی
پھیر غلام نے وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ پڑھیا چائیں — یعنی بندیاں ربدیاں صفت جو کردے معاف خطائیں
کہیا امام معاف کیتا میں لواں نہ بدلہ کائی! — وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ پڑھ آیت غلام سنائی
اللہ صاحب دوست رکھے احسان کنندیاں تائیں — جو غصے اپنے رد کن لوکاں کرن معاف خطائیں
آزاد کیتا میں تیرے تائیں امام حسینؓ بتایا — اس تھیں ودھ نہ نظر میری وچ نیک عمل کوئی آیا
حسن جمال حسینؓ دلی دا سوہنا یوسف پیارا — وانگ یعقوب محبت اندر پاک رسولؐ سوہارا
مکھ چھپاون پردہ پاون جھکن خوش رخساراں — نال نصیب زیارت ہووے خویش قریبیاں یاراں
جیویں رسول خدا دے تائیں اپنی امت پیاری — تویں پیار حسینؓ شاہزادے کارن امت ساری
حسینؓ نے چالی سالاں اندر نہ ہک نماز قضا ئی — ہن بعضے بنن محب حسینی پڑھن نماز نہ کائی

فائدہ :۔ حضرت امام حسینؓ اس قدر عبادت کرتے تھے کہ بسبب رات کے جاگنے کے آپ کا رنگ مبارک زرد ہوگیا تھا۔ اور آنکھیں رونے کے سبب سے بے رونق ہوگئی تھیں۔ اور پیشانی مبارک پر کثرت سجود سے محراب پڑگئے تھے اور نماز میں زیادہ قیام کے سبب پاؤں پر ورم ہوگیا تھا۔ اور ہر ماہ میں آپ اتنے روزے رکھتے تھے جن کو ایام بیض کہتے ہیں۔ یعنی ہر ماہ کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں روزے رکھتے تھے۔ جیسا کہ حضرت آدم نے روزے رکھے۔ اور ماہ محرم الحرام میں پہلی تاریخ سے لے کر دسویں تک روزے رکھتے۔ اور کثرت سے نفل پڑھتے تھے۔ اور خاص دن عاشورہ کے دہ کام کرتے جو دس کام سنت ہیں جن کا ذکر مجلس اول فصل دوم میں ہو چکا ہے

ہن جو بنن محب حسینی سن توں میرے بھائی — نفل نوافل روزیاں سندا نام نہ لیندا کائی
دہ دن ماہ محرم سندے پٹن وچ گذارن ؛ — جیہڑے کم یزید نے کیتے اونویں نقل اُتارن
جویں یزیدیاں ہکساں اوپر ٹنگے سر اماماں — اونویں علم نکال وکھاون ایہ بھی لوکاں عاماں

چنانچہ تذکرۃ الطہرین میں جو اہل شیعہ کی معتبر کتاب ہے صفحہ دو سو میں لکھا ہے کہ جب دمشق میں یزید کی فوج امامین کے سر مبارک لائے تو وہ تمام علموں پر کھڑے کئے ہوئے تھے۔ حاصل کلام کہ علم کا نکالنا فعل یزیدی ہے

فائدہ :۔ لباس سیاہ پہننا ماہ محرم میں اور ماتم کرنا بھی سنت یزیدی ہے جیسا کہ تذکرۃ الطہرین میں صفحہ ۲۰۳ دو سو تین سے لے کر صفحہ ۲۰۵ دو سو پانچ تک ہندہ یزید کی بیوی سے روایت ہے۔ کہ ہندہ نے کہا ہے کہ جب سر مبارک امام حسینؓ ہمارے گھر میں رکھا گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دروازہ جنت کا کھلا ہے اور تمام اقربا امام حسینؓ کی ملاقات کو آئے ہیں اور ہر ایک نے اپنا اپنا نام جتایا کہ اے حسین میں تیرا چچا ہوں اور کسی نے کہا کہ میں تیرا بھائی ہوں۔ علی ھذا القیاس۔ امام مظلوم کے سر مبارک سے نور کے شعلے نکل کر آسمان کی طرف چڑھتے تھے۔ اور جب میں خواب سے بیدار ہوئی تو مجھے خوف آیا تو میں نے جلدی سے یزید کو تلاش کیا تو وہ اپنے بستر پر نہیں تھا۔ جب میں نے آگے دیکھا تو ایک اندھیری کوٹھڑی میں ماتم کر رہا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نے کیا کیا۔ مجھے حسینؓ سے کیا کام تھا۔ جب میں نے اپنا خواب ظاہر کیا تو یزید نے صبح سویرے سب اہلبیت کو بلایا اور کہا کہ جو کچھ ہونا تھا ہوگیا۔ اب تمہاری کیا خواہش ہے۔ اور جو کچھ کہو گے اب میں اس پر عمل کروں گا۔ تب اہل بیت نے کہا کہ اب ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم جی بھر کر امام حسینؓ پر ماتم کریں تو یزید نے کہا قَالَ فَعَلُوْا مَا بَدَا لَکُمْ یعنی جو کچھ تمہارا جی چاہے کرو۔ اب تم کو ہر طرح سے امداد ملے گی۔ چنانچہ

Marfat.com

یزید نے بہت سے مکان خالی کرا دیئے اور تمام شہر دمشق میں حکم دیا کہ سیاہ لباس پہن کر سات دن تک خوب ماتم کرد ۔ تو سب نے سات دن سیاہ لباس پہن کر خوب ماتم کیا ۔ اور آٹھویں دن اہل بیت کو مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا حاصل کلام ان تین کاموں کی بناء پہلے سب سے یزید ہی نے شروع کی ہے ۔ مثلاً علم نکالنا اور سیاہ لباس پہننا اور ماتم کرنا اگر ان کاموں کے کرنے میں ثواب ہے تو مبارک ہو یزید کو جس نے اس کار خیر کی بنیاد رکھی ہے ۔ اور یہ تینوں کام سنت یزید کی ہے ۔ اس واسطے تمام اہل سنت والجماعت کو ان کاموں سے نفرت ہے کہ یزید کی سنت کو یزید کے دوست ہی ادا کریں اور تمام مسلمانوں کو اللہ عزوجل اپنے فضل وکرم سے ان فعلوں سے بچائے آمین ثم آمین ۔

مجلس نہم

(اور یہ مجلس چوں فصلوں اور چند حکایات عجائبات پر مشتمل ہے)

فصل اول

در بیان پیشین گوئیاں آنحضرت در حق امام حسینؓ

پیشین گوئی اول ۔ عن ام الفضل بنت الحارث انہا علی رسول اللہ فقالت یا رسول اللہ انی رأیت حلما منکرا لیلۃ قال وما ہو قالت انہ شدید قال وما ہو قالت رأیت کان قطعۃ من مدت وضعت فی حجری ۔

ترجمہ ۔ ام فضلؓ سے روایت ہے کہ داخل ہوئی وہ اوپر رسول خدا کے اور عرض کی اس نے کہ یا رسول اللہ تحقیق دیکھا ہے میں نے ایک خواب بہت برا ۔ آج رات فرمایا رسول اللہ نے کیا ہے وہ خواب اس نے عرض کی یا رسول اللہ تحقیق وہ سخت ہے یعنی دیکھا میں نے گویا ایک ٹکڑا ہے جسم مبارک آپ کے سے گرا ہے بیچ گود میری کے

فقال رسول اللہ رأیت خیرا تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک فولدت فاطمۃ الحسین فکان فی حجری ۔

ترجمہ ۔ پس فرمایا آپ نے دیکھا ہے تو نے اے ام فضل بہتر چیز کو یعنی پیدا ہوگا فاطمہ کے گھر ایک لڑکا وہ ہوگا بیچ گود تیری کے ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۔ پس پیدا ہوئے حسینؓ اور تھا بیچ گود میری کے کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فدخلت یوما علی رسول اللہ فوضعتہ فی حجرہ ثم کانت منی التفاتۃ فاذا عینا رسول اللہ تہریقان الدموع قالت فقلت یا نبی اللہ بابی انت وامی مالک قال اتانی جبرائیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ہذا فقلت ہذا قال نعم واتانی بتربۃ من تربتہ حمراء ۔

ترجمہ جیسا کہ کہا تھا رسول خدا نے پس داخل ہوئی میں اوسی دن اوپر رسول خدا کے پس رکھا آپ نے حسینؓ بیٹے فاطمہؓ کو بیچ گود میری کے ۔ اور پھر التفات کرتے تھے یعنی کبھی میری طرف دیکھتے تھے اور کبھی حسینؓ کی طرف دیکھتے تھے ۔ اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھیں ۔ پس عرض کیا ام فضلؓ نے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا ہوا آپ کو

Marfat.com

کہ آپ روتے ہیں۔ فرمایا خبر دی مجھ کو جبرائیلؑ نے کہ تحقیق بہت قریب ہے کہ شہید کرے گی امت میری اس بیٹے میرے کو پس عرض کی میں نے اس لڑکے کو، فرمایا ہاں۔ اور فرمایا کہ لایا ہے میرے پاس جبرائیل علیہ السلام ایک مٹھ مٹی سُرخ کی یعنی اس جگہ کی جس جگہ امام حسین شہید ہوگا

فائدہ :۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام واقعات کربلا معلّی سے واقف کر دیا تھا یعنی جو کچھ مصیبتیں امام حسینؓ کے پیش آنے والی تھیں بلکہ جس وقت اور روز اور جگہ پر امام حسین نے جام شہادت پینا تھا اور جس شخص کے ہاتھ سے پینا تھا یعنی قاتل امام حسینؓ کا سب کچھ حضور پاکؐ کو معلوم تھا بسبب اتنی واقفیت ہونے کے پھر آپ نے جزع فزع بےصبری نہیں کی سوائے آنسو جاری ہونے کے۔ اور یہی حالات تمام حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو بھی معلوم تھے۔ مگر ہر ایک صاحب نے اس مصیبت پر صبر کیا اور وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ کے مصداق بنے۔ یعنی اور اللہ صبر کرنیوالوں کا دوست ہے۔ اور ہر ایک کو صبر کرنے کی تلقین کرتے رہے اور مصیبت پر منہ سر سینہ پیٹنے سے منع کرتے رہے۔ جیسا کہ فرمایا لیس منا حلق وسلق وخرق۔ یعنی میری امت سے وہ شخص جو وقت مصیبت کے اپنا گلا نوچے اور دہن کرے یعنی خلاف شریعت الفاظ اپنے منہ سے کہے اور اپنا کپڑا پھاڑ کے اور منہ سر سینہ پیٹے۔

پیشین گوئی (۲)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضور پر نور مجھ کو ایک مٹھی خاک کی دی۔ اور فرمایا کہ جب یہ مٹی سُرخ ہو جائے گی تب امام حسینؓ شہید کئے جائیں گے۔ کہا ام سلمہؓ نے کہ وہ مٹی میں نے ایک شیشی میں بند کر کے رکھ لی۔ اور روزمرہ میں اس مٹی کو دیکھتی تھی، ایک دن میں نے اس شیشی کو دیکھا تو وہ مثل خون کے ہوگئی تھی۔ تو میں نے لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اسی دن امام حسین کو شہادت ملی۔ نقل از احمد حنبلؒ

نظم

پیشین گوئی (۳)

عید دیہاڑے سبھناں لڑکیاں عجب پوشاکاں لائیاں
یا حضرت اج ساریاں لڑکیاں نویں لباس بنائے
تاں فورا جبرائیل فرشتہ کیتا رب روانہ
دو کرتے رب عرشوں بھیجے زرد تے سُرخ چھپائی
زرد پسند حسن نے کیتا سُرخ حسین لیائے
حضرت فاطمہؓ حیدر دونوں راضی راضی تھیون
تاں فورا جبریل دھی نے ادبوں عرض سنائی
حضرت حسنؓ شہادت زہردں پادے سبط کبیرا
کربلا اندر جاناں کربل ہون کسیدن واللہ
تیراں بارش دشمن بارش دانگوں کرسن جانی
تاں حضرت علی تے فاطمہ تائیں سد نبی بلگائے
عرض سنائی علی تے فاطمہؓ ادبوں حال تمامے
فرمایا اُس دن نہیں ہوساں نہ تُسیں مردانے

حسن حسینؓ بھی نانے اگے عرضاں یوں سنائیاں
ساڈے پائے اتے پرانے میلے کپڑے آئے
حسن حسین شاہزادیاں تائیں دیہہ لباس شہانہ
آکھیا کر دو پسند جو چاہو جبرائیل زبانی
ناں خوشی دے چاہیں جائیں دوہاں کرتے پائے
شاہزادیاں پوشاکاں پایاں شالہ جم جم جیون
یا حضرت اک زہرے تک قتل شہادت پائی
امام حسینؓ شہادت قتلوں پاوے سبط صغیرا
چار چوفیرا دشمناں گھیرنا وچ حسینؓ اکلا
جسم حسینؓ ولی دا تیروں چھاننی وانگ چھپانی
شہید شہزادے دوویں ہوسن اندر کیہے زمانے
کون زمانہ ہوسی جدا یہہ ہون شہید نمانے
تاں صبر جمیل کمایا سبھناں سُن کر حکم ربانے

نہ منہ سر سینہ پٹیا کسے نہ ہرگز ماتم کیتا — حضرت علیؓ تے فاطمہؓ سن کر صبر پیالہ پیتا
جتنا درد علیؓ تے فاطمہؓ حسن حسینؓ نوں بھائی — اتنا درد نہ ہور کسے نوں جانے سب لوکائی
جد حضرت علیؓ تے فاطمہؓ سن کر صبر پیالے پیتے — نہ منہ سر سینہ پٹیا تے نہ وین سیاپے کیتے
اوہ کیہڑا دردی درداں والا جیہا اج چنگیرا — جیہنوں حضرت علی تے فاطمہ نالوں درد ودھیرا
ایہ سب فریبی ٹولا نال فریباں خلق پھٹائی — منہ سر سینہ پٹن کھاون حلوے گوشت بھائی
اس جھوٹھے مٹھے کھادن بدلے لوکاں دین ونجایا — قسم خدا دی جھوٹھ نہیں ایہہ اکھیں دیکھ ازمایا

پیشین گوئی (۴)

ابو نعیم یحییٰ حضرمی روایت کرتے ہیں اَنَّہٗ سَافَرَ مَعَ عَلِیٍّ اِلٰی صِفِّیْنَ فَلَمَّا حَاذَا نِیْنَوٰی فَاَوْاَصْبِرًا اَبَا عَبْدُ اللّٰہِ -

ترجمہ - کہ تحقیق سفر کیا ہم نے ساتھ علی کرم اللہ وجہہ کے طرف جنگ صفین کے پس جب ہم برابر آئے شہر نینوی کے تو حضرت علی نے اپنے آپ کو فرمایا صبر کر اے باپ حسینؓ کے تو یحییٰ نے عرض کی یا حضرت آپ کیا فرما رہے ہیں، تو حضرت علیؓ نے کہا مجھے حضرت رسول مقبول نے فرمایا تھا کہ حضرت حسینؓ اس نہر فرات کے کنارے شہادت پائیں گے اب وہ جگہ دیکھ کر مجھے وہ واقعہ یاد آیا -

پیشین گوئی - ۵ -

نظم

میرے دل بے صبری کیتی جد اوہ ڈٹھیاں جائیں — پھر ایہہ کیا اے باپ حسینؓ دے صبر جمیل کمائیں
ابو نعیم کہیا اک ساڈوں صالح مرد بتائے — قبر حسین دی جگہ اوپر اسیں نال علیؓ دے آئے
شاہ علیؓ فرمایا ایتھے بہسن اٹھ انہاندے — ایہو جاگہ جتھے ہوسن تنبو اپنے لاندے
ایس جگہ پر آل نبیؐ دی خون ہوون گے جاری — چند جیہے مہتاب شہزادے ہوسن خون غراری
آل رسول اللہ دی اوپر ظلم اجیہا ہوسی — زمین اسمان اونہاندے غم تھیں لہو ہنجو روسی

فصل دوم

در بیان عداوت یزید پلید با امام حسین در سہ وجہ است

وجہ اول - جو درمیان بنی ہاشم و بنی اُمیہ واقعہ ہوئی، اس کا مختصر قصہ اس طرح ہے کہ عبدالمناف کے چار لڑکے تھے جن میں سے دو جوڑے تھے یعنی ہاشم اور عبدالشمس اور دونوں صاحبزادوں کی پیشانی جڑی ہوئی تھی ہر چند جدا کرنے کی کوشش کی گئی مگر جدا نہ ہو سکی آخر تلوار سے چیر کر دونوں صاحبزادوں کی پیشانی جدا کی گئی - جب یہ بات دانشمند عقلمند دانا عرب میں گئی یعنی سنی تو داناؤں نے کہا کہ بہتر تھا کہ ہر دو صاحبزادوں کی پیشانیاں سوائے تلوار کے کسی اور چیز سے جدا کر دی جاتیں - کیونکہ یہ بدشگون ہے - اب اس کا یہ اثر ظاہر ہو گی کہ ہاشم اور عبدالشمس کی اولاد میں ہمیشہ تا قیامت عداوت رہے گی اور ان ہر دو فریق کے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی - چنانچہ اسی طرح واقعات بنی ہاشم اور بنی عبدالشمس یا امیہ میں اوّل اسلام اور بعد اسلام کے گذرتے چلے آئے ہیں جو کہ اظہر من الشمس ہیں - یعنی حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہؓ

Marfat.com

ے درمیان میں بھی یہی واقعہ ظہور میں آیا اور بعد اس کے یزید پلید اور امام حسینؓ کے درمیان میں یہی واقعہ ظہور ہوا۔ اگر مفصل
یکھنا ہو تو خلافت بنی امیہ و خلافت عباسیہ میں دیکھو لکھتے ہیں کہ جب خلافت بنی اُمیہ کا دوران ختم اور خلافت بنی
عباسیہ کا دوران شروع ہوا تو عباسیوں نے بنی اُمیہ کی قبروں کو کھود کر ان کی ہڈیوں کو قبروں سے نکال کر آتش میں جلانا
شروع کیا۔ بسبب عداوت بنی امیہ کے۔

وجہ دوم عداوت یزید

عبداللہ بن زبیرؓ ایک خوبصورت عورت رکھتا تھا۔ جب اس کی خبر یزید کو پہنچی تو یزید اس پر عاشق ہوگیا۔ اور کسی
ر و فریب سے عبداللہ بن زبیرؓ سے طلاق دلوادی۔ اور بعد اس کے ملک شام سے موسیٰ اشعری کو اپنا وکیل کر کے اس مطلقہ
عورت کی طرف نکاح کی درخواست کرنے کے واسطے بھیجا۔ راستے میں موسیٰ اشعریؓ سے عبداللہ بن عمر کی ملاقات کی۔ تو
عبداللہ نے موسیٰ اشعری سے حال دریافت کیا تو موسیٰ اشعری نے کہا کہ میں یزید کی وکالت کو مطلقہ ابن زبیر کے پاس جا
رہا ہوں۔ تو عبداللہ نے کہا کہ اگر وہ مطلقہ یزید کو پسند نہ کرے تو میری طرف سے درخواست نکاح کر دینا۔ اس کے
بعد راستے میں حضرت امام حسینؓ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے موسیٰ اشعری کہاں جا رہے ہو۔ تو اس نے تمام
ماجرا اپنے سفر کا بیان کیا تو امام حسین نے فرمایا کہ اے موسیٰ اشعری اگر وہ مطلقہ عورت ان دونوں کو پسند نہ کرے تو میری
طرف سے درخواست نکاح کر دینا۔

القصہ جب وہ وکیل اس عورت مطلقہ کے پاس پہنچا تو کنایہ طور پر کچھ گفتگو شروع کی تب اس مطلقہ عورت نے
کہا کہ کنایہ چھوڑو۔ صاف طور پر جو کہنا ہے کہو۔ تب موسیٰ اشعری نے کہا کہ چار آدمی تیرے نکاح کے خواہش مند ہیں جس کو چاہو
قبول کرو۔ اس عورت نے کہا وہ چار کون کون ہیں۔ اس نے کہا اول تو میں ہوں۔ دوسرا یزید بن امیر معاویہؓ ہے۔ تیسرا عبداللہ
بن عمرؓ ہے اور چوتھا امام حسینؓ بن علیؓ ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں جوان ہوں اور ابن زبیرؓ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور
میں اکیلا رہنا پسند نہیں کرتی میں خاوند کی تلاش میں ہوں اور خواہش بھی ضرور رکھتی ہوں۔ مگر تو اے موسیٰ اشعری بوڑھا آدمی
ہے اور میں چونکہ جوان ہوں اس واسطے تیری میری مناسبت نہیں ہوسکتی تو اس طمع سے باز آ۔ اور میں تم کو اپنا اصلاح گیر
بناتی ہوں۔ موسیٰ اشعری نے کہا کہ میں تو اپنے ارادہ سے باز آگیا ہوں۔ اب فرماؤ جو کچھ میرے خیال میں آیا عرض کر دوں گا
اس عورت نے کہا اے موسیٰ اشعری ان تینوں آدمیوں میں سے تیرے خیال میں میرے لئے کون سا آدمی بہتر ہے۔ موسیٰ نے کہا
ہر ایک کا مفصل حال اور اوصاف بیان کر دیتا ہوں جس کو تو اپنے نکاح کے لائق سمجھے گی اس سے اپنا نکاح کر لینا۔ اگر تم بادشاہی
اور مرتبہ اور عیش و عشرت اور لذت دنیا چاہتی ہو تو یزید کو اختیار کرو۔ اور اگر جوان آدمی اور زاہد اور خوبصورت متقی
مرد چاہتی ہو تو عبداللہ بن عمرؓ کو اختیار کرو۔ اگر دنیا میں سوہنا خلق اور پرہیزگاری اور پاکیزگی اور آخرت کی نجات ہر قسم کے
عذاب سے اور درجات جنت اور ہم نشینی زہرا فاطمہؓ اور اہلبیت رضوان میں شامل ہونا چاہتی ہو تو امام حسینؓ کے ساتھ
نکاح کرو تو اس عورت مطلقہ ابن زبیرؓ نے چند عرصہ فکر کرنے کے بعد کہا کہ مال دنیا فانی ہونے والا ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ
نے مجھے دیا ہے میری تمام عمر کے واسطے کافی ہے۔ اور جوانی اور خوبصورتی بھی بھوک یا بیماری کے آنے سے دور ہو جاتی ہے
مگر خدمت اہل بیت کی موجب دولت جاودانی و نیک بختی دنیا و آخرت کی ہے۔ اے موسیٰ اشعری میں نے اپنے
نکاح کے لئے حضرت امام حسینؓ کو پسند کر لیا ہے۔ بیت

آں بندہ کہ خدمت او اختیار کرد   او را خدا اور دو جہاں بختیار کرد

Marfat.com

وہ آدمی کے جو خدمت اس کی کو پسند کرے ۔ اس کو اللہ تعالے دو جہان میں صاحب نصیب کرے

پس جب یہ خبر نکاح مطلقہ ابن زبیر کی یزید پلید کو ملک شام میں پہنچی تو امام حسین کا دشمن ہوگیا ۔ اور عداوت بڑھ گئی ۔ اور کہنے لگے کہ میں نے چند مکر و فریب کر کے ابن زبیر سے طلاق دلوائی تھی اور یہ کوشش میری اپنے واسطے تھی اور اب امام حسینؓ نے اس کے ساتھ کیوں نکاح کر لیا ۔ پس یزید پلید نے اب امام حسینؓ کی ہلاکت کے واسطے کمر باندھ لی تاکہ ابن زبیر کی مطلقہ عورت کے ساتھ پھر نکاح کرے ۔ اور یہی سبب تھا امام حسینؓ کو میدان کربلا میں پیاسہ شہید کرنے کا

تیسری وجہ عداوت یزیدکی :۔

اور یہ بات یاد رہے کہ ابتدا سے لے کر فاسقوں بدکاروں ، فاجروں کی عداوت نیکو کاروں ۔ مخلص ۔ پرہیزگاروں کے ساتھ چلی آئی ہے ۔ مثلاً قابیل کی عداوت ہابیل کے ساتھ اور فرعون قارون کی عداوت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اور ابو جہل کی عداوت تھی حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۔ الغرض قیامت تک یہی حال رہے گا کہ بدکار لوگ نیک لوگوں کے دشمن ہیں ۔ یہی مثال تھی یزید اور امام حسینؓ کی ۔ کیونکہ یزید تارک جماعت شراب خور اور داہڑی مون اور چسپنپٹ شطرنج نرد وغیرہ کا کھڈاری اور خلاف شریعت چلنے والا تھا ۔ اور امام حسین چونکہ پورے پابند شریعت متقی ۔ پرہیزگار اور قانون محمدی پر چلنے والے تھے ۔ اس واسطے یزید کی بیعت سے آپ نے انکار کیا اور اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے واسطے کربلا معلیٰ میں شہید ہوئے ۔

جو اہلبیت محبت دعویٰ صرف زبانی کرے
چونپٹ تاش کھڈاری جمعہ جماعت نماز نہ پڑھے

ایہ جان یزیدی ٹولا سارے دعویٰ کوڑ سودائیاں
مچھاں وانگ پھوڑاں سر پر بودے وانگ عیسائیاں

ستھرے شاہی وانگو ساریاں داہڑیاں رگڑھنائیاں
بھنگی چرسی ہور شرابی رل گھوٹن مردائیاں

دعویٰ اہل البیت محبت کم یزیدی سارے
اے مومن بھائیو اونہاں کولوں رہنا سدا کنارے

دنیا اندر جو کسے دے نال محبت پائے
روز قیامت نال اسیدے اسنوں رب اٹھائے

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ حضرت نے فرمایا
جو کسے ریس کریسی اُس سنگ جاسی حشر اٹھایا

دعویٰ اہل البیت محبت مسجد قدم نہ پاون
اوہ جان یزیدی ٹولا جادیں سید نال سدا ون

فائدہ :۔ حاصل کلام امام حسینؓ نے یزید کی بیعت اس واسطے نہیں کی تھی کہ وہ فاسق فاجر تھا جیسا کہ شہادتین میں آتا ہے ۔ سَبَبُهُمَا اَنَّهٗ لَمَّا تَمَلَّكَ يَزِيْدُ وَتَسَلَّطَ وَ ذٰلِكَ رَجَبَ سَنَةَ سِتِّيْنَ بِدِمَشْقَ كَتَبَ اِلَى الْاَقَالِيْمِ الْاُخْرٰى بِالْبَيْعَةِ لَهٗ وَ كَتَبَ اِلٰى عَامِلِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ اَنْ يَّاخُذَ الْبَيْعَةَ مِنَ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ فَامْتَنَعَ الْحُسَيْنُ مِنْ بَيْعَتِهٖ لِاَنَّهٗ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ وَتَارِكَ الصَّلٰوةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ وَظَالِمٌ

ترجمہ ۔ سبب شہادت امام حسینؓ کا یہ ہے کہ جب امیر معاویہؓ نے وفات پائی تو یزید بن معاویہ تخت نشین ہوا اور یہ واقعہ سنہ ۶۰ ہجری ماہ رجب شہر دمشق میں ہوا ۔ اور یزید نے تمام ملکوں کے حاکموں کو لکھا کہ تمام آدمیوں سے میری بیعت لو ۔ اور مدینہ منورہ کے حاکم ولید بن عقبہ جو کہ صحابی رسول خدا اور نیک صالح آدمی تھا اس کو بھی لکھا کہ میری بیعت تمام لوگوں اور امام حسین سے لے ۔ جب حکم نامہ یزید کا مدینہ منورہ میں ولید بن عقبہ حاکم کے پاس آیا تو اس نے مروان سے مشورہ لیا کہ اس کام کو کس طرح سے کرنا چاہیئے ۔ مروان چونکہ دراصل پکا شیطان تھا اس واسطے اس نے یہ مشورہ

Marfat.com

دیا۔ کہ اے ولید سب سے پہلے امام حسینؓ اور عبدالرحمٰن بن صدیق اکبرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے یزید کی بیعت کی درخواست کرو۔ اگر یہ چاروں صاحب بیعت یزید اختیار کر لیں تو بہتر ورنہ ان چاروں کو قتل کر دے تاکہ سب لوگ ڈر جائیں۔ اور پھر کوئی بھی یزید کی بیعت سے انکار نہیں کرے گا۔ مروان خبیث کی یہ رائے سُن کر ولید بن عقبہ حاکم مدینہ نے کہا استغفراللہ میں ان بزرگ ہستیوں کو قتل کر کے اپنا روسیاہ کروں۔ کیونکہ وہ اہل بیت کا قدردان تھا اس لئے اس کو یہ بات اچھی نہ لگی۔ اور امام حسین کو ولیدؓ نے بلوایا۔ تو امام حسینؓ بمع اپنے غلام اور موالی کے ولیدؓ کے پاس گئے اور اور سب کو دروازہ پر چھوڑ کر تنہا اندر ولیدؓ کے پاس تشریف لے گئے ولید نے دروازہ پر آکر آپ کا استقبال کیا اور بڑی عزت سے اپنی مسند پر آپ کو بٹھایا۔ اور نامہ یزید کا آپ کے پیش کر دیا۔ حضرت امام صاحب نے فرمایا کہ کل دن جمعہ کا ہے جب امیر معاویہ کا انتقال اور یزید کی تخت نشینی کا علم ہر خاص و عام کو ہو جائے گا تو اس کے بعد علی الاعلان جو کچھ کہنا ہوگا کہا جائے گا۔ ولیدؓ نے عرض کی کہ آپ کا فرمان دل و جان سے مجھے منظور ہے۔ پھر امام حسینؓ جلدی سے اپنے مکان کی طرف چلے گئے۔ لکھتے ہیں کہ جب امام حسینؓ ولید کے پاس آئے تو مروان نے چپکے سے ولید کو کہا کہ اے ولید اگر تو نے اس وقت بیعت امام حسینؓ سے نہ لی اور رخصت ہو کر چلے گئے تو پھر قابو نہیں آئیں گے۔ میری تو یہی رائے ہے کہ اگر بیعت منظور کریں تو بہتر ورنہ ان سب کو قید کرو۔ جب تک بیعت نہ کریں۔ اور اگر پھر بھی بیعت سے انکار کریں تو سب کو قتل کرو۔ اور اس کام کرنے سے یزید تم پر بڑا خوش ہوگا۔ اور تمہارا مرتبہ اور رتبہ زیادہ کر دے گا۔ ولیدؓ نے کہا وَیْلَکَ یَا مَرْوَانَ۔ یعنی افسوس ہے اوپر تیرے اے مروان اے دشمن خدا۔ اگر مجھ کو تمام جہان کی بادشاہی بھی ملے تو بھی میں اس کام کے کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ مروان خاموش ہو گیا۔ اور صبح کو جمعہ کا دن تھا۔ تمام خاص و عام کو امیر معاویہ کے انتقال کی اور یزید کی تخت نشینی کا علم ہو گیا۔ اور یہ خبر مشہور ہوئی۔ تو امام صاحب نے بعد نماز جمعہ منبر پر کھڑے ہو کر اعلان کیا اور فرمایا کہ ہم کو دنیا اور حکومت دنیا کی کوئی نہیں مگر یزید سے ہم ہرگز بیعت نہیں کر سکتے کیونکہ وہ شراب پیتا ہے اور بے نماز تارک جمعہ جماعت اور فاسق اور فاجر بدکار ظالم اور بے حیا ہے۔ اور ہم اہل بیت آل رسولؐ پاک ہیں جن کے حق میں اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۝

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے کہ اللہ یہ کہ لے جاوے تم میں سے پلیدی کو اے اہل بیت رسول خداؐ کے اور پاک کرے تم کو پاک کرنا۔ اس واسطے ہم اُس کی بیعت نہیں کریں گے۔

مسئلہ:۔ اس آیت شریف اور امام صاحب کی زبان پاک سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ بے نماز تارک جمعہ جماعت، زانی، شرابی، ظالم، چوپٹ، نرد، شطرنج کے کھلاڑی اور دن رات بیہودہ گوئی میں مشغول رہنے والے اور نیک کاموں سے ہمیشہ دُور رہنے والے اور بُرے کاموں میں ہمیشہ مشغول رہنے والے سب یزیدی جماعت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حکموں کی تعمیل کرنے والے قرآن مجید کی تلاوت کرنیوالے اور اس پر عمل کرنیوالے اور اس کے حلال کو حلال جاننے والے۔ اور اس کے حرام کو حرام جاننے والے اور بُرے کاموں سے اجتناب کرنیوالے یعنی دُور رہنے والے پرہیزگار جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۝

ترجمہ:۔ یعنی نزدیک اللہ تعالےٰ کے وہ لوگ بہتر ہیں جو پرہیزگاری کرتے ہیں سب بعد اہل بیت ہیں۔

Marfat.com

فصل سوم

امام حسینؓ کا مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو جانا اور کوفی شیعہ کا خط لکھنا اور امام حسینؓ کا مسلمؓ کو روانہ کرنا

وَخَرَجَ حُسَيْنٌ اِلٰى مَكَّةَ :- یعنی نکلے امام حسینؓ طرف مکہ معظمہ کے چوتھی ماہ شعبان کی اور ٹھیرے امام حسینؓ مکہ مکرمہ میں چند روز بمع اہل و عیال کے۔

سب رئیس لگے مڑے آئے چُمن قدم ولی دے — مرحبا جیو آیاں جم جم یا فرزند نبی دے
شاہ حسین گیا وچہ مکے ہوئی خبر چو پھیرے — رُکر کوفے وچہ صلاحیں کرن رئیس وڈیرے
لیئے شاہ حسینؓ سدائیے اُسدی بیعت کریئے — اوہ فرزند علی دا اُس دے قدماں تے سر دھریئے
رل اتفاق کیتا اس گل تے وڈی جماعت بھاری — لکھن خط امام صاحب نوں کوفی وارو واری
جلدی آؤ پاس اساڈے یا محبوب خدائی — پے در پے چلاون قاصد راہیں ڈاک چلائی
ہکے ہکے خط پہنچاون قاصد ہک آون ہک جاون — کول عزیزاں حضرت صاحب قدم رنجہ فرماون

وَلَمَّا وَصَلَ الْخَبَرُ اِلٰى اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِتَّفَقَ مِنْهُمْ جَمِيْعٌ كَثِيْرٌ وَكَتَبُوْا اِلَى الْحُسَيْنِ وَيَدْعُوْنَهُ اِلَيْهِمْ ؕ

ترجمہ:- (جب خبر پہنچی اہل کوفہ کو تو اتفاق کیا اُن کی ایک جماعت بڑی نے اور خط لکھے طرف امام حسینؓ کے، اور بلایا ان کو طرف اپنے اور کہا کہ ہم سب کے سب آپ کے فرمانبردار اور غلام ہیں بہت جلدی ہمارے پاس آپ تشریف لاویں کیونکہ ہم سب مرد عورت آپ کی ملاقات کے مشتاق ہیں)۔

جب امام حسین کے پاس اُن کے پے درپے ایک سو پچاس خط آچکے تو آپ کو اُن کی از حد خواہش معلوم ہوئی تو امام حسینؓ نے کوفیوں کو ایک خط لکھا کہ میں فی الحال تمہارے پاس اپنے چچا زاد بھائی حضرت امام مسلمؓ بن عقیلؓ کو بھیجتا ہوں اس کی امداد کرنی تم پر فرض ہے۔

ہک آئے ہک جائے قاصد شوق ہزار زبانی — اندر خطاں محبت کردے کوفی چرب لسانی
اسیں شیعہ سب تابع تیرے باپ تیر یتوں والے — جلدی اتھے تشریف لیاؤ اہیں تیرے ہجر لتاڑے
سانوں شوق دیدار تساڈا جیہدے اِتول آؤ — سب کوفی شیعہ غلام تساڈے دیر نہ ہرگز لاؤ
تاں ستہ امام حسینؓ اصحاباں آکھے مرد خدا دا — یارو کوفے جاون دا میں کیتا پک ارادہ
ابن عباسؓ مؤدب ہو کر کرما عرض زبانی — حضرت کوفے مول نہ جاؤ کوفی بڑے حرامی
خطاں اندر جو شوق لکھیندے جو ٹھے چرب لسانی — وعدہ کدے نہ پورا کردے کوفی سب شیطانی
قول اقرار انہاں شیعاں والا ہے اعتبار نہ کوئی — مکر فریب اتے ٹھگ بازی کار انہاندی ہوئی
آخر مل کر سب اصحاباں ایہ صلاح پکائی — آپ نہ جاؤ اپنی جاگہ بھیجو مسلم بھائی
سچا صدق یقین اونہاندا جا کر ایہ آزمائے — لکھے پھیر تسانوں جو جو حال تنہاندا پاوے
تاں پھر آپ روانہ کیتا مسلمؓ اپنا بھائی — ہُن سنوں جو کوفیاں نال اونہاندے کی کرتوت کمائی

Marfat.com

فصل چہارم

امام مسلم کا کوفہ میں جانا اور کوفیوں نے امام مسلم سے خط لکھوانا

فَلَمَّا وَصَلَ مُسْلِمٌ الْكُوفَةَ نَزَلَ فِي دَارِ الْمُخْتَارِ ابْنِ عُبَيْدٍ وَبَايَعَ الْحُسَيْنَ عَلٰى يَدَيْهِ خَلْقٌ كَثِيْرٌ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا

ترجمہ ۔ پس جب پہنچا امام مسلم بن عقیل کوفہ میں اور داخل ہوئے بیچ گھر مختار بن عبید کے اور بیعت کی امام حسینؓ کی اوپر امام مسلم کے بارہ ہزار آدمی نے اور کہا بعض نے چالیس ہزار آدمی نے بیعت کی ۔ پس اطلاع پائی اس پر نعمان بن بشیر نے جو حاکم تھا کوفہ کا یزید کی طرف سے اور وہ اصحاب تھا رسول خدا کا ۔ اس نے بھی عام لوگوں کو امام صاحب کی بیعت کرنے کی طرف لوگوں کو رغبت دلائی ۔

کوفی شیعہ قسماں کھادن اسیں تساں توں گھولے — قسم خدادی اسیں تمامی آل نبیؐ دے گولے
آخر رل بل بیعت کیتی چہل ہزار جواناں — سارے آکھن آل نبیؐ توں فدا اساڈیاں جاناں
مسلمؓ دا سن وعظ تمامی لوکاں نوں تاثیراں — رناں مردتے لڑکے لڑکیاں آدن گھت وہیراں
آکھن حضرت کدے نہ پھرساں بیعت تساڈی کر کے — نال تساڈے مدد کرساں جان تلی تے دھر کے
آخر رل بل ساریاں شیعاں آکھیا مسلم تائیں — یا حضرت ہن کوفے اندر شاہ حسینؓ بلائیں!
ڈٹھا ہے ہن آپ تساں نے ساڈا صدق ارادہ — شاہ حسینؓ بلاؤ سانوں حدوں شوق زیادہ!
لکھے اندر شاہ حسین نوں جلدی خط پہنچائیں — آجاؤ کوفے اندر خیریں تیریاں رتاں ملائیں
اپنا فیض ہن نام خدا دے سانوں بخشش کرنا — اسیں شیعہ سب تابع تیرے دو جیہا خوف نہ ڈرنا
گولے بردے مرضاں کردے تیرے نام دکانے — چھیب آکوفے اندر سانوں تیرے شوق پورانے
آخر حضرت مسلم صاحب کوفیاں دے گل آکھے — لکھیا حسین ولی نوں قاصد دہیں بلا کے

فصل پنجم

دربیان خط لکھانا امام مسلم سے اہل کوفہ کے سرداروں نے طرف امام حسینؓ کے

جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم سب اہل کوفہ متفق ہو کر لکھتے ہیں کہ جس وقت حضور کی خدمت اقدس میں یہ خط ہمارا گزارش ہو تو اسی وقت روانہ ہو کر ہم غریبوں کو فیض یاب کرنے کے واسطے کوفہ میں تشریف لے آویں، کیونکہ ہم سب اہل کوفہ آپ کے غلام خدمت گذار ہو چکے ہیں ۔ اور ہم سب اہل کوفہ نے یزید کی بیعت توڑ کر آپ کی بیعت امام مسلمؓ کے ہاتھ ہاتھ پر کر چکے ہیں ۔ اور ہم سب اہل کوفہ آگے بھی آپ کے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے شیعہ ہیں ۔ آپ ضرور بالضرور مہربانی فرما کر اسی جگہ تشریف لے آویں ۔ اور اسی خط پر سب اہل کوفہ کے بڑے بڑے امیروں نے مہر اور

عام لوگوں نے اپنی اپنی مہریں اور دستخطیں کر دی تھیں۔ اور زبانی بھی قاصد کو تاکید کی تھی کہ ہماری طرف سے امام صاحب کو بہت ہی عاجزی سے عرض کر دینی۔ جیسا کہ اس نظم میں ظاہر ہے ؎

جب جاہ قاصد شاہ حسین نوں ساڈی کہیں زبانی
سکدیاں ساڈوں مدت گذری جلد کرو مہربانی

یا حضرت تشریف لیاؤ ساڈوں شوق زیادہ
دیکھو گے نتیں آکر ایتھے حضرت شوق اساڈا

آطبیبا مرض جدائی والی کر کوئی کاری!
سکدیاں جان لباں پر آئی مہر کرو اک واری

نامہ لے کر قاصد جلدی تکتے دے ول دھایا
کوسنے والیاں لوکاں نائیں ڈاڈھا شوق سوایا

عورت مرد تمام اڈیکاں شاہ حسینؑ دیاں کردے
تجروں شام تائیں اوہ تکن شاہ علیؓ دے پوتے

خبر لیاون والے قاصد راہاں وچ بہائے
لیکر کن آواز پوے اوہ حضرت صاحب آئے

مجرے اُٹھ اٹھ ویکھن راہاں وڈن لڑکے بالے
کوٹھیاں تے چڑھ عورتاں تکن رستے کے والے

فصل ششم

امام مسلم کے کوفہ میں پہنچنے کی خبر سن کر یزید کو تردد ہونا

مسلم بن یزید حضرمی اور عمارۃ بن ولید جو یزید کی طرف سے اڈیٹر اخبار کوفہ میں مقرر تھے انہوں نے یزید کو خط لکھا۔

فَكَتَبَ مُسْلِمُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَضْرَمِيُّ وَعُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ ابْنُ الْعُقْبَةِ إِلَى يَزِيْدَ يُخْبِرَانِهِ عَنْ مُسْلِمٍ وَمِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ إِلَيْهِ وَتَغَافُلُ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ عَنْهُ

ترجمہ:- پس لکھا مسلم بن یزید اور عمارہ بن ولید نے طرف یزید بادشاہ دمشق کے تمام حال امام مسلم بن عقیل اور تمام اہل کوفہ کا یعنی تمام کوفہ والوں نے تیری بیعت توڑ کر امام حسین کی بیعت امام مسلم کے ہاتھ پر اختیار کر لی ہے۔ اور نعمان بن بشیر جو حاکم ہے کوفہ کا وہ سستی کرتا ہے۔ جب یہ خط یزید کے پاس پہنچا تو اس سے پہلے پہلے چالیس ہزار آدمی کا مجمع امام مسلم کے ساتھ ہو گیا ہے۔ گویا تمام کوفہ والوں نے امام مسلم کے ساتھ بیعت کر لی ہے۔ اور نعمان بن بشیر بھی ان کے ساتھ ہی درپردہ معلوم ہوتا ہے۔ اور ہم اطلاعاً آپ کو عرض کرتے ہیں کہ امام حسین مکہ معظمہ سے عنقریب کوفہ آنے والا ہے۔ اگر امام حسین کوفہ میں آگئے تو سخت مشکل کا سامنا ہو گا۔ اور آپ کی بادشاہت خراب ہو جائے گی تو اس وقت یزید نے تمام وزراء کو بلا کر مشورہ لیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ تمام وزراء نے یک زبان ہو کر کہا کہ حاکم کوفہ نعمان بن بشیر کو معطل کیا جائے اور اس کی جگہ ابن زیاد کو حاکم کیا جائے۔

فصل ہفتم

نعمان ابن بشیر کا معزول ہونا اور عبیداللہ بن زیاد کا حاکم کوفہ ہونا

فَعَزَلَ يَزِيْدُ النُّعْمَانَ وَوَلَّى مَكَانَهُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ وَكَانَ وَالِيًا عَلَى الْبَصْرَةِ

Marfat.com

ترجمہ:- پس یزید نے معزول کیا نعمان بن بشیر کو جو اصحاب رسول خدا تھے۔ اس واسطے کہ وہ امام مسلم پر سختی نہیں کرتا تھا اور اس کی جگہ عبیداللہ بن زیاد کو جو پہلے حاکم تھا بصرہ کا حاکم مقرر کر دیا۔ الغرض یزید نے ابن زیاد کو خط لکھا کہ تم اپنی جگہ بصرہ میں کسی شخص کو حاکم کر کے جلدی سے کوفہ میں جا کر نعمان بن بشیر کو معزول کردے۔ اور جن لوگوں نے امام مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اُن کو کہہ دو کہ اُن کی بیعت توڑ کر میری بیعت قبول کریں۔ اور اگر یہ بات وہ قبول نہ کریں تو بمعہ امام مسلم سب کو قتل کر ڈالو۔ اور ہرگز ہرگز اس کام میں دریغ نہ کریں۔ ابن زیاد چونکہ بڑا بے رحم اور سخت دل آدمی تھا اس واسطے یزید نے ابن زیاد کو کہا کہ میری طرف سے امام حسینؓ کو بھی کہہ دینا کہ یزید کی بیعت قبول کر اگر وہ بھی میری بیعت قبول نہ کرے تو اس کو بھی قتل کرو۔ اور فوجیں جتنی تم چاہو میں بھیج دوں گا۔ ابن زیاد نے بڑا بھاری عتاب کا لکر کیا فَخَرَجَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ مِّنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ - پس یزید کا پروانہ پڑھ کر ابن زیاد بصرہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوا اور ایک بڑے بھارے لشکر کو ہمراہ لایا۔ اور جب مقام قادسیہ پر پہنچا جو قریب کوفہ ہے تو اپنے لشکر کو اسی جگہ چھوڑا اور لباس شاہی دُور کر کے لباس عربی پہن کر ڈاچی پر اسوار ہو کر مثل عربیوں کے بن کر رات کے وقت کوفہ میں داخل ہوا۔ تاکہ لوگ گمان کریں کہ امام حسینؓ آئے ہیں۔ اور مجھے ابن زیاد معلوم کریں۔ الغرض جسوقت ابن زیاد کوفہ میں داخل ہوا تو لوگوں نے امام حسینؓ سمجھ کر اس کے اردگرد مرحبا مرحبا یا فرزند رسول خدا کے نعرے بلند کئے۔ اور مثل نقیبوں کی اس کے آگے پیچھے چلتے تھے اور اس کی قدم بوسی کرتے تھے۔ اور اندھیری رات کے سبب کسی کو معلوم نہ ہوا کہ یہ ابن زیاد ہے پس وہ چپ رہا یہاں تک کہ داخل ہوا خاص کچہری کی جگہ میں اور لوگوں کو حکم دیا کہ تمام اپنے اپنے گھروں میں چلے جاؤ۔ اور آپ حاکم نشین مکان میں چلا گیا۔ اور آرام کیا ؎

بصرے اندر اپنی جاگہ چھوڑیا اپنا بھائی	منزل منزل کوفے اندر آیا واہو داہی
جاں قادسیہ وچہ پہنچیا اوتھے بیٹھ کرے تجویزاں	کیونکر وڑساں کوفے اندر کر دا ایہہ تمیزاں
کرے قیاس جو نال میرے ایہہ فوج تمامی ہوسی	کوفی میں وڑن نہ دیسن فتنہ اٹھ کھلوسی
اوسے جاگہ قادسیہ وچہ فوج تمامی چھوڑے	کل سپاہی تے ہمراہی اٹھ تے ہاتھی گھوڑے
جو لباس عراقیاں والے بدنوں کل اتارے	عربیاں وانگوں اوہ سب اپنی کل پوشاک سوارے
کرکے اٹھ اسواری چلیا سرتے بنھ عمامہ	سگواں عربی آیا جاپے جیویں کر شکل اماماں
اگے لوکی تکدے ہیسن راہ حسینؓ دلی دا	اچن چیتی لوکاں جاتا آیا پت علی دا
ملدے آکر شہروں باہر کہن سلام تمامی	اگوں چپ نہ بولیا ہرگز ابن زیاد حرامی

فصل ہفتم

امام مسلم کی شہادت اور شیعوں کا بھاگ جانا

جب صبح ہوئی تو ابن زیاد نے لوگوں کو بلا کر وہ سند حکومت کوفہ کی پڑھ کر سنائی اور یزید کی مخالفت کرنے سے دھمکایا۔ اور حکم دیا کہ جو کوئی امام مسلم بن عقیلؓ کی امداد کرے گا میں اس کو بڑا سخت ماروں گا اور سخت سزا دوں گا۔ اور امام مسلم کی جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھاڑ دیا۔ اور امام مسلم بن عقیلؓ ام ہانی بن عروہ کے گھر جا چھپے ابن زیاد نے محمد بن

Marfat.com

اشعث کو فوج دے کر بھیجا کہ ام ہانی کو پکڑ لا دیں۔ اور تمام اہل کوفہ کے سرداروں کو اپنے پاس قید کیا۔ اور یہ خبر سن
باقی اہل کوفہ نے قریب چالیس ہزار آدمی کے جمع ہو کر بلوہ کیا اور مکان حاکم نشین کو گھیر لیا۔ تب ابن زیاد نے رئیسان
کو مثلاً بشیر بن شہاب اور محمد بن اشعث اور ابن ربیعی اور شمر ذی الجوشن وغیرہ کو فرمائش ڈال کر اپنا مددگار بنالیا۔
طرح تمام اہل کوفہ کو امام مسلم کی رفاقت سے متفرق کردیا۔ حتیٰ کہ شام تک چالیس ہزار آدمیوں سے جو کہ امام مسلم
کر چکے تھے صرف پانچسو آدمی رہ گئے۔ لکھتے ہیں کہ جب امام مسلمؓ نے مسجد کوفہ میں مغرب کی نماز کی امامت کرائی تو پانچسو
مقتدی تھا اور جب سلام پھیرا تو ایک بھی نظر نہ آیا۔ موقعہ پاکر سب نکل گئے۔ اور امام مسلم اکیلے نماز پڑھتے رہے۔ اور بعض
نے لکھا ہے کہ جب امام مسلمؓ ابن زیاد کے مکان کے قریب آئے تو دیکھا کہ سب شیعیان علی یعنی جن کا دعوے تھا کہ ہم علی
شیعہ ہیں بھاگتے چلے جارہے ہیں۔ امام مسلم نے کہا کہ اے محبان اہل بیت اب کہاں جاتے ہو تو کسی نے جواب نہ دیا
امام مسلم نے فرمایا اے شیعیان کوفہ تم نے ہم کو خط لکھے اور قاصد بھیجے اور کمال اصرار کے ساتھ بلایا۔ اور اقرار اور
کئے۔ اور اب کیا کرتے ہو۔ دشمنوں کے ہاتھ میں مجھے اکیلے کو چھوڑ کر آپ بھاگے جاتے ہو۔

نظم

حضرت مسلم ہک عورت تھیں منگیا آکر پانی
پانی آن پلایا بڈھی عاجز درد رنجانی

پانی پی کر بیٹھا مسلم دو وچہ کرے دلیلاں
بڈھی پچھدی کون کوئی توں صاحب حسن جمیلاں

جاہیں توں کوئی صاحبزادہ کی دلگیری تینوں!
کیوں توں نکراں دے وچہ بیٹھوں دس حقیقت مینوں

مسلم آکھیا میں پردیسی کے شہر وسیندا
شاہ حسینؓ دا بھائی ہاں میں مسلمؓ عاجز بندہ

کوفی شیعیاں سد بلایا نام ہے مسلمؓ میرا
میں اپنے غم درداں دیوچہ ہاں دلگیر ودھیرا

بڈھی آکھیا اوہ مسلمؓ جس تابعدار ہزاراں!
بھائی شاہ حسینؓ ولی دا سید شاہ ابراراں

میں صدقے اج گلیاں دے وچ کیوں تیں پھریں ڈولاندا
کہتے گئے اوہ شیعہ تیرے جنہاں تینوں آندا

مسلم آکھیا ابن زیادوں ڈر کر نٹھے سارے
توڑ گئے اوہ بیعت میری قول اقرار وسارے

طوعہ نام بڈھی دا آہا کردی خاطر داری
گھر اپنے بٹھلایا اوہ سی سنت اہل پیاری

دیوا بال دتا وچہ گھر دے اندر شاہ اکلا
کرکے وضو نماز گذارے گھر دچہ گھت مصلاّ

غم فرزنداں لاڈلیاں دا گھیرا آن بلادے
رد رد ہجوں ہار پر ودے فرزنداں دے ہاڑے

قاضی ابن شریح دے گھر وچہ آہے بال ایانے
خبر نہیں کی حال اوہناں دا اللہ مالک جانے

آیا سی اس بڈھی دا پت ڈاہڈا تھکا ماندا!
مائی اگے کھانا دھریا نال تسلی کھاندا!

دیکھیا اپنی مائی تائیں ہسے نالے رودے
اندر جاوے باہر آوے بیٹھے اٹھ کھلوے

بیٹا پچھے مائی کولوں کی اج ہویا تینوں!
اپنے رودن ہسن والی دس حقیقت مینوں

اس سنی عورت آکھیا اپنے بیٹے شیعہ تائیں
مسلم شاہ اساڈے گھر وچ لیاندا اللہ سائیں

خوش ہوداں ایہ وڈی رحمت دولت حاصل ہوئی
آل رسول جو خدمت کردا جنت ورسی سوئی

روداں گر کریا دا انہاں دی حالت درداں والی
کونیاں دعا کمایا آندا نکیوں حضرت عالی

بیٹا اس دا نوکر آہا جو کوتوال سی کوفی!
وڈا فاسق فاجر ظالم وعدے دا اپوقی

جد اوہ وچہ کچہری آیا ایہ گل ہوندی آہی
مسلم شاہ نوں گھر گھر بھالن کارن گئے سپاہی

Marfat.com

کرن منادی مشہم شاہ نوں جو کوئی ایتھے لیاوے — پنج سو لفقد روپیہ نالے جوڑا گھوڑا پاوے
کرکے طمع اوہ شیعہ دلوچہ کو توالی ول جاندا — حال حقیقت مسلم والی اسنوں آکھ سناندا
مسلم گھر ساڈے وچہ بیٹھا کتے نہ ڈھونڈن جاؤ — لشکر بہت اکٹھا کرکے میرے نال لیاؤ!
ابن زیاد دے کارن کہندا ترت محمد داہی — میرے نوکر دے گھر چھپیا پکڑو دیر نہ کائی
تاں اوسے وقت یزیدی لشکر مسلم اوپر دھائے — گھوڑیاں دے ہنکار سنے کھڑکار سماں دے آئے
ملوعہ سُنی دا گھر آکر گھیریا اوہناں شیطاناں — مسلم اندر کیوں لک بیٹھوں باہر آ جواناں

فَخَرَجَ مُسْلِمٌ بِسَيْفِهٖ يُقَاتِلُهُمْ ۔ ترجمہ ۔ پس باہر آیا امام مسلمؓ اور نکالی تلوار اپنی اور قتل کیا بہت ے خارجیوں کو اور باقی فوجی دوڑ کر کوٹھوں پر چڑھ گئے ۔

پس امام مسلم کو سخت پیاس لگی تو اس بڑھڑی مائی سے پانی طلب کیا ۔ تو اس مائی نے پانی دیا امام مسلم کو جب پانی پینے لگے تو ایک موذی نے تلوار چلائی تو آپ کا ہونٹ گیا ۔ اور وہ پیالہ سب خون ہوگیا ۔ اس کو واپس کرکے ے مائی یہ دنیا کا پانی اب ہمارے نصیب میں نہیں ہے ۔ ہم کو اللہ تعالےٰ جنت میں شراب اپنی رحمت سے پلائے اس کے ابن حریث اور ابن اشعث اور شمر ذی الجوشن نے ان کو فریب سے قید کرکے شہید کردیا ۔ اور سر مبارک کو نیزے ر ابن زیاد کے پیش کیا ۔ یہ واقعہ تیسری ذی الحجہ کے دن گذرا ہے

ہکے سنادن شیعہ سارے عاشق آل نبیؐ دے — اج ہن تابع بن گئے سارے ابن زیاد شقی دے
اوہ دن یاد نہ رہیا تنہاں جد آندا چایئں چایئں — اج لہو دے ترہائے کوفی شیعہ سب بلائیں
کئی ہزاراں قاصد گھلے منتاں نال منگایا — اج دتا ہتھ خارجیاں دے واہ دا غل کمایا
ظاہر اہل اہلبیت محبت باطن دغے کمائے — دوست بن کر دشمن ہوئی جھوٹے لارے لائے
ایہہ ٹھہ قدیموں شیعاں نے ہے تقیہ آڈ جنائی — حضرت علیؓ شہید کیتا سی کجھ تے اندر بجائی
جس شہید علی نوں کیتا دیکھیا وچہ کتاباں — اوہ تابدار حیدر دا پکا شیعہ مڈھ سناواں

فصل ہشتم

حضرت امام مسلمؓ کے دونوں صاحبزادوں کی شہادت

نقل کرتے ہیں کہ بعد شہادت امام مسلم کے ان کے دونوں صاحبزادوں کو ایک عورت پارسا نے اپنے گھر کے ایک گوشہ میں بٹھا کر کھانا کھلایا اور چھپایا ۔ اور آپ گھر کے باہر سو رہی کچھ رات گزری اس کا خاوند آیا اس ے نے پوچھا کہ اتنا وقت کہاں رہے ہو تو اس نے کہا کہ میں جب صبح کچہری میں گیا تو ایک منادی نے پکارا کہ جو کوئی سلم کے دو فرزندوں کو تلاش کرکے کچہری میں پیش کرے گا اس کو ایک گھوڑا اور عمدہ لباس اور بہت سا مال انعام ے گا ۔ میں نے تمام دن ان کی تلاش میں گھوڑا دوڑایا اور جب گھوڑا تھک گیا تو پیدل ہو کر صاحبزادوں کو تلاش ا ہوں مگر منزلِ مقصود کو نہیں پہنچا ۔ اس عورت نے کہا اے مرد خدا اللہ تعالےٰ سے ڈر اور حضرت محمد مصطفےٰؐ سے اور اس کی آل پر ظلم نہ کر اس نے کہا اے عورت چپ رہو ابن زیاد نے بہت سا انعام رکھا ہے جو کوئی ان کو پکڑ

Marfat.com

کرلائے گا، وہ انعام پائے گا - پھر اس عورت نے کہا اے مرد یہ کوئی مردانگی نہیں ہے کہ یتیم بچوں کو دشمن کے ہاتھ میں دینا - اور مال دنیا کے واسطے اپنا رو سیاہ کرنا - اس کے خاوند نے کہا اے عورت چپ رہو اور جلدی سے کھانا لاؤ کہ ہم کھا کر اپنے کام مشغول ہوں - عورت بے چاری نے جو کھانا تھا حاضر کر دیا اور آپ اسی غم میں سو رہی جب کچھ رات گذری تو بڑا صاحبزادہ جس کا نام محمدؓ تھا جاگا - اور اپنے چھوٹے بھائی ابراہیمؓ کو بلایا کہ اے بھائی اٹھ کوئی بات کر لیں کہ ہم نے بھی شہید ہی ہونا ہے - میں نے اسوقت اپنے والد بزرگوار حضرت مسلمؓ کو دیکھا ہے کہ وہ حضرت محمد الرسول اللہ اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت امام حسنؓ مجتبیٰ کے پاس جا کر بیٹھ گیا - اور وہ تمام صاحب جنت کے باغوں کی سیر کر رہے ہیں - تو اچانک حضرت محمدؐ مصطفےٰ کی نظر مبارک ہمارے والد امام مسلمؓ پر پڑی تو فرمایا اے مسلمؓ تیرے جی میں کیا آئی کہ تو اپنے مظلوم معصوم بچے ظالموں کے ہاتھ میں چھوڑ آیا ہے - تو والد بزرگوار نے عرض کی کہ یا حضرت وہ بھی میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں - اس واسطے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو بھی یہ شہید کر دیں گے تو چھوٹے بھائی نے کہا کہ میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے ؎

دوہاں بھائیاں ہکدوجے دے گلو چہ باہیں پایاں — رخساریاں اوپر رکھ رخسارے رودن گھت دوہایاں
مسلمؓ باپ اساڈا سانوں کلیاں چھوڑ سدھایا — وچہ پردیس نہ دردی کوئی باجھ اللہ دے آیا
جد اوہ دونویں رودن لگے دو یتیم نمانے — تاں اس حارث شور انہاندا سنیا اوت ٹکانے
پچھدا اپنی عورت کولوں ہن کی شور کوکارا — گھر ساڈے دے اندر ہوندے دسیں ایکی کارا
عورت عاجز چپ زبانی کرے کلام نہ کائی — تاں حارث جلدی دیوا بالیا اندر ڈٹھا یا داہی
اندر وڑکے ویکھیا تاں دو طفل ایانے پائے — پچھدا کون تسیں انہاں آکھیا تاں اسیں مسلمؓ جائے
اس بدبخت کمینے دوہاں صاحبزادیاں پھڑیا — میرے گھر شکار تے میں کیوں باہر بھالن چڑھیا
مشکاں بنھ ییتاں تائیں قتل ارادہ کیتا — عورت اسدی ترلے کردی ایہ کم نہ کر نیتا
اس عورت اتے غلام تے لڑکے سارا زور لگایا — مگراں اس بدبخت کمینے دل وچہ رحم نہ آیا

فائدہ :- جب حارث نے صاحبزادوں کو پکڑ کر قتل کا ارادہ کیا تو اس کی عورت اور غلام اور اس کے لڑکے نے روکا مگر وہ بدبخت نہ رکا - تو انہوں نے عاجز ہو کر یہ مشورہ دیا کہ تو ان کو زندہ پکڑ کر ابن زیاد کے سپرد کر دے مگر اپنے ہاتھ سے قتل نہ کر، حارث نے کہا کہ ان کی تلاش میں بہت سے آدمی پھر رہے ہیں - اگر میں ان کو زندہ لے کر جاؤنگا تو لوگ مجھ سے چھین لیں گے - اور میں اپنے مقصد سے خالی رہ جاؤں گا - الغرض ان تینوں نے اس کو روکنے کی کوشش کی یہاں تک کہ اس بدبخت نے اپنی عورت اور غلام اور لڑکے کو قتل کر ڈالا - اور بعد اس کے ان معصوم صاحبزادوں کے سر مبارک تن سے جدا کر لئے اور لاشیں نہر فرات میں پھینک دیں - اور سر مبارک ابن زیاد کے سامنے لے گیا تو ابن زیاد نے کہا کہ تم نے ان بے گناہ معصوموں کو کیوں قتل کیا - میں نے یزید بادشاہ دمشق کو لکھا ہوا ہے کہ ہم نے امام مسلمؓ کے دو صاحبزادوں کو قید کیا ہوا ہے - اگر وہ مجھ سے طلب کریگا تو میں اس کو کیا جواب دوں گا - غصہ میں آ کر جلاد کو حکم دیا کہ اس کو قتل کر دو - چنانچہ جلاد نے اسی وقت اس بدبخت حارث بن عروہ کو قتل کر دیا - اور اہل بیت کے ساتھ دشمنی کر کے اپنے کئے کی سزا پا گیا - اور دوزخ کا ایندھن بنا - یعنی اپنی عورت، غلام، لڑکے اور صاحبزادوں کو قتل کر کے سب کچھ قتل ہو گیا اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوگا -

فائدہ :- یہ قصہ دو طرح بیان کرتے ہیں - ایک تو اوپر بیان ہو چلا ہے - اور دوسرا قاضی ابن شریح کا یوں ہے -

Marfat.com

جسدن حضرت مسلم کولوں شیعیاں نے منہ موڑے
مسلم ہویا شہید تے نالے اسداد دست ہانی
ابن زیاد کہیا پھڑ مارد کون اونہاندا وردی
جس گھر ثابت ہوسی اسنوں پھڑ کر سولی دیساں
لبھن والا عزت پاسی نالے دولت دُونی
میرے گھر تھیں نکلن جیوں کر خبر ہوئی سرکارے
چڑھ اسوار پیادے ڈھونڈن ہر گھر ہین تلاشی
رات پئی تاں گھر وچہ جا کر کہندا دوہاں بھراواں
کوفے اندر رہ کر تسیں خود اپنی جان گوا سو
لڑکے دونویں رودن لگے درد دے وچہ بھارا
قاضی آکھیا وقت صبح کل ہویا شہید پیارا
درد فراق عماں تھیں دونویں رودن مارن آہیں
یک پردیسی بال ایانے تیجا غم دیاں کا تگاں
دوہاں یتیماں درد فراقوں دل وچہ غم سوائے

قاضی ابن شریح سنی دے گھر دو لڑکے چھوڑے
چغلی جا کر ماری حاکم پاس کسے شیعانی
ڈھونڈ د مسلم دے پت دونویں تلاشی ہو ہر گھر دی
جیوں کر اگے مار یا ہانی مردہ خوار کر یساں
ابن شریح جد گلاں سنیاں منہ ہویا جیوں پانی
میں نوں بھی ہور صاجزادیاں ابن زیاد امارے
ایہ گل سن کر قاضی تائیں ہوئی سخت ہراسی
چلو صاجزادیو ہیں نساں نکلے دے راہ پاچاں
گھر گھر بھال تساڈی ہوندے ایویں مارے جا سو
قاضی صاحب وسو سانوں کہتے باپ پیارا
بھی قتل تساڈے کارن وشمن کو فہ بھالیا سارا
دوتی وشمن بھی کوئی اوہ دن شالا ویکھے ناہیں
تازہ زخم لگے وچہ سینے درد لکایاں سانگاں
اے بابا کیوں چھڈ گیوں سانوں اندر دیس پرائے

فائدہ:- القصہ قاضی صاحب نے باہر لے جا کر کہا کہ یہ جو قافلہ جاتا ہے اس کے پیچھے پیچھے چلے جانا۔ اور یہ قافلہ مکّہ شریف جائے گا تم بھی ان کے ساتھ مکّہ شریف پہنچ جاؤ گے۔ اور اسوقت قافلہ کے مکّہ کے راستے میں جانے کا آواز سنائی دیتا تھا۔ مگر وہ صاجزادے تھوڑی دور جا کر قضائے الہٰی سے اندھیری رات کے رستہ بھول کر پھر کوفہ میں آگئے تو چونکہ سپاہی ان کی تلاش میں پھر رہے تھے اس واسطے انہوں نے پکڑ کر مشکیں باندھ لیں اور ابن زیاد کے حوالے کر دیا۔ ابن زیاد کمبخت نے حکم دیا کہ اے جلّاد ان کو قتل کر دے۔ تو دونوں صاجزادوں نے نہایت ہی منت زاری کی مگر وہ موذی باز نہ آیا۔ آخر صاجزادوں نے کوفی شیعوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا اے شیعان علی اہل بیت کے مجبور تم نے ہمارے والد کو بھی شہید کرا دیا۔ اور ہم بے گناہوں کو بھی پکڑ کر ابن زیاد کے حوالے کر دیا۔ کیا تم کو کچھ شرم نہیں آتا۔ تو وہ سب خاموش ہو گئے۔ الغرض ابن زیاد نے جلّاد کو حکم دیا کہ ان کو جلدی شہید کرد۔ چنانچہ جلّاد نے ویسا ہی کیا اور دونوں صاجزادوں اور امام مسلم اور ہانی کے سر مبارک نیزوں پر نصب کر کے دمشق میں یزید بادشاہ کے پاس بھیجدیئے۔

فصل نہم

امام مسلم کا آخری خط لکھنا امام حسین کو، اور کن لوگوں نے امام مسلم کو شہید کیا تھا، اور کن لوگوں نے امام حسین کو کوفہ میں بلایا تھا، کیا وہ شیعہ تھے یا سُنی تھے، اسکو بحوالہ کتاب مفصل طور پر ہم ناظرین کے پیش کرتے ہیں تاکہ انصاف معلوم ہو جائے کہ کون لوگ

Marfat.com

محب اہل بیت ہیں اور کون دشمن اہل بیت ہیں

وَفِی ذَالِكَ خَرَجَ الْحُسَيْنُ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْكُوفَةِ وَقِيلَ كَانَ خُرُوجُهُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ -

ترجمہ :- جس دن نکلے امام حسینؓ مکہ سے طرف کوفہ کے وہ دن ترویہ کا تھا - یعنی آٹھویں ماہ ذوالحجہ کا

عاجزیاں تے منتاں کر کر شیعیاں خط لکھایا ۔ جھب آ شاہ حسینیاں کوفے کیوں اتنا چر لایا

اسیں شیعہ سب تابع تیرے ہرگز غم نہ کرنا ۔ اساں جاناں رکھ تلی تے تیاں اگے تیتھوں مرنا

اسیں دشمناں تیریاں لے سنگ لڑیئے دیئے جان پیاری ۔ جھب آ مرغاں وانگوں کوفے اندر مار اڈاری

آکر دیکھیں خارجیاں سنگ کیکر کراں لڑائی ۔ اسیں شیعہ سب تابع تیرے خوف نہ کرنا کائی !

اسیں خارجیاں نوں مار مکایئے جڑھ تھیں پٹ گوایئے ۔ اپ تیریا بدلہ لیئے تیرے ٹھنڈ کلیجے پایئے !

جھب آ شاہ حسیناں تیریاں سانوں جھب اڈیکاں ۔ اسیں شیعہ سب دشمناں تیریاں لائیے سو سو لیکاں

جھب دے مسلم عقیل جیوں کر کوفی کرن کمایاں ۔ جواج بن محب تے شیعہ کر کر کے وڈیائیاں

شاہ حسینؓ دی مدد کرن جد کوفے اندر آیا ۔ یا دشمناں دے وس پا دن جیوں کر مسلم قتل کرایا

ہن دیکھیا جاسی تابعداری کس دی کرسن بھائی ۔ شاہ حسین یا ابن زیاد دے مہلت نیڑے آئی !

جد کوفیاں دے خط بعد آئے شاہ حسینؓ نوں بھائی ۔ تاں مکہ چھوڑ روانہ ہویا اوہ مقبول الہی !!!

فائدہ :- شیعہ لوگ عام جاہل سنیوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ جو کچھ امامین کے ساتھ دشمنی کی کاروائیاں کی گئی ہیں وہ سب سنت اہل جماعت نے ہی کی ہیں - اب ہم بتوفیق الہی شیعوں کی کتابوں سے ثابت کر کے دکھاتے ہیں کہ جنہوں نے امام مسلم کو شہید کیا - اور امام حسین کو مکہ مکرمہ سے خط بھیجکر منگوایا وہ کون تھے سنت اہل جماعت تھے یا شیعہ صاحبان تھے -

مسئلہ دمع الہنون ترجمہ جلاء العیون باب پنجم فصل تیراں جو کہ شیعہ کی معتبر کتاب ہے اس میں مرقوم ہے کہ جب امام حسنؓ کا وصال ہوا تو عراق کے شیعہ حرکت میں آئے اور خط امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ ہم امیر معاویہؓ کو خلافت سے معزول کر کے آپ کے ساتھ بیعت کرتے ہیں ۔ آپ کی اس میں کیا رائے ہے ۔ امام حسین علیہ السلام نے ان شیعوں کو جواب دیا کہ صبر کرو جب موقعہ آئے گا تو دیکھا جائے گا - اور امام حسینؓ نے ان شیعوں کی کوئی مصلحت نہ دیکھی -

مسئلہ :- جب امیر معاویہ کا انتقال ہوا تو تمام شیعان کوفہ نے سُنا کہ امام حسین علیہ السلام مکہ معظمہ میں آ گئے ہیں ۔ چنانچہ سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان پر جلسہ ہوا سلیمان خزاعی نے سب سے مخاطب ہو کر کہا کہ امیر معاویہؓ کا انتقال ہو گیا ہے ۔ اور امام حسین علیہ السلام یزید کی بیعت سے انکار کر کے مکہ معظمہ میں چلے گئے ہیں تم سب لوگ ان کے اور ان کے بزرگوں کے شیعہ ہو - اب ان کی امداد کرو - اور عریضہ لکھ کر بلاؤ - تمام شیعوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ جب وہ صاحب یعنی امام حسینؓ یہاں ہمارے شہر میں تشریف لائیں گے اور لوز قدم سے منور کریں گے تو ہم سب بقدم اخلاص ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے - (نقل از دمع الہیون باب پنجم صفحہ بائیس ۲۲)

فائدہ :- محبان اہل بیتؓ سے ڈیڑھ سو خط جا رہا ہے امام حسینؓ کی خدمت اقدس میں یعنی عقیدت اور اخلاص کے مکر دستوں سے امام کو پھسلایا جا رہا ہے -

Marfat.com

مسئلہ :- اہل کوفہ یعنی رئیسان کوفہ نے قیس بن مہر اور عبد اللہ بن شداد کو اور عمارہ بن عبد اللہ ڈیڑھ سو خط دے کر امام حسین کی خدمت اقدس میں روانہ کیا۔ اور پھر بعد دو روز کے ایک اور خط لکھا اور بدست ہانی بن ہانی سبیعی عبد اللہ عبد الرحمان کو دے کر بخدمت امام حسین بن علی بن ابی طالب کے جا دے۔

اما بعد۔ آپ حضور بہت جلد اپنے خیر خواہوں کے پاس تشریف لائیں۔ تمام آدمی آپ کی امامت کے منتظر ہیں اور سوا آپ کے غیر کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔ یعنی آپ کے سوا کسی غیر کو اپنا خلیفہ بنانا نہیں چاہتے۔ اور آپ جہاں تک ہو سکے بہت جلدی یہاں تشریف لادیں (نقل از دمع الہتون باب پنجم فصل تیراں)

فائدہ :- یہ آپ کے شیعہ امام حسینؓ کو سبز باغ دکھا رہے ہیں۔ ابھی ایک زمانہ آئے گا کہ امام صاحب پر خود تلواریں چلائیں گے۔

مسئلہ :- امام حسین علیہ السلام کو خطوط پر خطوط کوفی شیعوں کی طرف سے آرہے ہیں۔ مگر امام حسینؓ نے کوئی جواب نہیں لکھا تھا۔ یہاں تک کہ بارہ ہزار خط آچکا تھا۔ تو آخری خط کا جواب آپ نے لکھا (دمع الہتون باب پنجم صفحہ ۱۴۰)

مسئلہ :- امام مسلم کو امام حسینؓ نے کوفیوں کی بیعت کرنے کے لئے ہمراہ قیس بن مہر عمارہ بن عبد اللہ سلون بن عبد الرحمان ازدی کے روانہ کیا۔ اور فرمایا کہ اگر کوفی میری بیعت کرنے پر اتفاق کریں تو مجھ کو بہت جلدی حقیقت حال ان کے سے اطلاع کریں۔ جب امام مسلم اُن کے ہمراہ کوفہ میں پہنچے تو پچیس ہزار آدمی اہل کوفہ امام صاحب کی بیعت میں مشرف ہوئے۔ اور جب ابن زیاد کوفہ میں آیا تو بھی امام مسلم ام ہانی کے گھر پوشیدہ طور پر بیعت لیتے رہے (دمع الہتون باب پنجم صفحہ تیراں)

مسئلہ :- امام مسلم نے ستائیس روز اپنی شہادت سے پیشتر ایک خط امام حسین علیہ السلام کو لکھا۔ اس میں اظہار عقیدت اور انقیاد اہل کوفہ کا تھا۔ اور ایک جماعت اہل کوفہ نے بھی خطوط حضرت کو لکھے کہ یہاں ایک لاکھ تلوار آپ کی امداد کے واسطے تیار ہے (نقل از دمع الہتون باب پنجم)

مسئلہ :- جب ابن زیاد کوفہ میں آیا تو تمام شیعہ جماعت امام مسلم سے جدا ہوگئی۔ اور ابن زیاد کے گرد مثل مکھیوں کے ہوئے۔ اور اسی روز وہ مسجد میں آیا اور منبر پر کھڑے ہو کر منادی کرنے لگا۔ کہ جو لوگ بزرگ رئیس اس وقت مسجد میں نہ آئے گا میں اس کا خون بہا دوں گا۔ اور اس کو سخت ذلیل و خوار کروں گا۔ پس تھوڑی دیر میں مسجد پُر ہو گئی۔ اور سب آدمی حاضر ہو گئے (دمع الہتون صفحہ ۴۴)

مسئلہ :- ابن زیاد نے منبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ جو شخص امام مسلمؓ کو پکڑ کر لائے گا۔ میں اس کو دو سو درہم انعام دوں گا۔ تو ستر آدمی شیعہ اس انعام کے طمع سے امام مسلم کے پکڑنے کو تیار ہوئے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ جب امام مسلم کو پکڑ کر لے آئے۔ تو آپ بہت غمناک ہوئے اور رونے لگے تو عبید بن عباس بن مرد اس نے کہا جو آپ کا پکا شیعہ تھا۔ اے مسلم کیوں روتے ہو۔ مقصد حاصل کرنے کے لئے یہ تکلیف زیادہ نہیں (دمع الہتون باب پنجم صفحہ تیراں سے لے کر چار سو اکتالیس تک۔

مسئلہ :- پچیس ہزار شیعہ سے امام مسلم پانی مانگتے ہیں۔ مگر وہ منہ چڑاتے ہیں۔ اور امام مسلم کی وصیت بھی نہیں سنتے۔ اور اتنے شیعوں کے ہوتے ہوئے اُن کا جرنیل ان کے سامنے قتل کیا جاتا ہے۔ مگر شیعہ کے خون میں ذرا بھی جوش نہیں آتا۔ جب امام مسلم ابن زیاد کے دروازے پر آئے تو پیاس نے بہت ہی عاجز کیا۔ اس وقت اکثر شیعیان کوفی منتظر حکم ابن زیاد بیٹھے تھے۔ یعنی امام مسلم کو قتل کرنے کے لئے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ حضرت امام مسلمؓ نے فرا

Marfat.com

اے ناسقو ایک گھونٹ پانی کا تو مجھ کو پلا دو۔ تو ابن عمرو بدبخت شیعہ نے کہا کہ تجھے ایک گھونٹ پانی کا نہ ملے گا۔ غرض جب ابن زیاد نے امام مسلم کو قتل کا حکم دیا۔ تو امام مسلم نے فرمایا کہ مجھے تھوڑی دیر اجازت دو تاکہ میں اپنا وصی کسی کو بناؤں کہ میری وصیت کو پورا کرے۔ ابن زیاد نے کہا کہ جا ہو کرو۔ حضرت مسلم نے عمر بن سعد کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ بطفیل اس قرابت کے جو تیرے اور میرے درمیان ہے میری وصیت کو قبول کر۔ اس ملعون نے ابن زیاد کے خوف سے امام صاحب کا کلام ہی نہ سنا۔ ابن زیاد نے کہا اے عمر بن سعد امام مسلم کے ساتھ جب تم قرابت رکھتے ہو تو اس کی وصیت کو کیوں نہیں سنتے۔ یعنی قبول کیوں نہیں کرتے۔ جب ابن زیاد نے اجازت دی تو امام مسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک گوشہ میں لے جا کر یہ وصیت فرمائی۔ کہ اول میری زرہ فروخت کر کے میرا قرضہ ادا کرنا۔ اور دوسرا مجھ کو دفن کرنا۔ تیسرا امام حسینؓ کو اس واقعہ سے خبر کر دینا، کہ کوفی شیعہ نے میرے ساتھ یہ بیوفائی کی ہے۔ آپ یہاں تشریف نہ لائیں (روضۃ الشہداء باب پنجم فصل چہارم سے ہے کہ صفحہ چار سو چودہواں تک) مگر اس عمر بن سعد شقی نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو کوئی خبر نہ کی۔ اس کے بعد ابن زیاد نے حکم دیا کہ اس کو ایک محل پر سے جا کر قتل کرو۔ اور اس کے دھڑ کو چھت سے زمین پر پھینک دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور روبرو پچیس ہزار شیعوں کے یہ واقع ہوا۔ اور کسی نے امام مسلم کی شہادت دیکھ کر ٹھنڈا سانس بھی نہ لیا۔ یعنی امداد تو درکنار رہی۔

فصل دہم

امام حسینؓ کا مکہ مکرمہ سے کوفہ کو نکلنا اور تمام اصحابؓ کا روکنا

وَلَمَّا تَجَهَّزَ بِالْخُرُوْجِ مَنَعَهُ عَنْ ذَالِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صِدِّيْقٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيْ وَاَبُوْ وَاقِدِ اللَّيْثِيْ فَلَمْ يَمْتَنِعْ بِمَنْعِهِمْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ كَبْشًا يُسْتَحَلُّ بِهٖ بَلَدٌ اَكُوْنُ اَنَا ذَالِكَ الْكَبْشُ۔

ترجمہ:۔ اور جب ارادہ کیا امام حسینؓ نے کوفہ میں جانے کا تو تمام اصحاب اکرام نے منع کیا۔ یعنی ابن عباسؓ و عبدالرحمٰن بن صدیق و عبداللہ بن عمرؓ و ابو سعید خدری و ابو واقد لیثیؓ اور جابرؓ نے پس نہ رکے امام حسین ان کے روکنے سے اور فرمایا کہ میں نے سنا ہے اپنے باپ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے سنا رسول خدا سے کہ تحقیق ایک دنبہ ذبح کیا جائے گا بیت اللہ شریف میں۔ یعنی ایک ناحق خون کیا جائے گا۔ پس ڈرتا ہوں میں کہ شاید وہ دنبہ میں ہی نہ ہوں۔ غرض کہ امام صاحب نے کسی کی بات نہ مانی۔ آخر تیسری ماہ ذوالحجہ سنہ ۶۰ ہجری بروز منگلوار جس روز امام مسلم کوفہ میں شہید ہوئے امام حسینؓ ساتھ بیاسی آدمیوں کے یعنی مع اہل وعیال و عزیزوں و رفیقوں کے جس میں ستر آدمی اسوار اور باقی پیادے تھے۔ یکبارگی مکہ مکرمہ سے دل اٹھا اور کوفہ کی طرف کوچ فرمایا اور کسی کے روکنے سے نہ رکے سے

ابن عباس کہیا توں ایہ گل رکھیں یاد پیارے ۔۔۔ کوفیاں کورے وفا نہ کیتا دیون جھوٹے لارے
کوفے جاون اندر تینوں ہرگز نہ بھلیائیاں ۔۔۔ تیرے باپ تے بھائی اس تھے سے تکلیفاں پائیاں
تینوں بھی اوہ وقت نزع تک کوفیوں گے رد کیندے ۔۔۔ کوفی بے اعتبار ہی سارے لاراں کوڑ مریدے
پر شبرؓ نہ لیا حضرت جے تسیں نہیں منیاں ۔۔۔ اس گل اندر بھلا نہ تسے یاد رکھیں ایہ کہنا

Marfat.com

خوف کراں مت شاید تینوں کوئی دشمن مارن — وانگوں شاہ عثمان ولید ے مارن تیرے کارن
رب نہ کرے توں ماریا جاویں ہوسی بڑی خواری — بال ایانے حرم مدینے پاون ذلت خواری
امام حسینؓ کہیا اوہ ہونا جو ہے رب نے کرنا — طول طویل نہ گلاں کر یو مرنے تھیں کی ڈرنا
عمر دا بیٹا جد پردیسوں آیا وچہ مدینے — لوکاں آکھیا مکیوں کوفے چلے شاہ نگینے
ابن عباس ہینے آیا راتوں راتی چلبیا — دورانیں وچہ ملے کر پینڈا سنگ ولیدے لیا
یاحضرت اسیں موڑن آئے رو رو دہن دوہائیاں — کوفے جاون اندر ساتوں دستن نہ بھلیائیاں
بہتر ہے جو مکے اندر ٹھہرو کتے نہ جاؤ — شاہ کہیا ہن جان دیہو نہ موڑو مول بھراؤ
ابن عمر کہیا تسیں کیوں ہے چلے شاہزادے حسن رنگیلے — کیہڑے عقلوں وچہ پردیساں چلیوں شاہ جلیلے
اج اساں نوں دسے تیرا دشمن ہویا زمانہ — نہ ہرگز نال لے جاؤ حضرت شبرؑ سنے زنانہ

فائدہ:۔ چونکہ ابن عباس اور دیگر اصحاب اکرام اہل مکہ کو بالیقیں معلوم نہ تھا کہ آپ اسی سفر میں شہادت پائیں گے۔ ورنہ ہمراہ ہوتے۔ کیونکہ ایسے ایسے جلیل القدر اصحاب جو آپ پر مال جان قربان کرنے والے تھے کب رہ سکتے تھے۔ غرض جب امام صاحب کی اسواری مکہ معظمہ سے چلی تو مکہ معظمہ میں ماتم برپا ہوگیا۔ ہر ایک کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کیونکہ کوئی بھی آپ کی جدائی گوارہ نہیں کرسکتا تھا۔

کس قدر اژدہام تھا اس وقت — مجمع خاص و عام تھا اسوقت
رخصت رونق دیار ہے آج — فرقت جان شہریار ہے آج
ملنے آتے تھے اقربا سارے — جمع تھے یار و آشنا پیارے
قہر ہوتا ہے قہر ہوتا ہے — ویران آج مکہ شہر ہوتا ہے

غرض کہ امام حسینؓ سب سے رخصت ہو کر مکہ معظمہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ اور چلتے چلتے جب منزل شعبہ میں پہنچے تو بکر اسدی کوفہ سے آتا تھا۔ اس نے کوفہ میں ابن زیاد کا آنا اور کوفی شیعوں کا بے وفا ہو جانا اور امام مسلم کی بیعت توڑ کر ابن زیاد سے مل جانا اور امام مسلم اور اس کے صاحبزادوں کا اور ہانی سنی کا شہید ہو جانا مفصل طور پر بیان کیا۔ امام حسین یہ خبر سن کر خاموش ہے اور کسی کو خبر نہ کی۔ امام مسلم کی ایک شاہزادی بھی ساتھ تھی جب وہ آپ کے پاس آئی تو آپ اس لڑکی کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔ اور اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا وہ لڑکی عقل سے معلوم کر گئی اور عرض کی کہ یاحضرت آج آپ نے خلاف عادت میرے سر پہ دست مبارک پھیرا ہے کیا وجہ ہے۔ آپ کو خدا کی قسم سچ فرمانا کیا میرے اباجان تو شہید نہیں ہوگئے۔ آپ اس بات کو ضبط نہ کرسکے بے اختیار آپ کی چشم مبارک سے آنسو جاری ہوگئے اور فرمایا اے بیٹی چپ رہو اور مت رو ہم تمہارے باپ ہی ہیں۔ اور زینب تمہاری ماں ہے وہ لڑکی بے اختیار رونے لگی۔ بعد اس کے حضرت امام حسینؓ کو سب لوگ قسمیں دے کر کہنے لگے کہ آپ اپنے اور اپنے اہل و اطفال پر رحم فرما کر واپس مکہ شریف میں تشریف فرمائیں۔ اور کوفہ جانے کا ارادہ ملتوی کریں۔ جب لوگوں نے بہت ہی منت دعا جزی سے امام حسینؓ کو کوفہ جانے سے مجبور کیا تو آپ نے ارادہ مکہ معظمہ واپس جانے کا کر لیا۔ جب یہ خبر امام مسلمؑ کی شہادت کی امام مسلمؑ کے بھائیوں نے سنی تو انہوں نے کہا کہ اب ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے۔ قسم ہے خدا کی جب تک ہم کوفیوں سے امام مسلم کا بدلہ نہ لیں گے یا آپ شہادت نہ پائیں گے ہرگز ہرگز واپس نہ جائیں گے۔

زندگی بہر دین یار است — یار چوں نیست زندگی عار است

زندگی واسطے دیکھنے یار جانی ‏ ‏ ‏ دوست باجھ اوہ زندگی عار جانی

فصل یاردہم

امام حسینؑ کا قاصد شہید ہونا اور ابن زیاد نے جاسوس بھیجنا اور حرؓ کا امام سے مل جا

جس دن مکیوں چلیا قاصد دے کر خط چلایا ‏ ‏ ‏ مسلمؑ دے ول بھیجیا اسنوں راوی ذکر کیایا
جاں پہونتا فادسیہ وچہ قاصد لشکر اسنوں پھڑیا ‏ ‏ ‏ کوفے اندر ابن زیاد دے پاس سی اسنوں کھڑیا
قاصد کولوں لے کر اوہ خط ابن زیاد دے پڑھیا ‏ ‏ ‏ کوفے آون والا ہن اساں پکہ ارادہ کریا
مسلمؑ تائیں لکھیا ہویا بہت سلام ولی دا ‏ ‏ ‏ تیرے لکھے بموجب مکیوں ٹریا پت علیؑ دا
ظالم ابن زیادے قاصد ترت شہید کرایا ‏ ‏ ‏ کربل دیاں شہیداں وچوں اوّل ہے اوہ آیا

ناشرہ:۔ روایت کرتے ہیں کہ ابن زیاد نے امام صاحبؑ کی آمد کی خبر سن کر ایک سانڈنی کا اسوار کہ مد جاسوس بھیجا، کہ جب امام حسین مکہ سے کوفہ روانہ ہوں تو فوراً خبر کرنا۔ اس جاسوس ابن زیاد نے آکر خبر دی کہ امام مکہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے کوئی سولہ دن گزر چکے ہیں۔ اور آج فلاں منزل پر ان کا مقام ہے۔ ابن زیاد نے بن یزید ریاحی کو ہزار اسوار کے ساتھ روانہ کیا کہ جہاں امام صاحب ملیں اسی جگہ ان کو روک لینا اور کسی طرف جا دینا۔ غرض کہ آپ جب فرات کے مقام پر پہنچے جو کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے تو حر ریاحی ہزار اسوار باہتھیار پہنچ گیا۔ اور عرض کی کہ ابن زیاد کا مجھے حکم ہے کہ جہاں امام حسینؑ ملیں وہاں ہی قید کر لینا۔ اور خبردار کسی طرف جا اور میرا دل نہیں چاہتا کہ میں آپ کو ابن زیاد کے پاس لے جاؤں۔ اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں آپ کو با دوں اور خود کوفہ میں واپس چلا جاؤں۔ بعد اس کے امام صاحبؑ نے فرمایا، اے حرؓ ظہر کا وقت ہے تم اپنی قوم کے نماز پڑھو اور ہم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ حرؓ نے عرض کی کہ یا حضرت آپ پیشوائے دین امام زمان ہیں امامت کرا دیں تو ہم دونوں لشکر مل کر نماز گزاریں۔ اور ہم آپ کی اقتدا کریں گے۔ الغرض امام صاحب نے نماز پڑ کے بعد فرمایا۔ کہ کوفیوں کے ڈیڑھ سو خطوط متواتر ہماری طرف آئے۔ اور رئیس کوفہ بھی برابر پیغام لائے باصرار ان نے کوفہ کا قصد کیا۔ اور تم بھی کوفہ کے رہنے والے ہو اگر تم اپنی بیعت پر قائم ہو تو ہم تمہارے شہر میں چلیں ورنہ میں واپس چلا جاؤں گا۔ حرؓ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور ان خطوں کو میں نہیں جانتا کہ ان کے بھیجنے والا کون ہے۔ امامؑ اپنے بکس میں سے تمام خط نکال کر دکھا دئے اور فرمایا کہ اکثر وہ آدمی جنہوں نے یہ خط ہماری طرف بھیجے ہیں۔ تمہارے ا میں موجود ہوں گے۔ اور ان کے ہاتھوں کی مہریں اور دستخطیں خود ان خطوں پر چسپاں کی ہوئی ہیں جو پکے شیعہ اور ا اہل بیت بن کر خط لکھتے رہے ہیں۔ اور اب اس وقت میری گرفتاری کے لئے تیرے لشکر میں موجود ہیں۔ جب امام نے خطوط پڑھنے شروع کئے تو جن لوگوں نے وہ خط لکھے ہوئے تھے وہ شیعہ شرم کے مارے اپنے سروں کو نیچا جھکا ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ اتنے میں ایک شخص اونٹنی کا اسوار آیا اور فرمان ابن زیاد کا حر ریاحی کو سنایا کہ اے حرؓ جب پر تم کو یہ پیغام ملے اسی وقت امام حسینؑ کو روک لینا۔ اور کسی چٹیل میدان میں جس جگہ گھاس اور پانی نہ ملے امام کا ڈیرہ اور تنبو لگوانا۔ حرؓ نے خط پڑھ کر امام صاحب کو دیا اور کہا کہ دیکھو حضرت ابن زیاد کو آپ کی گرفتاری کے

Marfat.com

ور خیال ہے۔ اور میں حیران ہوں کہ میری اور آپ کی یہ ملاقات پوشیدہ بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ ہزار اسوار میرے
قت موجود ہیں۔ اگر میں آپ کو چھوڑ دوں تو مجھے ابن زیاد سخت سزا دے گا۔ اگر نہ چھوڑوں تو رسولؐ خدا کو دن
کے کون سا منہ دکھاؤں گا۔ اور میرا یہ عقیدہ آپ کے متعلق ہے ؎

صاحب معراج کا ہے نور عین ! نور دیدہ فاطمہؑ کا ہے حسینؑ

اشد کا :۔ روایت ہے کہ حُر نے اپنی فوج سے علیحدہ ہو کر امام حسینؑ کو عرض کی کہ یا ابن رسولؐ اگر آپ پر حُر تلوار
و اس کا ہاتھ کٹ جائے۔ اور بری نظر سے دیکھے تو اس کی نظر پھوٹ جائے اور قسم ہے خدا کی میں آپ کو ابن زیاد
نہیں لے جاؤں گا۔ اور آپ کا جی جہاں چاہے چلے جائیں میں کچھ تعرض نہیں کروں گا۔ اور میں کوفہ کی طرف پھر جاتا ہوں
یاد کو کہہ دوں گا کہ مجھے امام صاحب نہیں ملے اور جو کچھ میرے ساتھ ہوگی میں برداشت کروں گا۔

فصل دوازدہم

امام حسینؑ کا واپس مکہ کو آنیکا ارادہ کرنا اور سارات سفر کرنا

ا تحرف الحسین عن طریق الکوفۃ ونزل بکربلا فی الثانی المحرم سنۃ احدی وستین
نزل بہا سأل عن اسمہا فقیل ھذا موضع قالوا مادیۃ فقال کان اسمہا غیرہ قالوا العمیقال
کربلاء فقال موضع کرب و بلاء فنزل القوم ؎

ترجمہ :۔ پس پھر چلے امام حسینؑ کوفہ سے مکہ کو راستے میں قضاء الٰہی سے پھر چلے گئے کربلا میں دوسری ماہ محرم کی ۶۱ سنہ
یں۔ اور جب اُترے بیچ اس جگہ کے تو لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون سی جگہ ہے لوگوں نے کہا اس جگہ کا نام
ہے ! تو آپ نے فرمایا کیا کوئی اور بھی نام اس جگہ کا ہے۔ لوگوں نے کہا دوسرا نام اس جگہ کا کربلا ہے فرمایا امام
نے یہی ہے جگہ درد اور مصیبتوں کی ؎

راوی کرے روایت جس دن کربلا شاہ سدھایا — حُر امام حسینؑ دلی نوں چھپ کرنے آیا!
کہندا حضرت عرض کراں میں دوس نہیں کجھ میرا — ما تو راتی جلدی ایتھوں کوچ کراؤ ڈیرا
شاید میری جاگہ اجکل ہور کوئی آ جاوے — ولدیاں دل وچ رہن ایہ ویلا پھیر نہیں ہتھ آوے
راتو راتی چلے حضرت لکے دسے دل دھائے — ساری رات چلائے گھوڑے فجرے کربل آئے
دوجی راتیں پھر اُٹھ دوڑے لکے دیول دھایاں — فجر ہوئی تاں اوہے جائیں کربل والیاں آئیاں
ایویں ست راتیں اُٹھ دوڑے کیویں جاں دا ں لگے — اوڑک ہو لاچار لگائے کربل ڈیرے پکے
حول قضا نہ ٹلدی ہرگز بندے دی تدبیر دوں — دسو کتول سنے کوئی قادر دی تقدیروں
گھوڑے اٹھو نہ ہلن ہرگز لا تھکے سب واہیں — ہُن لگے وچہ پہنچیا ساڈے وچہ نصیباں ناہیں
جس ویلے ٹھوکن تنبواں کارن لوہو جاری تھیندا — جے لکڑ گڈن دُکھاں ناوں تاں بھی لوہو چودیندا
ایہ گل دیکھ امام کہے ایہ قتل گاہ خاص ہماری — ایسے جاگہ اندر ہوسن خون اساڈے جاری
ایہو جاگہ کربل ہے جتھے اسیں شہادت پاواں — مارے جاسن پُت بھتیجے میرے سنے بھراواں

پئی سُنیدی سی ایہ اگے نت مصیبت بھاری   جس دے کارن نبی اللہ دے خبر دتی کمی والی
ایہ مصیبت مائے باپیو بھر دے نت ڈھونڈھادے   اوہ دیلا اج حاضر ہویا کرے جو ربنوں بھاوے
اج ویکھیا جاوے کی کجھ ایتھے ساڈیاں ہاوے   دھڑ جاناں دی بازی لگی ہوسی جو رب جاوے
جسدن دیاں پیشگوئیاں ساوں دسیاں نبی پیارے   جو کربل اندر کربل جاناں ہوسن کسے دیہاڑے
اج اوہ جا نگ کربل والی ظاہر پئی دسیوے   ہُن یارب ثابت قدم رکھیں بیصبری مول نہ تھیوے
اج بازی لاگ یارب سائیاں تینوں اساں دکھانی   کھیل اجیہی کھیلاں گے جو جگ وچ رہے کہانی
کھیل اساڈی والا چرچا نیک قیامت تھیسی   پر ساڈا اوہ جو ساڈے وانگوں صبر پیالہ پیسی
جو کوئی سُن کر منہ سر سینہ پٹے وانگ سودائیاں   اوہ ساڈیو چوں مول نہ ہووے خاص حدیثاں آئیاں

قَالَ النَّبِیُّ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعٰی بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ

ترجمہ۔ فرمایا نبی کریم نے جو کوئی وقت مصیبت کے منہ سر سینہ پیٹے ہماری اُمت سے نہیں۔

مسئلہ:۔ طبرانی میں لکھا ہے کہ جب امام حسینؓ کربلا میں اترتے تو خواب میں حضرت رسول مقبول امام حسینؓ کو لے اندر سینہ مبارک سے لگایا۔ اور فرمایا! اے میرے فرزند دلبند دیکھ کوفہ کی طرف سے تیرے لئے لشکر تلواریں تیز کر کے تیرے قتل کے لئے آرہے ہیں۔ اور خبردار تونے صبر کرنا ہوگا۔ تاکہ شہادت میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔ اور امتحان کا وقت قریب ہے اور یاد رکھنا پورے تیر لینے ہوں گے۔ صبر کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑنی ہوگی۔ اور تیرے والدین تیری انتظار میں ہیں۔ جب خواب سے بیدار ہوئے تو یہ خواب اپنے اہل وعیال کو سنایا تو تمام سُن کر غمناک ہوئے تو امام صاحب نے فرمایا اے میرے اقربا وقت مصیبت پہ صبر کرنا ہوگا۔ کیونکہ صبر کرنا مومن کی نشانی ہے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے سورہ بقر پارہ دوم میں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو یعنی مومنو ایمان والو اللہ تعالے سے امداد طلب کرو وقت مصیبت کے ساتھ صبر اور نماز کے تحقیق اللہ تعالے صبر کرنے والے مومنوں کا ساتھی ہے۔ اور جو شخص مصیبت کو دیکھ کر یا سُن کر صبر نہیں کرتا بلکہ واویلا کر کے منہ سر سینہ پیٹتا ہے وہ مومن نہیں ہے ؎

جو وقت مصیبت منہ سر سینہ پٹے وانگ گنواراں   نہ پڑھے نماز نہ صبر کرے اوہ رلسی سنگ اشراراں
امام حسینؓ نے صبر کمایا وانگ ایوبؑ پیارے   تے اہل البیت دے تائیں آکھن بنیوں صابر سارے
جو صبر کرے اوہ ساڈا ساتھی خود اللہ فرماوے   اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ وچ قرآن بتاوے
جو ساڈا ساتھی بننا چاہے نہ پٹے منہ سر تائیں!   جیوں کر وچ مصیبت سودن کافر گمت کہائیں
بھاویں مومن موہنوں سدائے دعوٰی کرے زبانی   جے کر اندر صبروں خالی جانی ٹول شیطانی

مسئلہ:۔ بس یہ خواب دیکھ کر امام حسینؓ نے دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّ اَجْرًا ۔ یا اللہ عنایت کر حسینؓ کو صبر کا اجر۔

یارب اجر صبر دہ پورا میں راضی وچ رضائیں   ہن وقت مصیبت آیا جس دیاں پوندیاں نت کہائیں
جس نوں کربل کربل آکھن قرب ملے میں تائیں   اج کربلوں قرب جیسی تینوں میں راضی وچ رضائیں
یارب صبر ایوب صابر دا کریں عنایت مینوں   مول نہ تھیوے بیصبری میں عرض سناواں تینوں
جیوں کر ابراہیمؑ چخہ وچ ڈٹیا ہرگز نا ہیں!!   یاراں باراں میل چھیرا سڑیا بھڑکن بھاہیں

Marfat.com

فصل سیزدہم ۱۳

خط ابن زیاد کا زمین پر پھینکنا اور امام صاحبؓ کا غضب میں آنا، اور پانی بند کرنا اور شیعان کوفہ کا خط بھیجنے سے انکار کرنا اور امام صاحب کا خط دکھا کر ان سے اقرار کرانا اور کربلا میں پانی نہ ملنے کے سبب سے کھوہ کھودنا اور حرؓ کا مسلمان ہو کر شہید ہونا اور گرد خیموں کے کھائی کھودنا، اور آپکے تمام اصحابؓ کا بمعہ بھائی بھتیجوں فرزندوں کے شہید ہو جانا اور امام صاحب کا زین العابدین کو آخری وصیت کرنا اور طریقہ نقشبندیہ قادریہ چشتیہ وغیرہ کی تلقین کرنا

ثُمَّ كَتَبَ اِبْنُ اِبْنِ زِيَادٍ اِكْتَابًا اِلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُطْلُبُهُ اِلٰى بَيْعَتِ يَزِيْدَ فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَى الْحُسَيْنِ فَقَرَءَهُ ثُمَّ نَقَاهُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلرَّسُوْلِ مَالَهُ عِنْدِيْ جَوَابٌ

ترجمہ :- پھر خط لکھا امام حسینؓ کو ابن زیاد نے اور طلب کی بیعت یزید کی - پس جب آپ نے خط پڑھا تو پھینک دیا زمین پر غصہ سے اور فرمایا قاصد کو کہ نہیں ہے جواب اس خط کا میرے پاس کوئی - جب قاصد نے واپس جا کر ابن زیاد کو سارا ماجرا سنایا تو ابن زیاد بڑا غصہ میں آ کر بہت باتیں کرنے لگا - کہ کون ہو حسینؓ جو میرے خط کو زمین پر پھینکے - اسی وقت تمام کوفی شیعہ کو اپنی فوج میں بھرتی کرنے لگا اور بڑی بڑی تنخواہیں مقرر کردیں - تاکہ اس طمع سے شیعہ کوفی بھرتی ہو کر امام حسینؓ کے ساتھ جنگ کریں - پس جب بہت سی فوجیں کوفی شیعہ کی تیار ہو گئیں اور ہتھیار جنگ پہن لئے تو ابن زیاد نے حکم دیا کہ علی الصبح کربلا کی طرف امام حسینؓ پر چڑھائی کردو - اور عمر بن سعدؓ جو پہلے ملک اسی کا حاکم تھا اس لشکر کا سردار مقرر کیا ۔ ے

دے ملک دے حاکم تائیں حکم شتابی لکھیا ۔ لے جا لشکر کربلا طرفے ڈھل نہ لاویں ذرہ
عمرا حکم کراں میں تینوں جلدی کربل جائیں ۔ باغی ہویا حسین یزید دا اس نوں مار دکھائیں
اندر سے جد گیا پروانہ عمر مطالعہ کردا ۔ ابن زیاد نے کیتا تینوں لشکر دا سرکردہ
کارن جنگ حسینؓ شتابی کربل اندر جانا ۔ لکھیا عمر جواب جو ایہہ کم رب رسولؐ نہ بھانا
دوہترا ہے اوہ پاک نبی دا جو امت دا سائیں ۔ ایسے مندے کم دے بدلے مینوں بھیجو ناہیں
اوہ سی حاکم رے دا نالے اُسدی گرد نواحی ۔ اس کم کارن ابن زیاد دن اس نے معافی چاہی
لڑنا نال حسینؓ دلی دے میں منظور نہ کردا ۔ ابن زیاد نوں اس گل پاروں بہتا غصہ چڑھدا
کہندا غصے نال شتابی ابن زیاد حرامی ۔ سجے حکم میرے نوں موڑیں پھر کویں مانے موج جوانی
جاؤں ابن علیؓ دے مارن کارن جلدی جائیں ۔ یا پھر سند حکومت ردی بھیج اساڈے تائیں
اوہ سند حکومت والی جو ہے حاکم دا پروانہ ۔ دیویں موڑ اسانوں اپنے گھر وچ بیٹھ جوانان
اج توں ریہا حاکم رہسیں گل سرداری تیری ۔ میرا حکم جے منے ناہیں چھڈ ملازمت میری
کیتی عمر قبول حکومت دنیا دی سرداری ۔ کارن جنگ امام حسینؓ دے کردا جلد تیاری
چھوڑ بادین طمع دی خاطر دنیا حاصل کیتی ۔ روز قیامت پاوے گا جو کیتی اس بدنیتی
دنیا ہے مردار تے جانی طالب اسدے کتے ۔ جو دنیا پچھے دین وکھاون غافل عقل دے گتے

سچ فرمایا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَالطَّالِبُھَا کِلَابٌ ۔ دُنیا مردار ہے اور طالب اس کا کتا ہے
دوسری جگہ فرمایا اَلْحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دنیا کی محبت کل گناہوں کی جڑ ہے

فصل نمبر ۱۴

دربیان بند کردن آب عمر بن سعد آل مطہرات و متعلق آں،

بُلِغَ اِلٰی قِتَالِ الْحُسَیْنِ بِالْعَسَاکِرِ فَمَا زَالَ ابْنُ زِیَادٍ یُجَھِّزُ جُیُوْشًا دَارِ حَتّٰی اجْتَمَعَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ اَلثَّنَانِ وَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا مَا بَیْنَ فَارِسٍ وَرَاجِلٍ فَنَزَلُوْا اَبْشَاطِیِٔ فُرَاتٍ وَکَانُوْا بَیْنَ الْمَآءِ وَبَیْنَ الْحُسَیْنِ وَالصَّحَابَۃِ وَکَانَ اَکْثَرُ خُرُوْجَ مَعَہٗ لِقِتَالِہِ الْحُسَیْنِ ھُمُ الَّذِیْنَ کَاتَبُوْہُ وَبَایَعُوْہُ ۔

ترجمہ :- جلدی سے بھیجے لشکر ابن زیاد نے کربلا کی طرف واسطے جنگ کرنے امام حسینؓ کے ساتھ اور جنگ کا سامان تمام جلدی جلدی سے تیار کرکے روانہ کرتا جاتا تھا یہاں تک کہ جمع ہوئے لشکر عمر بن سعد کے پاس بائیس ہزار اسوار اور پیدل اور جو کچھ ضروری خرچ واسطے جنگ کے وہیں اترے وہ اوپر نہر فرات

تاکہ بوقت انکاری یا غداری کے حجت کے طور پر ان کے سامنے کرسکیں۔ اور ان خطوط کے ذریعہ ان کو شرمندہ کریں ۔ چنانچہ جب آپ نے دیکھا کہ شیعہ صاحبان ان خطوط سے عملاً انکار کررہے ہیں تو آپ نے شیعوں کے سامنے ان خطوں کا ڈھیر لگا دیا تب بھی انہوں نے اقرار نہ کیا ۔ تو امام حسینؓ نے فرمایا کہ میں ان خطوں کو جلتی آگ میں ڈال دیتا ہوں اگر آگ ان خطوں کو جلا دے تو تم اپنے انکار میں سچے ہو ورنہ جھوٹے لیکن پھر بھی انہوں نے صاف انکار ہی کیا یعنی جب خطوں کو آگ نے نہ جلایا (نقل از روضۃ الشہداء) ۔

اکثر جنگ امام دے کارن آئے اوہ پریتی — جنہاں بیعت شاہ صاحب دی کوفے اندر کیتی
جنہاں خط امام صاحب نوں لکھے کرتا کیداں — کیتی کارن جنگ تیاری اکثر اونہاں خبیثاں
اکثر بہتے شیعہ آہے خارجی تھوڑے جانی — جنہاں ل فرات کنارے بند کیتا سی پانی
ستویں ماہ محرم آہی جد لشکر آئے بھارے — پانی بند کیتا شیطاناں ل فرات کنارے
ہوئے تنگ پیاسوں اہل البیت نبیؐ دے سارے — اک پانی دے قطرے کارن ترسن پئے بیچارے
مٹی نال تیمم کرکے پڑھسن نمازاں سارے — دشمن کارن بھی نہ پانی دیون اوہ ہتھیارے
نال پیاس کمال نہایت آیاں لب تے جاناں — نال اشارت باتاں کردے ہویاں خشک زباناں

Marfat.com

بُجھ کلیجے آتش ہوئے نال پیاس کما لا
شاہ ولید دے لشکر اندر سی اک شخص ہمدانی
یا حضرت جے حکم کرو تاں پاس عمر دے جاواں

محشر دا امیدان ہو یا سی عرصہ کربل والا
شاہ ولید دے اگے جا کر کردا عرض زبانی
دبدے نام سوال کراں کجھ پانی منگ لیاواں
اوہ شیطانی لشکر جاتی کدے نہ تیرے خیری
پاس عمر دے جا کھلوتا چپ چپاتا بھائی
اے بھائی توں شاید مینوں مسلمان نہ جاناں

•

ایہہ شاہ علیؓ دا بیٹا جیدے وڈے مراتب عالی
روز قیامت جیدی مائی پل تھیں لنگھن آوے
کل خلقت تھیں ستر کراوے آپ خداوند سائیں
اگلی پچھلی اُمت دیکھے در جے شان انہاں دے
اے بدبخت کمینے بنیوں مسلمان زبانوں
اہل البیت نبیؐ دے اوپر پانی بند کیتو ئی

حضرت فاطمہ مائی اسدی وڈیاں شاناں والی
بند کرو سب اکھیاں تائیں مولا حکم سنا دے
ایڈے درجے رب عطائے مائی فاطمہؓ تائیں
اُچے شان مراتب عالی کیتے رب تنہاں دے
ایڈے شاناں والے تائیں مارن آئیوں جاناں
منہ تھیں مسلمان سدا دیں عقل آوارہ ہوئی

فائدہ:۔ الغرض ہمدانیؒ نے کہا کہ اے عمر بن سعد زوف ہے تیرے اوپر اور تیری مسلمانی پہ کہ دریائے فرات کا
...ں کتے سؤر ہاتھی تو مرد بحر جیسے جانور تو پییں اور اہل بیت رسول اللہ پیاس کے سبب سے لب جان ہوں اور پھر تو
...تا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کو پہچاننے والے ہیں۔ کیا اسلام یہی کام سکھاتا ہے۔ تو عمر بن سعد شرمندہ
...کر کہنے لگا کہ اے برادر تو سچ کہتا ہے مگر میرا نفس رے کی حکومت چھوڑنا نہیں چاہتا تب ہمدانیؒ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا
...ر امام حسینؓ کی خدمت میں آکر یہ سارا ماجرا عرض کر دیا۔

مسئلہ:۔ نقل کرتے ہیں کہ جب لشکر یزید کے امام حسینؓ کے ساتھ لڑنے کو تیار ہوئے تو امام صاحب اپنے خیمہ سے
...ہر تشریف لاکر یزیدیوں کے سامنے کھڑے ہو کر بعد حمد و صلوٰۃ مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے لشکر والو میں کون ہوں اور کس کی اولاد
...ں اپنے دلوں میں ذرا سوچو تو سہی کہ میرا قتل کرنا تم کو مناسب ہے جس نبی کا تم کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہو
...یا میں اس نبیؐ کی بیٹی کا بیٹا نہیں ہوں کہ جس کے حق میں آپ نے فرمایا ہے کہ اے فاطمہؓ تو میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔ اور میں اس
...ی کا دوہتا ہوں جس پر تم پانچ وقت نمازوں میں درود پڑھتے ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ
شعر۔ واقف ہو تم خوب کہ میں ابن بتولؓ ہوں فرزند ہوں علیؓ کا میں سبط رسولؐ ہوں!

فائدہ:۔ جب عمر بن سعد نے پانی امام حسینؓ کا بند کرا دیا تو تمام اہل بیتؓ پیاس سے نہایت ہی تنگ ہوئے تو امام
حسینؓ نے عمر بن سعدؓ کو خط لکھا کہ تم سے تین باتیں کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک کو اختیار کرو۔ اول تو مجھ کو

Marfat.com

رخصت دو کہ میں واپس مکہ مکرمہ چلا جاؤں۔ اگر یہ منظور نہیں تو دوسری بات یہ ہے کہ میں کسی اور ملک کو چلا جاتا ہوں۔ اگر یہ بھی منظور نہیں تو مجھ کو یزید کے پاس دمشق میں بھیج دو وہاں جو کچھ ہونا ہوگا ہو جائے گا۔ ابن سعدؔ نے جواب دیا کہ میں یہ سوال ابن زیاد کو لکھتا ہوں جیسا وہ حکم کرے گا عمل کیا جائے گا۔ الغرض ابن سعد نے ابن زیاد کو یہ درخواست لکھی تو اُس شقی ازلی نے غصے ہو کر لکھا کہ میں نے تم کو لڑائی کے لئے بھیجا ہے نہ کہ صلح کے لئے۔ اگر امام حسینؓ یزید کی بیعت کرے تو بہتر ورنہ اس کو قتل کر۔ کہ تم کو اس کے ساتھ خط کتابت کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر اب بھی تم نے اس کام میں تامل یا غفلت کی تو میں تم کو معزول کر کے تیری جگہ پر کسی اور کو بھیج دوں گا جب یہ نامہ ابن زیاد کا ابن سعد کو ملا تو اسی وقت ابن سعد نے حکم دیا کہ تمام لشکر لڑائی کے واسطے تیار ہو کر ہتھیار پہن لے۔

مسئلہ:۔ روایت کرتے ہیں کہ جب ابن سعد نے امام حسینؓ کا پانی لینا نہر فرات سے بند کر دیا اور حکم دیا کہ امام صاحب کے کسی آدمی کو بھی پانی نہ لینے دیں۔ تو امام حسین کا خیمہ شریف ایک چٹیل میدان میں تھا۔ آپ نے اپنے ہمراہیوں کو حکم دیا کہ کوئی کنواں کھود دو۔ تب بہتر ہاتھ تک کنواں کھودا گیا مگر پانی نہ ملا۔ اور حال اہل بیت کا یہ تھا کہ کلام بھی شدت پیاس سے نہیں کر سکتے تھے۔ اور اشارے سے باتیں کرتے تھے۔ مگر نمازوں کی یہاں تک پابندی تھی کہ ایسے نازک وقت میں بھی تیمم سے نمازیں ادا کرتے تھے۔ مگر اب محبان اہل بیت کا جو صرف زبانی محب بننے کا دعوے کرتے ہیں یہ حال ہے کہ دیدہ دانستہ نمازیں تندرستی کی حالت میں بھی نہیں پڑھتے بلکہ محرم کے دنوں میں تو قلیل بلکہ دس عاشورہ کے دن تو بالکل نماز چھوڑ دیتے ہیں

فائدہ:۔ لکھتے ہیں کہ جب پیاس کے سبب سے اہل بیت سخت تنگ ہوئے تو حضرت عباسؓ علمدار چند آدمیوں کو ساتھ لے کر نہر فرات پر پانی لینے گئے۔ ابن زیاد کے سپاہیوں نے حضرت عباسؓ علمدار کے ہمراہیوں کو شہید کر دیا۔ اور حضرت عباسؓ کو زخمی کر دیا۔

فائدہ:۔ نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عباس نہر فرات پر پہنچے تو پیاس کی شدت کے مارے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر پینے لگے تو پیاس حضرت امام حسینؓ کی اور معصوم بچوں کی یاد آئی۔ تب دونوں ہاتھوں سے پانی نہر میں ڈال دیا اور مشک بھر کر خیمہ کی طرف لے چلے تو دشمنوں نے تیر مار کر مشک کو پھاڑ دیا۔ اور پانی تمام گر گیا۔ حضرت عباسؓ نے آکر حضرت امام حسینؓ کی خدمت میں عرض کی کہ یا حضرت آپ نے جو فرمایا کہ سوا آب شمشیر کے آب فرات ہمارے نصیب میں نہیں بجا ہے ؎

طبری کرے روایت حضرت تنبو اندر ڈھلتے — وعظ نصیحت کر کے حضرت کرتا کید الائے

وارد ہوسی میرے اوپر جو لکھیا رب والی — حال پکار نہ کرنی ہرگز صبر کرنا ہر حالی

میرے پچھے وین نہ کرنے کر کر گریہ زاری — جو دین الاوے دوزخ جاسی آکھیا نبی غفاری

جیسا کہ اصول کافی میں لکھتے ہیں اِذَا ذَھَبَ الصَّبْرُ ذَھَبَ الْاِیْمَانُ۔ یعنی صبر چھوڑنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اسی واسطے فرمایا رسول اللہ اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صبر آدھا ایمان ہے

منہ اونہاں توں کردے حضرت خیموں باہر آئے — کر کے نظر اسماناں ولوں منہ تھیں بات الائے

یا اللہ توں سب کجھ جانیں ہیں دے چھپ عیب نہ کوئی — کوئی نشیعاں کیہوں سدیا کر کر کے دل جوئی

آپے بیعت شیعہ کرکے مارن آئے میںوں — اوہ جھوٹے ہیں سچا یا رب سب کجھ معلم تینوں

روز قیامت دے جاں ہر کوئی کیتا اپنا پاوے — اس دن بھی ہیں سچا ہو ساں میں مردود کس نہ آوے

بعد اس تھیں پھر یار بھتیجے بھائی سد بلائے — ہر اک تائیں شفقت کرکے نرمی سخن الائے

کہندا بھائی خدمت میری کیتی ہے تساں پوری — وچ درگاہ خداوند والی ہوسے تساں منظوری

سر میرے پر پیر اکڑا ہے اج بازاں دا — تھوڑے تسیں تے بہتے دشمن وس نہیں کجھ چلدا

Marfat.com

تسیں نہ میرے پچھے ایویں ضائع عمر گنواؤ ‏ ‏ بیعت تھیں آزاد کراں ہیں جا ہو جتھے چاہو
رب راضی تے میں بھی راضی خفگی ذرا نہ جانوں ‏ ‏ آپو اپنی گھریں سدھارو عیش جوانی مانوں
ہتھ بنھ عرضاں کردے سارے حضرت اسینؓ جاداں ‏ ‏ روز قیامت پاک نبیؐ نوں کیہڑا منہ دکھلاواں
ایہ حیاتی نت نہ رہسی اوڑک اک دن مرنا ‏ ‏ بھٹھ حیاتی تیری باہجوں جیون نوں کیا کرنا!
ہرگز چھوڑ نہ جاواں تینوں حاشا للہ حاشا ‏ ‏ کیوں کرماراں دشمن تیرے حضرت دیکھ تماشا
ہوئے چست حسین ولی دے سنگی اہل سعادت ‏ ‏ دہوتے ہتھ حیاتی کولوں کرن اڈیک شہادت

بیان خندق یعنی کھائی کا

فَلَمَّا تَبَيَّنَ اِنَّ الْقَوْمَ قَاتِلُوْهُ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ فَاخْتَفَرُوْا حَفْرَةً پس جب یقین ہوا امام حسینؓ کو کہ ہرگز نہ چھوڑے گی فوج یزید کی تو حکم فرمایا اپنی فوج کو کہ کھائی کھودو گردا گرد اپنے خیموں کے اور ایک طرف رکھو راستہ نکلنے کا اور کھائی میں آگ جلاؤ۔ تاکہ جسوقت لڑائی شروع ہو جائے تو کوئی دشمن خیموں میں نہ آنے پائے۔ کیونکہ لشکر یزید کا چاروں طرف سے آرہا تھا

دسویں ماہ محرم آہی صبح عاشورے والی!! ‏ ‏ نمازی اٹھ نمازاں پڑھدے نال جماعت عالی
گردے شاہ حسینؓ ولی دے لشکر ٹھاٹھاں مارے ‏ ‏ گھوڑے ہنکن ہاتھی گجن وجن ڈھول نقارے
آکھ وچ میدان شتابی آحسینؓ جوانان! ‏ ‏ یا پھر اپنی جگہ شتابی بھیج کوئی مردانہ
حضرت ڈاچی اوپر چڑھ کر کوفیاں دیول آئے ‏ ‏ اوّل حمد اللہ دا پڑھ کر کوفیاں نوں سمجھائے
اسے قوم یزیدی بات میری نوں سنو ذرا دل لاؤ ‏ ‏ منّوں تسیں رسولؐ خدا نوں مسلمان سداؤ
یہود تساڈے ناوں بہتر بہت خدا تھیں ڈرّدے ‏ ‏ موسٰی دا کوئی نام لوے تعظیماں اسدیاں کردے
بھی عیسٰی دی قوم بھلی ہے کوئوں تساں لئیماں ‏ ‏ جے کھر پاون خر عیسٰے دا بہت کرن تعظیماں
تے نبی تساڈے دا ہیں دوہتا شرم کرو مردارو ‏ ‏ کیہڑی سختی کرکے مینوں وچ پردیسیاں مارو
خون تساڈا کیتا ہے میں یا کوئی ہور برائی ‏ ‏ جس تقصیروں ایڈی سختی ہے تساں ہیں پر چائی

الغرض امام حسینؓ نے شیعہ کوفیوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کیا کوئی میں نے کسی کا خون کیا ہے۔ جس کا بدلہ لینے آئے ہو یا کسی کا مال میں نے لیا ہے جس کا مطالبہ کرتے ہو یا کسی کا میں نے نقصان کیا ہے جس کے لئے تم نے مجھ پر چڑھائی کی ہے

مکے اندر بیٹھا ساں میں قاصد بھیج منگایا! ‏ ‏ کی جواب اللہ نوں دیسو ایڈا دغا کمایا
پاس میرے اوہ خط تساڈے لکھے ہوئے تمامی ‏ ‏ جنہاں وچ ہزاراں قسماں لکھدے تسیں حرامی
اے کوفی شیعہ دنیا اوپر سدا نہ رہسو زندے ‏ ‏ اگوں کوئی جواب نہ دیون چپ ہوئے شرمندے

الغرض کوفی نہ شامی تھا اور نہ کوئی حجازی تھا صرف وہی حضرات شیعہ محبان اہلبیت کہلانے والے تھے جن پر امام مسلمؓ نے اعتماد کر کے امام حسین کو خطوط لکھے تھے کہ جلدی آؤ دس ہزار فوج آپ کی مدد کے لئے موجود ہے۔ الغرض جب امام حسینؓ نے یہ چند دلیلیں پیش کیں تو کسی نے جواب نہ دیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس میرے قتل کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ تم پر دلیل قائم ہوسکتی ہے

فائدہ:- پس امام حسینؓ نے فرمایا اے بھائی اگر ہوسکے اور آج پھر جاؤ اور لڑائی کا ارادہ ملتوی کرو۔ اور لڑائی صبح پر ٹھہراؤ۔ کیونکہ آج رات عاشورہ کی رات ہے اور اللہ کے نیک بندے اس بزرگ رات میں نفل نوافل پڑھتے اور ذکر اذکار

کرتے ہیں۔ اور ہماری بھی خواہش ہے کہ ہم بھی اس بزرگ رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور دعائیں مانگیں۔ یہ بات سن کر ان لعینوں نے جواب دیا کہ ہم مہلت دینے کو تیار نہیں ہیں (نقل از خلاصۃ المصائب روایت دسویں)

حضرت امام حسینؓ ایک رات عبادت کے واسطے مہلت مانگتے ہیں مگر شیعہ کوئی مہلت نہیں دیتے

بعد اس کے حضرت امام حسینؓ ڈاچی سے اتر کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور لشکر کی صف درست کر کے ارشاد فرمایا کہ تم میں کوئی شخص لڑائی میں پہل نہ کرے۔ جب کوئی حادثہ دشمن کی طرف سے پیش آئے تو مضائقہ نہیں۔ لکھا ہے کہ اوّل ابن سعد کے لشکر سے ایک شخص مالک بن عروہ گھوڑے کو دوڑا کر امام صاحب کے لشکر کے سامنے آیا اور اس نے دیکھا کہ خیموں کے گرد آگ جل رہی ہے۔ جو کہ امام صاحب نے حفاظت خیمہ کے لئے جلائی تھی تو اس شیطان نے امام صاحب کو مخاطب ہو کر کہا کہ اے امام حسینؓ دوزخ سے پہلے دنیا کی آگ میں جلنے لگے ہو۔ اتنی ہی بات کہہ رہا تھا کہ وہ مردود گھوڑے پر سے گر کر کھا کر اسی آگ میں گر کر سیدھا جہنم میں گیا۔

اس کے بعد دو شخص اور ابن سعد کے لشکر سے باہر آئے اور لڑائی چاہی۔ امام صاحب کے لشکر سے دو مجاہد نکلے اور ان دونوں یزیدیوں کو واصل جہنم کیا۔ لکھا ہے کہ جب کوئی سوار لشکر ابن سعد سے لڑنے کو آتا۔ تو حضرت امام حسینؓ جوش شجاعت میں آتے مگر انصار حضرت کو لڑائی میں جانے نہ دیتے اور مؤدبانہ عرض کرتے کہ جب تک ہم میں سے ایک آدمی بھی زندہ رہا، آپ کو جنگ میں جانے نہ دیں گے۔ الغرض جب لشکریان ابن سعد نے دیکھا کہ انصار امام حسینؓ کے مرنے کو تیار ہیں اور اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرتے اور جو شخص ہمارا جاتا ہے اس کو کتے کی طرح قتل کر دیتے ہیں۔ الغرض یزید کا لشکر سمجھ گیا کہ اگر ہم ان کا مقابلہ اس طرح کریں گے تو ہم مغلوب ہوں گے کیونکہ ایک ایک انصار یعنی امام حسینؓ کا مددگار ہزار ہزار یزیدی کو قتل کر دیتے ہیں۔ پھر ایک ایک کے مقابلے میں دس دس شخص یزیدی نکلتے تھے اور فوج یزید کے آدمی دور دور سے تیر چلاتے تھے اور کئی کئی آدمی مل کر ایک انصار کو شہید کرتے تھے۔ اور لشکر حسینیؓ کا ایک ایک غازی کئی کئی ہزار آدمیوں کو قتل کر کے اپنا مکان جنت میں خود دیکھ کر شہید ہوتا۔ اور اسی طرح شوق شہادت کے لئے ہر ایک کا قدم آگے بڑھتا تھا۔ اور اسی طرح شوق شہادت کے لئے ہر ایک کا قدم آگے بڑھتا تھا۔ اور اسی طرح سب مشتاق مولیٰ جنت میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ پچاس آدمی سے زیادہ انصار درجہ شہادت کا حاصل کر کے کامیاب ہو گئے۔ اور خاص عزیز و اقارب امام حسینؓ کے باقی رہ گئے۔ اس وقت امام حسینؓ نے نعرہ دردناک مارا اَمَا مِنْ مُغِيْثٍ يُغِيْثُنَا لِوَجْهِ اللّٰهِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ یعنی ہے کوئی میری فریاد کو پہنچنے والا واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ کے۔ کیا ہے کوئی دشمنوں کو حرم محترم رسولؐ خدا سے دفع کرنے والا۔ پس یہ نعرہ سن کر حرّ نے مع اپنے بھائی اور بیٹے کے اور غلام کے خدمت امام حسین علیہ السلام میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا حضرت میں وہ شخص ہوں جس نے سب سے پہلے آپ پر لشکر کشی کی تھی۔ اب میں توبہ کر کے مسلمان ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ الغرض وہ چاروں شخص راہ مولیٰ میں یزیدیوں سے لڑ کر شہید ہو گئے

کر فریاد حسینؓ دلی نے آکھیا کت کہا تیں
ہے کوئی مرد جو پہنچے اج فریاد اساڈی تائیں
ہے ایمان والا کوئی بندہ نام خدا دے آوے
حرم رسول اللہ دے سختی کولوں اج بچاوے
موذیاں اوہ مظلوم بیچارے اندک باقی چھوڑے
اک حسینؓ رہیا بن پچھے بھی کجھ سنگی تھوڑے
نعرہ مار پکارے کوئی سنتیاں نوں ازادے
ویکھاں کیہڑا نام اللہ دا سن کر ترس کمادے
امام حسینؓ نے حق اونہاندے کیتیاں بد دعائیں
نہیں پٹ دے ہی مرجاسو شیو روز قیامت تائیں

Marfat.com

جیوں اج تسیں روایا سینوں روندے ای مرجا
پر اس رودن پٹن کولوں کدی نجات نہ پاسو!

ہن منہ سر سینہ پٹن کروں کوئی نجات نہ پائی
جو اہل البیت ہیں ہادیا کیتی اوہناں دیہاڑے بھائی

جو لکھ کر خط امام صاحب نوں قسماں نال بلایا
اسیں شیعہ سب تابع تیرے دغا فریب کمایا!

پھر اونہاں شیعیاں خارجیاں سنگ رل تلواراں پھڑیاں
شاہ حسین دے مارن کارن کوفیوں نوجاں چڑھیاں

جے شیعہ خط نہ لکھدے حضرت کدے نہ کربل جاندے
نہ خارجیاں سنگ لڑ مرتے جا کر پرتد ہو تاجو سب چاہندے

جو کجھ ہونا ہو چکا سب ہن کیوں پچھوتاؤ!!
اس منہ سر سینہ پٹن کولوں کدی نجات نہ پاؤ

ہن ہک نجات وسیلہ باقی ہور تہ چارہ کوئی
توبہ کر بخشاؤ جو تساں کولوں اگے ہوئی

اہل البیت نبیؐ دے تائیں خاص دلوں ہو جاؤ
پنجے وقت نماز پڑھو نہ داہڑی کدے منڈاؤ

چونپٹ تردال تاش تماشیاں نیڑے مول نہ جاؤ
بھی منہ سر سینہ پٹنا کولوں توبہ کرو بھراؤ

مسجداں کر دو آباد تے نال جماعت نماز ادا ؤ!
جمعہ نماز نہ چھوڑو ہرگز تاں نجبا تاں پاؤ

تے داہڑیاں نوں کرداڑ دیہہ ہن روڈ مستیں رائی
تاں نجات تساڈی ہوسی جو کرتوت کمائی

اب خاص امام حسین کے بھائی بھتیجوں پر نوبت آپہنچی!

الغرض بہتر تن جو سوائے اہل بیتؓ کے تھے۔ اپنی جان سید الشہدا پر نثار کر چکے۔ اب نوبت اہل بیت خاص عزیزان پاک پر آئی جو کہ معہ حضرت امام حسینؓ کے اکیس تن تھے۔ پہلے آپ کے چچازاد بھائی یعنی حضرت عقیلؓ کے تینوں بیٹے عبد اللہ۔ عبد الرحمن۔ جعفرؓ اجازت لے کر میدان جنگ میں نکلے اور سینکڑوں خارجیوں کو داخل فی النار کر کے درجہ شہادت حاصل کیا پھر امام صاحب کے بھتیجے محمد بن سعد بن عقیلؓ اور عبد اللہ بن مسلمؓ دونوں نوجوان تھے امام صاحب سے اجازت لے کر میدان جنگ میں آکر دشمنوں سے مقابلہ کیا اور ہزاروں کوفیوں کو قتل کر کے خود بھی شہادت پاکر جنت میں داخل ہوئے۔ پھر دونوں حقیقی بھانجے محمدؓ اور عونؓ امام صاحب کی ہمشیرہ زینب کے لڑکے راہِ مولا جنگ کر کے شہید ہوئے۔ پھر آپ کے بھائی علاتی یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دوسرے بیٹے پانچ محمدؓ۔ عبد اللہ۔ عثمانؓ۔ جعفرؓ عباسؓ جو علمدار اور نہر فرات پر پانی لینے گئے تھے یہ پانچوں بھائی علاتی امام صاحب سے اجازت لے کر میدان جنگ میں مقابلہ کو فیاں شیعہ سے کرنے کو نکلے اور ہزاروں کی تعداد میں یزیدیوں کو قتل کر کے بعدہٗ درجہ شہادت کا حاصل کر کے حضرت محمد الرسول اللہ سے جا ملے۔ پھر دونوں غلام یعنی فیروزؓ حضرت امام حسینؓ کا غلام اور سعد حضرت علیؓ کا غلام تھا دونوں اجازت لے کر میدان کربلا میں گئے اور خوب جنگ کر کے شہید ہو گئے۔ پھر امام حسینؓ کے چار بھتیجے حضرت امام حسنؓ کے بیٹے حضرت عبد اللہؓ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت قاسمؓ یہ چاروں صاحب اپنی اپنی باری پر میدان جنگ میں خوب جنگ کر کے شہید ہوئے۔ خصوصاً امام قاسمؓ کے حملوں سے فوج یزید میں لرزہ پڑ گیا۔ ارزق پہلوان اور اس کے چاروں بیٹے امام قاسم کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اور لشکر یزید میں بہت شور مچ گیا۔ الغرض آپ کا رعب تمام لشکر پر پھیل گیا۔ آپ کے ایک حملے سے تیس پیادے اور پچاس اسوار قتل ہوئے اور بعد ازاں آپ کے بدن پر ستائیس زخم آئے اور شہید ہو کر اپنے آباؤ اجداد کو جا ملے۔

مسئلہ:- یہ جو نادان مسلمانوں میں بات مشہور ہے کہ حضرت قاسمؓ کا نکاح بی بی سکینہؓ کے ساتھ ہونے کا سامان ہوا تھا اس دن سے ساتویں دن محرم شریف میں مہندی اٹھاتے ہیں۔ اور خوب باجے گاجے بجاتے اور خوشی کا سامان تیار کرتے ہیں یہ سب باتیں نادانی کی ہندوستان میں پھیل گئی ہیں۔ خدا کی پناہ کہاں تو کربلا کی مصیبت اور طرح طرح کی آفتیں یہاں تک

Marfat.com

کہ پانی حلق تر کرنے کو نہیں ملتا - پیاس کی شدت سے اہل بیت اطہار سے بولا بھی نہیں جاتا اور اشارہ سے کام کرتے ہیں اور تیمم سے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ وہاں مہندی رچانا اور خوشی کا سامان کرنا کیسی نادانی اور جاہلیت کی بات ہے جس کو بچہ بھی قبول نہیں کرتا ایسے ہی جاہلوں نے اور بہت سے کام کھیل اور تماشے کے اپنے خیال سے بنا رکھے ہیں - اور نام ان کا محبت اہل بیت اور دین کے کام رکھا ہے - ایسے کم عقل اور نادان مسلمانوں پر افسوس ہے - اور ان کے حق میں خداوند کریم سے دعائے خیر کرنی چاہیئے کہ خدا ان کو بھی سمجھ عطا کرے ، آمین -

اہل البیتؓ صدیقؓ عمرؓ سنگ اتنا پیار کمایا ۔۔۔ جو نام اونہاں دے ناماں اوپر لڑکیاں نام رکھایا
شاہ حسینؓ دے دو لڑکے ابو بکرؓ تے عمرؓ پیارے ۔۔۔ ابابکر تے عمر محبت کارن رکھے نام سہارے
پر پچھلگاں ٹھگاں جاہل لوکاں نوں پھسلایا ۔۔۔ صدیقؓ عمرؓ سن دشمن حیدرؓ کوڑ د کوڑ الایا

الغرض حضرت امام حسینؓ کے بڑے صاحبزادے حضرت علی اکبرؓ جو مشابہ رسول خدا تھے اور عمر اٹھارہ برس تھی - امام حسینؓ سے اجازت لینے کے لئے آئے کہ ابا جان آپ مجھے میدان جنگ میں جانے کی اجازت فرما دیں تو میں بھی میدان جنگ میں جا کر درجات حاصل کروں تو آپ نے فرمایا کہ میاں تم اپنی والدہ سے اجازت طلب کرو میری طرف سے تو اجازت ہے تو حضرت علی اکبر اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت طلب کرنے لگے تو والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ بیٹا جاؤ بسم اللہ میں والدہ اسمٰعیل ذبیح اللہ کی سے صبر کرنے میں کم نہیں ہوں - پس علی اکبرؓ خوب ہتھیار پہن کر یزیدیوں کے مقابلہ میں نکلے اور ہزاروں کو قتل کر کے دوزخ میں پہنچایا اور اپنے بدن مبارک پر بے شمار زخم کھا کر شہید ہوئے اور اپنے آباؤ اجداد کو جا ملے -

فائدہ :- اس کے بعد امام حسینؓ نے خود میدان جنگ میں جانے کا ارادہ کیا اور اول خیمہ مبارک میں تشریف لا کر حرم مبارک مطہرات کو فرمایا کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تم کو مدینہ منورہ میں پہنچائے گا اور ہمیشہ با عزت اور با حرمت رکھے گا - اور میرے بعد تم نے ہر حال میں صبر سے کام لینا ہوگا - الغرض جب آپ خیمہ شریف سے باہر نکلے اور گھوڑے پر اسوار ہونے کا ارادہ کیا تو اچانک خیمہ میں سے رونے کی آواز صادر ہوئی تو آپ پھر خیمہ میں تشریف لائے اور فرمایا اے حرم اہل بیت کیا وجہ ہے کہ آپ کی آواز باہر گئی - تو جواب ملا کہ یا حضرت علی اصغر کی پیاس کی شدت سے حالت نازک ہے اور دودھ سوکھ گیا ہے اور زبان باہر آ گئی ہے اور دم آخری ہے - آپ نے فرمایا میری گودی میں دے دو - شاید اس کو معصوم جان کر پانی دے دیں - حضرت امام حسینؓ علی اصغر کو میدان میں لا کر فرمانے لگے کہ یہ شیر خوار بچہ ہے - اور پیاس کی وجہ سے اس کی ماں کا دودھ سوکھ گیا ہے اور اس کی جان کندنی آ رہی ہے اگر میں آپ کا تقصیری ہوں تو یہ بچہ واجب الرحم ہے اگر میرے سبب سے اس معصوم کو پانی نہیں دیتے تو حضرت فاطمہؓ لخت جگر رسول اللہ کا پوتا سمجھ کر ہی پانی دیدو - اگر یہ بھی نہیں تو حضرت محمد رسول اللہ کا بیٹا سمجھ کر ہی دو تین قطرے پانی کے اس کے حلق میں ڈال دو - حتیٰ کہ امام صاحب نے ہر طرح سمجھایا مگر ان کوفیوں بے رحموں سنگدلوں کو کوئی ترس نہ آیا اور جواب دیا کہ سوائے حکم ابن زیاد کے تم کو یا تمہارے بیٹوں کو پانی کا ایک قطرہ نہ دیں گے - اور حرملہ بن کاہل لعنتی نے ایک ایسا تیر چلایا کہ معصوم بچے کے حلق سے گذر کر امام صاحب کے بازو میں جا پہنچا - آپ نے بزور تمام تیر کھینچا تو حلق سے فوارہ خون کا چھٹا اور بچہ جاں بحق ہوا - آپ اس کو خیمہ میں لائے اور اس کی والدہ کو فرمایا کہ بچہ شہید ہو گیا ہے - اس کے بعد آپ کے پاس مردوں میں سوائے زین العابدینؓ بیمار کے اور کوئی باقی نہ رہا تھا - آپ کو اس وقت سخت صدمہ ہوا کہ عورتیں اکیلی رہ گئیں - اور میدان جنگ میں دشمنوں کا ہجوم تھا - اور مستورات کا یہ حال تھا کہ آنکھوں سے آنسو لگاتار جاری تھے اور دم میں دم نہ تھے - مگر صبر جمیل انہی کا حق تھا - پھر زین العابدینؓ تنہائی والد بزرگوار کی دیکھ کر نہایت بیتاب ہوئے اور اپنی بیماری کی بھی کچھ پرواہ نہ کی اور نیزہ ہاتھ میں لے کر کانپتے کانپتے میدان جنگ میں تشریف لائے

Marfat.com

اور مقابلہ طلب کیا۔ اچانک امام صاحب کی نظر اس طرف پڑی تو جلدی سے دوڑ کر اُن کو پکڑ کر خیمہ کی طرف لائے اور فرمایا اللہُ اللہ اے بیٹا میری نسل کٹ جائے گی میں امید رکھتا ہوں کہ میری نسل تجھ سے قیامت تک اللہ کریم جاری رکھے گا۔ اور تو باپ ہوگا شہیدوں کا نفخہ صور تک۔ اور فرمایا کہ بیٹا صبر کرو تم یادگار رسولِ خدا اور بقیہ آل عباد ہو۔ اگر تم بھی شہید ہوگئے تو نسل رسول خدا منقطع ہو جائے گی۔ خبردار تمہاری ثابت قدمی میں فرق نہ آئے پائے۔ صبر کو ہاتھ سے نہ دینا۔ اور جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے بوقت چھنے کے اور حضرت اسمٰعیل نے بوقت ذبح کے اور حضرت یوسفؑ نے بوقت گرنے کنوئیں میں اور حضرت زکریا نے بوقت چیرنے آرہ کے صبر کیا تھا اسی طرح تم بھی صبر کرنا ہوگا۔ اور سلسلہ پیری مریدی ٹھیک خاندان نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ وغیرہ طریقوں میں سینہ بسینہ چلی آتی ہیں سب کی سب نعمتیں امام حسینؓ نے اپنے بیٹے زین العابدینؓ کو عطا فرا دیں

یہ امانت اب تمہیں دیتا ہوں اے جان حسینؓ
پیری مریدی کا سلسلہ تمہیں نے اب رکھنا ہے قائم
پیروی سنت کی کرنی تم میرے نور العین
نقشبندی قادری چشتی طریقے اب جو ہیں
جو ان طریقوں پر نہ چلے اس کو دشمن جان لو
خلاف سنت مصطفائے وہ ہے دشمن مان لو
شفقت الفت ہے جتنی میری اہل بیت پر
بعد میرے تم نے رکھنا بلکہ اس سے بیشتر
بے پدر ہونے کا غم حضرت سکینہؓ کو نہ ہو!
رنج تنہائی نہ آوے زینبؓ و کلثومؓ کو!
پنجۂ اعداء سے آخر صبر میں ہے مخلصی
رفتہ رفتہ تا وطن تم لوگ پہنچو گے کبھی!
واقعہ کربل کا کرنا جا حضورِ جد بیاں!
آئے جب نوبت ہماری اس طرح کہنا وہاں
تن میرا ظاہر میں ہے گو آپ کی قربت سے دور
جان دل سے ہوں مگر حاضر میں دربار حضور

مسئلہ :- الغرض امام حسینؓ لشکر کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ اے حسینؓ ڈر گئے ہو۔ آپ نے فرمایا میں ڈرا نہیں ہوں مگر مجھے شرم آتی ہے کہ میں تم پر پہلے حملہ کروں۔ شاید میرے نانا بزرگوار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ نہ کہہ دیں کہ اے حسینؓ تم نے میری امت پر پہلے حملہ کیوں کیا تم پر حجت قائم کرنے کے لئے ٹھہر گیا ہوں

فصل پندرہواں

دربیان خود امام حسینؓ کا میدان جنگ میں جانا

اب تو نوبت آئی مجھ پر الوداع!
الوداع اولاد مضطر الوداع
الوداع اے اہل بیت مصطفےٰ
الوداع آل پیغمبر الوداع
الوداع اے میری بہنوں بے کسو
الوداع اے جان حیدر الوداع!
گل لگا کر زین العابد سے کہا
اے میرے بیمار دلبر الوداع
پھر گلے لگ کے سکینہؓ سے کہا
اے میری مظلوم [illegible] الوداع
شہربانو سے یہ فرماتے سنے شاہ
[illegible] غم خوار مضطر الوداع
ہے خدا حافظ تمہارا اب مسو
پھر پٹ خیمہ سے کہہ کر الوداع
دیکھ کر لاشیں یہ حضرتؓ نے کہا
اے میرے عباسؓ اکبرؓ الوداع

Marfat.com

جب شہیدوں سے رخصت ہو چکے — پھر کہا قاسمؑ و صغریٰ الوداع
تھا اسی دن کا مجھے بھی انتظار — آگیا وقتِ مقرر الوداع

فَاشْتَدَّ الْقِتَالُ حَتّٰی قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ بِاَیْدِیْهِمْ وَوَلَدُهٗ وَاِخْوَتُهٗ وَبَنُوْ عَمِّهٖ وَبَقِیَ وَحْدَهٗ

ترجمہ:- پس قتال سخت ہوا حتیٰ کہ بہت سے ساتھی یار بیٹے اور چچازاد بھائی مارے گئے اور باقی رہ گئی ایک جان امام حسینؑ علیہ السلام کی۔

پس امام حسینؑ نے لباس فوجی پہن لیا اور چند اشعار عربی کے پڑھے جیسا کہ عربوں کی عادت ہے کہ میدان جنگ میں پڑھا کرتے ہیں ؎

اَنَا ابْنُ عَلِیِّ الْخَیْرِ اٰلِ هَاشِمٍ — کَفَانِیْ بِهٰذَا مَفْخَرًا حِیْنَ اَفْخَرُ
میں فرزند علی دا بہتر ہاشمیاں دا بھائی — فخر کرن دے ویلے مینوں کافی ایہ وڈیائی
وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَکْرَمُ مَنْ مَشٰی — وَنَحْنُ سِرَاجُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یَزْهَرُ
تے نانا میرا بھیجیا رب نے بہتر کل جہانوں — تے اسیں خدا دے دیوے روشن چمدیں وچ جہانوں
وَفِیْنَا کِتَابُ اللّٰهِ اُنْزِلَ صَادِقًا — وَفِیْنَا الْهُدٰی وَالْوَحْیُ وَالْخَیْرُ یُذْکَرُ
وچ اساڈے گھر دے نازل ہوئی کتاب حقانی — تے نازل وحی ہویا جو لیا یا بہت نصیحت جانی
وَفَاطِمَةُ اُمِّیْ سُلَالَةُ اَحْمَدٍ — وَعَمِّیْ سَیِّدٌ عَلٰی ذُوالْجَنَاحَیْنِ جَعْفَرُ
فاطمہؑ مائی میری جو ہے بیٹی نبیؐ غفاری — تے چاچا میرا جعفر مارے جنت وچ اڈاری

ہوں میں فرزندِ علیؑ مرتضیٰ — جس کا رتبہ خلق پر ظاہر ہوا
اس قدر ہے کافی مجھ کو افتخار — مرتبہ میرا ہے سب پر آشکار
میرا نانا جو رسول اللہ تھا — سب جہاں ہے اُس سے آگاہ
سیّد الکونین اُس کی ذات تھی — ذات اس کی فخر موجودات تھی
اُن سے بہتر کون دنیا میں ہوا — تھے وہ سرور گروہ انبیاءؑ
میں انہی کے گھر کا ہوں روشن چراغ — ذات میری سے زمیں ہے باغ باغ
فاطمہؑ زہرا جو تھیں بنتِ رسولؐ — اور علیؑ مرتضیٰ زوج بتولؑ!!
اُن دونوں سے ہوں پیدا میں ہوا — اُس سے سمجھو میرا رتبہ ہے کیا
جعفرؑ طیار تھا میرا چچا — مرتبہ اُس کا بھی ہے تم پر کھلا
ہے ہمارے گھر میں قرآں کا نزول — دولت کونین ہے ہم کو حصول!
گھر میں آتے ہیں ہمارے جبرائیلؑ — ہم ہیں آلِ مصطفےٰ بے قیل و قال
سمجھو سب خیر و ہدایت ہم ہی ہیں — دین دنیا کی سعادت ہم (ہی) ہیں
ہے زیادہ کس کا ہم سے مرتبہ — ہے ہمارے حال پر فضلِ خدا

الغرض حضرت امام حسینؑ علیہ السلام میدان کربلا میں تمام اوزار جنگی پہن کر تشریف لائے اور کئی ہزار دشمنوں کو تہ تیغ کرکے فی النار کیا تو دشمنوں کی فوج میں لرزہ پڑ گیا۔ اور تمام یزیدی مقابلہ امام حسینؑ سے دل چرانے لگے تو شمر ذی الجوشن جو بڑا فریبی حیلہ گر تھا اس نے یہ حیلہ کیا کہ فوج کا کچھ حصہ لے کر حرم محترم امام حسینؑ پر حملہ کر دیا۔ تو

Marfat.com

امام حسینؓ نے ایک نعرہ مارا وَیۡلَکُمۡ یَا شِیۡعَۃُ الشَّیۡطَانِ یعنی خواری ہے تم پر اے جماعت شیطانی کہ میرا اور تمہارا مقابلہ ہے۔ عورتوں کا کیا قصور ہے کیا وہ تم سے لڑتی ہیں جو تم اُدھر جاتے ہو۔ اس آواز کو سُنتے ہی شمر لعین ڈر گیا اور ادھر سے فوج کو پھیر کر چاروں طرف سے امام حسینؓ کو گھیر لیا۔ اور تیروں کی اس قدر بے شمار بارش برسائی کہ امام حسین کا بدن مبارک چُورا چُورا ہو گیا یعنی تل بھر جگہ خالی نہ تھی جہاں زخم نہ ہو۔ ایک بدبخت ازلی نے ایک ایسا زور سے تیر مارا کہ آپ کی پیشانی پر لگا اور خون کا فوارہ جاری ہو گیا۔ حضرت امام حسینؓ نے اس خون کو اپنے چہرۂ مبارک پر مل لیا اور فرمایا کہ اس رنگت میں قیامت کے اپنے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ کے سامنے جاؤں گا اور یہ اپنی حالت دکھاؤں گا۔ اور یوں فرماتے تھے ؎

شکر ہے اب کوئی شیعو اللہ کی درگاہ میں — اب میں بھی گلا کٹاتا ہوں اللہ کی درگاہ میں

پھر ایک موذی نے نیزہ آپ کی پشت مبارک پر ایسا مارا کہ آپ زمین پر گر پڑے۔ اور خولی بن یزید اپنے گھوڑے سے اترا۔ اور چاہا کہ آپ کا سر مبارک تن سے جدا کرے تو ہاتھ اس کا کانپا اور وہ ہٹ گیا اور شمر ظالم سینہ مبارک پر چڑھ بیٹھا تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا تو کون ہے۔ وہ بولا شمر ذی الجوشن ہوں۔ جب آپ نے اس کے دونوں دانت باہر نکلے ہوئے دیکھے تو فرمایا کہ سینہ اپنا کھول تو اس نے سینہ کھولا۔ اس کے سینہ پر برص یعنی کوڑھ کے داغ تھے تو فرمایا صَدَقَ اللّٰہُ الرَّسُوۡلُ یعنی سچ فرمایا اللہ کے رسول نے کہ اے حسین تیرا قاتل ابلق یعنی ڈباکتا ہوگا۔ جیسا کہ روایت ہے محمد بن عمر حسنؓ سے قَالَ کُنۡتُ مَعَ الۡحُسَیۡنِ بِنَھۡرِ کَرۡبَلَآءَ فَنَظَرَ اِلٰی شِمۡرِ ذِی الۡجَوۡشَنِ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ کَاَنِّیۡ اَنۡظُرُ اِلٰی کَلۡبِ اَبۡقَعَ یَلِغُ فِیۡ اَھۡلِ بَیۡتِیۡ وَکَانَ شِمۡرُ اَبۡرَصَ ط ترجمہ۔ کہا آپ نے کہ تھے ہم ساتھ امام حسینؓ کے نہر کربلا پر پس نظر پڑی طرف شمر ذی الجوشن کے۔ پس کہا امام صاحبؒ نے سچ فرمایا اللہ کے رسول نے گویا کہ میں دیکھتا ہوں ڈبے کتے کو جو منہ ڈالے گا بیچ اہلبیت میرے کے اور تھی شمر لعین کو بیماری برص کی۔ الغرض آپ نے فرمایا کہ تو وہ شمر ہے جس کے بدن پر برص کے داغ ہیں۔ اس نے کہا کہ ہاں۔ پھر شمر لعین کو فرمایا کہ آج کون دن ہے اس نے جواب دیا کہ عاشورہ کا دن ہے، فرمایا کیا وقت ہے، کہا کہ جمعہ کا دن ہے۔ پھر فرمایا اسوقت لوگ کیا کر رہے ہیں شمر نے جواب دیا کہ مسلمان نماز پڑھ رہے ہیں۔ پس فرمایا آپ نے کہ اے شمر لعین اس وقت منبروں پر حمد و ثنا رسول خدا بیان ہو رہی ہے اور تو اس کے سینہ پر بیٹھا ہے جس کو رسولؐ خدا بوسہ دیا کرتے تھے۔ اب میں رسول خدا کو دائیں طرف اور یحییٰ علیہ السلام کو اپنی بائیں طرف دیکھ رہا ہوں۔ اور وقت نماز کا میں نے پایا۔ کیونکہ اگر میں یہ نماز اس وقت ادا نہ کروں تو یہ نماز میرے ذمہ رہے گی۔

اے شمر ٹھہر جا ذرا سجدہ تو کر لین دے
حق کا کردوں شکر ادا سجدہ تو کر لین دے

پھر لوٹنا گھر میرا کرنا بھی سر کو جدا
پر بہر سے خدا سجدہ تو کر لین دے

قتل سے ہو اسدم بار آ گیا وقت نماز
مانوں گا احسان تیرا سجدہ تو کر لین دے

حق پہ ہو یا ہوں فدا شکر تو کروں ادا
سینے سے ہو جا جدا سجدہ تو کر لین دے

قتل بھی مجھے کیجئے سارے ہی دُکھ دیجئے
پر مجھے اے بے حیا سجدہ تو کر لین دے

خون بھی بہانا میرا گھر بار بھی جلانا میرا
پر مجھے اے بے حیا سجدہ تو کر لین دے

ہے میرا وقت اخیر سینہ سے ہٹ اے شریر
قتل میں جلدی ہے کیا سجدہ تو کر لین دے

پانی نہیں میں مانگتا کرتا نہیں میں گلہ!!
تجھ سے ہے اتنی التجا سجدہ تو کر لین دے

Marfat.com

ہلتا تھا عرش بریں کانپتی تھی سب زمیں — دیتے تھے جب یہ صدا سجدہ تو کر لین دے
شمر کو کہتے تھے شاہ اس روز ہے یہ عجز و آہ — کیا ہوئی مجھ سے خطا سجدہ تو کر لین دے

فائدہ :- یہ صدا سُنکر شمر لعین سینہ مطہرہ سے نیچے اُترا۔ تو امام صاحب نے اپنا سر جھکایا۔ سجدہ میں سر رکھنے کی دیر تھی کہ شمر لعین نے گردن نازنین حضرت امام حسینؓ پر اپنا خنجر رکھ دیا۔ اور اس وقت فرشتگان کا یہ شور تھا کہ ایسا شوق عبادت کا ہم نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی سُنا ہے۔ جیسا کہ امام مظلوم تیغوں کی چھاؤں میں سجدہ کر رہے ہیں۔ اور جس وقت خنجر کا زخم شاہ رگ کے قریب پہنچا تو امام صاحبؓ نے دونوں ہاتھ مبارک قبلہ کی طرف دراز کر کے اپنے پروردگار کی درگاہ میں التجا شروع کی

غزل

یارب تو ں نانا جان کی امت کو بخش دے — سلطان دو جہان کی امت کو بخش دے
جس کے واسطے لولاک کو پیدا کیا — اُس خلقُ الاوّلین کی امت کو بخش دے
جس کے دین سوا سب آئین مبتد ہوئی — اُس اُمی اُمیتین کی امت کو بخش دے
جس نے عزلات منات کو دُور کیا — اُس خیر المبشرین کی امت کو بخش دے
جس کا دانت کفار نے شہید کیا — اُس رؤف المومنین کی امت کو بخش دے
جس کے واسطے زمین سب اقصےٰ ہوئی! — اُس رحمۃ اللعٰلمین کی امت کو بخش دے
جس کی اوّل آخر خطا معاف ہوئی — اُس طٰہٰ یٰسین کی امت کو بخش دے
جس کی تربت پاک سے زمین کو فخر ہے — اُس حیاتُ النبیین کی اُمت کو بخش دے
جس کے سوا نبی نہیں اور کوئی آنا! — اُس خاتم النبیین کی اُمت کو بخش دے
جس کی امت واسطے نبی کرتے تھے التجا! — اُس دُرِ یتیم کی امت کو بخش دے
جس کی امت کا تو نگہبان ہوا! — اُس امین الیمین کی امت کو بخش دے
جس کی لب لحد میں ربِ لمغفر پکارتی تھی — اُس کشف الدُجیٰ کی اُمت کو بخش دے
جس کے نور سے ہی سب ظہور ہوا! — اُس ختم المرسلین کی امت کو بخش دے
جس کا قدم مع نعلین عرش پر پڑا — اُس بلغ الاعلےٰ عالمین کی امت کو بخش دے
جس کے ہاتھ میں کلید جنان ہیں — اُس صراط المستقیم کی اُمت کو بخش دے
جسے قاب قوسین کا درجہ حاصل ہوا — اُس فخر النبیین کی امت کو بخش دے
جس کے سوا شفیع نہیں اور کوئی! — اُس شفیع المذنبین کی امت کو بخش دے

غزل

امت کے واسطے ستم یہ سہ چکا حسینؓ — خدمت تیری میں آتا ہے بندہ تیرا حسینؓ
امت کے بچوں پر علی اصغرؓ فدا کیا — اور نوجوانوں پر علی اکبرؓ بدیا دیا
اور رشتے موتنی ہیں خود اس پر فدا ہوں میں — یہ تحفہ تیرے لائق ہے تجھی کو تائب ہوں میں
یہ مصیبتیں تھیں اس امت کے واسطے — بندہ نے گھر بار برباد کیا اس امت کیواسطے

فائدہ :- الغرض حضرت امام حسینؓ نے فرمایا کہ جس طرح ہم نے ایسے نازک وقت میں بھی کوئی نماز قضا نہیں کی

پانچ وقت نماز باجماعت پڑھتا رہا ہوں - اور صبر کو اپنے ہاتھ سے نہیں دیا اور حاکم جو خدا کے حکم کی بے فرمانی کرتا تھا اس کی بیعت سے انکار کیا ہے۔ یہ میں نے اپنے نانا پاک کی امت کو نمونہ بن کر دکھایا ہے کہ اگر کوئی کسی مصیبت میں گرفتار و مبتلا ہو وے تو وہ ہماری اس مصیبت کربلا کو یاد کر کے ہماری طرح صبر و استقلال سے کام لیتا ہوا کل احکام کی پابندی کرے - یعنی نماز روزہ جمعہ جماعت اور صبر کو نہ چھوڑ دے - جس طرح آجکل بعض لوگ صرف محرم کے دنوں میں سر سینہ پیٹتے اور کھیل تماشہ کر کے لوگوں کو دکھلاتے ہیں - اور نماز جماعت جمعہ ذکر اذکار سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں اور پھر دعوے محبت اہل بیت کا کرتے ہیں - امام حسین نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایسے فعل کرے گا وہ ہم سے نہیں ہے اور نہ ہم اس کے پیر ہیں اور نہ ہی وہ ہمارا مرید ہے -

فائدہ :- اگر اہل بیت کی محبت سیاہ لباس پہننے اور ماتم کرنے کو کہتے ہیں تو اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ محرم کے دنوں کنجریاں اور چوہڑیاں بھی سیاہ لباس پہن کر دس دن ماتم کرتی ہیں -

چوہڑیاں مُٹّے مُٹّے کر کے پٹن شور مچاون — کھیل تماشہ کر کے اپنے گھر نوں واپس آون
اتے بازاری کنجریاں بھی دس دن سوگ مناون — محب اماماں پاکاں بندیاں ہرگز شرم نہ کھاون
پڈیاں صرف جے اہل بیت دی محبت پائی جاوے — تاں پھر مومناں چوہڑیاں کنجراں اندر فرق نہ آوے
بس میاں ایہ کم شیطانی اہل البیت دا ناہیں — ذکر اذکار نوافل پڑھنا کار ثواب بناہیں
ساری رات جو پٹن اندر اتنا زور لگاون — جے کر پڑھن کلام ربانی کتنا درجہ پاون
ہر ہر حرفوں دہ دہ نیکی پاوے پڑھنے والا — جو پٹن وچہ دن رات گذارن بیدیناں مُنہ کالا
بیصبراں نوں کجھ نہ حاصل صابراں درجہ پایا! — اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ رب وچہ قرآن بنایا
بیصبراں کجھ حاصل ناہیں صابراں درجہ پایا! — ہر کم دے وچہ امداد کریندا اکرم کماون والا

اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَحِ ط - صبر کنجی ہے خوشی کی جیسا کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے

صبوری کشاید درِ کام جان — کہ جز صابری نیست مفتاح آں
صبر سے حاصل ہوتی ہیں مرادیں دل کی — جو سوائے صبر کے نہیں ہے کھلنا ان کا
صبوری بود کار پیغمبراں — نہ پیچید ز یں روئے دیں پروراں
مصیبت کے وقت صبر کرنا کام ہے انبیاء کا — اور صبر سے دل نہیں پھیرتے دین کے پالنے والے

مسئلہ :- زبدۃ الواعظین میں صبر کی بہت فضیلت آئی ہے جس کا راوی عبد اللہ ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِیْبَتِ کُتِبَ لَہٗ تِسْعُ مِئَۃِ دَرَجَۃٍ مَابَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ الْعَرْشِ اِلٰی تَحْتَ الثَّرٰی

ترجمہ :- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی شخص صبر کرے اوپر کسی مصیبت کے لکھے جاتے ہیں واسطے اس کے نوسو درجے - اور ہر ایک درجہ میں اتنا فرق ہے جتنا فرق عرش سے لے کے تحت الثریٰ تک ہے - اور دوسری حدیث میں یوں آیا ہے :- اَلصَّبْرُ سَاعَۃً عَلٰی مُصِیْبَتٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ سَبْعِیْنَ سَنَۃً

ترجمہ - فرمایا حضور پاک نے مصیبت پر صبر کرنا ایک گھڑی ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے

مسئلہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیتے وقت حضرت علی نے فرمایا اَوْلَا اَنَّکَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَھَیْتَ عَنِ الْجَزَعِ لَاَنْفَذْنَا عَلَیْکَ مَآءَ الشُّئُوْنِ ط

ترجمہ - یارسول اللہ اگر آپ نے مصیبت کے وقت صبر کرنے کا حکم نہ کیا ہوتا اور نہ منع کرتے آپ واویلا کرنے سے تو

Marfat.com

البتہ ہم اتنا روتے آپ کی وفات پر کہ ہماری آنکھوں کی اور تمام جسم کی رطوبت خشک ہو جاتی - اور یہ حدیث مذکورہ بالا شیعوں کی معتبر کتاب نہج البلاغت صفحہ ۱۵۳ پر درج ہے

مسئلہ :- فروع کافی جلد دوم کتاب شیعہ صفحہ ۲۱۴ پر بھی درج ہے کہ رسول خدا نے وقت وفات اپنی کے حضرت فاطمہؓ کو فرمایا کہ میری وفات پر منہ سر سینہ وغیرہ نہ پیٹنا اور نہ بال بکھیرنا اور وین نہ کرنا - اس واسطے کہ ایسے کام کرنیوالا میری امت سے نہیں ہے - اور یہ واقعی متفق بات ہے کہ کبھی رونے والی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی -

مسئلہ :- جلال العیون کتاب شیعہ صفحہ ۶۶ پر مرقوم ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ نے فرمایا کہ اے بیٹی میری آخری وصیت ہے - واضح ہو کہ پیغمبر کے لئے گریبان چاک نہ کرنا اور نہ پیٹنا اور نہ واویلا یعنی وین کرنا -

ہر اک مذہبوں ثابت ہوندی پٹن دی بریائی — پر بے سمجھاں توں سمجھ نہ آوے عقل شیطان دی نجائی
ہر اک مذہبوں ثابت ہوندی صابراں دی بھلیائی — بےصبرا کدی مرد نہ پاوے جانے سب لوکائی
امام حسینؑ سردار شہیداں نام رکھایا عالی — ایہ سب منصب صبروں ملیا سنتوں یار سوالی
زبانی بنن محب حسینی بعضے لوگ سودائی — پر بے صبروں منہ سر پٹن وانگ کفاراں واہی
محب حسینی اوہ جو وانگ حسینؓ دے صبر کماوے — کل احکام الہی اوپر ثابت قدم ٹکاوے
جمعہ جماعت نہ چھوڑے ہرگز شوقوں ذکر کماوے — تے نہ وقت مصیبت منہ سر پٹے وین الاوے

فصل شانزدہم[16]

دربیان عمر شریف امام حسینؓ و تعداد اولاد و ازدواج و ذکر بعد وفات

وَكَانَتْ شَهَادَتُهٗ يَوْمَ عَاشُورَاءَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ مِنْ هِجْرَاتٍ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ سِتَّةٌ وَّخَمْسُوْنَ سَنَةً وَّخَمْسَةُ اَشْهُرٍ وَّخَمْسَةُ اَيَّامٍ -

ترجمہ :- اور تھی شہادت امام حسینؓ کی دن عاشورہ کے بعد بارہ بجے یوم جمعہ کے ۶۱ھ ہجری عمر شریف ۵۶ سال پانچ ماہ پانچ یوم -

فائدہ :- واضح ہو کہ جو کچھ معاملہ امام حسین کے ساتھ ہوا یعنی ظلم و ستم ہونا - بھوک اور پیاس کے صدمے اٹھانا - عزیز و اقارب کا اور اولاد کا آنکھوں کے سامنے شہید ہونا اور نازنین بدن پر ہزاروں تیر تلوار کا زخم پر زخم آنا اس میں راز مخفی اور حکمت الہی یہ تھی کہ جس طرح مرتبہ نبوت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کیا گیا - اسی طرح مرتبہ شہادت اوپر امام حسینؓ کے ختم کیا گیا - اسی واسطے آپ کو سید الشہداء کا لقب ملا یعنی سردار شہدا سب کے -

مسئلہ - امام حسین کے شہید ہونے کے بعد آپ کے گھوڑے ذوالجناح نے اپنا منہ امام حسینؓ کے خون سے رنگین کر کے روتا ہوا خیمہ کی طرف آیا اور امام زین العابدینؓ کے پاؤں پر سر رکھ کر جان دیدی - اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط

فائدہ :- اسماء الرجال مشکوٰۃ میں مرقوم ہے کہ اولاد امام حسینؓ کی آٹھ تھیں - پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ -

آپ کا سب سے بڑا بیٹا حضرت زین العابدینؓ تھا - جن کی والدہ ماجدہ شہربانوں تھیں - جو نوشیرواں بادشاہ کی پڑدتری

Marfat.com

-جن کا ذکر مجلس پنجم دربیان فتح مدائن میں گذر چکا ہے - دوسرا بیٹا آپ کا حضرت علی اکبرؓ تھا جن کی والدہ کا نام لیلیٰؓ ابومرہ کی بیٹی
ابن مسعود کی پوتری قبیلہ بنی ثقیف سے تھی - تیسرا بیٹا آپ کا علی اصغرؓ تھا جن کی والدہ محترمہ کا نام ربابؓ امرالقیس ابن علیؓ قبیلہ
سعد سے تھی - چوتھا بیٹا آپ کا جعفرؓ تھا - جن کی والدہ اشرفہ کا نام اُمِ اسحاقؓ طلحہؓ اصحابی کی لڑکی تھی جو عشرہ مبشرہ سے تھے
واں بیٹا آپ کا محمدؑ تھا - جعفرؓ اور محمدؓ واقعہ کربلا سے پہلے وفات ہو چکے تھے - اور امام حسینؑ کی تین لڑکیاں تھیں - آپ کی
ی لڑکی فاطمہ صغریٰؓ تھی جس کا نکاح امام حسن مثنیٰؓ سے ہوا تھا - اور بوقت واقعہ کربلا وہ مدینہ منورہ میں تھیں - دوسری لڑکی
پ کی زینبؓ تھی - اور تیسری سکینہؓ تھی - اور حرموں میں دو حرم محترم آپ کے ساتھ کربلا معلّٰی میں آئے تھے - حضرت شہربانو
علی اصغرؓ کی والدہ محترمہ اور دو ہی بہنیں آپ کی میدان کربلا میں ساتھ تھیں - ایک حضرت زینبؓ خاتون جو عبداللہ بن جعفرؓ
حرم تھی جن کے دو فرزند تھے محمدؓ اور عونؓ جو میدان جنگ میں شہید ہوئے - دوسری آپ کی ہمشیرہ مبارکہ ام کلثوم تھی جو حضرت
فاروقؓ کا حرم محترم تھی جس کا بیٹا زیدؓ بن عمرؓ تھا -

فائدہ :- جب دشمنان دین شہادت امام حسینؓ سے فارغ ہوئے تو سر مبارک آپ کا کاٹ کر خیمہ مبارک حرم محترم
ئے اور جو اہلبیت سمیت بیبیوں اور بچوں کے تھے جن کی تعداد صرف بارہ آدمی تھے - بے دینوں نے سب کو گرفتار کر
- اور مال اسباب جو کچھ پایا سب لوٹ لیا - اور شمر لعین نے حکم دیا کہ جو لاشیں شہدا کی بے سر ہیں ان کو گھوڑوں کے پاؤں
پامال کیا جائے - بیس سواروں نے شہدا کے جسم مبارک پر گھوڑے دوڑا کر ریزہ ریزہ کیا - اور سر مبارک امام حسینؓ اور
تمام شہدائے کربلا کے سر مبارک اسی دن نیزوں پر ٹنگا کر بشیر بن مالک و خولی بن یزید کو ساتھ دے کر کوفہ میں روانہ کئے -

سیس تمام شہید انواں نیزیاں اوپر ٹنگائے
اوتھاں بے پلانیاں پر بے پردہ حرم بٹھلائے
عمر پلید رہیا وچہ کربل خولی شمر چلائے
کافر یدیاں دے مُردے سارے دفن کرائے
تے لوتھاں کل شہیداں ایویں وچہ میدانے پیاں
تن دیہاڑے ایویں رہیاں خبراں کسے نہ لیتیاں
عاصریہ پاک اک شہر سدائے نہر فرات کنارے
چوتھے دن اس شہروں آئے مومن نیک سوہارے
لاشاں سب شہیداں اونہاں نال آداب دبایاں
آپو آپ مراتب سیتی قبراں اونہاں بنایاں
اول اونہاں بنایا مرقد شاہ حسینؓ دلی دا
تے آپو آپ بنایا مرقد اہل البیت نبیؐ دا
تے رہندیاں سب شہیداں ہکے جاگہ قبر بنائی
جو ہُن گنج شہیداں آکھن اُچی قبر ایہائی
تے روضہ شاہ عباس ولی دا وہ علیحدہ بھائی
دو تن تیر چلاون جتنی اکثر دتھ ایہائی

فصل ہفتدہم

دربیان تمام سر مبارک شہدائے بمعہ اہل بیت کا کوفہ میں پہنچنا

وَاَمَرَ الشَّقِیُّ ابْنُ زِیَادٍ بِالرَّأْسِ الْمُکَرَّمِ فِیْ بَرِیْدِہٖ فِیْ سِکَکِ الْکُوْفَۃِ ثُمَّ اَرْسَلَہٗ مَعَ رُؤُسِ سَائِرِ الشُّہَدَاءِ
وَسَائِرِ اَہْلِ بَیْتِہٖ اِلٰی یَزِیْدَ مَعَ شِمْرِ ذِی الْجَوْشَنِ وَکَانَ بِدِمَشْقَ

ترجمہ - اور حکم کیا ابن زیاد بدبخت نے کہ سر امام حسینؓ کو کوفہ کی گلی گلی میں پھراؤ بعد اس کے تمام شہیدوں کے تمام
اہل بیت بے پردہ کرکے یزید کی طرف دمشق میں روانہ کئے اور شمر ذی الجوشن کو ہمراہ کیا -

فائدہ:- ابن زیاد نے اپنے گھر اور کچہری کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا اور کل رئیس کوفہ بلائے اور تمام سر شہیداں کے معہ حرموں کے اپنے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا۔ جب سر مبارک امام حسینؓ پر اس موذی کی نظر پڑی تو خوشی سے ہنسنے لگا ایک لکڑی کو پکڑ کر امام حسین کے دانتوں مبارک پر مارنے لگا۔ تو اس مجلس میں ایک اصحابی رسول اللہ کا بیٹھا تھا جس کا نام زیدؓ بن ارقمؓ تھا۔ اس نے کہا اے بدبخت کمینے جن لبوں مبارک پر رسول اللہ کو بوسہ دیتے ہوئے میں نے خود دیکھا ہے تو ان پر لکڑی مارتا ہے۔ اور یہ کام کافر بھی نہیں کرتے۔ ابن زیاد نے کہا کہ میں تیری سفید داڑھی کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ تجھ کو سخت سزا دیتا۔ زیدؓ نے کہا اے ابن زیاد کیا میری داہڑی کا لحاظ اہل بیت رسول اللہ سے زیادہ ہے تجھے شرم نہیں آتی۔

پھر لڑکا ڈٹھا ابن زیادے پت حسینؓ ولی دا
حضرت زین العابدینؓ سوہنا پوتا شاہ علیؓ دا

ایہ لڑکا ہے کس دا بیٹا آکھے ابن زیادا
لوکاں آکھیا ایہ ہے شاہ حسین دا صاحبزادہ

کہندا ایہہ کیوں باقی رہیا جلدی اس نوں مارو
مرد انہاں دے وچوں باقی کوئی نہ چھوڑ دیا رو

راوی کہندا مارن والے تیغاں کھچ لیائے
حضرت زینبؓ اس دے تائیں گودی وچ چھپائے

کہندی اگے نال اساڈے ہوئی تعدی تھوڑی
اتنے نوری لشکر وچوں ہک نشانی چھوڑی

اول سانوں مارو جیکر مارو اسدے تائیں
ڈر ظالم کجھ اللہ کولوں ڈاہڈا اہے رب سائیں

ابن زیادے دل دے اندر ربّ نے دہشت پائی
مارن والیاں تائیں کہندا اسنوں چھوڑ دہائی

راوی کہندا قیدی ہوکے اہل البیت سوہارے
جسدن آئے کوفے ویکھن آئے کوفی سارے

حال خراب زناں سب قیدی بھی معصوم نمانے
بے پردہ سب اوتھاں اتے گلیں لباس پرانے

قہر دلانے سنگ اساڈے نے تیر کلیجے دھانے
حال نمانے درد رنجانے قید یا نواے بانے

جاری چشماں درد فراقوں ہونٹھ سکے منہ پیلے
مرد زناں سب رون لگے ویکھ انہاندے چالے

مائی ام کلثوم کہیا اے کوفی شیو خبیثو!
ہن کیوں رو رو دیکھ اسانوں اے بدبخت پلیدو

ہتھ تساڈے کولوں سانوں ایہ سب سختیاں آئیاں
کیا کیا پائیاں درد بلائیں دین دنی دیاں سائیاں

بھائی بیٹے ناک پلیٹے کسدے ڈٹھے اکھیں
اک اک وال جنہاندا ہرگز مٹھ نہ آئے دیکھیں

جہڑے ظلم تسیں کدا ایں ہورتی نال اساڈے
ہن کیوں لگے کردے قصاں ایہ کیتے حال اساڈے

سنگ لگے ڈھائیں مارن اوہ کوفی ہتھیارے
روندیاں ویکھ انہاں نوں حضرت ام کلثوم پکارے

ام کلثوم جو بہن پیاری شاہ حسین ولی دی
کوفی لوکاں نوں فرماوے بیٹی شاہ علیؓ دی

مَاذَا تَقُوْلُوْنَ اِذْ قَالَ النَّبِیُّ لَکُمْ
مَاذَا فَعَلْتُمْ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ

کہیا کہسو جد روز قیامت پچھسی نبی تسانوں
کیا کیتا تساں امت ہوکے دیو جواب اسانوں

بِعِتْرَتِیْ وَبِاَھْلِیْ بَعْدَ مُفْتَقَدِیْ
مِنْھُمْ اُسَارٰی وَقَتْلٰی ضُرِّجُوْا بِدَمِ

میری آل تے ٹبّر تے تساں ایڈے ظلم کمائے
قید کیتا دکھ دے کے مار یا کربل نوں چلائے

اَکَانَ ھٰذَا جَزَآءُ مَا نَصَحْتُ لَکُمْ
اَنْ تَخْلُفُوْا فِی النُّبُوَّۃِ مِنْ ذِیْ رَحِیْم

بدلہ ایہو جو رستہ جنت دسیا اساں تسانوں
الٹا تساں مخالف ہوکر کیتا قتل اسانوں

القصہ جو ابن زیادے ڈٹھے حال اسیراں
کیتا حکم جو انہاں تائیں کرلو قید زنجیراں

لڑکے زن تمامی بندی خانے قید کرائے!
تے سیس امام حسینؓ ولی دا کوفے وچ پھرائے

Marfat.com

کوفیاں سیس شہیداں سارے نیزیاں اوپر چڑھائے　　کر کر خوشیاں کوفے والیاں گلیاں وچ پھرائے

فصل ہژدہم ۱۸

کوفہ سے تمام سروں کا دمشق کو روانہ کرنا

پھر قیدی اہل البیت نبیؐ دے نالے سیس شہیداں　　طرف دمشق روانہ کیتے کر کے خوشیاں عیداں
کوفیوں نے چلیا سب قیدی شمر جو جوشن والا　　ٹر یا لے کمائی اپنی ظاہر اوہ منہ کالا
اہل البیتؑ رسول خدا دے اندر حال خواری　　جس شہروں جا لنگھن لوکی کردے گریہ زاری
مرد زناں رل ویکھن آون منہ دے حال ادہاندے　　کون اجیہے بندے ایہ کجھ ورتیا نال انہاندے
قیدی حرم یتیم نمانے کیوں سہتے بے دُرداں　　چن جیہیاں ایہ شکلاں کیوں اج رلیاں اندر گرداں
کس ہتھیارے کرماں مارے ظلم اٹھائے بھارے　　ایہ ماہ پارے چند سوہارے کس تقصیروں مارے
ایویں منزل منزل چلدے گئےؑ دمشقوں نیڑے　　پاس یزیدے خبراں گیاں اج لگے سب جھیڑے
رن وچ ماریا دشمن تیرا اینہ قبیلے آندے　　جگیں خبراں گیاں جو کجھ ورتیا نال انہاندے
سن کے خبراں خوش ہویا سی زینب زیب سولے　　ہیبت ناک کچہری لائی سددے شامی سارے
شمر پلید بھی حاضر ہویا لے کے سیس شہیداں　　اہل البیت بھی حاضر کیتے اندر قید شدیداں
اک اک سیس کریندا حاضر شمر پلید حرامی　　ہر ہر سر والے دی حالت پچھے اوہ تمامی
کیا کجھ نام سدا ندا آہا تے کیسا کیسا لڑیا　　کیوں کر ماریا لشکر ساڈے کیوں کر دھرتی جھڑیا
شمر پلید کرے وڈیاں مارے جھوٹھیاں لافاں　　کاذب کرے بیان دلیری اگے بے انصافاں
تاں جو سیس امام ولی دا اگے آن ٹکایا　　ویکھ امام ولی نوں موذی خوشیاں اندر آیا
شمر کہے ایں ایہ بہادر ماریا نال دلیری　　لشکر ساڈے عربی سارے پلو چہ کیتے ڈھیری

یہ باتیں سن کر امام حسین کے بیٹے حضرت امام زین العابدینؓ نے شمر لعین کو جواب دیا۔

پیروی نفس و ہوا مے کنی　　راہ ابن نیست وخطا مے کنی
پیروی نفس کی کرتا ہے تو!　-　راہ یہ نہیں خطا کرتا ہے تو
درحق اخبار نیکوئی بخن　　نسبت اشرار ادا مے کنی
پیچ خبر حق کے نیک کہو　-　تعریف شریر کی کیوں کرتا ہے تو
آل عبا آئمہ فاضل تر　　ذم چنیں قوم چرا مے کنی
اولاد امامین سب سے بہتر ہے　-　اور تو مذمت ایسی قوم افضل کی کیوں کرتا ہے

مسئلہ:- یزید پلید شرابی ہو کر امام حسین کے دانتوں مبارکوں پر ایک لکڑی سے ٹھوکر لگانے لگا۔ وہاں چند اصحاب رسول خدا کے حاضر تھے۔ انہوں نے اس بے ادبی کرنے سے روکا کہ ان لبوں پر رسول خدا کو ہم نے بوسہ دیتے دیکھا ہے۔ اے کمبخت تو ان لبوں اور دانتوں کو لکڑی سے ٹھوکر لگاتا ہے۔ اس جمعیت نے غصہ سے ان تمام

اصحابیوں کو شہید کرا دیا ۔

جب امام حسین ولی دی یاروں سنتوں بھائی ۔ ست اصحاباں اوس دیہاڑے پاک شہادت پائی
جو اصحاباں بُرا آکھن اوہ جان یزیدی سارے ۔ جو اصحاباں دوست دوست اہل البیت پیارے

ایک یہودی سوداگر کا عجیبہ قصہ درنظم

اک یہودی سوداگر سی اس مجلس اندر بیٹھا ۔ سر مبارک شاہ ولی دا جان اونہاں حاضر کیتا
پچھن لگا ایہ سر کس دا کہے یزید منہ کالا ۔ سی اک عربی نال اساڈے دعوا کرنیوالا
کہے یہودی سی ایہ کوئی مرد شریف یگانہ ۔ کہے یزید جو آہا ہاشمیاں وچ نیک گھرانہ
اوس گھرانے وچوں آہا صاحب ایہ سر والا ۔ کہے یہودی نام کی اسدا کہے یزید منہ کالا
نام حسین ایہ پُت علیؓ دا فاطمہ اس دی مائی ۔ کہے یہودی دسو مینوں فاطمہؓ کس دی جائی
کہے یزید محمد دی اوہ فاطمہؓ بیٹی آہی! ۔ کہے یہود محمد اوہ جو کہو رسول الٰہی
کہے یزید بلاشک اوہو پاک رسول الٰہی ۔ کہے یہود جو نال نبی نساں کیتی ایہ تباہی
حیرت تھیں اوہ انگلیاں کٹدے بہت تعجب کردا ۔ ایہ کی غضب کیتا جو مارا پُت نبی سرور دا
نالے کہو جو نبی اساڈا وڈیاں درجیاں والا ۔ اچھا ادب کیتا نساں اسدا کر کے ظلم کمالا
تے کہو تسیں اوہ عرشیں پہنچا جتھے نبی نہ چڑھدے ۔ دوہتا ظلموں ماریا اُس دا جسدا کلمہ پڑھدے
ستر پشتاں تھیں میں پوتا وچہ اولاد داؤدی ۔ ادب پیغمبر وانگوں کردے میرا سب یہودی
نبی تساڈے دے نہ ہوئے کپڑے اجے پرانے ۔ سکے دوہتے اُسدے دے سنگ ایہ کجھ قہر وہانے
نہ کسے اگے سنے نہ ڈٹھے اڈے ظلم کہتے ۔ ایسیاں مسلماناں ناؤں اسیں یہودی بھلے
کرو بے ادبی آل نبیؐ دی مسلمان سدا کے ۔ روز قیامت کی آکھو گے اللہ اگے جا کے

ایک عیسائی کی جو قاصد شاہ روم کا تھا عجیب حکایت

جب شمر لعین سر مبارک امام حسینؓ کا یزید پلید کے سامنے لے گیا تو اس وقت ایک قاصد قیصر بادشاہ روم کا بھی اس موقعہ پر حاضر تھا۔ یہ حالت اہل بیت رسول اللہ کی دیکھ کر یزید کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اے بادشاہ یزید حضرت عیسےٰ کو آسمان پر گئے ہوئے چھ سو سال گذر چکے ہیں مگر آپ کا گدھا جس پر آپ سواری کرتے تھے اس کے سُم کا نشان ایک ٹاپو میں لگا ہوا ہے اور ہم تمام عیسائی ہر سال اس کی زیارت کو جاتے ہیں۔ اور کئی ہزار روپیہ نذر نیاز چڑھاتے ہیں۔ اور اس سُم خر عیسےٰ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ صد افسوس تمہاری مسلمانی پر کہ اہل بیت محمد مصطفےٰ کی اس طرح بے ادبی کرتے ہو۔ اور ان کو شہید کر کے اُن کے سروں کو نیزوں پر ٹانگتے ہو۔ حالانکہ ابھی تک تمہارے نبیؐ کے حرم بھی زندہ ہیں۔ اور کپڑے برتن بھی موجود ہیں۔ کوئی بڑا عرصہ نہیں گذرا۔ یزید نے سخت غصہ میں آ کر کہا کہ اے قاصد طول طویل باتیں مت کر اگر تو شاہ روم کا قاصد نہ ہوتا تو میں تم کو قتل کرا دیتا۔ قاصد نے جواب دیا

نظم

قاصد آکھیا حیف یزیدا فٹ تیری دانائی ۔ رومی شاہ دے قاصد دی توں کیتی ایہ وڈیائی

Marfat.com

تے رب دا قاصد نبی محمدؐ اس دا قدر نہ کیتا ۔ دو جہاناں وچ لتاڑا بھلا ہوئے پلیتا
بہت ہویا شرمندہ موذی کجھ نہ آوے جاوے ۔ تاں پھر حرماں اتے بیبیاں اپنے پاس بلائیے
ڈٹھا سیس حسین ولی دا حضرت زینب مائی ۔ درد فراقوں رودن لگی آہ جگر تھیں آئی
کہندی اے فرزند نبی دے کیا کجھ حال اساڈے ۔ حال ملانے درد رنجانے کھلے وال اساڈے
پھیر یزید شقی نوں کہندی بھین حسینؓ ولیدی ۔ سُن اے ظالم کی تدھ کیتی ساڈے نال پلیدی
ایڈیاں عورتاں نال عزت سنزاں وچ بٹھایاں ۔ تے پاک رسول اللہ دیاں لڑکیاں مجلس وچ بلائیاں
کون زنانی ہے ایہ موذی غصے نال الایا ۔ سکی بھین حسین ولی دی لوکاں آکھ سنایا
پھر ام کلثومؓ جو بھین ولی دی آئی کر کے زاری ۔ اوپر سیس امام ولی دے جا ڈگی بے چاری
کہندی ایہ مظلوم ہویا اج سوہنا لال علیؓ دا ۔ ہو بیہوش گئی شہزادی چم چم سیس ولی دا
کہے یزید اساڈوں بھین حسینؓ دی معلم تھیوے ۔ لوکاں آکھیا آہو تاہئیں اسنڈوں جُم جُم جیوے
پھر حضرت زین العابدؓ توں ویکھے او کشیطانی ۔ کہندا ایہ ہے لڑکا کس دا کرد بیان شامی
لوکاں آکھیا ایہ ہے بیٹا شاہ حسین ولی دا ۔ اصلی نام علی ہے اسدا پوتا شاہ علیؓ دا
کہے یزید جو خبراں آئیاں کوفیوں میرے تائیں ۔ جو علی حسینؓ دا بیٹا ماریا اندر کربلائیں
لوکاں آکھیا حسین دے بیٹے آہے تن پیارے ۔ اکبر علی تے اوسط علیؓ بھی اصغر علی سوہارے
اکبر علیؓ تے اصغر دونویں کربل اندر مارے ۔ ایہ آہا بیمار نہ ماریا بنھ آندا سرکارے

اس کے بعد یزید پلید نے حکم دیا کہ سر امام حسینؓ کا نیزہ پر سے اتار کر معہ سر شہدا کے دروازہ دمشق میں لٹکا دیں چنانچہ لکھا ہے کہ تین دن سر مبارک شہدا کے دروازے پر لٹکائے جانے کے بعد یزید نے حکم دیا کہ اہل بیت رسالت کو معہ سر مبارک شہدا مدینہ منورہ میں پہنچا دو

فائدہ عجیبہ اوّل ۔ امام حسینؓ کا سر مُبارک کاٹنے والا شمر کون ہے شیعہ ہے یا نہیں

برادران اسلام یہ شمر ذی الجوشن حضرت علیؓ کے خاص امداد کرنیوالوں سے ہے ۔ چنانچہ جنگ صفین میں جناب امیر المومنین علی کی طرف سے معاویہ کے مقابلہ کو گیا تھا ۔ اور اس شمر نے بڑی بڑی کارنمایاں کیں تھیں ۔ چنانچہ اس کی رجز کا کسی نے ترجمہ کیا ہے ۔

علی امام ہے میرا میں ہوں علی کا غلام ۔ علی کی خاطر لڑتا ہوں بالشکر روم وشام

علاوہ اس کے یعنی علیؓ کا شیعہ ہونے کے حضرت علیؓ کا سالا ہونے کا بھی شمر کو فخر حاصل ہے ۔ یعنی حضرت علیؓ کے فرزند جعفرؓ اور عباسؓ اور عثمان کا ماموں تھا ۔ چنانچہ شمر نے حضرت امام حسین کے خیمہ کے قریب آکر آواز دی کہ اے میری خواہر کے فرزندو تم کہاں ہو ۔ تو آواز سُن کر حضرت جعفرؓ حضرت عباسؓ علمدار حضرت عثمانؓ اہل بیت سے باہر آئے اور کہا کہ اے ماموں شمر ذی الجوشن کیا بات ہے تو شمر نے کہا کہ تمہاری والدہ میرے قبیلے سے ہے ۔ اس واسطے میں تم کو امان دی ہے مگر اس موذی نے امان دے کر پھر بھی شہید کر ہی ڈالا (نقل جلاء العیون صفحہ ۴۶۱)

فائدہ عجیبہ دوم کیا ابن زیاد شیعہ علیؓ ہے یا نہیں

Marfat.com

برادران اسلام یہ زیاد حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہٗ کے عامل کا بیٹا تھا۔ عبداللہ بن صباح ان کو اپنی طرف سے شہر مصر میں خلیفہ کر رکھا تھا۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہ نے چند فرمان ان کے لئے تحریر کئے تھے۔ پہلا فرمان یہ تھا کہ اے ابن زیاد خدا کی قسم اگر مجھے خبر مل گئی کہ تو نے مسلمانوں کے مال میں تھوڑی یا بہت خیانت کی ہے تو میں تجھ پر نہایت سختی سے حملہ کروں گا دوسرا فرمان جو حضرت علیؓ کی طرف سے ابن زیاد کو تھا کہ ابن زیاد تو درمیانہ چال کو اختیار کر اور اسراف کو ترک کر اور قیامت کے دن کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اور قدر ضرورت مال جمع کر اور جو تیری ضرورت سے زیادہ ہو وہ خرچ آخرت کا بنا۔

مسئلہ:۔ چنانچہ حضرت امام مسلمؓ کے دونوں صاحبزادوں کو جب کسی قاتل نے شہید کر کے سروں کو ابن زیاد کے پیش کیا فَلَمَّا نَظَرَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ قَعَدَ وَفَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثًا ۔ پس جب دیکھا ابن زیاد نے ان سروں کو تو تین بار تعظیم کے واسطے اٹھا اور بیٹھا۔ اور کہا قاتل کو کیوں قتل کیا تو نے ان کو۔ اس نے کہا کہ طمع مال دنیا کے واسطے۔ ابن زیاد نے کہا کہ جس وقت تو نے ان کو قتل کیا تھا تو انہوں نے کوئی بات کہی تھی۔ اُس نے کہا کہ ہاں یہ دونوں کہتے تھے کہ ہم کو زندہ پکڑ کر ابن زیاد کے پاس لے چل چاہے جس طرح کرے مگر میں نے قبول نہ کیا۔

فائدہ:۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابن زیاد کا شیعہ اہل بیت کا ہونا اس قدر مشہور تھا کہ ان کے بھولے بھالے بچوں کو بھی معلوم تھا کہ ابن زیاد ہمارا دردخواہ ہے۔ ہمارے ساتھ نیک سلوک کرے گا۔ ابن زیاد نے کہا کہ اگر تو ان کو ہمارے پاس زندہ لے آتا تو میں تم کو بہت سا انعام دیتا پھر خفا ہو کر ایک محب اہل بیت کو حکم دیا کہ اس بدبخت کو قتل کر جس طرح اس بدبخت نے ان بچوں کو شہید کیا۔ پس اس نے ویسا ہی کیا۔ یہ پورا واقعہ فرزندان مسلمؓ کی شہادت میں گذر چکا ہے نقل از خلاصۃ المصائب روایت ہفتاد و دوم یعنی روایت بہترؓ ہیں۔ یاد رہے کہ ابن زیاد کے شیعہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔

فائدہ عجیبہ سوم

مظلومان کربلا کے لوٹنے والے بھی شیعہ ہی تھے۔ سب سے پہلے اسود بن حنظلہ شقی نے امام حسینؓ مظلوم کی تلوار لے لی اور اسود بن خلائن نے امام صاحبؓ کی نعلین مبارک اُتار لی۔ اور قیس بن اشعث ریشمی چادر لے گیا۔ اور زرہ آپ کے جسم مبارک سے مالک بن بشیر نے اتار لی۔ اور پیراہن آپ کا شمشیروں، تیروں اور نیزوں سے پارہ پارہ ہو گیا تھا۔ وہ بھی اسحاق نے چھین لیا تھا جب آپ کی نعش مبارک برہنہ ہو گئی تو اس وقت بجیل بن اسلم آیا اور کچھ نہ پایا۔ مگر ایک انگوٹھی باقی تھی اس بدبخت نے جلدی کے مارے امام صاحب کی انگلی مبارک کاٹ کر انگوٹھی نکال لی۔ یہ سب اشخاص جنہوں نے امام صاحب کے اوزار لباس اسباب زیورات پاکدامنوں کے لوٹے تھے وہ شخص تھے جنہوں نے امام مسلمؓ بن عقیل سے بیعت کی تھی۔ اور امام حسین کو خطوط لکھے تھے کہ ہم تم شیعیان آپ پر قربان ہیں اور آپ جلدی سے ہماری طرف کرم فرما کر تشریف لا دیں۔

فصل نودہم

شیعیان کوفہ کا بیمار زین العابدین پر بھی رحم نہ کھانا

بیاض فخری میں حضرت زینب روایت کرتی ہیں کہ ان اشقیاء نے امام حسین کی شہادت کے بعد ہمارے تمام اسباب اور زیورات اور قیمتی کپڑے اوزار وغیرہ سب لوٹ لئے اور زین العابدینؓ جو کہ بیمار تھے اور ایک چمڑے کے بستر پر لیٹے

Marfat.com

ہوئے تھے وہ چمڑہ بھی تلے سے کھینچ لیا۔ اور اس بیمار کو زمین پر ڈال دیا۔ خلاصۃ المصائب روایت اکتالیس میں لکھا ہے
کہ شیعان کوفہ مستورات اہل بیت کو لوٹتے بھی تھے اور روتے بھی تھے، جیسا کہ اب بھی اہل شیعہ ماتم بھی کرتے ہیں اور
حلوا گوشت شربت زردہ پلاؤ بھی اڑاتے ہیں۔ دختر امام حسینؓ میں حضرت سکینہ سے روایت ہے کہ میں کم سن تھی اور دو
خلخال میرے پاؤں میں تھیں۔ ایک بے حیا نے میرے پاؤں سے دونوں کڑیاں نکال لیں۔ اور وہ روتا بھی تھا۔ میں نے اس
سے پوچھا کہ اے دشمن خدا تو روتا کیوں ہے۔ اس نے کہا کہ میں کس طرح نہ روؤں حالانکہ میں دختر رسولؐ خدا کو لوٹ رہا
ہوں میں نے کہا کہ جب تو جانتا ہے کہ میں تیرے رسولؐ خدا کی بیٹی ہوں تو پھر تو مجھے کیوں لوٹتا ہے۔ اس نے جواب دیا
کہ اگر میں نہ لوٹوں گا۔ تو کوئی اور لوٹ لے گا اور میں اس تبرک سے محروم رہوں گا۔

شیعہ کی کتاب دمع الہتون ترجمہ جلاء العیون فصل اکتالیس میں مرقوم ہے کہ اس ابن سعدؓ شیعہ نے حکم دیا کہ خیموں
کو آگ لگا دو۔ حضرت زینبؓ نے کہا کہ وائے ہو تم پر ہمارے نانا جان کو قیامت کے دن کیا جواب دو گے۔ پس اس شقی نے
منہ پھیر لیا اور کوئی جواب نہ دیا اور خیمے جلوا دیئے۔ خلاصۃ المصائب روایت اکتالیس میں ہے کہ ابن سعد کمبخت امام حسینؓ
کا رشتہ دار اور شیعہ تھا۔ کیونکہ امام مسلمؓ نے شہادت سے پہلے ابن سعدؓ سے فرمایا تھا کہ موافق اس قرابت کے جو مجھ اور تجھ
میں ہے میری وصیت کو قبول کر (از دمع الہتون) اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو شہادت امام مسلمؓ میں دیکھو۔ الغرض جو کچھ
مصائب مظلومان کربلا کو پہنچے ہیں سب کے سب شیعان کوفہ سے ہی پہنچے ہیں جس کا ذکر مذکور ہو چکا ہے اور الٹا نام
اہل سنت کا بدنام کرتے ہیں۔

قتل کیا شیعوں نے اپنا امام
الٹا کیا سنیوں کا نام بدنام

جتنے کوفی سب شیعہ تھے بالیقیں
جنہوں نے اہل بیت کو ایذائیں دیں!

بھیج کر قاصد بلایا اہل بیت کو بھائی
جب کوفہ میں آئے تو شیعوں نے کی بے وفائی

میدانِ کربلا میں بلا کر پیاسے اُن کو مارا
جنہوں نے خط لکھے تھے امامین کو یارا

آخر گھر بار اسباب کوفی شیعوں نے لوٹ لیا
پر اُلٹا نام بدنام سنیوں کا کیا!

ہم نے اس کتاب میں کیں باسند کرتوتیں شیعہ کی تمام
تاکہ سمجھیں یہ بے جا حرکتیں کس نے کی ہیں خاص عام

جو اس کتاب کو منصف ہو کر مطالعہ کرے گا
مجھے یقیں ہے اگر ہو شیعہ تو سُنی ہو کر مرے گا

فصل بیس ۲۰

دربیان اہل بیت کا بمعہ سر شہدائے کے دمشق سے مدینہ منوّرہ کو روانہ کرنا

ثُمَّ وَجَّهَهُ ذُرِّيَّةَ الْحُسَيْنِ وَرَأْسَهُ مَعَ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

ترجمہ۔ پھر روانہ کئے یزید پلید نے تمام اہل بیتؓ بمعہ سر شہدائے کربلا مدینہ منوّرہ کی طرف اور واسطے محافظت
کے نعمان بن بشیر کو ہمراہ اہل بیتؓ کے روانہ کیا۔ نعمان بن بشیر نے کما حقہٗ خدمت اہل بیت کی ادا کی اور بڑی عزت
وحرمت کے ساتھ اہل بیت کو مدینہ منوّرہ میں پہنچایا۔ جو کچھ واقعات کربلا اور کوفہ اور دمشق میں پیش آئے تھے
سب کی خبریں مدینہ منوّرہ میں پہلے ہی سے پہنچ چکی تھیں ٥

Marfat.com

استقبال کرن نوں دوڑے کل مدینے والے
کل مہاجر تے انصاری بھی سب لڑکے بالے

حال ڈٹھا جد آلِ محمدؐ وچ مصیبت درداں
ہراک بندے تائیں لگیاں درد غماں دیاں گرداں

معہ نبیؐ دا نال نہ آیا خالی ہے سب ڈیرا
سن پر دار ہویا چین غائب دسے جگ اندھیرا

آہیں مارن لگے سارے کردے حال تباہی
ہویا باغ ویران نبیؐ دا ربدی بے پرواہی

داخل ہوئے وچ مدینے اہل البیت نبیؐ دے
ہراک دے سن درد فراقوں دل گریہ تردیدے

ہر ہر پاسوں درد آوازے حالو حال پکاراں
ایویں جاپے رودن سارے کوچے اتے دیواراں

جیوں کر حال ہویا سی جیدن کیتا کوچ نبیؐ دے
اوہو حالت ہوئی جیدن آئے حرمؓ مدینے

ویکھن سیس حسینؓ ولی دا اندر حال تباہی
رودے درد فراقوں حضرت ام سلمہؓ جو مائی

حرماںؓ پاک نبیؐ دیاں وچوں ایہ ہک زندہ آئی
بلدی کل قبیلیاں تائیں بوسفیا نے جائی

حسنؓ مثنیٰ تے فاطمہؓ صغرا رد رو نیر وہاوے
آخر وقت نہ ملیا بابا دل وچ رہسن ہاوے

کل قبیلے رودن نبیؐ دے بھل گئی کل شادی
کوفی شیعیاں نال اساڈے کیتی بے بنیادی

پایاں یار جدایاں پلو وچ سینے کانیاں لائیاں
کوفی شیعیاں نال اساڈے کیتیاں نے دل آئیاں

جے ایہ خبر اسانوں ہوندی نال تیرے اسیں جاندے
کربل اندر ساتھ تیرے اسیں رل شہادت پاندے

اِنَّا لِلّٰه صبر بنا دن کل اصحاب نگینے!
آخر سیس امام حسینؓ دا کیتا دفن مدینے

خلاصۃ الوفات دے اندر ایہ روایت آئی
بدن مبارک شاہ ولی دا کربل اندر بھائی

تے سیس مبارک وچ مدینے پاس حسنؓ دفنایا
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ عالی درجہ پایا

فصل بست و یکم (۲۱)

در تتمہ حال حضرت امام حسینؓ عالی مقام

اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ نُصْرَةَ الْاَزْدِیَّةِ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ مُطِرَتِ السَّمَاءُ دَمًا فَاَصْبَحْنَا وَحِبَابُنَا وَجِرَارُنَا وَكُلُّ شَیْءٍ لَنَا مَلْاٰنُ دَمًا ۔

ترجمہ:۔ بیہقی اور ابو نعیمؒ نصرہ ازدی جو ایک قبیلہ کی عورت ہے سے روایت ہے کہ جب امام حسینؓ شہید ہوئے تو آسمان سے خون برسا پس جب ہم صبح اٹھے تو مٹکے اور گھڑے ہمارے خون سے بھرے ہوئے تھے۔ بلکہ ہر چیز خون سے بھری ہوئی تھی۔

تن دن تائیں اسماناں نے خونی رنگ بنایا
در دے دیوار عمارت اتے خونی رنگ چڑھایا

اتوں جھڑے ستارے دا تر ہوئی قہرت فانی
وسیا خون اسماناں اتوں شام ولایت جانی

دنبے اٹھ جاں ذبح کریندے گوشت خون ہو جاوے
ایسا ظالماں ظلم کمتا نہ رب کسے دیکھاوے

حضرت ابن محمدؐ کولوں ہک روایت آئی
پیر جیلانیؒ قطب ربانی غنیہ وچ فرمائی

قبر حسینؓ ولی دی اتے ستر ہزار فرشتے
درود تے فاتحہ ہر دن آ کر پڑھدے نیک سرشتے

Marfat.com

روز قیامت تیک قبر پر برسن رحمت باراں
تے دشمناں اُسدیاں نوں نت پوندیاں دوزخ اندر ماراں

تے جیہڑے نقلاں کرن اونہاں دیاں اندر گلی بازاراں
نچن پٹن منہ سر سینہ پٹن وانگ کفاراں

لوک تماشہ دیکھن کارن ہم ہما کے آون
ایہ سارے دشمن جان حسینیؓ جو اُلٹ حسینؓ کماون

امام حسینؓ نے صبر کمایا وانگوں باپؑ تے نانےؐ
جو کرن بے صبری مُنہ سر پٹن ٹولہ جان شیطانے

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ امام حسینؓ بتایا
صبر مصیبت اَدھ ایمانے پاک نبیؐ فرمایا!

خرج البیہقی عن جمیل بن مرۃ قالوا اصابوا ابلاً فی عسکر حسین یوم قتل فنحروھا وتنحرھا
صار مثل العلقم فما استطاعوا ان یسیغوا منھا شیئا

ترجمہ :۔ روایت کی ہے بیہقی نے جمیل بن مرہ سے کہا اُس نے جب شہادت پائی امام حسینؓ نے اور مال اسباب زیاد نے لوٹ لئے، پس جب ذبح کرتے اونٹ کو تو گوشت اس کا ہو جاتا کڑوا مثل زہر کے۔ پس نہ تھی طاقت کسی کی کہ اس میں سے کچھ کھاتے۔

مسئلہ :۔ روایت کرتے ہیں کہ جب خولی بن یزید سر مبارک امام حسینؓ کا لے کر کربلا سے کوفہ کو روانہ ہوا تو راستے میں اس کا گھر تین میل کے فاصلہ پر تھا اس میں کچھ رات گئی پہنچا۔ اور اس کی عورت سنت اہل جماعت محب اہل بیت کی تھی۔ اس واسطے اس خولی بن یزید نے اپنی عورت سے ڈر کر سر مبارک کو تنور میں چھپا کر رکھ دیا تا کہ اس کو خبر نہ ہو۔ جب وہ نیک بخت عورت اپنی عادت کے مطابق پچھلی رات نماز تہجد کیواسطے اٹھی تو دیکھا کہ اس کا تنور ایسا روشن ہے گویا کہ اس میں کئی ہزار چراغ رکھے ہیں۔ اور نور کی شعاعیں آسمان کو جا رہی ہیں۔ تو وہ عورت حیران رہ گئی کہ میں نے رات کو تنور سے آگ بجھادی تھی اب یہ روشنی کیسی ہے۔ جب اس نے تنور میں نظر ڈالی تو دیکھا کہ یہ روشنی سر مبارک امام حسین سے ہو رہی ہے اور اس کے دیکھتے ہی چار عورتیں آسمان سے آئیں اور اس سر مبارک کو بوسہ دیا۔ اور گریہ زاری کی اور کہا کہ اے مظلوم دن قیامت کو ذوالجلال شانہ کے سامنے تیرے دشمنوں سے ہم بدلہ لیں گے۔ یہ کہکر وہ چلی گئیں تو اس سر مبارک کو اس عورت نے پہچان لیا اور بہت سا ادب آداب کیا۔ یعنی گلاب اور بید مشک سے دھویا اور خون صاف کیا اور پاک کیا اور خوب اچھی طرح صاف کر کے بالوں کو کنگھی کی اور خوشبو لگائی۔ اس کو آسمان سے آواز آئی کہ یہ چار عورتیں جو تھیں ان میں ایک تو امام حسینؓ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا تھیں اور دوسری امام حسینؓ کی نانی صاحبہ خدیجۃ الکبریٰؓ تھیں اور تیسری مریمؑ والدہ عیسیٰؑ تھیں اور چوتھی آسیہ زوجہ فرعون کی بیوی تھی۔ جب اس کا خاوند خولی اُٹھا تو اس عورت نے بہت ہی لعن طعن کیا اور کہا اے بدبخت تو نے یہ کیسا ظلم اور ظلم از حد کیا ہے جس سے تیری دین اور آخرت اور دُنیا سب خراب ہوئی۔ دیکھ آسمان سے ملائکہ کی فوج در فوج اس کی زیارت کو آ رہے ہیں اور تجھ پر لعنت کرتے ہیں۔ اور میں تم سے بیزار ہوں۔ جس طرح تو نے آل رسولؐ کے فرزندوں کو یتیم کیا ہے میں تیری اولاد کو یتیم کرتی ہوں یہ کہہ کر چلی گئی۔ باقی ذکر امام حسینؓ کا اوپر ہو چکا ہے۔

فصل بائیس ۲۲

یزید پلید کا مکہ مکرمہ مدینہ منورہ کی سخت بے ادبی کرنا!

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرف یزید پلید کا چڑھائی کرنا اور سخت بے ادبی کرنا۔ اور بارہ ہزار پانچسو مومنوں کا

Marfat.com

قتل ہو جانا۔ اور سات سو ۷۰۰ حافظ قرآن کا مارا جانا اور بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ عام مسلمانوں کا مارا جانا اور نسل رسولؐ پاک سے ستائیس ۲۷ آدمی شہید ہو جانا۔ اور انصار اور مہاجر کا بے حساب قتل ہو جانا۔ اور عام اصحابوںؓ کا گھر لوٹے جانا۔ اور روضۂ اقدس نبوی کے گرداگرد یزید پلید کا گھوڑے باندھنا۔ اور آل نبیؐ کی سخت بے ادبی کرنا۔ یہ قصہ تو بڑا لمبا ہے جس کے واسطے ایک بڑی کتاب بنانے کی ضرورت ہے۔ مگر اس وقت مختصر قصہ چند شعروں میں درج کیا جاتا ہے ؎

شہر مدینہ قتل کیتو نے کر کے ظلم جفائی — باراں ہزار تے پنجسو مومناں قتل شہادت پائی
قوم مہاجر تے انصاراں حُبّ نبیؐ دی پاروں — کئی ہزاراں اسدن بھائی نکل گیا تلواروں
ست سو حافظ اسدن ظلموں وقت شہادت پایا — باراں ہزار جو عام خلائق راوی ذکر لیایا
قتل ستادی ہوئے قریشی نسل رسولؐ الٰہی — گھیر اصحاباں دے گھر لٹن خوف نہ قہر الٰہی!
سب بیدیناں گھوڑے بدھے روضے پاک دوالے — دعوئی دین برابر رکھن بے فرمان منہ کالے
تاں جو ام سلمہؓ دا گھر بھی لٹ لیا بدکاراں — جو خاصہ حرم نبیؐ دا آہی پڑھکر ویکھ اخباراں
تے مکے بیت اللہ دی کیتی اونہاں بے ادبی بھاری — پردے حرم جلائے سارے قوم یزید کفاری
پس یزید تے ساتھی اسدے جان فرعونی سارے — وانگ فرعونے اونہاں پلیداں کیتے کم ادا ہرے
فرعون اتے یزید اندر کوئی فرق نہ ہرگز پایا — اوہ دشمن آل موسیؑ ایہ دشمن آل محمدؐ آیا

حاصل کلام کہ یزید پلید مثل فرعون کے ظالم تھا۔ مثلاً وہ آل موسیٰؑ کا دشمن تھا اور یہ آل محمدؐ کا دشمن تھا۔ اور جو یزید کے معاون تھے وہ مثل فرعون کے معاونوں کے تھے۔ مثلاً ابن زیاد شمر خولی وغیرہ ہامان قارون وغیرہ کے تھے۔ بلکہ یزید اور اس کے معاون فرعون اور ہامان سے بھی زیادہ ظالم تھے۔ اس لئے کہ جو آل محمدؐ کا دشمن ہے وہ محمد مصطفےٰؐ کا دشمن ہے۔ اور جو محمدؐ کا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ اور جو خدا کا دشمن ہے وہ کل مومنوں کا دشمن ہے۔ اور جو کسی مومن کا ناحق قتل کرے اس کی سزا قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ پارہ پانچ سورہ نساء میں یوں فرماتے ہیں وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا۔

ترجمہ۔ جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو ناحق جان بوجھ کر پس بدلہ اس کا دوزخ ہے۔ اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ اور کوئی اس کی سفارش نہیں کرے گا۔ اور ہمیشہ اس پر خدا کا غضب جاری رہے گا۔ اور مہربانی نہ ہوگی اور لعنت خدا اس پر ہمیشہ برستی رہتی ہے۔ اور تیار کیا گیا ہے واسطے قاتل مومن کے عذاب بڑا۔

لائق لعنت رب دی ہویا اوہ پلید منہ کالا — اہل سنت تھیں خارج ہویا ظلم کماون والا
شرح عقائد نسفی اندر لکھیا تفتازانی — نالے عبد الحق محدث وچ تکمیل ایمانی
جان پچھان جو ادنیٰ مومن مارے رب فرماوے — فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ دوزخ دائم ڈیرہ لاوے
تے ہویا تیار ہے اس دے کارن غصہ غضب الٰہی — تے لعنت رب کرے استاں سخت عذاب تباہی
ادنیٰ مومن قتل کرن تھیں لعنت رب دی آوے — جو آل محمدؐ قتل کرے پھر کیوں سلامت جاوے
پس کیہا حال انہاں دا ہوسی ماریا جنہاں اماماں — جنہاں مارن کارن پیا اندھیر زمین اسماناں
بہت پیارا حسینؓ نوں سنگ جہاں دی حد نہ آوے — پھر اسدے مارن والا ظالم لعنت کیوں نہ پاوے
جسنوں پاک محمدؐ چُمے تے موڈھیاں اوپر چاوے — جو اسدیاں لباں سوٹی مارے لعنت کیوں نہ پاوے
جسدے حق نبیؐ فرماوے ایہ سید کل شہیداں — جو اسدا دشمن میرا دشمن آکھیا نال تاکیداں

Marfat.com

پھر وچہ رسالے حسن العقیدے شاہ صاحب فرمایا — لعنت صرف کرن دے لائق یزید پلید نہ آیا
بلکہ کئی کروڑاں لعنت باجھ حساب شماراں — جیندی حد خداوند باجھوں خبر نہیں سنساراں
جیہڑی چیز دے لائق ہے اوہ آپ خداوند جانے — اوہو اس پر وارد ہوئے کرن قیاس سیانے
مومن تائیں جو دکھ دیوے پاک اللہ فرمائے — مرد ہووے یا عورت باجھوں توبہ دوزخ جاوے
سورج وچہ بروج سیپارے تیہویں دیکھیں بھائی — جو کوئی مومن کسے دکھاوے سڑسی دوزخ کھائی

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ۰

ترجمہ:- تحقیق وہ لوگ جو تکلیف دیتے ہیں مومن مردوں عورتوں کو پھر توبہ نہیں کرتے موت سے پہلے پس واسطے ان کے عذاب ہے جلن کا دوزخ ہیں۔

نظم

جس نے اہل بیت نبی سنگ اتنا ظلم کمایا — اہل عیال تے کنبہ حضرت خیدتے قتل کرایا
لکھ کروڑاں لعنت ہووے اس یزید دے تائیں — جس آل نبی سنگ ویر کمایا کر کے ظلم جفائیں
جو کوئی مارے دکھ پوچاوے آل نبی دے تائیں — کیوں نہ لائق دوزخ ہوون اوہ بدبخت بلائیں

فصل تیئسویں ۲۳

در بیان سزائے قاتلان و دشمنان امام حسینؓ

جس طرح اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کو سزائیں دی ہیں۔ اسی طرح اہل بیتؓ کے دشمنوں کو بھی دنیا میں سزائیں دی گئی ہیں۔ اور آخرت میں بھی سخت سزا دی جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پارہ بیسؔ سورۃ عنکبوت میں انبیاء کے دشمنوں کے حق میں ارشاد فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَکُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ترجمہ۔ پس پکڑا ہم نے ہر ایک گنہگار کو بسبب گناہ اس کے کے دنیا میں اور آخرت میں بھی ان کو سخت عذاب کروں گا۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۔ پس ان میں سے بعضوں پر بھیجا ہم نے مینہ پتھروں کا وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۔ اور بعضوں کو پکڑا ساتھ آواز سخت کے وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۔ اور بعضوں کو نگھیر دیا ہم نے زمین میں وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا اور بعضوں کو دریا میں غرق کر دیا وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۔ اور نہیں تھا اللہ ظلم کرنے والا اُوپر ان کے مگر تھے وہ جانوں اپنی پر ظلم کرتے۔

اور ایسے ہی زہریؒ سے روایت ہے کہ جو شخص معرکہ جنگ کربلا میں شریک تھا واسطے ظلم کے وہ بغیر عذاب شدید کے دنیا سے نہ گیا۔ بعضے ان میں سے قتل ہو کر مرے۔ بعضے اندھے اور بعضے کوڑھے ہو کر مرے۔ اور بعضے بہت سخت محتاج ہوئے۔ اور بعضوں کے منہ سیاہ ہو گئے۔ اور بعض پانی پیتے پیتے مر گئے اور پیاس بند نہ ہوئی۔ چنانچہ روایت کرتے ہیں، کہ ایک مقام پر بہت سا مجمع تھا۔ اور وہ مجمع تمام پکہ رہا تھا کہ دشمنان امام حسینؓ میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا کہ جس کو دنیا میں کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو۔ اسی جماعت میں سے ایک بوڑھا شخص اُٹھ بیٹھا۔ اور بولا یہ بات غلط ہے کیونکہ میں بھی میدان کربلا میں امام حسینؓ کے قاتلان میں حاضر اور شریک تھا۔ اور مجھے اب تک کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ چراغ

Marfat.com

بجھنے لگا تو وہ چراغ کی بتی درست کرنے لگا تو اس چراغ سے ایک ایسا شعلہ اٹھا کہ اس کو گھیر لیا اور وہ جلنے لگا اور تمام مجلس کے گرد گھومتا تھا اور کہتا تھا کہ میں جل گیا مجھے بچاؤ۔ آخر اُس نے اپنے آپ کو ایک دریا میں ڈال دیا تو وہ دریا بھی اُس کے واسطے مٹی کا تیل جلانے لگا۔ اور وہ اسی طرح جل کر مرگیا۔ چنانچہ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

آں چراغ راکہ ایزد بر فروزد — ہر کسس کہ خف بسیار سوزد !

جس چراغ کو اللہ روشن کرے !! — جو کوئی اسکو بجھاوے تو وہ زیادہ روشن ہوتا ہے

جس چراغ دے تائیں روشن کیتا اللہ باری ! — جو کوئی اوس بجھاوے سگوں ودھیرا شعلہ ماری

دشمن شاہ حسینؑ جو اندر کربل حاضر ہویا — نازل اس پر قہر الٰہی مندے حالیں مویا

بعضیاں دے منہ کالے ہوئے پھٹے بدن شریراں — بعضے نابینے کوہڑے ہوئے بعضیاں منہ خنزیراں

بعضے نال پیاس نہایت کردے پانی پانی ! — رجن وچ نہ آئے ہرگز دکھیں جان سدھانی

جیوں کر اہل البیت نبی دے اونہاں پیاسے مارے — اونویں اللہ پاک پیاسے مارے موذی سارے

کسیں امام حسینؑ ولی دا جس نے کوفے کھڑیا ! — منہ سیاہ ہویا سی اسدا جیوں آتش تھیں سڑیا

اگے رنگ سفید آہا اُس سوہنا حسن جمالوں — نال تعجب لوکاں اُسنوں پچھیا اُسدے حالوں

اوہ آکھے دو بندے مینوں اوپر اگ لیجاون — اُلٹا اوپر اگ دے پاکر میرا مُنہ جلاون !

ایہ عذاب خداوند طرفوں میں پر نازل تھیندا — ایویں قہر عذابوں موذی روندا گیا مریندا

جس علی اصغر معصوم ولی نوں گلو چہ تیر چلایا — مندے حالیں کر کے اُس نوں ربّ نے قبریں پایا.

اگلے پاسے گرمی اُس نوں آتش دے بھڑکارے — کدی پیاس نہ بجھدی پانی پانی پیا پکارے

پچھلے پاسے سردی پیندی برفوں ودھ بچھانی — ایسے طرح اوہ وچ عذاباں مویا دشمن جانی

ایویں قتل حسینؑ ولی تے جو کوئی حاضر ہویا ! — وارد ہویا قہر الٰہی نال عذاباں مویا

مسئلہ :- تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ دوزخ میں آگ کے صندوقوں میں یزید کو قید کیا گیا ہے۔ اور جتنا عذاب جہنم کا تمام دوزخیوں کو ہوتا ہے اتنا عذاب اکیلے یزید کو ہوتا ہے۔ الغرض ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن اور عمر بن حجاج اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن زبیر اور حرملہ بن کاہل وغیرہ جتنے اشخاص بد اخلاق یزید پلید کے معاون و مددگار تھے سب کے سب دنیا ہی میں خوار و ذلیل ہو کر مرے ہیں۔ اور اُن کے قاتلوں نے بھی ان پر گھوڑے دوڑائے ہیں۔ اور ان کی لاشوں کو کچلا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے اماؑمین کے ساتھ کیا تھا ویسا ہی اُن کے ساتھ دنیا میں کیا گیا اور آخرت میں بھی دوسرے کافروں شداد، ہامان، نمرود، فرعون وغیرہ سے زیادہ عذاب ملے گا۔

واقدی نے۔ روایت کی ہے کہ ایک بوڑھا آدمی جو معرکہ کربلا میں حاضر تھا جب وہ اندھا ہوا تو لوگوں نے اس کے اندھا ہونے کا سبب پوچھا۔ تو اس نے جواب دیا کہ ایک رات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کرتے کی آستین چڑھائے ہوئے ہیں۔ اور ایک ہاتھ میں تلوار ہے۔ اور سامنے ایک چمڑہ بچھا ہوا ہے۔ جس پر امام حسینؑ کے قاتل دس دس ٹکڑے کر کے ڈالتے جاتے ہیں۔ اچانک آپ کی نظر مجھ پر پڑی تو آپ نے ایک سلائی خون سے میری آنکھوں میں بھی ڈال دی۔ اسی وقت سے میں اندھا ہو گیا۔

مسئلہ :- لکھا ہے کہ قاتلان حسینؑ سے ایک شخص ملک شام میں رہتا تھا۔ اس کا چہرہ مانند خنزیر کے ہو گیا لوگوں نے اُس سے عبرت حاصل کی۔ جیسا کہ حضرت سے روایت ہے رعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰے اِلٰی مُحَمَّدٍ اِنِّی

قَتَلْتُ بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا ۔ ترجمہ ۔ یعنی مروی ہے ابن عباسؓ ہے کہ فرمایا محمد الرسول اللہ کہ تحقیق پیغام ارسال کیا میرے مولا پاک نے کہ قتل کئے میں نے بدلے یحییٰ بیٹے زکریا کے سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَاِنِّيْ قَاتِلٌ بِابْنِ بِنْتِكَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَسَبْعِيْنَ اَلْفًا ۔ ستر ہزار اور تحقیق میں قتل کروں گا بدلے بیٹے لڑکی تیری کے سے اس سے دو دفعہ یعنی ستر ستر ہزار یعنی سوا لاکھ

دوناں بدلہ یحییٰ ناوں شاہ حسینؓ دلی دا — پہلوں خبراں آکھ سنائیاں قصہ ابن علیؓ دا
جد مختار لیاسی بدلہ بہتی خلقت ماری! — علی سفاح بہادر بدلہ لیندا دوجی واری!
یک لکھ چہل ہزار یزیدی اس بدلے وچہ مارے — دونے سب شہیداں ناوں قہر ستارے سائے

نوٹ :۔ مختار کوئی بڑی جمعیت نہیں رکھتا تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے یزیدیوں پر ایک غضب کی نشانی تھی

نوٹ :۔ یہ سفاح اوّل خلیفہ عباسیہ کی خلافت سے تھا نام اس کا عبد اللہ ابن محمدؒ بن عباسؓ جو چچا رسول پاک کا تھا

مسئلہ :۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یا مولا تمام گنہ گاروں کو جو معافی طلب کرے معافی دے دوں گا مگر قاتلان حسینؓ کو معافی کبھی نہیں ملے گی ۔ ہاں جس کو خود امام حسینؓ معافی دیدیں تو معافی مل جائے گی

فصل چوبیس ۲۴

در بیان سزائے امام حسینؓ کے نقالوں کی؛

مثلاً کہتے ہیں کہ ایران کے ملک میں یہ دستور ہے کہ ماہ محرم شریف میں دسویں تاریخ کو ایک طرف یزید کی فوج تیار ہو جاتی ہے ۔ اور کوئی ان میں یزید بن جاتا ہے اور کوئی ابن زیاد شمر ذی الجوشن خولی وغیرہ بن جاتے ہیں ۔ اور دوسری طرف امام حسینؓ کا لشکر بن کر کوئی امام حسینؓ بن جاتا ہے اور کوئی علی اکبر وغیرہ امامین کی صورتیں بن کر جنگ کی تیاری کر کے گویا کہ معرکۂ کربلا کی پوری پوری نقل بن کر جنگ شروع کر دیتے ہیں ۔ اور پھر یزید کی فتح امام حسینؓ کی شکست منائی جاتی ہے ۔

مسئلہ :۔ اسی طرح ہمارے ملک کے شیعوں کا دستور ہے کہ دسویں تاریخ ماہ محرم کی امام حسینؓ کا گھوڑا بنا کر نکالتے ہیں اور اس کا نام ذوالجناح رکھتے ہیں ۔ اور اس پر مصنوعی زین اور مصنوعی دستار تیر بھی لٹکاتے ہیں اور اس کو بنام امام حسینؓ مشہور کرتے ہیں ۔ اور اسی طرح کئی علم یعنی جھنڈے امام حسینؓ کے منسوب کر کے گلی کوچوں میں لئے پھرتے ہیں اور تمام لوگوں کو اماموں کی نقلیں بنا کر دکھلاتے پھرتے ہیں ۔ اور ہر قسم کے لوگ مثل میلہ کے تماشہ بینی سمجھ کر دیکھنے آتے ہیں ۔

مسئلہ :۔ یاد رہے کہ جس طرح امام حسینؓ کے قاتلوں کو سزائیں ملی ہیں اسی طرح نقلیں بنا کر کھانے والے اور خوش ہو کر دیکھنے والوں کو بھی سزائیں دنیا اور آخرت میں ملیں گی کیونکہ حضور پاک نے فرمایا ۔ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔ یعنی جو کسی قوم کی مشابہت یعنی رسم و ریت کرے گا وہ دن قیامت کے اسی قوم میں شمار کیا جائے گا

فائدہ :۔ اب چند حکایات بامسند ان لوگوں کی لکھی جاتی ہیں جو لوگ امام حسینؓ کی نقلیں کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور تعزیہ بازی وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں ۔ آخر وہ دنیا میں ہی خوار اور ذلیل بے دین ہو کر مرے ۔ اور میں برادران اسلام کی خیر خواہی کے واسطے بیان کرتا ہوں ۔ تاکہ آیندہ بری صحبت سے پرہیز کریں ۔ اور ان کی مجلس میں نہ جائیں

حکایت نمبر اوّل

Marfat.com

کتاب دلائل نبوت میں امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہم تین آدمی ملک یمن کو جا رہے تھے اور ہمارے
ایک آدمی کو نہ کما تھا۔ اور وہ حضرت ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ کو بُرا جانتا تھا۔ اور فحش بکتا تھا۔ ہم ہر چند
کو منع کرتے تھے مگر وہ باز نہ آتا تھا۔ جب ہم یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ اُتر کر سو رہے۔ جب کوچ کا وقت آیا تو ہم
نے اٹھ کر وضو کیا اور اس کو بھی جگایا وہ اٹھتے ہی رونے لگا کہ افسوس آج میں تم سے اسی منزل پر جدا ہو کر رہ جاؤں گا۔ کیوں
میں نے ابھی خواب میں حضرت رسولؐ پاک کو دیکھا ہے کہ آپ میرے سر پر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں کہ اے فاسق بدکار میرے یار
کے دشمن آج تو اسی منزل پر مسخ ہو جائے گا۔ غرض کہ ہم ابھی وضو ہی کرتے تھے کہ اس کا مسخ ہونا شروع ہو گیا۔ اور اوّل پاؤں کی
سے مسخ ہونا شروع ہو گیا۔ پھر دونوں پاؤں اس کے مثل بندر کے ہو گئے۔ پھر زانو پھر کمر پھر سینہ پھر گردن پھر سر حتیٰ کہ تمام چہرہ اس کا
بندر کے ہو گیا۔ ہم نے اس کو پکڑ کر اونٹ پر باندھ لیا۔ اور وہاں سے روانہ ہوئے اور وقت غروب کے ایک جنگل میں پہنچے اور
وہاں چند بندر جمع تھے۔ جب اُس نے اُن بندروں کو دیکھا تو رسی توڑ کر ان بندروں میں جا ملا نعوذ باللہ من ذالک ایسی صحبت
سے اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے ہر ایک مومن کو بچا دے۔ سچ فرمایا مولانا رومؒ صاحب نے ؎

دور شو از اختلاط یار بد — یار بد بدتر بود از مار بد
اے مومن دُور ہو جا توں دوست بُرے سے — اس لئے کہ دوست بُرا سانپ بُرے سے بھی بُرا ہے
مار بد تنہا ہمیں بر جان زند — یار بد بر جان و بر ایمان زند
سانپ بُرا صرف اکیلی جان کو ہی ہلاک کرے گا — مگر دوست بُرا جان اور ایمان دونوں کو ہلاک کرے گا
ناز خنداں باغ را خنداں کند — صحبت نیکاں از نیکاں کند
جیسا کہ باغ کی سیر انسان کے دماغ کو خوش و خوشبو کر دیتی ہے — ایسے ہی نیکوکاروں کو صحبت و مجلس انسان کو نیک بنا دیتی ہے

الغرض مسخ ہونا یعنی انسان کی شکل سے بدل کر بندر سور وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو جانا بسبب بے ادبی خدا و رسولؐ اور بزرگان
دین کے ہے۔ اور قرآن مجید و حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ پارہ چھ سورۃ مائدہ میں ارشاد فرماتا ہے قُلْ
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ط کہدو تم یا محمدؐ کیا خبر دوں میں تم کو ساتھ بدتر چیز کے اُس سے جو تم نے مجھے کہا
کہ تمہارا دین سب دینوں سے بدتر اور اس دین والے سب دین والوں سے بدنصیب ہیں۔ اور بدلہ نزدیک اللہ تعالےٰ کے ہے
مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ۔ لعنت اور غضب ہے اللہ تعالےٰ کا اوپر اُن کے یعنی اللہ
تعالےٰ کا اُوپر اُن کے یعنی اللہ تعالےٰ نے اُن کو اپنی رحمت سے دُور کر دیا۔ اور غصہ اُن پر ڈال دیا اور کر دیا بعض کو بندروں کی
صورت میں اور بعض کو خنزیروں کی شکل بنا دیا۔ یعنی جو لوگ حضرت عیسےٰ اور داؤد علیہم السلام کے حکم کے برخلاف چلے اور ان
کی بے حرمتی کرنے لگے اللہ تعالےٰ نے ان کو مسخ کر دیا۔

مسئلہ :۔ سورۃ قلم میں لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ لعین نے حضرت محمد الرسول اللہ کو دیوانہ کہا تو نبی کریمؐ نے اس کو بددعا
دی تو وہ مسخ ہو گیا یعنی اس کا ناک مثل ہاتھی یا خنزیر کے بڑھ گیا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ۔ یعنی قریب
ہے کہ ہم اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے۔

خرطوم دے معنی ہاتھی دا سُنّ یا مُتّی سوراں والی — ایہ لفظ اہانت اُسدی کارن آکھیا رب متعالی
تاں جو اوس دیوانہ آکھیا سرور عالم تائیں — اُسدے حق وچ آیت بھیجی آپ خداوند سائیں
ابن عباسؓ کہیا نک اُتے زخم لگا اس تائیں — جنگ بدر وچ اوسے زخموں مر گیا ویکھو مزائیں

مسئلہ :۔ بنی اُمیّہ کا ایک مؤذن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تبرّہ بازی کرتا تھا۔ اس پر اللہ تعالےٰ کا غضب نازل ہوا

Marfat.com

کہ شکل اس کی مسخ ہوگئی۔ یعنی خنزیر کی ہوگئی۔ اور یہ تذکرۃ الطہرین جو شیعہ کی معتبر کتاب میں لکھا ہے۔ اور اس کتاب کے صفحہ ایکسو تنتیس سے ایک سو بتیس ۱۳۲ تک مسخ ہوجانے کا بیان ہے۔ مثلاً کسی نے امام حسنؓ سے کہا کہ آپ امیر معاویہ کے ظلم پر تحمل کیوں فرماتے ہیں۔ امام صاحبؓ نے فرمایا کہ میں شام کو عراق اور ملک عراق کو شام کر سکتا ہوں۔ ایک شخص نے سن کر اس کام کو محال جانا اور یقین نہ جانا تو امام حسنؓ نے اس کو بددعا دی کہ تو اس جگہ سے اٹھ جا کیونکہ تو عورت ہے۔ اور مردوں کی مجلس میں بیٹھنے سے تجھے شرم نہیں آتی۔ اور جو تیری عورت ہے وہ مرد ہوگیا ہے۔ اور جو اس کے پیٹ میں حمل تھا وہ بھی تیرے پیٹ میں آگیا ہے۔ الغرض اسی طرح اور بھی اسی کتاب تذکرۃ الطہرین میں کئی مسخ لکھے ہیں جن سے کوئی شیعہ انکار نہیں کر سکتا۔

حکایت دوم

یہ مسخ بھی امام مستغفری نے بیان کیا ہے۔ کہ مرد صالح نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کوفہ کے رہنے والا ہمارے ساتھ سفر میں شریک ہوا۔ اور وہ ابا بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ پر تبرہ بازی کرتا تھا۔ ہم نے ہر چند اس کو نصیحت کی کہ تو اس بدافعالی سے باز آ مگر وہ باز نہ آیا تو آخر ہم نے اس کو کہا کہ تو ہم سے جدا ہو جا تو وہ علیحدہ ہوگیا۔ جب ہم اس سفر سے واپس آئے تو اس کا غلام ہمیں ملا۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تیرا مالک کہاں ہے تو اس غلام نے جواب دیا کہ اس کی عجیب حالت ہے۔ اور وہ تم کو بلاتا ہے۔ جب ہم نے ملاقات کی اور اس سے حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میری بُری حالت ہے۔ اور مجھ پر بڑی مصیبت آئی ہے۔ جب ہم نے مصیبت دریافت کی تو اس نے اپنے دونوں ہاتھ ہمیں دکھائے کہ وہ شکل بندر کے مسخ ہوگئے تھے۔ ہم نے اس کو کہا کہ یہ تیری بد اقوالی کی شامت ہے جو تو حضرت صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو تبرہ بازی کرتا ہے۔ اب بھی جلدی سے توبہ کر اور تبرہ بازی سے باز آ۔ مگر وہ ابو جہل کی طرح ضد کا پکا تھا۔ آخر تمام شکل اس کی مسخ ہوگئی اور وہ ہلاک ہوگیا۔

حکایت سوم

مولانا محمد سعیدؒ صاحب نے اپنی کتاب مجموعہ سعادت میں لکھا ہے کہ ایک شخص مجھ سے ملاقات رکھتا تھا اور وہ مذہب اثنا عشریہ کا تھا۔ میں نے ہر چند کوشش کی اور نصیحت کی کہ تو مذہب اثنا عشریہ کو چھوڑ کر سنت اہل جماعت ہو جا۔ مگر اس نے میری بات پر کچھ خیال نہ کیا۔ ایک دن اس نے اپنا خواب بیان کیا کہ آج رات میں خواب میں سفر میں مسافر چلا جاتا ہوں راستے میں مجھ پر سخت پیاس غالب ہوئی میں نے ہر چند پانی تلاش کیا مگر نہ پایا۔ راستے میں تھوڑی دُور جانے کے بعد مجھے ایک سبیل پانی کی نظر پڑی۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ سبیل پانی کی کس کی طرف سے ہے تو لوگوں نے کہا کہ یہ سبیل حضرت صدیق اکبرؓ کی طرف سے ہے۔ چونکہ اس سے مجھے عار تھی اس واسطے میں نے اُن کا پانی پینا مناسب نہ سمجھا۔ اور آگے چلا گیا۔ پیاس تو حد سے بڑھتی جاتی تھی مگر میں چلا ہی گیا۔ آگے اور ایک سبیل مجھے نظر آئی تو میں نے پھر دریافت کیا۔ تو جواب ملا کہ یہ سبیل حضرت عمر فاروقؓ ہے میں نے وہاں سے بھی پانی پینا مکروہ جانا اور آگے چلا گیا۔ پیاس حد سے بڑھتی چلی جا رہی تھی مگر میں چلا گیا۔ آگے اور ایک سبیل مجھے نظر آئی میں نے دریافت کیا تو جواب ملا کہ یہ سبیل حضرت عثمان غنیؓ کی ہے۔ میری طبیعت اس سبیل سے بھی پانی پینے کو نہ چاہی پیاس کی وجہ سے دل بیتاب ہوگیا مگر میں پھر آگے ہی چلا گیا۔ اچانک ایک چوتھی سبیل مجھے نظر آئی۔ میں نے کہا یہ سبیل کس کی طرف سے ہے تو جواب ملا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے ہے۔ یہ سن کر میں بڑا خوش ہوا اور حاضرین سے کہا کہ مجھے جلدی سے پانی دینا کیونکہ میں بہت ہی پیاسا ہوں تو انہوں نے کہا کہ اگر تم ایسے پیاسے تھے تو اس راستے پر کئی سبیلیں ہیں پیچھے کسی سبیل سے پانی کیوں نہ پیا۔ تو میں نے اپنا تمام ماجرا سُنایا یعنی اُن سبیلوں سے پانی پینے کی کراہت بیان کی تو یہ بات سنتے ہی اس سبیل والے نے

ایک کوزہ پانی والا پکڑا اور ایسے زور سے میرے مُنہ پر مارا۔ اور کہا کہ جن کے حق میں رسول پاک یہ فرما دیں اَلْحُبُّ عَنِ الصِّدِّیْقِ وَالْعُمَرُ وَالْعُثْمَانُ وَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی اٰیَاتُ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُ عَلَیْهِمْ اٰیَاتُ النِّفَاقِ ترجمہ:۔ یعنی محبت کرنی ابابکرؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ و علی المرتضٰیؓ سے نشانی ہے ایمان کی۔ اور اُن سے دشمنی اور عداوت کرنی نشانی ہے نفاق کی (از مشکوٰۃ شریف)۔ اے بدبخت تو ان کو بُرا جانتا ہے۔ اس کوزہ کے ضرب کے سبب سے میرے دانت ٹوٹ کر گر پڑے۔ اور جب میں خواب سے جاگا تو وہ سب دانت میرے بستر پر گرے پڑے ہیں۔ اسی وقت وہ شخص اس مذہب باطلہ سے تائب ہو کر سنت اہل جماعت ہوگیا۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شیعہ مسخ جو اوپر لکھے گئے ہیں انکار کرے اور کہے کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو اور ابا بکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ کو گالی دینا ذکر اللہ سے افضل ہے۔ بلکہ ہر نماز کے بعد اصحاب ثلاثہ پر لعنت کرنی اللہ کے ذکر سے افضل ہے اور ہم سب شیعہ اصحاب ثلاثہ پر لعنت کرتے ہیں۔ اور پھر کوئی بھی شیعہ مسخ نہیں ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اب ہزاروں لوگ مذہب دہریہ مثل فرعون کے رکھتے ہیں اور غرق نہیں ہوتے جیسے فرعون غرق ہوا تھا۔ اور ہزاروں لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے مثل قارون کے اور غرق نہیں ہوتے حالانکہ قارون زکوٰۃ کے نہ دینے سے غرق کیا گیا۔ الغرض ان دونوں کو دنیا میں عذاب اس لئے دیا گیا تاکہ دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں اور نصیحت پکڑنے والے نصیحت پکڑیں۔ اسی طرح بعض تبرہ بازوں کو مسخ کیا تاکہ دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں اور اس بد اقوالی سے باز آئیں اور توبہ کریں۔ ورنہ روز قیامت کے سخت سزا پائیں گے۔ اور بندر خنزیر بنا کر دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ (حدیث از مشکوٰۃ شریف) فرمایا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابا بکر صدیقؓ میری دائیں آنکھ ہیں اور عمر فاروقؓ میری بائیں آنکھ ہیں۔ اور عثمان غنیؓ میری زبان ہے اور علی کرم اللہ وجہہ میری جان ہے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو کوئی ان چہار یار میں سے کسی کو بُرا جانے گا وہ گویا رسول پاک کو بُرا جانے گا۔ اور رسول پاک کو بُرا جاننے والا کافر ہے۔

مجلس دہم

(یہ دس فصلوں پر مشتمل ہے)

فصل اوّل

در فضائل و خصائل زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۔

ترجمہ:۔ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ یہ بچائے تم میں سے پلیدی کو اے اہل بیت محمد الرسول اللہ کے اور پاک کرے تم کو پاک کرنا ہر ایک گناہ کی آلودگی سے۔

فائدہ :- حضرت زین العابدینؓ چوتھے امام تھے ۔ اور کنیت ان کی ابو محمد ہے ۔ اور لقب زین العابدینؒ اور پیدا ئی سنہ ۳۸ھ حضرت امام حسینؓ کے دولت خانہ میں - اور بعض روایات سے ثابت ہے کہ زین العابدینؒ ۳۶ یا ۳۸ سن ہجری پیدا ہوئے اور بوقت کربلا آپ کی عمر ۲۳ سال کی تھی ۔ اور یہ مثل اپنے دادا باجد کے بڑے عالم فاضل عابد زاہد صابر اور متقی و پرہیزگار صاحب علم متحمل مزاج مجاہد اور اہل شجاعت بڑے دلیر تھے ۔ یہاں تک کہ جب آپ معرکۂ کربلا میں سخت تھے اور تمام اقرباء آپ کے شہید ہو چکے تھے سوائے حضرت امام حسینؓ کے کوئی باقی نہ رہا تھا تو اس وقت بھی آپ بسبب کے کانپتے ہوئے تلوار پکڑ کر خیمہ سے باہر واسطے جنگ کے تشریف لائے تو حضرت امام حسینؓ نے آپ کو بصد مشکل خیمہ میں لا کر - دیگر جب شمر لعین آپ کو دمشق میں قید کر کے لے گیا تھا تو یزید پلید نے کہا اے زین العابدینؓ تو میرے لڑکے کا ہم عمر ہے ے لڑکے سے کشتی کر کے دکھا - تو حضرت زین العابدینؓ نے فرمایا کہ ایک تلوار میرے ہاتھ میں دیدو اور ایک تلوار اُس کے ں دے دو - پھر میدان میں ہم دونوں کو نکال کر کشتی دیکھ لو -

فصل دوم

زہد و صلوٰۃ امام زین العابدینؒ و دیگر ذکر امام صاحبؓ

زہد و سخاوت اور پرہیزگاری میں آپ اپنے زمانہ میں بے مثل تھے - چنانچہ آپ کی نماز نہایت ہی خشوع و خضوع اور حضور الی ہوتی تھی - جیسا کہ مومنوں کی صفت میں اللہ تعالے سورۃ مومنون میں فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - قَدْ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ -

ترجمہ - تحقیق خلاصی پائی مومنوں نے اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں - یعنی دل لگا کر نماز پڑھتے ہیں - اور غیر خیالات سے دور کرتے ہیں - اور جو لوگ نماز خشوع سے نہیں پڑھتے ان کے حق میں ایک بزرگ فرماتے ہیں

او ٹھک بیٹھک وِ ٹھو ہودن بھاویں ہے سیانے
کجھ خبر نہ اس دربار شہانے کی کیتے عرض حضور اسنے

حکایت

شواہد ایمان میں لکھا ہے کہ ایک رات حضرت زین العابدین نماز پڑھ رہے تھے اور ایک شیطان بن کر آپ کے سامنے آیا - زبھی خلل پیدا کرے مگر امام صاحب ویسے ہی نماز میں مشغول رہے جیسے پہلے تھے - پھر شیطان سانپ بن کر امام صاحب کے د پھرنے لگا - پھر بھی امام صاحب کے دل میں کوئی غیر خیال نہ آیا - جیسا کہ فرمایا حضورؐ پاک نے اِنَّ الْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلْیَنْظُرْ ں بِہٖ ترجمہ - تحقیق نمازی کلام کرتا ہے اپنے مولا سے اور گویا دیکھتا ہے اپنے رب تعالیٰ کو اور کلام کرتا ہے ساتھ اس کے ں اسی حدیث کے حضرت علی کرم اللہ وجہ ہیں - آخر شیطان نے آپ کی انگشت کاٹ لی اور آپ کا خون جاری ہو گیا گر صاحب نے پھر بھی کچھ پرواہ نہ کی - اور نماز باخشوع ہی پڑھتے رہے - جیسا کہ حضور پاک نے فرمایا ہے کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ لبِ - یعنی نہیں نماز مگر ساتھ حضوری دل کے - جب امام صاحبؓ فارغ ہوئے تو اللہ تبارک و تعالے نے جتایا کہ یہ سانپ ہے شیطان ہے جو آپ کی نماز کو خراب کرنا چاہتا تھا - تب امام صاحب نے اس کے منہ پر طمانچہ مار کر فرمایا اے بدبخت تو لیل و خوار ہوا ہے اور دوسروں کو بھی ذلیل کرنا چاہتا ہے دور ہو جا تو نہیں جانتا کہ باپ میرا حسینؓ اور دادا میرا

Marfat.com

علی کرم اللہ وجہہ اور نانا میرا حضرت محمد الرسول اللہ اور دادی میری حضرت فاطمۃؓ زہرا اور والدہ میری شہر بانوؓ جو کسریٰ ہرمز بن نوشیرواں عادل بادشاہ کی بیٹی ہے

فائدہ :۔ یہاں امام صاحب نے نبوت اور بادشاہی کو ملایا کہ دونوں درجے ہم کو حاصل ہیں ۔ دیگر ایک بزرگ نے امام صاحب کی نماز کا ذکر یوں فرمایا ہے ۔

اشرف ذات جو زین العابد پوتا شاہ علیؓ دا ۔ خوش فرزند جگر دا گوشہ پیر حسینؓ دلی دا
ستیاں ہیں کسے مسجد اندر نیت نماز کھلوئے ۔ اگ لگی اس مسجد تائیں لوک اکٹھے ہوئے
کھلے نماز گذارن حضرت لوکاں اگ بجھائی ۔ بعد نماز دھیان کیتو نے سنو مرید بھائی
لیکر مسجد سڑی تساڈی دیکھ تعجب ہوئے ۔ لوکاں عرض کیتا تسیں جس دم نیت نماز کھلوئے
بلدی اگ ڈٹھی سب لوکاں خلقت جڑ مل آئی ۔ حال پکار کیتی سب لوکاں مشکل نال بجھائی
عابد آکھیا قسم خدا دی سانوں خبر نہ کائی ! ۔ رحمت برکت صلوٰت اللہ دھن جنیدی مائی !

سچ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ کہ نماز مومنوں کے لئے معراج ہے اور مولانا روم صاحب فرماتے ہیں ؎

تا ترک علائق و عوائق نہ کنی ۔ یک سجدہ شائستہ لائق نہ کنی
جد تک کل علائق دنیا چھوڑیں ہرگز ناہیں ۔ گویا یک نہ سجدہ کیتا توں لائق سائیں !
نماز وکھاون کارن شیطاں حملے کر کر آوے ۔ اوہو رہے سلامت جس نوں مولا پاک بچاوے
جاں مومن سجدہ کردے شیطوں لعنتے حال پکاروں ۔ ہے ہے دور ہویا دربا روں ہیں یک سجدہ پاروں
تلاوت سجدہ واجب اُپر مومناں جان پیارے ۔ جو کرن تلاوت سجدہ ناہیں اوہ شیطان تناڑے
سجدے نال عداوت شیطاں مڈھ قدیموں آئی ۔ کرن تلاوت سجدہ ناہیں اوہ شیطاناں دے بھائی

مسئلہ ۔ روایت کرتے ہیں کہ امام زین العابدینؓ اس قدر روتے تھے کہ آپ کے رخساروں پر آنسو بہنے کے سبب سے کھال پھٹ گئے تھے ایک دن آپ کے فرزند نے عرض کی کہ یا حضرت آپ اس قدر کیوں روتے ہو فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے ۔ مگر ایک کے گم ہونے سے آپ کی روتے روتے آنکھیں گم ہو گئی تھیں ۔ اور نابینے ہو گئے تھے ۔ اور میں نے اپنے بہتر آدمی اپنی آنکھوں کے سامنے شہید ہوتے دیکھے ہیں ۔ میں کس طرح نہ روؤں ؎

داغ ہجراں بر دل من کم نزاز یعقوب نیست ۔ او پسر گم کردہ بود و من پدر گم کردہ ام
داغ جدائی کا اوپر دل میرے کے حضرت یعقوب سے کم نہیں ہے ۔ اس لئے کہ اس نے بیٹا گم کیا تھا اور میں نے باپ کو گم کیا ہے

مسئلہ :۔ لکھتے ہیں کہ جب حضرت زین العابدین وضو کرتے تو آپ کا چہرہ مبارک زرد ہو جاتا ۔ لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں ۔ اور وضو کرتے وقت آپ پاؤں کی ایڑیاں بہت ہی کوشش سے دھوتے ۔ لوگوں نے پوچھا تو فرمایا میرے نانا جان کا فرمان ہے کہ جو وضو میں ایڑیاں خشک رکھے گا اس کے پاؤں قیامت کے دن دوزخ میں ڈالے جائیں گے ۔

جو اڈیاں خشک وضو وچہ رکھے اوہ اڈیاں دوزخ ساڑے ۔ جو کرن خلال انگشت وضو وچہ پچھین اوس دیہاڑے !!
سنتے جو پیر نہ مطلق دھودن خالی انہاں کی تھیوسے ۔ پیراں دھودن فرض ہے وچہ قرآن حدیث پڑھیوسے

Marfat.com

فائدہ :۔ قرآن کریم پارہ چھ سورۃ مائدہ میں پیر دھونے کا ذکر پایا جاتا ہے مثل منہ دھونے کے اور ابن ماجہ میں حدیث ابن عباسؓ سے روایت ہے قال اذا توضأت فخلل اصابع یدیک و رجلیک ترجمہ۔ یعنی فرمایا حضور پاکؐ نے اے ابن عباسؓ جس وقت وضو کرے تو پس بوقت دھونے ہاتھوں اور پاؤں کے خلال کر اور کا ضروری۔ الغرض امام زین العابدین ہزار رکعت نفل روزانہ پڑھتے تھے۔

مسئلہ :۔ ہشام بن عبد الملک حج کو گیا۔ اور بسبب انبوہ لوگوں کے حجر اسود کا بوسہ نہ لے سکا۔ اور ایک طرف جدا ہو کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں امام زین العابدینؓ بھی کمبل اوڑھے طواف کرتے ہوئے آئے اور لوگ آگے سے اس طرح ہٹتے جاتے تھے جیسے شیر سے بھیڑیں۔ اور ہیبت کے مارے آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ نہ سکتے تھے۔ جب آپ حجر اسود کے پاس آکر کھڑے ہوئے تو لوگ ادھر ادھر جگہ چھوڑ کر ہوگئے اور آپ حجر اسود کو چوم کر بہت دیر تک زاری سے بارگاہ عالی میں دعا کرتے رہے۔ جب آپ آگے چلے گئے تو ایک شامی نے ہشام سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں۔ ہشام نے اس خیال سے کہ شام کے لوگ ان کی طرف متوجہ نہ ہو جائیں کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ عربی ہیں یا عجمی۔ حضرت ابو الفراس فرزدق شامیوں میں موجود تھے بولے اس سے کیا پوچھتا ہے ادھر آؤ میں تم کو بتاؤں کہ یہ کون ہیں۔ اور یہ قصیدہ جو مولوی جامی نے فرمایا ہے پڑھ کر سنایا ؎

آں کس ست ایں کہ مکہ و بطحا ‌ ‌ زمزم و بوقبیس و خیف و منا
حرم و حل بیت و رکن و حطیم ‌ ‌ ناودان و مقام و ابراہیمؑ

یہ وہ ہے جو مکہ مکرمہ اور جنگل مکہ اور زمزم اور ابو قبیس پہاڑ اور مسجد خیف اور منا واسطے ان کے ہے۔ اور حرم اور بیت اللہ اور رکن اور حطیم اور مقام ابراہیم سب ان کے واسطے ہے

مروہ سعی صفا حجر عرفات ‌ ‌ طیبہ و کوفہ کربلا و فرات
ہر ایک امد بقدر و عارف ‌ ‌ بر علم مقام او واقف

مروہ اور صفا پہاڑی حجر اسود اور عرفات اور مدینہ اور کوفہ کربلا اور فرات کا پانی یعنی تمام مقامات بزرگ تمام تمام ان کے واسطے ہیں۔ ہر ایک شخص ان کے شان اور علم اور مقام سے واقف ہے

قرۃ العین سید شہدا است ‌ ‌ زہرۂ شاخ دوحہ زہرا است
میوۂ باغ احمد مختار ‌ ‌ لالۂ زار حیدر کرار

یہ امام حسینؓ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور پھول ہے فاطمہؓ زہرا کے بڑے درخت کا۔ یہ وہ ہے باغ محمد مصطفیٰ کا اور پھول سے لگا رکھا گیا حضرت علیؓ کا۔

چوں کند جائے در میان قریش ‌ ‌ رود از فخر بر زبان قریش
کہ بدیں سرور ستودہ شیم ‌ ‌ بہ نہایت رسیدست فضل و کرم

جب کرے جا گہ درمیان قریش کے جو جاوے فخر اوپر زبان قریش کے جو یہ سردار تعریف کیا گیا جو انتہا بندگی کو پہنچا ہوا ہے

در عرب و عجم بود مشہور ‌ ‌ گو ندانند منغفل مغرور
بر ہمہ عالم است پر تو نور ‌ ‌ گر ضریرے ندید زاں چہ ضرر

یہ بیچ عرب اور عجم کے مشہور ہے۔ خواہ کوئی غفلت اور مغروری کے ساتھ نہ جانے۔ سورج کی روشنی تمام عالم

Marfat.com

پر ہے اگر اندھا نہ جانے تو کیا نقصان ہے

شُد بلند آفتاب بر افلاک
بوم زاں بہرہ گرنیافت چہ باک

حب ایشاں دلیل صدق و وفاق
بغض ایشاں نشان کفر و نفاق!

سورج آسمان پر بلند ہوتا ہے۔ اگر چام چڑیا اُتو نہ دیکھے تو کیا ہے۔ ان کی محبت نشان ہے صدق اور سلوک کا اور ان
ان کی نشان ہے کفر اور نفاق کا

ذکر شاں سابق ست در افواہ
در ہمہ خلق بعد ذکر خُدا

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بعد ان کا ذکر تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے۔

فائدہ:- جب ہشام نے یہ قصیدہ فرزدق سے سُنا تو فرزدق کو گرفتار کرکے قید کر دیا۔ تو حضرت زین
نے فرزدق کو قید خانہ میں بارہ ہزار دینار ارسال کیا۔ فرزدق نے عرض کی کہ یا حضرت یہ قصیدہ للہ تھا میں در ہم
لیتا۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ یہ ہدیہ بھی للہ ہے ہم اس کو واپس نہیں لیں گے

زاں کہ ما اہل بیت احسانیم
آں چہ دادہ ایم باز نستانیم

اس لئے کہ جو کچھ ہم اہل بیت کسی پر احسان کرتے ہیں پھر واپس نہیں لیا کرتے۔ الغرض آپ کی وفات
اٹھارویں ماہ محرم ۹۵ھ ہجری بعہد ولید ابن عبد الملک مزار شریف بہ پہلوئے امام حسنؓ در مدینہ منورہ
عمر ۵۷ سال امامت ۳۴ سال۔

فصل ۳ سوم

در فضائل و خصائل حضرت امام محمد باقر بن زین العابدین

ولادت یوم جمعہ تیسری ماہ صفر اور ایک روایت میں غرۂ ماہ صفر ۵۷ھ در مدینہ منورہ نام محمدؐ کنیت
ابو جعفر لقب باقر ورثہ کرتا تھا۔ بروقت شہادت امام حسینؑ تین سال کے تھے۔ بروقت وفات زین العابدین اٹھتیس
سال کے تھے خوارق آپ کے بسیار ہیں۔ نیز فصل الخطاب میں لکھا ہے کہ حضرت امام باقرؓ کے چھ لڑکے اور تین
لڑکیاں تھیں جن میں سے اولاد صرف جعفر صادقؓ سے ہی ہوئی ہے۔ اور آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت حسنؓ ہے جن
کو ام الحسن یا ام العبد اللہ بھی کہتے ہیں۔ اور آپ کو جعفر یا شاکر یا ہادی بولا جاتا ہے۔ مگر زیادہ مشہور باقرؓ ہی ہے
اور امام محمد باقرؓ پانچویں امام ہیں۔ باقر اس واسطے کہا جاتا ہے کہ آپ بڑے عالم اور مالدار شیرا در بہادر تھے اور یہ
لقب آپ کا خود حضور پاکؐ نے ہی رکھا تھا۔ جیسا کہ جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آپؐ نے اے جابرؓ شاید تم زندہ
رہو اور ملاقات کرے اولاد حسینؑ کا سے تو جوان میں محمدؐ ہوگا اُس کو میرا سلام دینا۔ نقل کرتے ہیں کہ آخر وقت میں
حضرت جابرؓ نابینے ہو گئے تھے۔ ایک دن امام محمدؐ باقر حضرت جابر کے نزدیک آئے تو دریافت کیا جابرؓ نے تو کون ہے
تو فرمایا امام محمد باقر نے کہ میں محمدؐ بن علیؓ بن حسینؑ ہوں۔ تو حضرت جابر نے امام محمد باقر کو بلا کر اُن کے ہاتھ اور پاؤں
پر بوسہ دیا۔ اور عرض کیا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یُقْرِءُکَ السَّلَامُ۔ کہ بیٹے رسول اللہ کے سلام ہو تجھ پر رسول اللہ کی طرف
سے اور گزرا ہوا ماجرا بیان کیا۔ اور کہا کہ آپ کا لقب باقر آپ نے ہی رکھا تھا کہ آپ کے زمانے میں وہ باقر یعنی بہادر

Marfat.com

...ر اولاد عالم فاضل ہوگا اور آپ بڑے متقی و پرہیزگار تھے فضائل آپ کے بے شمار ہیں اور آپ ستاون سال کی عمر میں ۱۱۴ھ میں خلفائے مروان کے زہر دینے سے شہید ہوگئے۔ اور مدینہ منورہ میں اپنے والد بزرگوار کے پاس دفن ہوئے

فصل چہارم

در فضائل و خصائل حضرت امام جعفر صادقؓ

حضرت امام جعفر صادقؓ چھٹویں امام ہیں۔ کنیت آپ کی عبداللہ اور مشہور جعفر صادقؓ ہے اور پیدائش آپ کی در مدینہ منورہ بروز پیر دوازدہ ربیع الاول ۸۳ھ کو ہوئی بوقت وفات امام زین العابدین پندرہ سال اور بوقت وفات والد حضرت امام باقر چونتیس ۳۴ سال اور ایک روایت میں اکتیس ۳۱ سال کے تھے۔

فائدہ:۔ آپ بڑے عالم فاضل متقی پرہیزگار عابد زاہد سخی بہادر دلیر صادق کلام تھے۔ ایک بار آپ کو ایک ظالم بادشاہ نے منگوا کر کہا کہ تم اولاد رسولؐ کس طرح بن گئے ہو، حالانکہ رسول خدا کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی۔ تو امام صاحبؓ نے فرمایا، کہ ہمارا رسول خدا کی اولاد ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے اور یہ آیتیں پڑھیں جو پارہ سات سورۃ انعام میں ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا اٰتَیْنٰهَا اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ الخ۔ جب آپ پڑھتے پڑھتے وَزَكَرِیَّا وَیَحْیٰی تک پہنچے تو چپ ہوگئے تو اس ظالم بادشاہ نے کہا آگے کیوں نہیں پڑھتے تو آپ نے وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ پڑھ کر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی صدیوں بعد مریم علیہا السلام کے پیٹ سے پیدا ہو کر اولاد ابراہیم میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اور ہماری والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسولؐ خدا کے درمیان میں ابھی ایک واسطہ بھی نہیں، کیا ہم حضرت فاطمہؓ کی اولاد رسول خدا کی اولاد نہیں ہوسکتے وہ بادشاہ چپ ہوگیا۔ حاصل کلام اس قصہ سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم علیہا السلام کے اولاد ابراہیم میں شمار ہیں۔ اسی طرح اولاد حضرت فاطمہؓ بھی اولاد رسول خدا میں اولیٰ درجہ سے بھی اولیٰ درجہ شمار ہیں اور اسی نسبت سے اولاد امام جعفر صادقؓ بھی اولاد صدیق اکبرؓ میں شمار ہیں۔ جیسا کہ شیعہ کی معتبر کتاب تذکرۃ الطاہرین صفحہ ۲۳۵ میں مرقوم ہے وَاُمُّهٗ اُمُّ فَرْوَةَ بِنْتُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ وَاُمُّهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ۔

ترجمہ۔ یعنی والدہ امام جعفر صادقؓ کی فروہ تھی۔ جو بیٹی قاسمؓ بن محمدؓ بن ابو بکرؓ کی تھی۔ اور نانی امام جعفر صادقؓ کی اسماءؓ ہے جو بیٹی عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کی تھی۔

فائدہ:۔ یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ جس واسطہ سے اہل بیت اجمعین کو برا جانا اور ان کی توہین کی۔ اور جو اہلبیت کو برا جانے گا گویا رسول خدا کو برا جانے گا۔ وہ مثل ابوجہل ابولہب کفار مکہ کے ہوگا۔ اور ان کے ساتھ دوزخ میں جائے گا۔ الغرض وفات آپ کی در مدینہ منورہ بروز پیر دوازدہ رجب المرجب ۱۴۸ھ کو ہوئی اور تمام عمر آپ کی ۶۵ یا ۶۷ سال ہوئی اور آپ کو والد ماجد حضرت باقرؓ کے پاس جنت البقیع میں دفنایا گیا اور مدت امامت ۳۴ سال ہے واللہ اعلم بالصواب۔

فصل پنجم

Marfat.com

در فضائل و خصائل حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت موسیٰ کاظم ساتویں امام ہیں کنیت آپ کی ابو ابراہیم ہے اور لقب کاظم اس واسطے ہوا کہ آپ بڑے بردبار متحمل مزاج حلیم طبع تھے۔ اور کاظم کے معنے غصہ کیوقت غصہ کھانے والا ہے۔ اور آپ منزل ابواء (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے) بروز اتوار ساتویں ماہ صفر ۱۲۸ سنہ ہجری میں پیدا ہوئے اور بوقت رحلت والد خود امام جعفر صادق آپ کی عمر بیس سال کی تھی۔ اور والدہ آپ کی ام الولد جن کا نام حمیدہ تھا جو بربر سے آئی تھیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اندلس یعنی فرنگستان جو انگریزوں کا ملک ہے سے آئی تھیں۔ جہاں بنو امیہ کی خلافت سو برس تک رہی ہے۔ آپ بڑے عالم اور کریم تھے۔ فضائل آپ کے بے شمار ہیں۔ جیسا کہ حبیب السیر میں ہے کہ ایک روز کسی نے آپ سے جانوروں کی بولی میں کلام کیا تو آپ نے اسی بولی میں جواب دیا۔ جب وہ چلا گیا تو خادموں نے عرض کی کہ یا حضرت یہ کلام اجنبی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کلام ایک جماعت جنات کا ہے اور ہر ایک امام الوقت سب زبانیں جانتا ہے وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کا مصداق ہوتا ہے اولیاء اللہ نے بڑے بڑے خوارق آپ کے بیان کئے ہیں بلکہ قبولیت دعا کے واسطے قبر شریف آپ کی تیر بہدف ہے جو دعا آپ کی قبر شریف پر مانگی جائے فوراً قبول ہوتی ہے۔ اور وفات چھبیسویں ماہ رجب ۱۸۳ سنہ ہجری بروز جمعہ در قید خانہ ہارون رشید ہوئی۔ بعض کا قول ہے کہ ہارون رشید نے زہر دلوائی تھی۔ تمام عمر آپ کی پچپن ۵۵ سال ہے۔ امامت پینتیس ۳۵ سال ہوئی قبر آپ کی بغداد شریف میں ہے۔

فصل ششم

در فضائل و خصائل امام علی موسیٰ رضاؓ

امام علی موسیٰ رضاؓ آٹھویں امام ہیں۔ کنیت ابو الحسن ہے اور پیدائش آپ کی در مدینہ منورہ بروز جمعرات دسویں ماہ ربیع الآخر ۱۵۳ سنہ ہجری کو ہوئی۔ بروقت وفات موسیٰ کاظم ۳۰ سال کے تھے اور لقب صابر۔ وفا۔ اور رضا ہے اور والدہ آپکی ام الولد بنام خیزران یا سکینہ نوبیہ یا سمانہ ہے۔ آپ تمام عمر کبھی کسی سے خفا اور رنجیدہ نہیں ہوئے اور نہ کبھی کسی کلام رد کیا۔ یعنی جب تک کسی کا کلام ختم نہ ہوجاتا خاموش رہتے۔ اور تمام عمر کسی سوالی کو نہیں موڑا وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ پر پورا عمل کر کے دکھایا۔ اور کبھی آپ قہقہہ کر کے ہنستے نہیں تھے۔ اور آپ کا دستور تھا کہ جب دستر خوان بچھاتے تو تمام اپنے خادم اور غلام بلکہ چرواہوں تک بلا کر کھاتے تھے۔ اور اکثر شب بیدار رہتے تھے خصوصاً ایام بیض کے روزے رکھتے تھے اور صدقہ اکثر پوشیدہ دیتے تھے۔ اور خوارق آپ سے بہت ہیں۔ اور کسی وجہ سے ظاہر نہیں ہوئے اور امراض برص وغیرہ آپ کی برکت سے زائل ہو جاتا تھا۔ اور آپ کی وفات کا ذکر یوں کرتے ہیں کہ مامون رشید آپ کے کمالات دیکھ کر آپ کا مطیع ہوگیا تھا۔ اور کہتا تھا کہ یہ آپ کا مرید ہوں خلافت آپ کا حق ہے اگر آپ قبول نہ کرتے تھے۔ آخر آپ کو اپنا ولی عہد بنا لیا۔ اگر آپ کہتے ہی رہے کہ یہ بات مجھے راست آتی معلوم نہیں ہوتی۔ چنانچہ سب عباسی جمع ہو کر مامون الرشید کے پاس آئے اور انتقال خلافت سے روکا۔ اور رفتہ رفتہ اس کو امام صاحب کا دشمن بنا دیا۔ چنانچہ اس نے آپ کو باغ میں منگوا کر انگور زہر دار کھلا دیے۔ زہر کھاتے ہی اپنے فرزند دلبند محمد تقی کو بغداد سے طوس میں بلوا کر سب امانتیں امام محمد مہدی کی جہاں مدفون تھیں۔ بتا دیں کہ بعد از بلوغ نکالنا اور

Marfat.com

پنی مرقد کی نسبت فرمایا کہ فلاں مقام میں زمین کھودنے سے ایک سنگ نکلے گا جس پر کچھ لکھا ہوا ہوگا۔ مجھ کو وہاں دفن کرنا اور وفات آپ کی بہ مشہد مقدس بعہد مامون الرشید بروز جمعہ اکیسویں ماہ رمضان ۲۰۳ھ ہجری کو ہوئی۔ اور قبر آپ کی ملک فارس میں قریب شہر طوس کے ہے۔

فصل ہفتم

در فضائل و خصائل امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام محمد تقی نانویں امام ہیں۔ کنیت آپ کی ابو جعفر اور لقب تقی و قانع و جواد ہے۔ یعنی بڑے پرہیزگار متقی و سخی تھے ولادت بروز شب جمعہ گیارہ رجب ۱۹۵ھ میں ہوئی اور والدہ آپ کی ام الولد بنام سبیکہ تھی۔ جو قوم نوبی خاندان ماریہ قبطیہ سے تھی۔ آپ کے کمالات و خوارق صغر سنی ہی سے شہرۂ آفاق تھے۔ کتاب اہل السنت و الجماعت تذکرۃ الطاہرین صفحہ دو سو ہفتر پر مرقوم ہے کہ جب مامون رشید نے آپ کے خوارق دیکھے تو شیفتہ ہو کر اپنی دختر ام فضل کا نکاح آپ سے کر کے مدینہ منورہ آپ کے ساتھ روانہ کر دیا اور سالانہ ایک ہزار روپیہ آپ کو پہنچاتا تھا۔ ابو ہاشم جعفریؓ نے روایت کی ہے کہ ایک دن آپ مسجد کوفہ میں نماز پڑھنے گئے تو صحن مسجد میں ایک درخت بیری کا خشک ہو گیا تھا۔ اُس کو جب پانی مستعمل وضو کا پہنچا تو وہ خشک درخت فوراً سرسبز ہو گیا اور میوے بھی بغیر گٹھلی کے لگے اور خاص و عام لوگ کھاتے اور تبرک بھی لے جاتے۔ خوارق آپ کے بہت ہیں آپ کی نگاہ سے زنجیر آہنی ٹوٹ جاتے۔ ابن طلحہؓ سے روایت ہے کہ آپ کی اولاد امام علی نقیؓ کے سوا کوئی بھی نہ تھی۔ وفات بروز منگل دار ماہ ذوالحجہ ۲۲۰ھ ہجری میں بعہد معتصم باللہ ہوئی۔ بقول بعض معتصم باللہ نے آپ کو زہر دیا تھا۔ عمر پچیس ۲۵ سال امامت ۱۷ سال مزار شریف قریب مزار امام موسیٰ کاظمؓ جد خود بغداد۔

فصل ہشتم

در فضائل و خصائل امام علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام علی نقیؓ کو امام علی ہادی بھی کہتے ہیں۔ دسویں امام۔ کنیت ابوالحسن ثالث ہے۔ ولادت در مدینہ ۵ ذوالحجہ ۲۱۲ھ ہجری اور بعض کے نزدیک ۱۳ ماہ رجب ۲۱۴ھ ہجری اور بوقت وفات والد ماجد چھ سال کے تھے اور اسی وقت مسند امامت پر جلوس فرمایا۔ خوارق صغر سنی ہی سے ظہور میں آئے۔ تو کل اہل مدینہ مطیع ہوئے۔ جب خلیفہ متوکل عباسی کو اطلاع ہوئی تو اس نے آپ کو عراق میں بلایا۔ اور شہر سُرَّ مَن رَاٰی کے جواب سامرہ مشہور ہے آپ کو قیامت کا حکم دیا جس جگہ آپ کو مقام کرنے کا حکم تھا وہ جگہ بالکل خراب اور ویران تھی۔ آپ کے ایک مرید نے عرض کی یا ابن رسول اللہ یہ لوگ آپ کے بدخواہ معلوم ہوتے ہیں اسی واسطے قیام ویران میں کرایا ہے۔ تو آپ نے ہاتھ مبارک سے اشارہ کیا تو وہاں اس مرید کو باغات نظر آئے۔ آپ نے فرمایا یہ باغات جہاں ہم رہیں گے ساتھ ہی رہیں گے ظاہر مکان کی ہم کو کوئی ضرورت نہیں۔ خلیفہ متوکل کے پاس شعبدہ باز آیا تو متوکل نے اسے کہا کہ اگر تو شعبدہ سے امام علی نقیؓ کو خجلت زدہ کرے گا تو میں تم کو بہت سا انعام دوں گا

توشعبدہ بازنے دو ہزار دینار مقرر کر کے امام صاحب کے سامنے شعبدہ بازی شروع کر دی حتیٰ کہ اہل مجلس خندہ زن ہوئے اور جب شعبدہ باز نے ایک شیر کی تصویر نکالی تو امام صاحبؓ نے اس شیر کی تصویر کو حکم دیا کہ مجسم ہو کر اس شعبدہ باز کو پکڑ فوراً شیر کی تصویر نے مجسم ہو کر شعبدہ باز کو ہلاک کر ڈالا ۔ وفات بروز سوموار آخر جمادی الآخر بقول دوم رجب ۲۵۴ھ بعہد معتمد باللہ ہوئی ۔ فضائل بے شمار ہیں ۔ اور اولاد تین لڑکے حسنؒ حسینؒ جعفرؒ اور ایک لڑکی عائشہؓ ہے ۔ مزار شریف سامرہ واقعہ کوچہ احمد رشید ی میں ہے ۔

فصل نہم ۹

در فضائل و خصائل امام حسن عسکری رضی اللہ تعالےٰ عنہ

امام حسن عسکری گیارہویں امام ہیں ۔ کنیت ابو محمدؒ لقب حسن زکی و خالص و سراج ہے ۔ پیدائش در مدینہ بروز سوموار دسویں ربیع الآخر ۲۳۱ھ بقول دوم ۲۳۲ھ ہوئی ۔ بوقت وفات والد ماجد ۲۴ سال کے تھے خوارق بے شمار ہیں ۔ شواہد میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے فاقے کی شکایت کی تو آپ نے زمین پر ہاتھ مار کر پانچسو دینار کھود کر اس سوالی کو دے دیئے اور ایک شخص نے تپ چوتھیہ کی بابت آپؓ کو خط لکھا کہ مجھے تپ چوتھیہ کا تعویذ عنایت فرمائیں ۔ مگر خط بھیجنا بھول گیا ۔ ایک دن اتفاقیہ آپ کو وہ شخص ملا تو آپ نے فرمایا کہ بھائی فلاں دن تم نے مجھ کو خط لکھا تھا مگر بھیجا نہیں کیا سبب ۔ تو اس نے عرض کی یا حضرت میں خط بھیجنا بھول گیا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تپ چوتھیہ کے واسطے قُلْنَا یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاہِیْم لکھ کر گلے میں ڈالنے سے آرام ہو جاتا ہے ۔

مسئلہ :۔ ایک دفعہ ایک عورت نے بادشاہ متوکل عباسیہ کے سامنے سیدہ ہونے کا دعویٰ کیا ۔ تو متوکل نے امام حسن عسکری کو بلا کر اس عورت کی تحقیق چاہی ، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے امام حسنؓ حسینؓ کی اولاد کے گوشت کو درندوں پر حرام کیا ہے ۔ اس عورت کو کسی درندہ کے آگے ڈال دو ۔ اگر یہ سیدہ ہوئی تو کوئی درندہ اس کو نہ کاٹے گا تو وہ عورت کہنے لگی کہ میں سیدہ نہیں ہوں ۔ اس کے بعد اُمراء وزراء کہنے لگے جو دراصل اندرونی آپ کے دشمن تھے کہ امام صاحب بھی تو سید ہیں ان کی بھی تو آزمائش کرنی چاہیئے ۔ بادشاہ متوکل نے چند درندے منگوا کر ایک کمرہ میں بند کر کے امام صاحب کو بلوا کر کمرہ کے دروازے میں کھڑا کر کے دروازہ کھول دیا اور آپ چبوترہ پر چڑھ گئے اور جب وہ درندے شیر وغیرہ نکلے تو آپ کے ارد گرد طواف کرنے لگے ۔ اور آپ ان کی پشت پر ہاتھ پھیرتے تھے ۔ اور وہ شیر آپ کو سلام کرتے تھے ۔ اور پاؤں پر گرتے تھے ۔ یہ کرامت دیکھ کر امیر وزیر سب آپ کے مطیع اور تابعدار بن گئے فضائل آپ کے بے شمار ہیں ۔ آپ کی اولاد ایک ہی فرزند بنام ابوالقاسم محمدؒ ہوا ۔ وفات یوم جمعہ ۸ ربیع الاول یا آخر ۲۶۰ھ ہجری بعہد معتمد خلیفہ عباسی ہوئی اور اس نے آپ کو زہر دیدیا تھا اور مزار شریف قریب والد خود علی نقیؒ سامرہ میں ہے

فصل دہم

در فضائل امام محمد مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

امام محمد مہدی بارہویں امام ہیں ۔ اور یہ ابھی پیدا ہونے والے ہیں ۔ اور ان کے حق میں رسول خدا نے بہت سی پیش گوئیاں فرمائی ہیں ۔ جیسا کہ عام کتابوں میں پایا جاتا ہے کہ نام مبارک آپ کا اور والدین کا موافق نام و کنیت و والدین رسول خدا کے ہوگا ۔ یعنی آپ کا نام محمد اور والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہوگا ۔ اور اخیر زمانہ میں آپ پیدا ہوں گے ۔ اور آپ کے ہمراہ اصحاب کہف و ابدال کی جماعت ہوگی اور دو خلیفے اہلبیت سے آپ کے بعد دنیا میں ہوں گے ۔ اور خزائن مدفون بیت اللہ شریف نکال کر تصرف میں لائیں گے ۔ اور تفصیل اس کی فصل الخطاب و فتوحات مکیہ میں ہے ۔

مسئلہ :۔ کتاب کلینی میں محمد بن یعقوب و محمد بن بابویہ قمی اور شیخ ابوجعفر طوسی وغیرہ معتبر مفسرین شیعہ لکھتے ہیں کہ امام محمد مہدی ۲۵۵ھ ہجری ۱۵ شعبان کو امام حسن عسکری کے گھر پیدا ہوئے اور غار سر من رائے میں چھپے ہوئے ہیں اور قریب قیامت کے ظاہر ہوں گے یہ سب لغویات ہے ۔ اس کو ہم بحث امام آخر زمان میں پورے طور سے ان شاء اللہ لکھیں گے ۔ اور امام محمد بن حسن عسکری کی بابت شیخ رکن الدولہ سمنانی قدس سرہٗ اپنی کتاب مردہ میں لکھتے ہیں کہ محمد بن عسکری جب نظروں سے غائب ہو گئے تو اول دائرہ ابدال میں رہے ۔ بعدہٗ ترقی فرما کر مرتبہ قطب اعلیٰ پہنچے ، بعدہٗ وفات پائی اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے ۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ بِحُرْمَتِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مجلس گیارہویں

(یہ مجلس سات فصلوں میں منقسم ہے)

فصل اول

در ذکر چہار یار کبار مجمل

پارہ ۲۶ سورۂ فتح ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ۝

ترجمہ ۔ محمد رسول اللہ کے ہیں ۔ اور جو اس کے ساتھی ہیں بہت سختی کرنے والے ہیں اوپر کفار کے ۔ اور آپس میں بہت رحمدل اور محبت کرنے والے ہیں ۔ اور دیکھتا ہے تو کہ وہ رکوع اور سجدہ کرتے ہیں اور طلب کرتے ہیں فضل اور رضامندی اللہ تعالےٰ کی ۔

سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۝ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ ترجمہ ۔ اور بیچ چہروں ان کے نشانی ہے سجدہ کی یعنی نور ۔ اور ایسے ہی مثال ان کی ہے بیچ توراۃ کے اور بیچ انجیل کے ۔ مانند مثال کھیتی کے کہ نکالا اس نے انگوری اپنی نکالے ،

فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ ۝ ترجمہ ۔ پھر قوۃ پکڑے پھر

Marfat.com

موٹی ہووے پھر کھڑی ہو جاوے اوپر جڑ اپنی کے۔ تعجب میں ڈالتی ہے کھیتی زمیندار کو تاکہ غصہ میں ڈالے کفار کو یعنی اصحاب کرام کو اسلام کی قوت میں دیکھ کر کفار کو غصہ میں ڈالے۔

چونہہ یاراں بن امت میری کہے رسول ربانا
نمک بناں بے لذت ہووے جویں انواں کھاناں
جویں اونی ہانڈی تائیں کوئی پسند نہ بیاوے
صدیق عمرؓ عثمانؓ علیؓ دی حب بن کسے نہ بھاوے

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ مَثَلُ اَصْحَابِي فِي اُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ

ترجمہ۔ جویں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال میرے اصحابوں کی بیچ امت میری کے مثل نمک کے ہے، بیچ کھانے کے نہیں لذت دیتا کھانا بغیر نمک کے (حدیث شرح سنن اور ابن مالک)۔ خطیب جامع بغدادی میں لکھا ہے۔

اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

ترجمہ۔ جس وقت ظاہر ہو کر لوگ بدعتیں کریں اور اصحاب رسول اللہ کو گالیں نکالیں تو چاہیئے کہ ظاہر کرے عالم علم اپنا یعنی لوگوں کو سمجھائے۔ اگر عالم ہو کر خاموش رہے اور حق ظاہر نہ کرے لوگوں کی مخالفت کے ڈر سے تو ایسے عالم پر لعنت ہے اللہ تعالےٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی۔

نظم

جو عالم مسئلے حق نوں دشمن ناحق تھیں لکھ چھپاون
آتش دے گز پاوے دیکر دوزخ ملک جلاون
تے کچھوں پر لگیں ماریں دنیاں کیوں تساں حق چھپایا
کیوں مسئلہ حق بیان نہ کیتا طمع دلاں وچ پایا
عالم بھائیو ڈرو خدا تھیں مسئلے حق بتاؤ
حلوے گوشت شربت پچھے نہ ایمان ونجاؤ

فائدہ۔ جن لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اصحاب ثلاثہ کے ساتھ دلی رنج تھا اور ظاہر تقیہ کی وجہ ان کے ساتھ میل جول رکھتے تھے وہ لوگ مطابق اس آیت کے صاف جھوٹے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے چہار یار کی شان یوں واضح کر کے فرماتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔ ترجمہ یعنی جو لوگ سنگی ہیں محمد الرسول اللہ کے وہ بہت سختی کرنے والے ہیں اوپر کفار کے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت محبت اور سلوک کرنے والے

فائدہ:۔ اور بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ آیتیں صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ یہ سب غلط ہے کیونکہ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ کی ضمیر جمع مشارکت کی واحد حضرت علیؓ پر ہرگز عائد نہیں ہو سکتی۔ اور اگر حضرت حسنینؓ کو اس میں شامل کیا جائے تو یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وقت نزول اس آیت کے صاحبزادے نہایت کم عمر تھے۔ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کو دیکھو تو تمام شیعہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ ہمیشہ تقیہ کے پابند ہے۔ یہاں تک کہ ادنیٰ مسلمان سے بھی اس قدر ڈرتے تھے کہ اپنے تشیعی مذہب کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔ اگر آپ سے کوئی شخص دریافت کرتا کہ آپ کس سنت پر چلتے ہیں تو آپ فرماتے کہ میں سنت خلفائے راشدین پر چلتا ہوں۔ اگر کسی کو شک ہو اور اس مضمون کو دیکھنا چاہتا ہو تو معتبر کتاب شیعہ نہج البلاغت میں دیکھے جس جگہ حضرت علیؓ نے دو خط امیر معاویہؓ کی طرف روانہ کئے جن میں سے ایک کا مضمون یہ تھا۔ مَا زَعَمْتَ وَمَكَانُهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ خَلِيْفَةِ الصِّدِّيْقِ۔ خَلِيْفَةُ الْفَارُوْقُ الْعُمَرِيُّ مَكَانُهُمَا مِنَ الْاِسْلَامِ الْعَظِيْمِ وَاِنَّ الْمُصَابَ بِهِمَا الْجَرَاحُ فِي الْاِسْلَامِ شَدِيْدٌ وَرَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَجَزَاهُمَا اللّٰهُ بِاَحْسَنِ عَمَلًا۔

ترجمہ۔ اے امیر معاویہؓ تو نے خیال کیا کہ خدا رسول کے خلیفے خیر خواہ صدیق اکبرؓ و عمر فاروقؓ ہی تھے۔ پس جس طرح وہ دونوں خلیفے خیر خواہ اسلام تھے ویسا ہی میں بھی خیر خواہ اسلام ہوں۔ مگر ان دونوں کا مرتبہ اسلام میں بہت ہی بڑا ہے۔ تحقیق حادثہ وفات

Marfat.com

دونوں کی کا سخت مصیبت ہے اسلام میں۔ اور اللہ تعالیٰ ان دونوں پر بہا بر رحمت برسائے اور نیک بدلہ دے اور جزائے اجر عطا فرمائے۔

مسئلہ:۔ پس اصحاب ثلاثہ کی شان وایمان میں تو بھی قول امام صاحب حضرت علی کا مومنوں کے واسطے کافی ہے۔ مگر حضرت علی کا قول سنکر کفار کو ضرور غصہ آوے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔ ترجمہ۔ یعنی اصحاب کبار کی شان وشوکت رنج میں ڈالتی ہے کفار کو۔

مسئلہ:۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اصحاب کرام کی صفت وثناسُن کر دل میں غصہ آوے وہ بلاشبہ کافر ہے مطابق اس آیت شریف کے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔

فائدہ:۔ اب لازم ہے دشمنان اصحاب ثلاثہ کو کہ دشمنی سے باز آئیں۔ اور خالص دل سے توبہ کریں۔ ورنہ مثل کفار کے سزاوار ہوں گے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ؕ

ترجمہ۔ اور وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک بخشش ہے اور اجر ہے بڑا

چارے یار نبی دے پیارے جنہاں شرف حیاتی
جو کسے نوں دشمن جانے سوئی کافر جانی

چارے یار نبیدے پیارے جو ہاں حب ودودی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ ہے دشمن نے مردودی

وچ گرنتھ دے بابا نانک صفت بیان سناوے
جو نہہ یاراں دے دشمن اُتے بابا لعنت پاوے

نالے بابا نانک صاحب چار امام بتاوے
جو کوئی منکر چاراماماں اُس پر لعنت پاوے

چارے مذہب چار کتاباں چارے یار رسولؐ
جو انہاندا دشمن ہووے سو کافر مجہول!

اوہ کافر تھیں بھی کافر ہویا پورا یار شیطانی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ دا جیہڑا دشمن جانی

کَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ؕ (از مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص گالیں دے میرے کسی صحابی کو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی۔ اور تمام مخلوقات کی۔

فائدہ:۔ یعنی ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ وحیدر کے دشمنوں پر تمام چیزیں عرش معلٰے سے لیکر تحت الثریٰ تک لعنت بھیجتی ہیں۔

ایہ چارے گو ہر یار موافق واانگوں اربع عناصر
بکد وجے دے دوست بیلی مشفق حامی ناصر

کہیا پیغمبرؐ حب چونا ندی مومن دے دل بھاوے
بیدیناں دے دل وچ ہرگز حب نہ مول سماوے

بن ما کہیا فرض بچھانو حب چونہہ یاراں جانی
جیونکر فرض نمازاں روزے کلمہ نج پچھانی

جو چونہہ یاراں دا منکر ہے کجھ قبول نہ پاسی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ دا دشمن دوزخ جاسی

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحُبُّ عَنِ الصِّدِّيْقِ وَالْعُمَرِ وَالْعُثْمَانِ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اٰيَتُ الْاِيْمَانِ وَبُغْضُ عَلَيْهِمْ اٰيَتُ النِّفَاقِ (از مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محبت ابابکر صدیقؓ و عمر الفاروقؓ و عثمان غنیؓ و علی ابن ابیطالبؓ نشان ہے ایمان کا یعنی مومن ہونے کی نشانی ہے۔ اور دشمنی اور عداوت ان کی نشانی ہے منافق ہونیکا

چو نہہ یاراندی کرن محبت ہے ایمان نشانی
بغض کینہ حسد عداوت کرن منافق جانی

بعد نبی ہیں اشرف افضل چار مرے یار نبیدے
عالی درجہ شان تہناں دا ساتھ پیار نبیدے

وچ انجیل توراۃ خدا نے بھیجی صفت تہناندی
جبرائیل خدا دی طرفوں خبر قرآن لیاندی

نبی کہیا جویں کلمہ میرا عیب گناہ بہاوے
حب صدیق عمر دی ایویں مومن نوں بخشاوے

جیوں کر حب علیؓ عثمانؓ دی تویں برابر ہوئی
وڈھ گھٹ جانے کافر ہوڑے اسوچہ شک نہ کائی

رُکھ ہدایت رحمت بھریا بنے نبی اوہ پایا
جنت ربدی اندر اُس دا میوے بھار جھکایا

سوہنے چارے ڈال عجائب بخش کیتے ربا ہیں
شاخاں دکھن پورب گئیاں مشرق مغرب تائیں

جس ڈالی نوں کوئی سوالی کر کے آس پلاوے
اوسے رُکھ دا میوہ ملسی جس طرفوں کوئی آوے

تابعداری کارن مومن جس ڈالی ہتھ پاوے
اوہ ڈالی اس مومن کارن جنت وچہ لیجاوے

حب چوہاندی مومن تائیں پاس رسول پہنچاوے
حب نبیدی عاشق تائیں مولا نال ملاوے

اسمعیلا ایہ شکرانہ ادا نہ کیتا جاندا
مفضلوں رب نے کیتا تینوں تابعدار چوہاندا

فائدہ :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہار یار مثل اربعہ عناصر کے ہیں۔ جس طرح انسان کا جسم بغیر اربعہ عناصر کے سلامت رہنا محال ہے۔ اسی طرح بغیر محبت چہار یار کے ایمان کا سلامت رہنا محال ہے۔ مثلاً آتش زیادہ ہونے سے گرمی ہو جاتی ہے۔ اور آب زیادہ ہونے سے سردی اور خاک زیادہ ہونے سے ضعف جگر وغیرہ اور ہوا زیادہ ہونے سے سوداوغیرہ بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ حاصل کلام جب تک چار خلطیں برابر بموزوں نہ رہیں تب تک انسان کا بدن تندرست نہیں رہے گا۔ اسیطرح جب تک چہار یار کبارؓ کی محبت دل میں موزوں نہ رہے گی تب تک ایمان درست نہ رہے گا۔ الغرض جس انسان کے دل میں زیادہ محبت اصحاب ثلاثہ کی ہو اور حضرت علی کا دشمن ہو۔ وہ انسان مثل زیادہ گرمی والے بیمار کی ہے۔ اگر جلدی علاج نہ کریگا تو ہلاک ہو جائے گا۔ اور ہم اہل سنت اس کو خارجی کہتے ہیں۔ اور علاج اُس کا توبہ ہے جس شخص کے دل میں زیادہ محبت حضرت علیؓ کی ہو اور اصحاب ثلاثہ کا دشمن ہو وہ زیادہ سودا ہو جانے والے بیمار کی طرح ہے۔ جس طرح سودائی بیمار لوگوں کو گالیں نکالتا ہے بدزبانی اور تبرہ بازی کرتا ہے۔ اور کسی کی نصیحت اس کو اثر نہیں کرتی۔ اسی طرح اصحاب ثلاثہ کے دشمن بھی تبرہ بازی کرتے ہیں اور وعظ نصیحت بھی ان کو اثر نہیں کرتا۔ اور یہ لوگ رافضی کہلاتے ہیں۔ علاج ان کا بھی توبہ ہی ہے۔ الغرض جسطرح بیمار آدمی تندرست کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا اسی طرح یہ بھی ہر دو فریق خارجی و رافضی اپنے اپنے عقیدہ سے سچی توبہ کر کے باز نہ آئیں اور اصحاب چہار یار کبار کی محبت و تابعداری نہ کریں تو مومن کہلانے کا حقدار نہیں۔ بلکہ منافق یا فاسق یا مرتد کہلا سکتے۔ خدایا ہر ایک مسلمان کہلانے والے کو مذہب باطلہ اور بدعقیدہ سے سچی توبہ نصیب کر۔ آمین

چہار یار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مثل اعضاء رئیسہ کے ہے

جس شخص کے دل میں اصحاب ثلاثہؓ کی محبت ہو اور حضرت علیؓ کا دشمن ہو۔ وہ مثل مُردہ کے ہے اور اُسکو خارجی کہا جاتا ہے اور جس شخص کے دل میں محبت حضرت علیؓ کی ہو اور اصحاب ثلاثہ کا دشمن ہو وہ مثل اس بیمار کے ہے جس کا نہ کان ہو نہ آنکھ ہو۔ اور دل بھی بیمار ہو۔ اس شخص کو رافضی کہا جاتا ہے۔ اور اس آیت کا مصداق ہوتا ہے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۔ ترجمہ بہرے ہیں گونگے ہیں۔ اندھے ہیں۔ پس وہ نہیں پھر آتے۔ کتاب معانی الاخبار میں حدیث ہے۔ جو امام موسیٰ رضا نے حضرت امام حسن ابن علی ابن ابی طالب سے روایت کی ہے۔ اور شیخ قمی معتبر مفسر شیعہ راوی ہیں کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اَبَابَكْرٍ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ ۔ ترجمہ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ابا بکر بمنزلہ میرے کان کے ہے یعنی

Marfat.com

جس طرح میرے کان میں شیطان کا اثر نہیں ہوسکتا اسی طرح صدیق اکبرؓ کو بھی شیطان کا اثر نہیں ہوسکتا وَاِنَّ الْعُمَرَ الْفَارُوْقَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ الْبَصَرِ - اور تحقیق عمر فاروقؓ بمنزلہ میری آنکھ کے ہے یعنی جس طرح میری آنکھ میں کفار بیدین دشمن ہیں - اسی طرح عمر فاروقؓ بھی ان کو دشمن ہی سمجھتے ہیں وَاِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِمَنْزِلَۃِ الْقَلْبِ - اور تحقیق عثمانؓ ابن عفان بمنزلہ میرے دل کے ہے جس طرح میرے دل میں سوائے خیال رحمانی کے کوئی شیطانی نہیں گذر سکتا اسی طرح عثمانؓ غنی کے دل میں بھی خیال شیطانی نہیں گذر سکتا - اسی واسطے آپ کو عثمان بن عفان جامع القرآن کامل الحیاء والایمان حبیب الرحمٰن کا خطاب دیا گیا وَعَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ الرُّوْحِ فِی الْجِسْمِ - اور علی کرم اللہ وجہہ بمنزلہ میرے روح کے ہے جس طرح روح کو عرفان الٰہی حاصل ہے اسی طرح علیؓ کو بھی عرفان الٰہی حاصل ہے

امام حسنؓ دی پاک زبانوں ایہہ گل ثابت ہوئی ۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علی دے درجے ہور نہ کوئی
اصحاب ثلاثہ دا جو دشمن دشمن جان علیؓ دا ۔ گلی اوہ رب نبیؐ دا دشمن کافر برا عقیدہ

چہار یار کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دوست مثل آباد مکان اور دشمن مثل ویران مکان کے ہے

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَاَبُوْبَکْرٍ اَسَاسُہَا وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جِدَارُہَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ سَقْفُہَا وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بَابُہَا (مشکوٰۃ)

ترجمہ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میں شہر ہوں علم کا اور ابابکرؓ اس کی بنیاد ہے - اور عمر فاروقؓ چار دیواری ہے - اور عثمان غنیؓ اس کی چھت ہے اور حضرت علیؓ اس کا دروازہ ہے -

چہار یار کبارؓ مثل نوح علیہ السلام کی کشتی کے ہیں

جو شخص چہار یارؓ سے محبت رکھے گا گویا کشتی نوح علیہ السلام میں بیٹھ گیا - اور پار سلامت جانے کا حقدار ہے ورنہ غرق ہوگا - گلزار احمدی میں لکھا ہے کہ جب نوح علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کشتی تیار کرنے کا حکم دیا تو اول ہدایت فرمائی کہ ہزار تختہ تیار کرو اور ہر تختہ پر ایک نبیؑ کا نام لکھنا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا - مگر پھر بھی چار تختوں کی کسر کشتی میں رہ گئی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد سنایا کہ جب تک چار یار حضرت محمد آخر زمان پیغمبرؐ کے نام کے تختے نہ لگاؤ گے کشتی ہرگز تیار نہ ہوگی - چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے چار تختوں پر چہار یار کبارؓ کے نام مبارک لکھ کر تختے کشتی میں لگائے تو کشتی مکمل ہوگئی -

جب تک چوہنہ یاراں دے چار تختے نہ بناویں ۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ دا نام انہاں پر ہووے
بیڑا کدی تیار نہ ہوسی حکم حضور دوں آیا ۔ نال فوراً چوہاں یاراں حضرت تختیاں نام لکھایا
ترنت مکمل بیڑا ہویا دیر کوئی لگی نائیں ۔ اوہ کدے نجات نہ پاسی بیڑا سٹرسی دوزخ جاسی
جب تک چوہاں یاراں نال نہ رکھسی صاف عقیدہ ۔ اوہ بیڑا پڑھے کفر دی چھڈے بیڑا نوح نبیدا
اوہ دا رنگ کتھانے دچہ اونانے خوشے کھا کھا مرسی ۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ جو نال عداوت کرسی
اسمٰعیل فقیرا ایہہ گل جانیں نال یقین ۔ بر حق ہے چوہاں توں خالی اوہ سب فرقے ہیں

مسئلہ - اصحاب ثلاثہؓ کی تعریف تو خود اہل شیعہ کی کتابوں سے ثابت ہوتی ہے - جیسا کہ شیعہ نامی تفسیر عسکری باب المومنین میں لکھتے ہیں کہ ابوالحسن علی ابن اسمٰعیل کی روایت ہے - پر سید مذکورہ آنحضرتؐ نے عمر بن الخطاب

وداد گفت بوسطہ آں کہ اظہار شہادتیں میمنود بزبان قرار حضرت امیرالمومنین مے کرد۔ یعنی لوگوں نے سوال کیا کہ حضرت علیؓ نے اپنی لڑکی ام کلثوم کا نکاح کیوں عمر فاروقؓ کے ساتھ کیا۔ تو فرمایا اس لئے کہ وہ زبان سے کلمہ شہادت پڑھتا تھا اور حضرت علیؓ کی بزرگی بیان کرتا تھا۔

مسئلہ :۔ سلمان فارسیؓ کی روایت اپنی کتاب مجالس المومنین میں لکھتے ہیں مَا سَبَقَكُمْ اَبُوْ بَكْرٍ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَلٰكِنْ بِشَيْءٍ وَقَرَ فِيْ قَلْبِهٖ ،

ترجمہ ، یعنی رسولؐ خدا ہمیشہ اپنے اصحابوں کو فرمایا کرتے تھے کہ ابا بکرؓ زیادہ نماز پڑھنے یا روزے رکھنے سے تم سے بزرگی نہیں لے گیا لیکن ایک چیز ان کے دل میں رکھی تھی یعنی عقیدہ خدا و رسولؐ کے ساتھ تھا۔

مسئلہ :۔ امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ شام کے وقت ایک آواز آتی ہے کہ حضرت عثمانؓ اور اس کی جماعت مراد پانیوالی ہے جیسا کہ کلینی نے اس روایت کو اپنی کتاب الروضہ صفحہ ایک سو چھیالیس [۱۴۶] میں لکھا ہے۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِخْتِلَافُ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنَ الْمَحْتُوْمِ ۔

ترجمہ ۔ محمد بن علیؓ کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؓ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے بنی عباس میں اختلاف پڑنا بھی یقینی ہے وَالنِّدَاءُ مِنَ الْمَحْتُوْمِ وَخُرُوْجُ الْقَائِمِ مِنَ الْمَحْتُوْمِ ترجمہ۔ اور آسمان سے آواز آنا بھی یقینی ہے وَقُلْتُ كَيْفَ النِّدَاءُ قَالَ مُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَوَّلَ النَّهَارِ ۔ میں نے پوچھا آسمان سے آواز کس طرح آتی ہے آپ نے فرمایا ایک پکارنے والا پکارتا ہے صبح کے وقت اَلَا اِنَّ عَلِيًّا وَشِيْعَتَهٗ هُمُ الْفَائِزُوْنَ خبردار علیؓ اور اس کی جماعت مراد پانے والی ہے فَقَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اٰخِرَ النَّهَارِ اَلَا اِنَّ عُثْمَانَ وَشِيْعَتَهٗ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ۔ اور شام کے وقت پکارنے والا پکارتا ہے کہ خبردار عثمانؓ اور اس کی جماعت مراد پانیوالی ہے۔

فائدہ :۔ اب شیعہ کی کتابوں سے اصحاب ثلاثہ کی فضیلت و بزرگی و محبت و الفت ساتھ آئمہؑ کے ثابت ہو گئی اسی واسطے آئمہ کرام نے شیعہ لوگوں پر رنجیدہ ہو کر فتویٰ دیا کہ شیعہ اصحاب ثلاثہ کو برا جانتے تھے جیسا کہ اصول کافی صفحہ ایکسو اکاون [۱۵۱] پر لکھا ہے عَنْ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى غَضِبَ عَلٰى شِيْعَتِهٖ ۔ کہ حضرت امام حسنؓ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ شیعوں پر سخت غضب ناک ہوا

مسئلہ : چہار یار کبارؓ کے حق میں آنحضرتؐ نے دعا فرمائی جیسا کہ جامع ترمذی میں ہے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَعَتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ ۔

حضرت علیؓ روایت کیتی جانی شک دے رائیں ! پاک نبیؐ دعا فرمائی ابا بکرؓ دے تائیں
رحم کرے رب ابا بکرؓ پر آکھیا سرور سائیں بیٹی جس نکاح کر دتی عائشہ میرے تائیں
مینوں چاہیں اوپر چاکر مینوں اندر غار چھپائے مالوں کرے غلام آزاد بلال جو حبشی آئے
وَرَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا ۔
تے رحم کرے رب عمرؓ ولی پر بولے حق زبانی بھاویں کوڑا لگے اونہاں جو ہے ٹولی شیطانی
وَرَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
تے رحم کرے رب عثمانؓ غنی پر بولیا نبی زبانی جس تھیں کردے شرم فرشتے یعنی ملک نورانی
وَرَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ
رحم کرے رب علیؓ ولی پر جو سردار ولیاں پھیر دا حق ہمیش علیؓ سنگ آکھیا شاہ صفیاں

Marfat.com

چونہہ یاراں حق بہت حدیثاں آئیاں آیاں بھائی پر اسبیلا بے فرماناں ہک نہ منی کائی

فصل دوم

در ذکر فضائل شیخین رض اور منکر شیخین بالاجماع کافر ہے

قطعی طور پر یہ امر قرار پا گیا ہے کہ حضرت شیخین رضی اللہ تعالے عنہم کو تمام اصحابوں پر فضیلت ہے اور بعد انبیاء علیہم السلام کے تمام مخلوقات پر ان کی بزرگی ہے۔ جیساکہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ وَعُمَرُ الْفَارُوْقِ۔ ترجمہ۔ یعنی فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مخلوقات سے افضل بعد انبیاؑ کے ابا بکر صدیق و عمر فاروق ہیں حدیث عبد اللہ بن انس رض از ابن ماجہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ لِاُمَّتِیْ فِیْ حُبِّ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ کَمَا اَرْجُوْ لَهُمْ
ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں امید رکھتا ہوں واسطے امت اپنی کے بیچ محبت ابا بکر رض و عمر فاروق کے جس طرح امید رکھتا ہوں بیچ کلمہ شریف کے یعنی جسطرح لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ایسے ہی محبت ابا بکر رض و عمر رض سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور جس طرح بغیر کلمہ کے محبت فائدہ نہیں دیتی۔ اسی طرح بغیر محبت کے کلمہ بھی فائدہ نہیں دیتا۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا وَاَصْهَارًا۔ فرمایا حضور پاک نے تحقیق اللہ تعالٰے نے پسند کیا مجھکو اور میرے لئے پسند کیا میرے تمام اصحاب اور جوایوں کو (از مشکوٰۃ)

ابو سعید روایت کیتی پاک نبی نے فرمایا !
نبی نہیں کوئی اول پیچھوں رب کریم اوپایا
گراں دو وزیر اسمانی ہر نوں رب عطائے
تے دونویں وزیر امین خدا نے کارن اساں اوپائے
جبرائیل تے میکائیل وزیر اسمانی آئے !
عمر صدیق وزیر زمیں دے مینوں رب عطائے
ایہ دونویں وزیر مشیر نے میرے آکھیا نبی الٰہی
جیوں کر بادشاہاں دی عادت دیکھن اندر آئی
مشورہ لیں صدیق عمر ہتھیں پاک رسول خدائی
مشکل کماں اندر جانی سُن توں میرے بھائی
جس نبی وزیر مشیر کیے توں دشمن کویں بنادیں
بہتر ہے اس کموں جیکر توں توبہ کر جا دیں
وزیر بھنے مشکل کماں اندر کرنی یاری !
مشیر بھی مشورہ کرنا اندر کار گذاری !
پر دشمناں دے دل پھڑکن بھڑکن باہیں مارن آہیں
جاں دیکھن شان صدیق عمر رض دا لنگھ گیا اسگاہیں

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا لَهٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَانِ مِنِّیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَآئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَوَزِیْرَانِ مِنَ الْاَرْضِ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ

(از ترمذی دابو سعید خدری)

ترجمہ فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی نبی نہیں گذرا پہلے مجھ سے مگر واسطے اس کے دو وزیر آسمان سے اور دو وزیر زمین میں سے تھے۔ پس میرے واسطے دو وزیر آسمانی جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام ہیں۔ اور دو وزیر زمین پر ابا بکر صدیق اور عمر فاروق رض ہیں۔ حدیث ابن عمر رض ترمذی۔ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرَ۔

ابن عمر تھیں ہک روایت ترمذی اندر آئی
حجرے دیں باہر نکلے سرور قدم رنجہ فرمائی

مسجد اندر داخل ہوئے حضرت نبیؐ الہٰی !!! — دونویں یار صدیق عمر بھی ساتھ نبی ہمراہی

فَاَهُدُ هُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

صدیقؓ سجے تے عمرؓ کھبے سن پاک نبی دے بھائی — دوہاں دا ہتھ پکڑ نبیؐ نے خوشخبری فرمائی

جو ایس طرح رل قبروں اٹھساں تنے یار کمائے — وچہ میدان حشر دے جاساں روز قیامت والے

روز حساب صدیق سجے تے کھبے عمرؓ کھلوسی — صدیق عمرؓ دا دشمن جیہڑا اوس پیہاڑے روسی

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔

ترجمہ - ابن ماجہ و ترمذی وابوداؤد نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضور پاکؐ نے کہ ابابکرؓ و عمرؓ سردار ہیں جنت میں ادھکڑوں میں سے پہلوں اور پچھلوں کے سوائے نبیوںؑ اور رسولوں کے - یعنی تمام اولاد آدم علیہ السلام سے سب سے سوائے پیغمبروں کے ابابکرؓ و عمرؓ افضل ہیں -

نظم

پہلیاں امتاں اندر گزرے جتنے مرد حقانی — مومن ولی شہید تے صالح بندے خاص رحمانی

بھی ولی شہید تے غوث قطب سب ایس امت دے جانو — صدیق عمرؓ ہر اک نوں افضل بعد رسولاں بھائی

ابو حذیفہ کرے روایت آکھیا نبیؐ حقانی — میں نہ جاناں پچھے میری کتنی ہے زندگانی !!

لگراں کراں تاکید تساں نوں اصحاباں فرمایا — صدیق عمر دی پیروی کریو واضح کر سمجھایا

ایہ خلیفے دونویں پچھے اندر امت میری — پیروی کرنی فرض انہاندی جیوں کر پیروی میری

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ ۔ (ترمذی)

ترجمہ : جیساکہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں معلوم میری کتنی عمر باقی ہے - اس واسطے میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے بعد ان دو شخصوں یعنی ابابکرؓ و عمرؓ کی تابعداری کرنا - اور یہ دونوں میرے بعد خلیفے ہوں گے -

شیخین یعنی ابابکرؓ و عمرؓ کی فضیلت کا منکر بالاجماع کافر ہے

اس کی تفصیل کے واسطے تو طویل دفتر کی ضرورت ہے - مگر مختصر بیان کیا جاتا ہے کہ ان اجل اصحاب کی فضیلت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے احباب میں سے اثنیٰ حضرات نے بیان کیا ہے - اور حضرت علیؓ سے روایات بیان کی گئی ہیں - جیساکہ صواعق سے روایت ہے - لَا يُفَضِّلُنِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِيْ ۔ ترجمہ - فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خبردار جو کوئی مجھ کو ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ سے بہتر جانے گا میں اس کو اس قدر چابک ماروں گا جس قدر مفتری یعنی جھوٹ بولنے والے کو حد ماری جاتی ہے - یعنی اسی کوڑے - اور مواہب الرحمٰن میں ہے - لَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ خَلْفَ مُنْكِرِ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ ۔

بھی شاہ علیؓ تھیں ہک روایت دیکھن اندر آئی — پاک نبیؐ نے حیدرؓ تائیں آکھیا ہک دن بھائی

بعد میرے ہک قوم ہوسی اوہ تینوں چنگا جانے — برا جانے اصحاباں میریاں لائے پتے ٹکانے

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ يَا عَلِيُّ سَيَاتِيْ زَمَانٌ يَكُوْنُ قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمْ رَافِضِيْ فَاِنْ اَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَاِنَّهُمْ كَافِرُوْنَ

Marfat.com

ہر کون -

ترجمہ : - جیساکہ فرمایا حضور پاک نے قریب ہے کہ آوے گا میرے بعد ایک زمانہ کہ پیدا ہوگی ایک جماعت کہا جائیگا
و رافضی - پس اے علیؓ اگر پاوے تو ان کو پس قتل کر ان کو پس تحقیق وہ کافر اور مشرک ہیں - قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ
مَا الْعَلَامَۃُ فِیْھِمْ - کہا حضرت علیؓ نے کیا ہے نشانی اُن کی یارسول اللہ قَالَ یُقْرِظُوْنَکَ بِمَا لَیْسَ فِیْکَ - فرمایا
نے کہ تیری تعریف اس حد تک کریں گے کہ تو اس کا حقدار نہیں - وَیَطْعَنُوْنَ عَلَی السَّلَفِ وَذٰلِکَ اَنَّھُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَابَکْرٍ
مَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔ ترجمہ - اور طعن ملامت کریں
پہلوں پر اور ایسا ہی تحقیق وہ گالیاں نکالیں گے ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کو - اور جو کوئی گالی دے میرے کسی اصحابی کو پس اس
لعنت ہے اللہ تعالےٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی - معاذ اللہ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کے بعد تمام اصحاب
ے چند اصحاب کے مرتد ہوگئے تھے اُن کے کفر میں کیا شک ہے - اور مفاتحۃ البرکات کتاب شیعہ میں لکھتے ہیں ، کہ
صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ - نمرود ، فرعون ، قارون ، ہامان ، شداد سے بھی بدتر تھے تو اب
ہ ان لوگوں کے کافر ہونے میں کیا شک ہے بلکہ اہل شیعہ کو اصحاب رسول خدا کے ساتھ یہاں تک حسد ہے کہ ایک شاعر
نے لکھا ہے - ننگم از عمر خویش - کہ نام خود عمر دراز - ترجمہ - یعنی میں رنجیدہ ہوں اس شخص پر جو شیعہ
و اپنے لڑکوں کا نام عمر رکھے -

فائدہ : - جن کے شان میں رسول خدا فرماتے ہیں از ترمذی ؛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہَ اَللّٰہَ
صْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ وَلَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ ط

ترجمہ - فرمایا رسول اللہ نے اللہ تعالےٰ سے ڈریو اصحاب میرے کے - اور دوبارہ تاکید فرمائی کہ اللہ سے ڈریو اصحاب
ے کے - اور یاد کرو میرے اصحابوں کو ادب اداب تعظیم کے ساتھ اور پکڑو ان کو پیچھے میرے -

فائدہ : - آپ نے جان لیا تھا کہ نور نبوۃ سے کہ میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو گالی دیوے گی میرے اصحابوں کو
طعن ملامت کرے گی اور طرح طرح کے بہتان طوفان اُن کو لگائے گی -

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ سَیَاتِیْ قَوْمٌ یَسُبُّوْنَھُمْ وَیَسْتَنْقِصُوْنَھُمْ فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا
کِلُوْھُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ

ترجمہ - قریب ہے کہ آوے گی ایک جماعت بعد میرے جو گالی دے گی میرے اصحابوں کو اور ناقص جانے گی اُن کو پس نہ
ہ بیٹھو ساتھ اُن کے - یعنی اُن کی مجلس میں نہ جاؤ اور نہ کھاؤ اور نہ پیو ساتھ اُن کے اور نہ ان کو نکاح دو اپنے - الغرض اصحاب
کو بُرا جاننے والے رافضی شیعہ اور حضرت علیؓ کو بُرا جاننے والے خارجی - ان ہر دو فریق سے میل جول محبت وغیرہ نہ
- مولانا روم صاحب فرماتے ہیں

دُور شو از اختلاطِ یارِ بد — یارِ بد بدتر بود از مارِ بد!
دُور ہو میل جول رکھنے یار بُرے سے - کہ بُرا یار سانپ بُرے سے بھی بُرا ہے
مارِ بد تنہا ہمیں بر جان زند — یارِ بد بر جان و بر ایمان زند
سانپ زہریلا صرف اکیلی جان کو لیگا جو آخر جانے والی ہے - مگر یار بُرا جان اور ایمان دونوں کو لے جائے گا
نبی کہیا جس قبرستانے اصحابی دفن ہو جاوے — اس سارے قبرستان تائیں رب جنت وچ لیجاوے
اصحاب میرے جیہی بخشنا پار دین جیسن رحمت والال — گنہگاراں بدکاراں تائیں لیسو جنت دالال

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ (ترمذی) ترجمہ۔ بروایت عبداللہ فرمایا حضور پاک نے نہیں فوت ہوتا کوئی اصحابی میرا کسی زمین میں۔ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّ نُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ۔ مگر اٹھایا جائے گا دن قیامت کے اس حال میں کہ کھینچنے والا ہوگا تمام قبرستانوں کو طرف جنت کے

بھلا جنہاں نوں نال نبی دے مل داخل خزینہ — اوہ کیوں محروم جنت تھیں رہسن توں کجھ سمجھ بدینا
حضرت نبی کیہا جو دیکھے مینوں نال ایمانی — اوہ کدے نہ دوزخ داخل ہوسن مسلمان حقانی
جو میرے ویکھن والیاں ویکھے اوہ بھی بچے عذابوں — جو سنگ نبی دے رل کرسے تنہاں کی خوف عتابوں

مسئلہ۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی فرماتے ہیں کہ شیعہ مرد کا سنی عورت سے نکاح جائز نہیں ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے مَنْ اَنْكَرَ اِمَامَةَ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَهُوَ كَافِرٌ وَالرَّافِضِيُّ اِذَا سَبَّ الشَّيْخَيْنِ فَهُوَ كَافِرٌ ترجمہ۔ جو کوئی خلافت ابوبکر صدیقؓ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ اور جو رافضی صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ کو گالی دے وہ بھی کافر ہے۔ اور ایسا ہی محیط میں امام محمد بن یوسف کرمانی سے سوال کیا گیا عَمَّنْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ يُقَالُ كَافِرٌ قِيْلَ نُصَلِّيْ قَالَ لَا۔ ترجمہ۔ کہ جو کوئی گالیں دے ابابکرؓ اور عمر فاروقؓ کو فرمایا وہ کافر ہے۔ پھر سائل نے عرض کی کہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ فرمایا نہ۔

مسئلہ:۔ احمد بن یونس فرماتے ہیں کہ جو کوئی حضرت علی کو ابابکرؓ و عمر فاروقؓ سے افضل جانے اس کے پیچھے نماز پڑھنی اور اس کا جنازہ کرنا مکروہ ہے جیسا کہ خلاصہ ہے اَلرَّافِضِيُّ اِنْ فَضَّلَ عَلِيًّا عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَّلَوْ اَنْكَرَ خِلَافَةَ الصِّدِّيْقِ وَعُمَرَ فَهُوَ كَافِرٌ۔ ترجمہ۔ یعنی رافضی اگر فضیلت دے علی کرم اللہ وجہہ کو اوپر ابابکرؓ و عمرؓ کے تو بدعتی ہے۔ اور انکار کرے خلافت صدیق اکبرؓ و عمر فاروقؓ کا تو کافر ہے لَا يُؤْكَلُ ذَبِيْحَتُهُمْ لِاَنَّهُمْ مُرْتَدٌّ دن نہ کھایا جاوے ذبح کیا ہوا رافضی کا اس واسطے کہ وہ مرتد ہے۔ لَيْسَ يَرَى الرَّافِضِيُّ شُفْعَةً وَّاِنَّمَا الشُّفْعَةُ لِلْمُسْلِمِ۔ ترجمہ۔ نہیں ہے واسطے رافضی کے حق شفعہ کہ حق شفعہ واسطے مسلمان کے ہے۔

فائدہ۔ رافضی منسوب ہے رفض سے یعنی ترک کرنا چھوڑنا اور عام طور پر رافضی کہتے ہیں۔ جو اصحاب ثلاثہ کا دشمن ہو اور ان کی خلافت کا منکر ہو۔ وَقِيْلَ مَا هُمْ رَافِضِيْ یعنی رافضی وہ گروہ ہے جو چھوڑا سوار اپنے کو۔

نظم

حضرت عمرؓ صدیقؓ دو سوہرے پاک نبیؐ دے بھائی — عثمان غنی علی کرم اللہ دونویں ہیں جوائی؛
اپنی بیٹی حضرت علیؓ نے عمرؓ دے نال ویاہی — ام کلثوم جو دوہتری پاک محمدؐ فاطمہؓ جائی
ہک بیٹا اس دے شکموں ہویا راوی ذکر لیایا — وچہ کتاباں لکھدے جس نوں زید عمرؓ دا جایا
غرض جو ہاندی آپس اندر گوڑہی رشتہ داری — اسٹیں وددہ رشتہ داری جانے خلقت ساری
ادب لحاظ جو ہاندا ہک دوجے کرنا آیا — برا کسے نوں مول نہ آکھو پاک نبی فرمایا
اشتعیلا ایہہ شکرانہ ادا ہوندا ہے ناہیں — فضلوں تابدار جو ہاندا گیت تیرے تائیں

پند نامہ

ہن وچہ پنجاب شیطان دگاڑے گھتے وچہ کوہایں — بدعت شرک کفر دیاں رسماں کوئی مرادے ناہیں
مرزائی چکڑالوی رافضی مذہب ہور ہزاران — وچہ پنجاب اندر پایا ایہہ شتر لالی بے مہاران

Marfat.com

أَنَا رَبِّی رَاضِیْ آکھیا ادب کنوں تنواری ۔ میں راضی ہیں راضی رب رسولتوں جاں نثاری
واہ وا یار صدیقؓ محمدؐ صدقے مال تے جاناں ۔ گھول گھمایا نبی صاحب توں سارا مال خزانہ
اتنی زر دولت جد اس نے رب رسولتوں گھولی ۔ اجے بھی کہن منافق اُس نوں بیدینا ندی ٹولی
آکھن اوہ زر دولت کارن صدق صدیقؓ لیایا ۔ جس دولت دے تائیں اُس نے صدقے کر دکھلایا

مسئلہ :- جب صدیق اکبر ایمان لائے تھے ۔ تو آپ کے پاس بہت سا مال تھا ۔ سب مال راہ مولیٰ خدمت اسلام کے خرچ کر دیا ۔ جب آپ نے وفات پائی تو آپ کے پاس کوئی چیز باقی نہ تھی ۔ اور نہ ہی آپ نے کوئی زمین وغیرہ خریدی ۔ صرف بیت المال سے بقدر ضرورت مال لیتے اور جو مال غنیمت آپ کے حصہ میں آتا تھا وہ بھی بیت المال ہی میں رکھتے تھے ۔ یعنی صدیق اکبرؓ اپنے لئے بھی زاہد تھے اور اپنی اولاد کے لئے بھی زاہد تھے ۔ اور حضرت علیؓ بھی زاہد تھے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے زاہد نہیں تھے ۔ کیونکہ جب حضرت علیؓ نے وفات پائی تو آپ نے چار زوجہ چھوڑے تیں کے برابر اولاد چھوڑی ۔ اور انیس لونڈیاں چھوڑی ۔ اور بہت سے خادم و غلام چھوڑے ۔ اور باغ اور مکان اس قدر چھوڑے کہ وہ ہر ایک کو اپنے اپنے حصہ کے موافق کافی تھا ۔ یعنی سب صاحبزادے ترکہ لینے کے سبب غنی ہو گئے تھے ۔ اور صدیق اکبرؓ نے کوئی ترکہ بعد وفات نہیں چھوڑا ۔

نو درجے اصحاباں نالوں وُدھ صدیقؓ ہتھ آئے ۔ بیشک ہور کسے اصحابی نہ ایہ منصب پائے
ابو بکرؓ دا باپ قحافہؓ خاص ایمان لیایا ۔ درج ہویا اصحاباں اندر عالی درجہ پایا
ام الخیر صدیق اکبر دی فضلوں ماں پیاری ۔ اوہ بھی خاص ایمان لیائی پیش رسولؐ غفاری
ماں پیو مومن ابو بکرؓ دے رحمت فضل ستاری ۔ ایہ اکرام صدیق اکبرؓ نوں فضل کنوں رب باری
بھی دو حرم صدیقؓ اکبر دے راوی ذکر سناندا ۔ راضی ہو کر اوپر جنہاں دے دوہاں ایمان لیاندا
ام رُماںؓ تے اسماءؓ بی بی صاحب عزت عالی ۔ دو فرزند اونہاں تھیں پیدا کیتے رب متعالی !
عبد الرحمنؓ محمدؓ دونوں پیارے سکے بھائی ۔ اونہاں دوہاں مقبولاں فضلوں عالی عزت پائی
ابو عتیقؓ بھی دوست ربدا پوتا ابو بکرؓ دا ۔ اوہ بھی داخل وچہ اصحاباں تابعدار امردا
بیٹیاں ابو بکرؓ دیاں دونویں صاحب شان صفایاں ۔ حضرت عائشہؓ حرم نبیؐ دا رحمت جھڑیاں لایاں
قرب حضوری درجہ اسنوں وچہ دربار الہی ! ۔ اُسدی عزت منصب عالی وچہ قرآن گواہی
جبرائیل ہووے جد حاضر پیش رسول گرامی ۔ اوہوں حضرت عائشہؓ کارن ہووے آن سلامی
عرض کرے سردار نبیؐ نوں امر جویں رب سائیں ۔ کہو میرا اسلام علیکم حضرت عائشہؓ تائیں !
دوجی بیٹی ابو بکر دی حضرت اسماءؓ آہی ۔ حرم زبیرؓ ولی دا ہوئی رحمت بے پرواہی
شاہ زبیرؓ پھوپھیرا بھائی حضرت پاک نبیؐ دا ۔ نام صفیہؓ مائی اُسدی صاحب نیک عقیدہ
محمدؓ بیٹا ابو بکرؓ دا بی بی اسماءؓ جایا ۔ ام رومانؓ عبد الرحمنؓ رب کریم عطا یا
ایڈا اکرم صدیق اکبر اصحاباں کنوں نیارے ۔ ماری مت بیدیناں دی جو کردے شور گنارے
جد تاں اک نبی دیاں تائیں جو ڈے دُکھ پہنچایا ۔ ہو قربان صدیقؓ نبیؐ نوں موڈھیاں اُپر چایا
ایہ سب ابو بکرؓ دا مولیٰ عظمت شان ودھاوے ۔ نہیں تاں جوڑا پاک نبیؐ نوں کیکر دُکھ پہنچاوے

فائدہ :- جب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ شریف سے ہجرت کر کے غار ثور میں گئے تو راستے

Marfat.com

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ (ترمذی) ترجمہ - بروایت عبداللہ فرمایا حضور پاک نے نہیں فوت ہوتا کوئی اصحابی میرا کسی زمین میں - اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّ نُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ - مگر اٹھایا جائے گا دن قیامت کے اس حال میں کہ کھینچنے والا ہوگا تمام قبرستانوں کو طرف جنت کے

بھلا جنہاں نوں نال نبی دے مل دا افضل خزینہ
اوہ کیوں محروم جنت تھیں رہسن توں کجھ سمجھ بدبیناں
حضرت نبیؐ کیہا جو دیکھے مینوں نال ایمانی
اوہ کدے نہ دوزخ داخل ہوسن مسلہ جان حقانی
جو میرے دیکھن والیاں دیکھے اوہ بھی بچے عذابوں
جو سنگ نبیؐ دے رل گئے تہاں کی خوف عتابوں

مسئلہ :- حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی فرماتے ہیں کہ شیعہ مرد کا سُنی عورت سے نکاح جائز نہیں ہے چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے مَنْ اَنْكَرَ اِمَامَةَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَهُوَ كَافِرٌ وَالرَّافِضِيُّ اِذَا سَبَّ الشَّيْخَيْنِ فَهُوَ كَافِرٌ ۔

ترجمہ - جو کوئی خلافت ابوبکر صدیقؓ کا منکر ہے وہ کافر ہے - اور جو رافضی صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ کو گالی دے وہ بھی کافر ہے - اور ایسا ہی محیط میں امام محمدؒ بن یوسف کرمانیؒ سے سوال کیا گیا عَمَّنْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ يُقَالُ كَافِرٌ قِيْلَ نُصَلِّيْ قَالَ لَا ۔ ترجمہ - کہ جو کوئی گالیں دے ابابکرؓ اور عمر فاروقؓ کو فرمایا وہ کافر ہے - پھر سائل نے عرض کی کہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں - فرمایا نہ -

مسئلہ :- احمد بن یونسؒ فرماتے ہیں کہ جو کوئی حضرت علیؓ کو ابابکرؓ و عمر فاروقؓ سے افضل جانے اس کے پیچھے نماز پڑھنی اور اس کا جنازہ کرنا مکروہ ہے جیسا کہ خلاصہ ہے اَلرَّافِضِيُّ اِنْ فَضَّلَ عَلِيًّا عَلٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَلَوْ اَنْكَرَ خِلَافَةَ الصِّدِّيْقِ وَعُمَرَ فَهُوَ كَافِرٌ ۔ ترجمہ - یعنی رافضی اگر فضیلت دے علی کرم اللہ وجہ کو اوپر ابابکرؓ و عمرؓ کے تو بدعتی ہے - اور انکار کرے خلافت صدیق اکبرؓ و عمر فاروقؓ کا تو کافر ہے لَا يُؤْكَلُ ذَبِيْحَتُهُمْ لِاَنَّهُمْ مُرْتَدُّوْنَ ۔ نہ کھایا جاوے ذبح کیا ہوا رافضی کا اس واسطے کہ وہ مرتد ہے - لَيْسَ لِلرَّافِضِيِّ شُفْعَةٌ وَّاِنَّمَا الشُّفْعَةُ لِلْمُسْلِمِ ۔ ترجمہ - نہیں ہے واسطے رافضی کے حق شفعہ کہ حق شفعہ واسطے مسلمان کے ہے -

فائدہ :- رافضی منسوب ہے رفض سے یعنی ترک کرنا چھوڑنا اور عام طور پر رافضی کہتے ہیں - جو اصحاب ثلاثہ کا دشمن ہو اور ان کی خلافت کا منکر ہو - وَقِيْلَ سُمُّوْا رَافِضِيَّ یعنی رافضی وہ گروہ ہے جو چھوڑا سردار اپنے کو۔

نظم

حضرت عمرؓ صدیقؓ دو سوہرے پاک نبیؐ دے بھائی
عثمان غنیؓ علیؓ کرم اللہ دونویں ہیں جوائی
اپنی بیٹی حضرت علیؓ نے عمرؓ دے نال ویاہی
ام کلثوم جو دوہتری پاک محمدؐ فاطمہؓ جائی
ہک بیٹا اس دے شکموں ہویا راوی ذکر لیایا
وچہ کتاباں لکھدے جس نوں زیدؓ عمرؓ دا جایا
غرض چوہاندی آپس اندر گوہڑی رشتہ داری
اسے تھیں وودہ رشتہ داری جانے خلقت ساری
ادب لحاظ چوہاندا ہکو جیہا کرنا آیا
بُرا کسے نوں مول نہ آکھو پاک نبیؐ فرمایا
اِسْتُغْبِلَا ایہ شکرانہ ادا ہوندا ہے ناہیں
فضلوں تابعدار چوہاندا کیتا تیرے تائیں

پند نامہ

ہن وچہ پنجاب شیطان وگاڑے گھتے وچہ گوہائیں
بدعت شرک کفر دیاں رسماں کوئی مرادے ناہیں
مرزائی چکڑالوی رافضی مذہب ہور ہزاراں
وچہ پنجاب اندھیر پایا ایہ شرکی بے مہاراں

Marfat.com

اَنَا رَبِّیْ رَاضٍ آکھیا ادب کنوں تنواری — میں راضی ہیں راضی رب رسولتوں جان نثاری
واہ دا یار صدیقؓ محمدؐ صدقے مال تے جاناں — گھول گھمایا نبی صاحب توں سارا مال خزانہ
اتنی زر دولت جد اس نے رب رسولتوں گھولی — اجے بھی کہن منافق اُس نوں بیدینا ندی ٹولی
آکھن اوہ زر دولت کارن صدق صدیقؓ لیایا — جس دولت دے تائیں اُس نے صدقے کر دکھلایا

مسئلہ :- جب صدیق اکبر ایمان لائے تھے ۔ تو آپ کے پاس بہت سا مال تھا ۔ سب مال راہ مولیٰ خدمت اسلام میں خرچ کر دیا ۔ جب آپ نے وفات پائی تو آپ کے پاس کوئی چیز باقی نہ تھی ۔ اور نہ ہی آپنے کوئی زمین وغیرہ خریدی صرف بیت المال سے بقدر ضرورت مال لیتے اور جو مال غنیمت آپ کے حصہ میں آتا تھا وہ بھی بیت المال ہی میں رکھتے تھے ۔ یعنی صدیق اکبرؓ اپنے لیے بھی زاہد تھے اور اپنی اولاد کے لئے بھی زاہد تھے ۔ اور حضرت علیؓ بھی زاہد تھے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے زاہد نہیں تھے ۔ کیونکہ جب حضرت علیؓ نے وفات پائی تو آپ نے چار زوجہ چھوڑے تین کے برابر اولاد چھوڑی ۔ اور انیس لونڈیاں چھوڑی ۔ اور بہت سے خادم و غلام چھوڑے ۔ اور باغ اور مکان اس قدر چھوڑے کہ وہ ہر ایک کو اپنے اپنے حصہ کے موافق کافی تھا ۔ یعنی سب صاحبزادے ترکہ لینے کے سبب غنی ہو گئے تھے ۔ اور صدیق اکبر نے کوئی ترکہ بعد وفات نہیں چھوڑا ۔

نوں درجے اصحاباں تاوں وُدھ صدیقؓ ہتھ آئے — بیشک ہور کسے اصحابی نہ ایہ منصب پائے
ابو بکرؓ دا باپ قحافہؓ خاص ایمان لیایا — درج ہویا اصحاباں اندر عالی درجہ پایا
ام الخیر صدیق اکبر دی فضلوں ماں پیاری — اوہ بھی خاص ایمان لیائی پیش رسولؐ غفاری
ماں پیو مومن ابو بکرؓ دے رحمت فضل ستاری — ایہ اکرام صدیق اکبرؓ نوں فضل کنوں رب باری
بھی دو حرم صدیقؓ اکبر دے رادی ذکر سناندا — راضی ہو کر اوپر جنہاں دے دوہاں ایمان لیاندا
ام رُومان تے اسماءؓ بی بی صاحب عزت عالی — دو فرزند اونہاں تھیں پیدا کیتے رب متعالی!
عبد الرحمٰنؓ محمدؓ دونوں پیارے سکے بھائی — اونہاں دوہاں مقبولاں فضلوں عالی عزت پائی
ابو عتیقؓ بھی دوست رہیا پوتا ابو بکرؓ دا — اوہ بھی داخل وچہ اصحاباں تابعدار امر دا
بیٹیاں ابو بکرؓ دیاں دونویں صاحب شان صفایاں — حضرت عائشہؓ حرم نبیؐ دا رحمت جھڑیاں لایاں
قرب حضوری درجہ اسنوں وچہ دربار الٰہی! — اُسدی عزت منصب عالی وچہ قرآن گواہی
جبرائیل ہوئے جد حاضر پیش رسول گرامی — اوہوں حضرت عائشہؓ کارن ہوئے آن سلامی
عرض کرے سردار نبیؐ نوں امر جویں رب سائیں — کہو میرا اسلام علیکم حضرت عائشہؓ تائیں!
دوجی بیٹی ابو بکر دی حضرت اسماءؓ آہی — حرم زبیرؓ ولی دا ہوئی رحمت بے پرواہی
شاہ زبیرؓ پھوپھیرا بھائی حضرت پاک نبیؐ دا — نام صفیہؓ مائی اُسدی صاحب نیک عقیدہ
محمدؐ بیٹا ابو بکرؓ دا بی بی اسماءؓ جایا — ام رومانؓ عبد الرحمٰنؓ رب کریم عطایا
ایڈا اکرم صدیق اکبر اصحاباں کنوں نیارے — ماری مت بیدیناں دی جو کردے شور پکارے
تداں پاک نبیؐ دیاں تائیں جو دے دُکھ پہنچایا — ہو قربان صدیق نبیؐ نوں موڈھیاں اُپر چایا
ایہ سب ابو بکرؓ دا مولیٰ عظمت شان ودھاوے — نہیں تاں جوڑا پاک نبیؐ نوں کیکر دکھ پہنچاوے

فائدہ :- جب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ شریف سے ہجرت کرکے غار ثور میں گئے تو راستے

انہاں تمامی بدعتیاں دی مجلس مول نہ کریئے
ایہ مجلس ایمان ونجاوے قہر الٰہوں ڈریئے
ایہ سارے ٹولے بدعت والے پہلوں سنی آہے
بد صحبت نے مار مکایا گھتیا نجہ کورا ہے
جاں ہن بدعت وچہ انہاندے لائے تنبو ڈیرے
ہُن اونہاں مڑن محال دسیوے آکھے تیرے رے
جو خاصے یار نبیؐ دے دلوں بجانوں پیارے !
اوہ سب مقبول الٰہی سیں آل اصحاب جو سارے
دشمنی اونہاں رافضیاں دے دل وچہ محکم ہوئی !
گائیں دین عبادت جانن مت کی دیوے کوئی
کجھ انصاف نیاں کرو تسیں جیکر حق بھلیندے
حُب نبیؐ ہور آل نبیؐ دعوٰی تسیں رکھیندے
اسیں بھی سب محب انہاں دے تابعدار مدامی
آل نبیؐ تے دلوں بجانوں ہوئے فدا تمامی
پر باقی یار جو سب نبیؐ دے اوہ بھی اساں پیارے
تسیں انہاں دے دلوں بجانوں دشمن جانی سارے
مار یہودی تساں بھلایا ٹھگاں وس پیو جے
اوہ دشمن تساں دوست جاتا بیڑا ڈوب گیو جے
وس اساڈے کجھ نہیں ہُن بابجھ ہدایت ہادی
جیکوئی لکھ کریئے نصیحت جاوے سب بربادی
جے ہُن لکھ دلیلاں لیایئے تساں یقین نہ آوے
ہک نصیحت میری منّو جے تساں دل بھاوے
اصحاباں نوں بُرا نہ آکھو اوہ مقبول الٰہی!
حرم نبیؐ دیاں بُرا نہ آکھو ماتواں جانوں بھائی
ہُن بس کر اسمٰعیل فقیرا ہور بیان سنائیں
جو کوئی سن کر عمل کماسی لیسی اجر جزائیں
مورکھ نوں کی پند نصیحت پتھر نوں کی پالا
لکھ صابون کمبل نوں لایئے انت کالے دا کالا

فصل سوم ۳

در فضائل و مناقب و ایمان و کنیت و نسب نامہ و فتوحات و وفات ابابکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ہ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ ۔

ترجمہ :- اسے پر بعد اس کے فرمایا اللہ تعالٰی نے محمد اللہ کے رسول ہیں ۔ جو لوگ ساتھ اس کے ہیں اس سے مراد صدیق اکبرؓ ہیں جو ہر وقت آپ کے ساتھ رہتے تھے ۔ اوّل غار ثور میں جب آپ مکّہ سے مدینہ منوّرہ تشریف لے گئے ۔ الغرض ہر جنگ و ہر مقام میں ابابکر صدیقؓ حضور پاک کے ساتھ ہمدم و ہم رکاب رہے ۔ حتٰی کے بعد وفات کے بھی آپ کے ساتھ ہی روضہ اقدس میں دفن کئے گئے ۔ اور دن قیامت کے بھی حضور پاکؐ اور ابو بکرؓ مل کر قبر سے اٹھیں گے کَمَا قَالَ النَّبِیُّ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ فِی الْحَوْضِ ہ ۔ رواہ ترمذی ابن عبداللہ ، جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابا بکر صدیقؓ کو کہ تو میرا رفیق ہے بیچ غار کے اور اوپر حوض کوثر کے دن قیامت کے

مسئلہ :- ایک معرکہ جنگ بہت سخت در پیش آیا ۔ اور کتنے دن تک بند رہا ۔ اور تمام اصحاب کو تکلیف پہنچی تو ابا بکر صدیقؓ نے عرض کیا حضور خواہ کتنی ہی تکلیف ہو مگر ہم اس طرح نہیں کریں گے جس طرح قوم موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا فَاذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا ھٰھُنَا قٰعِدُوْنَ ، پس جا تو اور رب تیرا اے موسیٰ علیہ السلام لڑو جا کر دشمنوں سے اور تحقیق ہم یہاں

بیٹھے ہیں ۔ بَلْ نُقَاتِلُ عَنْ یَمِیْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَاَمَامِكَ وَخَلْفِكَ حَتّٰی تَقْتُلَ اَعْدَاءَكَ اَوْ نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
ترجمہ :۔ بلکہ لڑیں گے ہم یا رسول اللہ دشمنوں تیرے سے دائیں بائیں آگے پیچھے تیرے تا جو قتل کریں ہم دشمنوں کو یا شہید ہو جائیں ہم بیچ راہ خدا کے (روایت سعد از بخاری)

قَالَتْ عَائِشَۃُ اِنَّ اَبُوْبَکْرٍ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ فَیَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقٌ
ترجمہ ۔ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے کہ تحقیق داخل ہوئے ابا بکر صدیق ایک دن حضرت رسول خدا پر پس فرمایا آپ نے اے ابا بکرؓ تو آزاد کیا ہوا ہے دوزخ سے یعنی تو قطعی بہشتی ہے پس اس دن سے نام رکھا گیا آپ کا عتیق یعنی آزاد ومَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍؓ اور آپؐ نے فرمایا جو کوئی چاہے دیکھنا قطعی جنتی کو پس چاہیئے کہ دیکھے ابا بکر صدیقؓ کو ۔

جو کوئی چاہے دنیا اندر دیکھے جنتی تائیں ! پاک نبیؐ فرمایا دیکھے ابا بکرؓ نوں سائیں
جو کسے اصحاب اُتے ظن لیاوے کافر مول نہ ہووے جو ابو بکرؓ تے طعن کرے اوہ ایماں توں ہتھ دھووے

الغرض جب اللہ تعالٰے اور رسول پاک نے جس کی تعریف کی ۔ اگر کوئی شخص کتے کی طرح بھونکے یعنی برا کہے تو ان کا کیا نقصان ہے ۔ جیسا کہ سعدی فرماتے ہیں ۔ دشمن چہ کند گر مہربان دوست ۔ یعنی دشمن کیا کرے گا اگر دوست مہربان ہو

مسئلہ :۔ حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابا بکرؓ بڑے مالدار تھے ۔ جب مشرف با اسلام ہوئے تو چالیس ہزار روپیہ اسلام کی خدمت کے لئے بموجب فرمان رسول خدا فی سبیل اللہ خرچ کر دیا ۔ اور چھ ہزار روپیہ ہجرت کے وقت خرچ کیا ۔ اور دو ہزار سے بلال عاشق کو اُمیّہ کافر سے خرید کر آزاد کیا ۔ و دیگر سات غلام اور خرید کر آزاد کئے اور باقی روپیہ سے مسجد نبوی کی زمین خرید کر مسجد نبوی بنوائی ۔

دتے مکان دتے راہ مولا اس مقبول ربانے کہن منافق ابو بکر دی ہوش نہ رہی ٹکانے
کر افسوس سناون بھائی اسدے وس نہ کوئی ماری مت بنیؐ نے اسدی عقل آوارہ ہوئی
کیہا صدیقؓ جو تسیں نا بجھے وسدا نہیں تساتوں کیا جانے جو مال خزانے جو کجھ مل گئے ساتوں
اگلی عمر بیاۓ باجھوں غفلت نال دنجائی جد رب دلبر یار ملایا ہوش ٹکانے آئی !
جنت دا دروازہ سانوں دلبر یار دیکھایا سورج دے چمکارے اندر باہر جانن لایا !

مسئلہ :۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپؐ کو بہت سے مال کی ضرورت پیش آئی ۔ تو آپ نے تمام اصحاب کو ارشاد فرمایا کہ جتنی جتنی توفیق ہو مال جمع کرو ۔ الغرض تمام اصحاب حسب توفیق مال لائے تو صدیق اکبرؓ سے آپ نے دریافت کیا کہ کتنا مال لائے ہو ۔ اور کتنا گھر چھوڑ آئے ہو ۔ تو صدیقؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ باقی گھر میں جب خدا اور رسولؐ کے سوا کچھ نہیں چھوڑا ۔

اتنا عرض کیتا جد اس نے پیش حبیب غفاری سب اصحاباں نال محبت ہنجوں ہویاں جاری
کرن روایت ابو بکر دی ایسی حالت ہوئی کپڑا گھر وچہ پہنن کارن مول نہ رہ گیا کوئی
ہک پرانی بھوری لے کر کرتہ اوس بنایا گلو چہ بھوری وچہ حضوری سرور عالم آیا ۔
بھیجو یار صدیقؓ اپنے نوں حکم کرے رب سائیں اس حالت وچہ رب اپنے پر راضی ہیں یا ناہیں
سرور عالم ابو بکرؓ نوں پچھدے جائیں جائیں ! اس حالت وچہ رب اپنے پر راضی ہیں یا ناہیں
اتنی بات پیاسے دالی جد کناں وچہ پائی نال آداب تعظیم ہزاراں ادبوں عرض سنائی

Marfat.com

میں تنگ جوڑے کے سبب آپ کو تکلیف ہوئی تو ابا بکر صدیقؓ نے آپ کو کندھے پر اٹھا لیا۔

مسئلہ:۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابا بکر صدیقؓ اپنی خلافت کے وقت ایک جنگ کے واسطے تیار ہو کر اسوار ہوئے اور ننگی تلوار ہاتھ میں لی۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جلدی سے اونٹنی کی مہار پکڑ کر کہا۔ کہ میں آپ کو وہ بات کہتا ہوں جو رسول پاکؐ نے جنگ احد میں آپ کو فرمائی تھی۔ کہ تلوار میان میں کر دو اور اپنا دکھ ہمیں نہ دکھاؤ۔ قسم ہے خدا کی اگر آپ پر کوئی مصیبت آئی تو آپ کے بعد اسلام کا انتظام کوئی نہ ہوگا۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر ابو بکرؓ خلیفہ نہ ہوتے تو کوئی عبادت اللہ تعالےٰ کی نہ کرتا۔

مسئلہ:۔ چند شعر حضرت علیؓ نے ابا بکرؓ کی تعریف میں فرمائے۔

أَبُوبَكرٍ حَبَا فِي اللَّهِ مَالًا — وَأَعْتَقَ مِنْ ذَخَائِرِهِ بِلَالًا
وَقَدْ وَاسَى النَّبِيَّ بِكُلِّ فَضْلٍ — وَأَسْرَعَ فِي إِجَابَتِهِ بِلَا لَا

ابو بکرؓ وچہ راہ خدا دے سارا مال لٹایا — آزاد کیتا وچہ راہ مولیٰ دے بلال حبشی واجایا
بلال عاشق مشہور نبیؐ دا حبشی ولایتوں آیا — صدیقؓ آزاد کیتا راہ مولا عتبہ کنوں چھوڑایا
ہیسی اوہ غمخوار نبیؐ جس کل فضیلت پائی — جلدی حکم قبول کرے نہ کرے عذر دلی بھائی
جو کجھ حکم حضورؐ سنادن ابا بکرؓ دے تائیں — ابا بکرؓ نہ گردن پھیرے کردا چائیں چائیں
تابعدار صدیقؓ ہمیشہ پاک نبیؐ دا آہا — شاہ علیؓ نے خود فرمایا میں نہیں دوں بنایا
بھی ایہ پنج فضیلتاں خاص صدیق اکبرؓ نے پایاں — ہور کسے دے ہتھ نہ آیاں لکھ دیکھادان بھائیاں
اوّل ثور جبل وچہ لکو یار صدیقؓ پیارا — ہور نہیں کوئی ساتھی دوجا جانے عالم سارا
دوجا بدر دیہاڑے گرمیوں سایہ نبیؐ بنایا — اس سائے وچہ باجھ صدیقوں دوجا کوئی نہ آیا
فوج تمامی نال کفاراں کردی جنگ لڑائی — ابو بکرؓ سی پاس نبیؐ دے پہرے وا سپاہی
تیجا سارا ٹبر اُسس دا وچہ اسلامے آیا — چوتھا ساتھ نبیؐ دے اندر روضے دفن کرایا
پنجواں ابو بکر دے تائیں نبیؐ امام بنایا — پڑھی نماز صدیق پچھے خود وچہ حدیثاں آیا

قصہ غارِ ثور

پارہ دسواں سورہ توبہ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ۔

ترجمہ۔ جب کفار مکہ نے نکالا پیغمبرؐ کو اور دوسرا یار اس کا ابو بکرؓ تھا جب دونوں تھے بیچ غار کے۔ تو اُس وقت فرمایا حضرت محمدؐ نے اپنے یار غار ابو بکرؓ کو۔ نہ غم کر تحقیق اللہ تعالےٰ ساتھ اپنے ہے۔ پس اتاری اللہ تعالےٰ نے تسکین اپنی اوپر ابا بکرؓ کے۔

فائدہ:۔ یہ آیت خاص ابو بکرؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس آیت میں دو فائدے ابو بکر حاصل ہوئے۔ اوّل تو اللہ و رسولؐ ابو بکرؓ کو پکا ایماندار جانتے تھے ورنہ ایسے نازک وقت میں کسطرح حکم ہوتا کہ ابا بکرؓ کو ساتھی بناؤ۔ اور یہ اوّل سفر ہے کہ ابو بکرؓ مکہ سے لے کر غار ثور تک اور غار ثور سے لے کر مدینہ منورہ تک ہم دم

Marfat.com

وہم رکاب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے - سوائے ابو بکرؓ کے کوئی اصحابی ساتھ نہ تھا۔

چہ خوش باشد سفر آنذم کہ یار ہمسفر باشد　　چناں یار کہ زیبا طلعتش کہ رشک قمر باشد
کیا خوش سفر آوے اس ویلے جد یار آوے ہمراہی　　ایسا یار جو چن بھی اُسدی ریس ہمیشہ چاہی
سوارِ ناقہ احمد سرورِ جن و بشر باشد!　　کہ عنانش در کفِ صدیق پیر نامور باشد
جد اسوار ڈاچی پر ہوئے سرورِ جن انساناں　　پھڑی مہار صدیقؓ ولی نے ٹریا مردِ یگانہ

دوم - اللہ تعالےٰ نے ابو بکرؓ کے حق میں لِصَاحِبِہٖ کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس سے صاحبیت کا منصب ثابت ہوتا ہے۔

سوم - اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا سے ابو بکرؓ کی فضیلت از حد ثابت ہوئی ،

چہارم - فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ سے تو صاف ظاہر ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ اپنی تسلی ان لوگوں کے لئے فرماتے ہیں جو پکے ایماندار اور اسلام میں مضبوط ہوتے ہیں

فائدہ :- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ابا بکرؓ کا شان رفاقت صاحبیت لیاقت و دیانت داری اسلام و قرآن کریم سے ایسا ثابت ہوا کہ جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا - اگر کوئی انکار کرے گا تو منکر قرآن ہوگا۔

ابو بکرؓ دا شان خدا نے وچہ قرآن بتایا　　اوہ سب تھیں اوّل ہجرت کر کے نال نبیدےؐ دھایا
دسویں وچہ سیپارے اللہ واضح کر سمجھایا　　ابو بکرؓ دے حق اندر خود آیت وحی لیایا
مکےّ وچوں خوف کفاراں سرور باہر آئے　　جد کل کفاراں قتل نبیدےؐ کارن متے پکائے
پہلوں حضرت ابا بکرؓ وچہ ثور جبل دے آیا　　کر کے خوب صفائی اس نے سرورؐ پھیر بلایا
تن دن اندر غار نبیدیؐ خدمت اُس نے چاہی　　پھیر طرف مدینے ہوئے روانہ موجب حکم الٰہی
منزل منزل چلدے چلدے دونویں یار پیارے　　خاص مدینے اندر پہنچے سوہنے شملے والے
ابو بکرؓ صدیق نبیدا [illegible] دا ساتھ بنایا　　نہ کوئی ایسا ساتھی ہرگز دیکھن اندر آیا
اس پہلی منزل مشکل اندر واہ وا دتی یاری　　ربّ کہیا توں یار نبیدا ہویا فضل غفاری
لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ آیت ظاہر پئی دسیاوے　　نا ڈر دوست پاک نبیدےؐ خود اللہ فرماوے
غار ثور وچہ ابو بکرؓ بن ہور نہ کوئی نہ آیا　　ناہیں سب اصحابوں ابو بکرؓ دا شان سوایا
ابو بکرؓ اصحاب نبیؐ رب جل وچہ قرآن بتا دے　　قبر بھی اُسدی ساتھ نبیؐ دے ویکھے جیں دل بھاوے
اوہ آپس وچہ پیار محبت ہکد وجے سنگ کردے　　تے قبر اندر بھی کٹھے جاگہ منکر لڑ لڑ مردے
تے روز قیامت قبراں وچوں رلکر اُٹھن والے　　حشر دیہاڑے ابو بکرؓ دے منکراں دے منہ کالے
منکر ابو بکرؓ دے اُسدن رو رو پچھوتاسن　　جسدن پاک محمدؐ سرور پکڑ چلان کراسن
کہسی پاک محمدؐ ابو بکرؓ دے دشمناں تائیں　　دُور ہوؤ مردو دساڈوں شکل دکھاؤ نائیں
صدقِ صدیق نہ پایا سی تساں دشمن کویں بنایا　　لیا ڈسنڈ وکھا لوساڈوں جے تساں سچ الایا
اُسدن مارن ڈھائیں آکھن بن اوہ وقت وہیایا　　اساں سلوے گوشت شربت پچھے دین ایمان ونجایا

حدیث (از ترمذی بروایت عبد اللہ) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا اَحَدٌ بَعْدَ النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ - ترجمہ - فرمایا حضور پاکؐ نے مشرق سے لے کر مغرب تک تمام آدمیوں سے بعد نبیؐ کے

Marfat.com

ابا بکر صدیق افضل ہیں ۔

بعد نبیاںؐ دے ابو بکرؓ ہے افضل خلقت ساری   جس اوّل آخر نال نبیؐ دے محکم رکھی یاری
اوہ پیش نبوت دوست آہا پچھے انت پیارا   غار اندر بھی اوہو ساتھی جانے عالم سارا
بھی علی کہیا خود ابو بکر نوں توں سردار ہمارا   وت سب اصحاباں ناوں بہتر آہو یوں نبیؐ پیارا
نبیؐ کہیا احسان کیتا جس میں پر وچہ عمر دے   ادا کیتا میں بدلہ سب دا باجھوں ابو بکرؓ دے
اسنوں بدلہ دیسی اللہ اندر دوہاں جہاناں!   میں اسدے مالوں نفع جو پایا باہر حد بیانوں
عمرؓ کہیا جو عمر ساری وچہ میں خود عمل کمائے   اوہ سارے اکے رات برابر ہرگز مول نہ آئے
جسو چہ یار پیارے جانی دنجہ پہنچے وچہ غارے   صدیق دلی وڑ غار تمامی کرے درست سنوارے
جو کجھ آفت میتوں آوے تینوں کجھ نہ تھیوے   ٹاکیاں پاڑ دیوے وچہ دھتاں جھٹ سوراخ دسیوے
چادر پاڑ مکائی پر دو کھڈاں باقی آہیاں!   اونہاں دوہاں وچہ ابو بکرؓ نے اڈیاں آپ پھسائیاں
پھر حضرتؐ آکر سُتے رُکھ سر سینے ابو بکرؓ دے   ڈنگیا سپ نہ پیر ہلایا پر چشموں آنسو جھڑدے
نبیؐ کہیا کی ہویا تینوں حال صدیقؓ سنایا!   سرور لب لایا دکھ ہٹیا وچہ مشکوٰۃ لیایا
واہ واشان صدیق اکبرؓ دا وچہ شمار نہ آوے   اِسدا دشمن رب دا دشمن پاک نبیؐ فرماوے
بلکہ دشمن کل جہاناں وچہ زمین اسماناں   ہیں لکھ حدیث وکھاواں تینوں سُنتوں مرحباناں

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُ فَوْقَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اَنْ تُخْطَأَ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْاَرْضِ ۔
(از مشکوٰۃ)

ترجمہ ۔ عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالےٰ بہت برا جانتا ہے سات آسمانوں پر اس شخص کو جو زمین میں ابو بکرؓ کی قسم کی بدگوئی کرے ۔ الغرض جو کوئی مرد عورت ابو بکر صدیقؓ کی بدگوئی کرے یا سنے بخوشی رضا اس پر سات آسمانوں کے فرشتے اور خود اللہ تعالےٰ لعنت کرتے ہیں ۔

لے دشمن ابا بکرؓ دے کرلے تو یہ الیس خیالوں   اوہ مومن بھی ہک قبر وچہ دونویں توں تج نجل دیالوں
اوہ دنیا وچہ اکٹھے برزخ وچہ بھی کٹھے آئے   یعنے ہکسے روضے اندر دونویں یار سمائے
بھی روضیوں اٹھ کر دونویں جیسدن محشر اندر جاسن   صدیق ولی دے دشمن جیہڑے اسدن پچھوتا سن

مسئلہ :۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ فرمایا کرتے تھے کہ ابا بکر صدیقؓ سے بڑھ کر کوئی مرد بہادر نہ تھا ۔ جب کوئی شخص مکہ مکرمہ میں حضور پاکؐ کو تکلیف دیتا تو ابا بکر جلدی سے آپ کی حمایت کے لئے تیار ہو جاتے ۔ چنانچہ جنگ احد میں جب اصحابہ کرام کو شکست ہوئی تو ابا بکر صدیقؓ جلدی سے تلوار پکڑ کر حضور پاک کے سر مبارک پر نگہبانی کیواسطے کھڑے ہو گئے کہ شاید کوئی کفار آپ کو تکلیف نہ دے ۔

ذکر ایمان صدیق اکبرؓ

آپ کا ایمان لانا تو شیعہ کتابوں میں بھی ثابت ہے ۔ جیسا کہ قاضی صاحب نور اللہ شوستری جو معتبر مورخ شیعہ ہے وہ اپنی کتاب المومنین میں یوں لکھتے ہیں کہ خالد بن سعید نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک آتش کے کنارے پر پڑا ہوں ۔ اور باپ میرا مجھکو آتش کی طرف کھینچتا ہے تو اچانک مجھے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھینچا ۔ اور فرمایا کہ میری طرف آ کہ تو آتش میں

Marfat.com

گر پڑے۔ پس جب خالد بن سعید خواب سے جاگے تو کہا قسم ہے خدا کی میرا خواب سچا ہے۔ اُسی وقت رسُول پاک کی طرف چلا تو راستے میں ابو بکرؓ سے ملاقات ہوگئی۔ تو خالد نے اپنا خواب ابو بکرؓ کو سنایا۔ تو ابو بکرؓ نے بھی اس کی موافقت کی۔ اور دونوں مل کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آکر مشرف باسلام ہوئے۔ چنانچہ اس عبادت کی جو خالد بن سعید سے سنا تھا اسلام لائے۔

فائدہ :۔ اس روایت سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک یہ کہ سب سے اوّل ایمان لانا۔ دوم صرف خواب ہی سُن کر مشرف باسلام ہو جانا ثابت ہوگیا ہے۔

اور صدیق اکبرؓ کا صحیح واقعہ ایمان لانیکا یوں ہے جو سنت الجماعت کی معتبر کتابوں سے پایا جاتا ہے

جیسا کہ تفسیر مرادیہ میں ہے کہ جب آپؐ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو مرتبہ نبوت سے سرفراز فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ سب سے اوّل اپنے تمام اقرباد کو اسلام کی دعوت کرو کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی سُوْرَۃِ الشُّعَرَآءِ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ ۝ ترجمہ۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے بیچ سورہ شعراء کے یا رسول اللہ ڈرا اپنے قرابت داروں کو وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اور بچھا کر بازو اپنا نرمی سے یعنی تواضع کر اُس کی جو تابعداری کرے تیری مومنوں سے فَاِنْ عَصَوْکَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ پس جے کر کوئی کرے بیفرمانی تیری پس کہو اس کو کہ تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ عمل کرتے ہو تم وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝ اور بھروسہ کر اوپر غالب مہربان کے۔ الغرض جب رسولؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مطابق فرمان الٰہی ان آیات کے تمام قریش کو ایک رات ایک جگہ جمع کرکے فرمایا کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں۔ اور تم کو لازم ہے کہ میری اتباع کرو۔ اور تمام غلط رسومات آباؤ اجداد کی چھوڑ کر میری تابعداری کو لازم پکڑو۔ اور بتوں کی پوجا ترک کرکے اُن کو توڑ پھوڑ کر اور سچی توبہ کرکے ایک معبود کی عبادت کرو۔ تاکہ تم کو زندگی جاودانی یعنی ہمیشہ کی زندگی نصیب ہو۔ جب تم ایک اللہ پر ایمان لاؤ گے اور میری رسالت کو حق جان کر میری تابعداری کرو گے تو تم دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہوگے۔ تو صدیق اکبرؓ رسول پاک سے سُنتے ہی فوراً ایمان لایا۔ اور کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور دیگر قریش طعنہ زنی کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے۔ اور اس وقت سوائے ابو بکرؓ کے کوئی ایمان نہ لایا

نظم

ابو لہب حضرتؐ دا چاچا پو یا عقلوں خالی — توں مریں محمدا مریں محمدا سخت کلام نکالی!
پیو دادے دا دین چھوڑا دیں ٹھاکران ٹرا منادیں — جنت حرص دلا کر سانوں اُلٹے راہیں پادیں:
اس گل اندر کی بھلیائی جو تدھ اساں سُنائی — جسدے کارن تدھ بولایا لگا کہن سودائی!
اُٹھ چلے سبھ غصہ کرکے قوم قریش تمامی — سب نوں ابو بکرؓ فرمادے سچا نبیؐ گرامی
پکڑو اس دی تابعداری جو فرمان سنادے — کہن لگے مجہول نکارے اساں یقین نہ آوے
کویں یتیم محمد سچا معلم ہو گیا تینوں! — کہے صدیق چڑدکیاں خبراں امرالہوں مینوں!
سن کر سارے ابو بکرؓ نوں آکھن جایئں جایئں — کیکر خبر چڑدکی تینوں ساڈوں بول سنایئں
بولیا کر تعلیم نبیؐ دی یار صدیقؓ پیارا — اجے نہ ظاہر ہویا ہیسی پاک رسولؐ سہارا
میں ہک بات عجیبہ ڈٹھی قدرت کمال والی — اسدن حال میرے پر کیتا کرم خدا ذوالجلالی

موسم گرمی تھیں میں ہکدن دھپ لگی گھبرایا
ناں میں چھاویں بیٹھن کارن ہک رُکھ طرفے آیا

جد میں آکر تلے کھلویا جھکی درختوں ڈالی
جلدی میں دل حاضر ہوئی بات سناون والی

کن برابر میرے ہوکر بولی وانگ انساناں
کہن لگی عجب ظاہر ہوسی سرور دو جہاناں!

جنت دی سرداری جس نوں خاص رسول ربانا ں
اُسدی تابعداری باجھوں کسے نہ جنت جاناں

جلدی اس دا دین قبولیں لوکاں مگر نہ جائیں
کلمہ پڑھ کر ہو کر قربانی سب فرمان اٹھائیں

جتنیاں باتاں ڈالی ہینوں نال پیار سنایاں!
میں اج سرورؐ عالم اندر کل نشانیاں پایاں

کرنہ قبول تمامی اس نوں جانوں شک نہ کوئی
کہن لگے کجھ ابوبکر دی عقل آوارہ ہوئی!

سُن کر کسے یقین نہ کیتا ہو گئے سب انکاری
اوّل درجہ ابوبکرؓ نوں ملی غنیمت بھاری

ہیں صدقے سب قوماں اُپر جو پیغمبر آئے
ربدی طرفوں لوکاں تائیں معجزے انہاں دیکھائے

ہے نشاں پاس نہ ما دی طرفوں حاضر کوئی نشانی
نظر اٹھا کر ابوبکر ول بولیا نبی حقانی!

نشاں جو ڈٹھا خواب اندر چن لتھا اسمانوں
ہو گئے بہت نشانے اتھیں حکم خدا رحماں نوں

پھر اوہ چن برابر ہویا ہو گئے جمع ستارے
اوہ گل یاد کریں اس ویلے یار صدیقؓ پیارے

جیہڑا اُسدن چن مبارک آپ تیرے گھر آیا
ایہو نشانی اساں تساں نوں پاک جمال کرایا

عاشق ہو یوں دیکھ نظارا بخت بلند ستارا
قابو کریں جو نکل نہ جاوے میرے گھروں پیارا

حاضر ہویوں دیہہ دروازے جلدی بند کیتو نی
ہے صدیق ایہو گل کافی حاجت ہور نہ کوئی!

آمنّا وصدقنا کہہ کر کلمہ بول سنایا
گھر گھر شروع شکایت ہوئی شور شریراں پایا

جیوں کر شور کرن اسو یلے چوہن شریر پوراتے
شان صدیقیؓ سُنکر بھجدے جیوں جنّی وچ دانے

جنہاں دے دل مہراں جڑیاں ازلی قہر الہوں
اوہ وچہ گمراہی گئے پرپے رد ہوئے درگاہوں

نال قرآن حدیث نہتاں لکھ کرے نصیحت کوئی
اثر نہ اونہاں ہووے ہرگز قسمت مندی ہوئی

شان صدیق اکبر دا وچہ قرآن حدیثاں آوے
بد جس دی قسمت مندی ہووے کویں ایمان لیاوے

ہن بس کر اسمٰعیل فقیرا نہ کر طول کہانی
جس دل حب صدیق نہیں اوہ بے ایمان پچھانی

مسئلہ :- بڑوں میں سے سب سے اوّل ابا بکر صدیقؓ ایمان لائے ۔ اور لڑکوں میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ ، اور عورتوں میں سے خدیجۃ الکبریٰؓ اور غلاموں میں سے زید بن حارث رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین سب سے اوّل ایمان لائے

نسب نامہ ابو بکرؓ

ابو بکرؓ[1] بن عثمانؓ[2] بن عامر بن عمر بن تیم بن مرّہ غرض کہ ساتویں پشت سے رسول خدا کے ساتھ ملتے ہیں ۔ اور والدین نے آپ کا نام عبد الکعب رکھا تھا ۔ اور اسلام میں عبد اللہ مشہور تھا ۔ کنیت آپ کی ابو بکرؓ ہے ۔ اور بکر ایک قوم کو کہتے ہیں اور خطاب آپ کو صدیق کا ملا تھا ۔ جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ حبیب رسول پاکؐ معراج کی رات واپس مقام باطیٰ میں آئے تو آپ نے فرمایا ۔ اے بھائی جبرئیلؑ میری قوم کے لوگ میرے معراج کی تصدیق کریں گے ۔ یعنی سچ جانیں گے ۔ چنانچہ

---

[1] ایک قبیلہ کا نام ہے ۔ اور ب ثانی کو زبر سے پڑھنا چاہیئے کیونکہ زیر سے معنے تبدیل ہوکر کنواری کا باپ ہو جاتے ہیں ۔ اور یہ بھی شیعوں کی کمبختی ہے کہ ب ثانی پر زیر پڑھتے ہیں اور طعنہ کرتے ہیں [2] عثمان کا لقب ابو قحافہ ہے ۔

جس وقت سرور کائنات ؐ نے واقعہ معراج کو ظاہر فرمایا۔ تو مشرکین مکہ مل کر متوجہ ہو کر ابابکر صدیق ؓ کے پاس آکر کہنے لگے کہ آپ تیرا
یار اپنے آقا کے نامدار یا سردار پر کیا ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ میں ایک رات میں بیت المقدس کی سیر کر کے صبح کو پھر واپس
آگیا ہوں۔ حالانکہ بیت المقدس کا کرتہ تک پندرہ دن کا راستہ ہے۔ اور ہم ہمیشہ کار تجارت کیواسطے اس سفر میں گئی دفعہ گئے
ہیں کوئی شخص بھی ایک ماہ گذرے بغیر واپس نہیں آسکتا۔ تو ابابکر صدیق ؓ نے فرمایا۔ کہ اگر تم نے خود حضور پاک ؐ کی زبان پاک سے سنا
ہے تو بالکل سچ ہے۔ اور بیت المقدس جانے سے جو ایک ماہ کا راستہ ہے تعجب کرتے ہو۔ اگر وہ سرور کائنات آقائے نامدار دعویٰ
کریں کہ ہم ساتوں آسمانوں سے اوپر عرش معلیٰ تک سیر کر آئے ہیں جو کئی کروڑوں بلکہ بے شمار کوسوں کا راستہ ہے تو بھی
یقین کرو۔ کیونکہ آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ اور بیت المقدس تک جا کر آجانا حضور ؐ کے شان کے مطابق کوئی بڑی بات
نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک معمولی سی بات ہے۔ اُس دن سے حضور ؐ پاک نے صدیق ؓ کا لقب عنایت فرمایا۔ اور اسی دن سے آپ کو
ابابکر صدیق کہا جاتا ہے۔

بھی جد نبی معراج گذاری مدت سال اٹھاراں ۔ کون کرے اعتبار معراجوں نبی ؐ کرے گفتاراں
رب فرمایا ہی صاحب یوں توں سن یار پیارے ۔ ابابکر جیب نبی تیرا ایہ معراج پیارے
فَمِنْ ذَالِكَ سُمِّيَ الصِّدِّيقُ ۔ یعنی اسی لئے کہا گیا نام ابوبکر کا صدیق جب اس نے تصدیق کی معراج کی۔

ذکر وفات صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن عامر سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ جب آپ کا وقت وفات قریب آیا تو مجھ کو اپنے سر کے پاس بٹھایا اور
وصیت فرمائی کہ علی ؓ جب میں وفات پاؤں تو مجھ کو آپ اس چادر سے غسل دینا جس سے حضرت محمد الرسول اللہ کو غسل دیا تھا۔
جنازہ میرا اس گھر کی طرف لے جانا جس گھر میں محمد مصطفےٰ ہیں۔ اور بعد اس کے روضہ اقدس پر کھڑے ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ
آپ کا یار ابابکر صدیق ؓ آپ کے پاس دفن ہونے کی اجازت مانگتا ہے۔ اگر روضہ پاک سے آواز اجازت دفن ہونے کی آئے تو بہتر
ورنہ مجھے جنت البقیع میں دفن کر دینا۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مطابق آپ کی وصیت کے ایسا ہی کیا۔ تو روضہ مقدس
سے آواز آئی کہ اے علی ؓ ہمارے یار وزیر اعظم صدیق اکبر کو ہمارے پاس ہی دفن کرو۔ (از مشکوٰۃ) یعنی اُدْخُلُوا دَاخِلُوا دَاخِلُوا
داخل کرو اور دفن کرو ساتھ میرے عزت کے۔

اے دشمن ابابکر دے تینوں ہرگز شرم نہ آئے ۔ نبی ؐ جنہاں نوں بعد وفاتوں اپنے پاس بولائے
علی ؓ جنہاں دا غسل جنازہ کفن دیون خود بھائی ۔ توں کیوں ویر پایا نال تنہاں دے ویر عداوت پائی
جو ویری ابابکر دا ویری رب ؐ رسول ؐ علی ؓ دا ۔ بھی عشق حسین ؓ و ویدا ویری گھندا ادس رشید ا
ویریا ویر جنہاں سنگ تیرا اوہ ویران انگ ایہناں ۔ بھی طرف رسول ؐ دے سوہنا یار سعنا ئی
دنیا دے وچ بھی طرفے بہندا جویں نگینہ ۔ اونویں روضے اندر بیٹھا جاکر دیکھ مدینہ
باد بیٹے اندر دیکھاں باغ بہار عجیب ۔ جنہاں صدق صدیق نہ جاتا مندا تنہاں نصیبہ
بھی حضرت آکھیا مومن دیدل حب سلیقے بھاؤ ۔ منافق دے دل بھاہیں مبڑکن ذکر صدیق بار آوے
اے دشمن کر صدق ہمیشہ آپ صدیق پیارے ۔ بن تصدیق صدیق جو مریا الیس سنگ کھائے

مندا حال تیرے دا جانی اسمٰعیل فقیر ا
شان صدیق ؓ جو منکر ہوئے۔ بے مرشد بے پیرا

Marfat.com

ذکر فتوحات صدیق اکبرؓ

جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۱ھ ہجری ماہ ربیع الاوّل میں انتقال فرما گئے تو باتفاق تمام اصحاب رضی اللہ تعالیٰ علیہم حضرت ابابکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے۔ اور سب اصحابہ کرامؓ نے آپ سے بیعت کی۔ اور بعد وفات رسول اللہ کے بہت سے لوگ اعرابی یعنی جانگی مرتد ہو گئے تھے۔ جو کہ آس پاس مدینہ منورہ کے رہتے تھے۔ اور زکوٰۃ وغیرہ دینے سے انکار کر گئے تھے۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ نے اُن سے لڑائی شروع کر دی۔ اور مقام موضع نقع تک جو بالمقابل نجد کے ہے فتح کر کے خالد بن ولید کو حاکم کر کے آپ واپس مدینہ منورہ آتے تھے۔ اور خالد بن ولید نے غطفان اور اسد کے ساتھ جنگ کر کے فتح کیا۔ اور مرتدوں کو واپس اسلام میں لائے۔ اور جو لوگ زکوٰۃ سے مرتد ہو گئے تھے پھر زکوٰۃ دینے کے قائل کئے اور چند اصحابی بھی اس جنگ میں شہید ہوئے۔ پھر خلیفہ اوّل نے اسامہؓ بن زید کو ملک شام کی طرف امیر کر کے بھیجا جب وہ ملک شام فتح ہوا تو خالدؓ بن ولید کو مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا جس نے دعویٰ نبوت کیا ہوا تھا۔ اس کو فتح یعنی قتل کر کے ملک یمامہ کو فتح کیا۔ پھر عکرمہؓ بن ابوجہل کو ملک عمان کی طرف امیر کر کے بھیجا۔ جب وہ فتح ہوا تو ملک بحران کو فتح کیا۔ جب تمام ملک عرب فتح ہو گیا تو پھر خالد بن ولید کو بصرہ کی طرف بھیجا انہوں نے اکثر مدائن وکسرائی جو عراق کی طرف ہے فتح کیا۔ اور اہوازین ومرج اور استبرق کو فتح کیا۔ الغرض آپ نے اتنے ملک فتح کر کے وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مسئلہ:۔ حضرت صدیق اکبرؓ دو برس تین ماہ دس دن خلافت نشین ہوئے۔ بوقت شام بروز دوشنبہ یعنی سوموار دوسری جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری وفات پائی۔

فصل چہارم

در فضائل و ایمان و نسب نامہ و فتوحات و وفات حضرت عمرؓ فاروق

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَکْشِفُ الشِّدَّۃَ اِلَّا ھُوَ وَلَا یُبْدِعُ الْمَکَائِنَ اِلَّا ھُوَ وَمَا اَرَادُ الْعَاشِقِیْنَ اِلَّا ھُوَ وَمَا مَطْلُوْبُ الْوَاصِلِیْنَ فِی الْکَوْنَیْنِ اِلَّا ھُوَ اَلْعِبَادُ کُلُّھُمْ ضُعَفَاءُ لَا قَوِیَّ اِلَّا ھُوَ وَالنَّاسُ کُلُّھُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا ھُوَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ ۔

ترجمہ:۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد الرسول اللہ کے ہیں۔ اور جو لوگ اُس کے ساتھی ہیں وہ سخت ہیں اوپر کفار کے مراد اس سے حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔ جیسا کہ ترمذی شریف میں ابوہریرہ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ ترجمہ فرمایا حضور پاکؐ نے کہ حضرت عمرؓ ہی بہت دبدبہ والے ہیں بیچ جاری کرنے حکم اللہ تعالیٰ کے اور اب تک کفار اس کی ہیبت سے کانپتے ہیں۔ اور حضرت عمر فاروقؓ ایمان لائے تو کفر کا زور ٹوٹ گیا۔

بعد صدیقؓ کے سب تھیں افضل حضرت عمرؓ بھائی — دین ایمان قوی جس کیتا رونق عزت پائی
خوف کفاراں لگیں سب مومن اندر پڑھن نمازاں — یارب دین سلامت رکھیں کر دے عجز نیازاں

جیدن عمرؓ ایمان لیا یار رحمت فضل غفاروں — کلمہ بول بلند سنایا ٹردا گیا بازاروں
رلے ملے وچہ رہندے آہے مومن کافر سارے — دین چھپاون جان بچاون سانوں بات نہ بھاوے
حکم نبیؐ دا بند جو کردا میری طرفے آوے — کرانکار رسول اللہ دا کوئی سلامت جاوے
کجھ کفار کلام نہ کیتی ویکھ عمرؓ دا ساہیہ — جدا کیتے سب مومن کافر شان فاروقی پایا

مسئلہ:۔ ابن ماجہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ دن قیامت کے دین اسلام کو آدمیوں کی شکل ملے گی۔ اور حضرت عمرؓ کی شکل کے مشابہ ہوگی۔ اور دین اسلام میدان حشر میں حضرت عمرؓ کو تلاش کرے گا اور کہے گا اے عمرؓ تو نے مجھے دنیا میں عزت دی تھی آج میں تجھ کو عزت دیتا ہوں۔ یعنی جس شخص نے دنیا میں تیرے ساتھ پیار کیا میں آج اس کے ساتھ پیار کروں گا۔ اور جس نے دنیا میں تیرے ساتھ بغض اور عداوت کی آج میں اس کے ساتھ عداوت اور بغض کروں گا۔ یہ سن کر دشمنانِ عمرؓ اور از حد گریہ کریں گے کہ ہم نے کیوں عمر فاروقؓ کو برا جانا۔ اگر ہم دنیا میں ان سے محبت کرتے تو کیا اچھا ہوتا۔

دین اسلام نوں آدمیاں دی صورت رب کریسی — وچہ میدان بڑا جیویں عالم آن زیارت دیسی
پچھدا پچھدا محشر اندر پاس عمرؓ دے جاوے — دوست کارن نال محبت جیوں کردوست آوے
ایہ کہسی جو طلب زیارت آہی اساں تساڈی — عالم اندر ظاہر کیتی عزت تساں اساڈی
عدلوں نور تساں عمرؓ نوں ملسی پاک جنابوں — صاحب عدلاں سایہ ہوسی بچن حشر عذابوں
شان عمرؓ دا ویکھن دشمن رودن مارن ڈھاہیں — آکھن ہے افسوس جو گذری ساڈی عمر گناہیں
دنیا دے وچہ جے کر کردے نال پیار عمرؓ دے — تاں اسیں اجدن ہر محشر اندر دوزخ وچہ نہ سڑدے
رفقے پاک نبیؐ دے اندر اُچے مکان جنہاں نوں — کفروں بنیں انہاں دے دشمن قہر نصیب جنہاں نوں
بھی فرمایا سرور عالم ہادی جن بشر دے — مومناں اندر ولی حُب عمرؓ اتے کافر سڑ سڑ مردے
پیشگوئی ہکسا پاک محمد اصحاباں فرماوے — بعد وفات میری ہک ٹولہ بدبختاں دا آوے
دعویٰ اہل البیت محبت کرسن سب زبانوں — صدیقؓ عمرؓ نوں سدا بولن ہوسن دور ایمانوں

حدیث:۔ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ عَمَّنْ قَتَلَ عُمَرَ فَھُوَ کَافِرٌ۔ یعنی جو کوئی گالیں دے حضرت عمرؓ کو تو وہ کافر ہے۔

حدیث:۔ ابی بن کعب از ترمذی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُہُ الْحَقُّ عُمَرُ۔ فرمایا حضور پاک نے اول جس کے ساتھ دن قیامت کے اللہ تعالےٰ مصافحہ کرے گا وہ حضرت عمرؓ ہیں۔

حدیث از ابوداؤد۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُسَلِّمُ اَوَّلُ مَنْ یَاْخُذُ بِیَدِہٖ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ عُمَرُ۔ ترجمہ فرمایا محمد رسول اللہ نے اول جس پر اللہ تعالےٰ سلام کرے گا دن قیامت کے اور جس کا اول ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ اور سلام کرنا اللہ تعالےٰ کا جنتیوں کو دن قیامت کے قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے جس طرح سورۃ یٰسین میں ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ

مسئلہ:۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا محمد الرسول اللہ نے قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ کہ جس گلی میں حضرت عمرؓ کا گذر ہوتا ہے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ بلکہ حضرت عمرؓ سے شیطان ایسا ڈرتا ہے جیسا گدھا شیر سے ڈرتا ہے کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَفِرُّ مِنْ عُمَرَ کَمَا یَفِرُّ الْحِمَارُ مِنَ الْاَسَدِ ترجمہ۔ چنانچہ فرمایا سردار دو عالم نے تحقیق شیطان بھاگتا ہے عمر فاروقؓ سے ڈر کر جیسا کہ گدھا بھاگتا

Marfat.com

بے ڈر کر شیر رہے۔

ترمذی ابو ہریرہ توں پایا آکھے نبی ربانا
سائے عمر فاروق توں بھجدی جا ہر کل شیطاناں

جیوں کر گدڑ شیر دے کولوں جاوے نس بچارا
ایویں نس شیطان جاوے تک آ سائے عمرؓ پیارا

موافق رائے عمرؓ رب نے بہت احکام بنائے
ہیں آیت لکھ دکھاواں تینوں سیں تیرا شک جائے

مثلاً پردہ کی آیت۔ اور دوسری وہ آیت جس میں حکم ہے کہ تین وقتوں میں غلام اور نابالغ لڑکا بھی بغیر اجازت گھر میں داخل نہ ہوئے۔ جیسا کہ سورۃ نور پارہ اٹھارہ میں ہے۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ۔

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ اجازت طلب کریں غلام تمہارے اور نابالغ لڑکے کہ تم میں سے ہیں تین وقتوں میں پہلے نماز فجر کے اور پہلے نماز ظہر کے یعنی آدھے دن اور پیچھے نماز عشاء کے یہ تین وقت پردہ کے ہیں۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ ایک دن حضرت عمر فاروقؓ کسی ایسی حالت میں تھے کہ کسی کو اس وقت دیکھنا نہ چاہتے تھے تو اچانک ایک غلام آپ کا بلا اجازت گھر میں داخل ہوا تو آپ کو اس کا آنا برا معلوم ہوا۔ اور دل میں خیال کیا کہ اگر اللہ تعالےٰ ان تین وقتوں میں غلام اور لڑکے کا آنا گھر میں سوا اجازت کے اپنی کلام میں بند کر دے تو کیا ہی اچھا ہو۔ اسی وقت اللہ عزوجل نے موافق رائے عمر فاروقؓ کے قرآن مجید میں ان تین وقتوں میں بغیر اجازت کسی کا گھر میں آنا منع فرمایا ہے۔ اور تیسری آیت یہ ہے کہ جب جنگ بدر کے قیدی آگئے تو سرور کائنات نے اپنے تمام اصحاب کرام سے مشورہ کیا کہ ان قیدیوں کے ساتھ کیا کرنا چاہیے تو سب سے اول حضرت عمر فاروقؓ نے یہ رائے دی کہ ان قیدیوں کو قتل کرنا چاہیے تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جائے۔ اور حضرت ابابکر صدیقؓ نے یہ رائے دی کہ ان سے جزیہ لے کر چھوڑ دیا جائے تاکہ اس مال سے اسلام کو فائدہ پہنچے۔ یعنی ہتھیار وغیرہ سامان بن جائے۔ تو آپ نے مطابق رائے صدیق اکبرؓ کے فیصلہ کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بذریعہ وحی ارشاد فرمایا جیسا کہ پارہ دسواں سورہ انفال میں ہے۔ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ اگر نہ ہوتا لکھا ہوا اللہ کی طرف سے پہلے اس سے البتہ پہنچتا تم کو عذاب بڑا درد دینے والا۔ پس روئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا کہ اگر عذاب کرے اللہ تعالےٰ تو سوا عمرؓ کے کوئی نہیں بچ سکتا۔ اور فرمایا اے عمرؓ مبارک ہو تجھ کو تیری رائے کے مطابق اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اور بہت سی آیتیں مطابق رائے عمرؓ کے اللہ تبارک و تعالےٰ نے نازل فرمائی ہیں۔ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَقَّ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهٖ۔ ترمذی از عبداللہ بن مسعودؓ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق حق جاری ہوتا ہے اوپر زبان اور دل حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے

وچہ معالم لکھیا حضرت بخشیا جبرائیلؑ
ویکھ فرشتیاں شان عمرؓ دا کیکر دس جلیلا

وحی کہیا جے شان عمرؓ دا دسیے سب سناواں
ساڈھے نو سو برساں گزرن تاں بھی سرے نہ جاواں

جیہیاں انبیا دے تیرے کیتیوں کاران امت تیری
ایویں سب صدیقی عمرؓ دی چاہیئے ادہناں دو ہیری

حاصل کلام جس طرح سوائے کلمہ محمدی کے کسی کی نجات نہیں اسی طرح بے محبت صدیق و عمرؓ کے کسی کا نجات نہیں خواہ کیسا عابد زاہد ہو۔ جیسا کہ امام منصور باللہ عبداللہ بن حمزہ زیدی شیعہ اپنی کتاب احوال الخلفاء کے آخر بحث امامت میں سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں جو بہت لمبی عبارت ہے مگر یہاں مختصر بیان کرتا ہوں۔ اور پورا بیان ان شاء اللہ آگے آوے گا انہ مَرَّ بِقَوْمٍ یَنْتَقِصُوْنَ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ فَاَخْبَرَ عَلِیًّا وَّ قَالَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ لَا یُحِبُّهُمَا اِلَّا مُؤْمِنٌ فَاضِلٌ وَلَا یُبْغِضُهُمَا اِلَّا شَقِیٌّ مَارِقٌ۔ ترجمہ۔ روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہ تحقیق گذرا میں

ایک قوم پر جو بدگوئی کرتی تھی ابوبکرؓ و عمر فاروقؓ کی پس فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پس فرمایا حضرت علیؓ نے قسم ہے مجھ کو خدائے رحمان کی جس نے پیدا کیا زمین آسمان کو نہیں کوئی دوست رکھتا ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ سے مگر مومن مخلص اور نہیں کوئی دشمن رکھتا ساتھ ان کے مگر بڑا بدبخت خارج دین ایمان کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔ از مشکوٰۃ روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی کریم نے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر فاروقؓ ہوتا۔

نظم

حضرت آکھیا سائیں پچھے نبیؐ جے ہوندا کوئی — بے شک عمرؓ پیغمبر ہوندا پر ایہہ بات نہ ہوئی
اخبار فرنگی وچ انگریزی لکھیا اک عیسائی — عمرؓ جیہا اک کر لے جے ہوندا کفر نہ رہندا کائی

حدیث، عبداللہ بن مسعودؓ از بخاری، قال قال رسول اللہ ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ ہم ہمیشہ باعزت رہے جس دن سے حضرت عمرؓ ایمان لائے ہیں۔

رہے ہمیشہ باعزت اسیں مسعودؓ نے فرمایا — جس دن توں لے عمرؓ بہادر دین اسلام تے آیا
دشمن اسدے سڑ سڑ مرتے کر دے حسد ہزاراں — شان عمرؓ دا حضرت بانے بیدیناں کی ساماں
واہ دا باغ بہار محمدؐ دی حضرت عمرؓ سجایا — کسریٰ قیصر ست گئے جا کر کلمہ عمرؓ پڑھایا
ایڈی ہمت پر کسے نے مول نہ کیتی بھائی — پر بیدیناں دن حسد عداوت بدنصیبوں آئی
عادت آہی عمرؓ والی دی رات پوے جد بھائی — ہر اک شخص ٹکانے سئے آپ دا اپنی جب آئی
موج آراموں نال خوشیدے لوگ تمامی سوندے — ایہہ لوکاں دی دیانت کارن رہن ہمیشہ بہوندے
سادا کھانا سادا بانا آپ ہمیشہ بنڑایا — سنت پاک نبیؐ دی اندر ذرہ فرق نہ پایا
کھاویں قیصر کسریٰ والے بخشے رب خزانے — تاں بھی مول نہ سادگی اپنی چھوڑی عمرؓ یگانے
پاٹے موٹے کپڑے اپنے رکھے سدا دوالے — کرن پسند لباس نہ ہرگز فخر تکبر والے
جس دن تخت خلافت بیٹھا اوہ مقبول تعالیٰ — اس دن گل پیراہن آہا ستر ٹاکیاں والا
ظاہر وچہ پیراہن اسدا پیراں نال بھر دیا — ایہہ باطن کو دریا نوچہ لعل بیٹھیا ہویا
نا کوئی پاس وزیر تے نہ کوئی چوکیدار سپاہی — نا دربان نہ پہرا کوئی نہ کوئی حشمت شاہی
قصہ کوتاہ رہن ہمیشہ ایویں سادہ مراتے — کدی نہ فخر خلافت والا کیتا مرد خدا تے
آہو بھائی اصلی برکت بخشے رب جنہاں نوں — ذرا ہر شوکت شاناں والی کجھ نہیں لوڑ تنہاں نوں
نان کجھ فخر لباساں والی لوڑ انہاں نوں کائی — خدمت دین نبیؐ اپنی عزت جنے وڈیائی
ایسے خدمت لمیں او، عزت جگ سارے وچہ پاون — بھلیاں چھوندان بنے وڈیائیاں ہرگز کم نہ آون

غزل

کی ہے عمرؓ نے خلافت دھوم دھام سے — ایران سے خراج لیا شام انگلستان سے
شوکت بھی فخر کی تھی عمرؓ کے نام سے — اگر شبہ ہو تو پوچھ لو ہر خاص و عام سے
طہران اور عراق میں سکہ جما لیا — گبروں کا نام ملک عجم سے مٹا دیا
اگر دشمن زمانے تو کیا نقصان ہے — جس کی تعریف کر رہا سارا جہان ہے
مانند جام جیٹھ کے ان کی مثال ہے — ہمیشہ ہی وہ نوبراتی سورج کا زوال ہے

Marfat.com

یوں ہی یہ سڑ سڑ مرگئی قوم بے اقبال　　مگر اس سے نہیں ہوتا سورج کو زوال!

ذکر حلم وانصاف وکرامات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

مسئلہ:- روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر فاروقؓ کا قدم مبارک بھول کر کسی کے پیر پر آگیا تو اس نے کہا کہ اندھا ہے، تونے میرا پاؤں لتاڑ دیا۔ حضرت عمرؓ نے نرمی سے جواب دیا۔ کہ اے بھائی میں اندھا تو نہیں ہوں مگر میری خطا معاف کرنا۔ یا مجھ سے بدلہ لے لو۔ سبحان اللہ حضرت عمرؓ فاروق کیسے منصف مزاج تھے۔

عدل انصاف جو شاہ عمرؓ دا رادی ذکر سنایا　　حال ملک دا دیکھن کارن ساتھ غلام رلایا
ہک ڈاچی اسواری کارن ایسا عدل کماون　　واری نال غلام اپنے نوں ہک ہک میل چڑھاون
ڈاچی اپر غلام چڑھایا جیہی اُس دی واری　　ہتھ مہار تے پانیوں لنگھے عرض غلام گذاری
خدمت وچہ سلامی ہوسن کل سردار جو شامی　　ایہ او ویکھن نہیں تساں نوں دعویٰ جنہاں غلامی
عمرؓ کہیا ہے عزت ساڈی خالق دی سرکاروں　　درجہ شاہی گھٹ نہ جاوے نرم طبیعت یاروں

مسئلہ:- سیرۃ الفاروق میں ہے کہ پانچواں سال آپ کی خلافت کا جسوقت ہوا تو ملک عرب پر بڑا سخت قحط پڑا اور تمام عربی لوگ مدینہ منورہ میں جمع ہوئے تو حضرت عمرؓ نے تمام وزرا وامراد کو حکم فرمایا۔ کہ ہر ایک ملک کے مسافر کی ضیافت ومہمان نوازی کرو۔ اور اسی اثنا میں اپنے فرزند عبد اللہؓ کو حکم فرمایا۔ کہ خبردار تم نے گھوڑے کی اسواری نہیں کرنی ہوگی۔ غریبوں مسکینوں کو اپنی شوکت مت دکھاؤ۔

سب لوکاں تھیں عاجز رکھن اپنا حال نماناں　　دل مسکین جدائی یاروں یار رسولؐ ربانا!
دانہ آٹا ہر اک راتیں بھر کر بوجھ اٹھاون　　جا کر گلی بازاراں اندر مسکیناں ورتاون!
نو ٹکڑے جو عمرؓ بہادر اُپر چادر آہی　　حال جویں مزدور غریباں شوکت شان نکائی
درجہ شاہی نہ دکھلایا اُس متقیوں سوہارے　　نرمی حال غریباں دا نگوں جیوں کرنی پیارے
زر دولت سب خرچ کرائی عمرؓ بہادر دانے　　مسکیناں محتاجاں اُپر ہو گئے ختم خزانے
سوبیداراں ہر ہر ملکیں ایہ فرمان سنایا　　جو کچھ شاہی مال ہوئے سبھ چاہیئے اتھ پہنچایا
شام زمیں دا حاکم صوبہ ابو عبیدہؓ نامی　　کئی ہزاراں بدرے زر دے بھیجے اوس سلامی
عمرؓ و بیٹا عاص بہادر صوبہ ملک عراقی　　لکھیا جو کجھ غلہ دانہ بھیجو نال چلاقی
جلدی نال خرید یا مصروں غلہ اوس سفینے　　کئی ہزاراں شتر لدا کر بھیجے شہر مدینے!
خرچن ہور خریدان اندر ہوئے ختم خزینے　　ہکو نرخ برابر ہویا اندر مصر مدینے
بکریاں ہور اُٹھ متعانی کر کر ذبح کھواون　　راہ مولا مسکین غریباں خدمت بھار اٹھاون
قصہ کوتا ہر ملکاں تھیں کتنا مال منگایا　　اصل حساب خدا نوں معلم گنتی وچہ نہ آیا

مسئلہ:- ایک دن آپ کی لڑکی حضرت حفصہؓ جو حرم محترم تھی رسول خدا کی نے عرض کیا۔ کہ یا ابا جان آپ اسوقت تمام ملک عرب روم شام عراق کے بادشاہ ہیں اور بیت المال بھی آپ کے قبضہ میں ہے پھر بھی آپ مسکینوں غریبوں کی طرح سوٹے سوٹے پورانے سورانے کپڑے ہی پہن رکھتے ہو۔ کبھی ہم کو امیرانہ شاہانہ لباس بھی پہن کر دکھا دیجیا کہ آپ پہلے پہنتے تھے۔ تو آپ نے اپنی بیٹی حفصہؓ کو رد کر فرمایا۔

Marfat.com

رو کر آکھیا سرور عالم بھلدے نہیں اسانوں — جو سکینی اونہاں گزاری سب معلوم تسانوں
سوہنے شملے والا سوہنا دلنوں بھل نہ جاوے — جو سکین غریباں وانگوں نت لباس ہنڈاوے

مسئلہ :- حلم و سخاوت، و انصاف و شجاعت حضرت عمر فاروقؓ کا مثل سورج کے روشن ہے حتیٰ کہ حیوان بھی
کسی حیوان کو دکھ نہیں دیتا تھا (نقل از مشکوٰۃ)

ناہر شیر نہ دکھ پہنچاون مال کسے دے تائیں — امن سلامت بھیڈاں دُنبے بکریاں ہور گائیں
عدل انصاف نوشیرواں وانگوں عہد فاروقؓ وچالے — واہ واشان خلیفے ثانی دشمناں دے منہ کالے

کرامت اوّل

عمر بن عاص جو صوبیدار ملک مصر کا تھا۔ اُس کی طرف حضرت عمرؓ نے حکمنامہ لکھا کہ کوئی کام سوا قانون محمدی کے نہ کرنا اتفاقاً اسی سال مصر کی کل نہریں خشک ہو گئیں۔ اور باغ زراعت وغیرہ ویران ہونے لگے تو تمام مصر کے لوگوں نے صوبیدار عمر بن عاص کے آگے فریاد کی۔ اور عرض کیا کہ اس شہر کی قدیمی رسم ہے کہ جب تک ایک لڑکی نوجوان خوبصورت بیت المال سرکاری سے خرید کر اس کو اچھی طرح سے سنگار پہنا کر زندہ ہی کو دریا میں غرق نہ کر دیا جائے تب تک دریا کا پانی باہر نہیں نکلے گا۔ تو صوبیدار نے یہ تمام ماجرا حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں لکھا تو آپ نے اس کے جواب میں لکھا کہ اے عمرو بن عاص تم نے بہت ہی اچھا کیا جو ہم کو اس ماجرا کی اطلاع دی۔ کہ اگر تم لوگوں کے کہنے پر لڑکی کو دریا میں ڈال دیتے تو اس کے قصاص میں تم خود قتل ہو جاتے۔ اور یہ جو میرا خط ہے اس کو دریا میں ڈال دینا۔ اور خط دریا میں ڈالتے وقت سب شہر مصر کے سردار امیر اکابر کو ساتھ لیجانا اور خط ڈالتے ہی جلدی واپس شہر کو چلے آنا ورنہ تم کو پانی دریا کا سیراب کر دے گا اور اس خط کا مضمون یہ تھا۔

کی کجھ خط دے اندر لکھیا حضرت عمر پیارے — آکھ سناسب مومن تائیں طالب ہوس سارے
لکھیا اس دریا دے تائیں اس مقبول غفاری — ہیں سُنیا نذرانہ تیرا ظلم طریقہ جاری
اج تک تیری پوجا اندر احمق لوگ دیوانہ — بس ہوئی ہُن پوجا تیری پھریا ہور زمانہ
کجھ نہیں تیرے دی حاجت سانوں دائم فضل ربانی — ہویا قانون محمدیؐ جاری آگیا نیک زمانہ
تیری اساں تعظیم نہ کرنی برکت نبی گرامی — ایہ خط عمرؓ خلیفیوں جلدی دے دے پانی
اے دریا ہُن دیر نہ کرنی جلدی ہو جا جاری! — طفیل محمد احمدؐ سانوں ہر شے بہ سرداری
ایہ فرمان حضور وں جس دم اس حاکم ول آیا — سب سردار بلا کر جلدی اس پر عمل کمایا
کرن روایت اوس دیہاڑے رحمت نال ربانی — سب لوکاں تھیں اوّل آیا شہر مصر ول پانی
اس تھیں پچھے اوہ سب نہراں رہن ہمیشہ جاری — عظمت برکت عمرؓ بہادر دائم فضل غفاری

مسئلہ :- تاریخ واقدی میں لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے ملک مصر فتح کیا تو ایک وسیع علاقہ مصر کا بیت اللہ اور روضۂ نبویؐ کے نام پر وقف کیا۔ آج تک اسی وقف کردہ علاقہ کی آمدنی سے بیت اللہ کا غلاف اور لنگر مکہ مکرمہ کا خرچ اور روضۂ نبوی کا غلاف اور لنگر مدینہ منورہ کا خرچ ہر سال آتا ہے۔

جو ابد وقف کیتا ہے عمرؓ خلیفے مرد ستاری — مشرق مغرب تائیں اسدا فیض ہمیشہ جاری
ہر ہر سال غلاف جو آون مکے ہور مدینے — ایہ عمرؓ خلیفے طرفوں آون سنتوں یار نگینے

Marfat.com

بھی کتے ہور مدینے اندر جو ہے لنگر جاری — ایہ بھی عمر خلیفے طرفوں جو ہے مرد غفاری
واہ واہ سان خلیفے ثانی عمرؓ بہادر نامی — اسنوں بُرا مناون والے جانو ٹوں شیطانی
بیشک دین ایماناوں خالی گلہ جو اس دا کردے — روز قیامت پچھوتاسن جو دنیا ندے بردے
ویکھو دیکھی دین دنجاون سخن بے ادب سناون — معلم ہوسی روز قیامت جاں پاس خدا دے جاون

فائدہ :- عدل آپ کا نوشیرواں سے بھی زیادہ تھا مثلاً ایک منافق اور ایک یہودی کا آپس میں کچھ جھگڑا تھا تو ان دونوں نے اپنا مقدمہ سرور دو عالم ؐ کے سامنے پیش کیا تو رسولؐ خدا نے ان کا فیصلہ کر دیا مگر وہ فیصلہ یہودی کے حق میں تھا۔ تو اس منافق نے وہی مقدمہ پھر عمر فاروقؓ کے سامنے پیش کیا تو عمر فاروقؓ نے تلوار سے اس منافق کا سر جدا کر دیا۔ اور ایسا ہی اپنے لڑکے ابو شحمہ پر زنا کی حد ماری حتیٰ کہ چند کوڑے لگنے سے فوت ہو گیا تو باقی ماندہ کوڑے آپ نے اس کی لاش پر پورے کئے۔

مسئلہ :- اَخْرَجَ اِبْنِ عَسَاکِرٍ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا هَاجَرَ اِلَّا مُخْتَفِیًا اِلَّا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ۔

ترجمہ :- ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ تمام اصحابوں نے چھپ کر ہجرت کی ہے اور حضرت عمر فاروقؓ نے ظاہر بکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کی ہے۔

فائدہ :- لکھتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروقؓ نے مدینہ منورہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو تمام جنگی ہتیار پہن کر بیت اللہ شریف کا طواف کر کے ایک میدان میں جہاں بڑے بڑے بہادر قریش کے جمع تھے آئے اور اعلان کیا کہ میں مدینہ شریف کو جا رہا ہوں جس نے میرے روکنے کے لئے میرے پیچھے آنا ہو وہ میرے سامنے آوے تو بعض کفار نے آپ پر حملہ کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا۔ اے کفار جس کا دل چاہے کہ ماں اس کی اس کو گم کرے یا لڑکے اس کے یتیم ہوں اور عورت اس کی بیوہ ہو وہ ہمارے مقابلہ میں آوے۔ پس کسی کو طاقت نہ پڑی کہ آپ کے پیچھے آوے۔ پس آپ آرام مدینہ منورہ چلے گئے۔

کرامت دوم

بیہقیؒ نے دلائل نبوۃ میں لکھا ہے عَنْ اِبْنِ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا وَ اَمَّرَ عَلَیْهِمْ رَجُلًا یُدْعٰی سَارِیَةَ فَبَیْنَمَا عُمَرُ یَخْطُبُ فَجَعَلَ یَصِیْحُ یَا سَارِیَةَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِنَ الْجَیْشِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقِیْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا الصَّائِحُ یَا سَارِیَةَ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

ترجمہ :- ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے وقت ایک لشکر کو ملک نہاوند کی طرف بھیجا۔ اور اس لشکر کا سپہ سالار حضرت ساریہؓ کو بنایا اور چند روز کے بعد ایک دن آپ خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اچانک چلانے لگے کہ یَا سَارِیَۃَ الْجَبَلَ۔ یعنی اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ لو۔ یعنی پہاڑ کو پیٹھ پیچھے کر دو۔ تو لوگوں نے اس سے تعجب کیا مگر کسی کو طاقت نہ تھی کہ دریافت کرے۔ جب چند روز کے بعد لشکر نہاوند سے فتحیاب ہو کر واپس آیا تو انہوں نے اپنا تمام ماجرا بیان کیا کہ یا امیر المومنین فلاں دن جب ہم مقابلہ پر گئے تو دشمن کی کچھ فوج تو مقابلہ پر رہی اور کچھ پہاڑ کے پیچھے سے ہم پر چڑھ آئے۔ اور دشمن کا ہم کو پتہ نہ تھا۔ قریب تھا کہ دشمن غالب ہونے کو تیار تھے اور ہم ہلاک ہونے کو ہی تھے تو ایک پکارنے والے نے پکارا کہ اے ساریہؓ پہاڑ کو لازم پکڑ لو۔ پس آواز سنتے ہی ہم نے پیٹھیں پہاڑ سے لگا لیں اور اپنی حالت کو سنبھال لیا تو اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دی اور ہم کو فتح دی۔

Marfat.com

نائدہ :۔ اس کرامت سے حضرت عمر فاروقؓ کی کئی طرح کی بزرگی وقوۃ ثابت ہوئی۔ ایک تو مدینہ منورہ سے نہاوند نظر آنا جو کئی دن کا راستہ ہے۔ دوسرا آپ کی آواز کا اس میدان جنگ میں سنا جانا۔ تیسرا کفار نہاوند کا آپ کی آواز کی دہشت سے ڈر کر بھاگنا۔ چوتھا آپ کی برکت سے مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت کا درست ہونا اور فتح میں کامیاب ہونا۔ حاصل کلام آپ کے فضائل تو بے شمار ہیں مگر جو ان کے حاسد ہیں ان کو خوبیاں بھی برائیاں معلوم ہوتی ہیں جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۔

حسد آتش و آنکہ چوں بر فروخت — حسد و کیں لحظہ بسوخت
حسد کی آگ جب روشن ہوئے — حسد کرنیوالے کو ہر وقت ساڑے
گرفتم بصورت ہماں دین شوی — حسود کہ گذرد کہ حق بیں شوی
جیوں کیں میں نے تمام عادتیں بزیدین دارونکی — پر حاسد بیدین کب حق کو دیکھتا ہے

الغرض گو تمام خصلتیں حضرت عمرؓ کی نیک ہیں مگر ان کے حاسدوں کو کب اچھی لگتی ہیں ۔

مسئلہ :۔ روایت ہے کہ جب ملک شام فتح ہوا تو آپ ملک کی خبرگیری کے واسطے تشریف لے گئے اور تمام امیر کبیر استقبال کے واسطے شہر سے نکلے تو اس وقت آپ ایک ایسے اونٹ پر سوار تھے کہ جس پر سامان وغیرہ لدا ہوا تھا جب قریب شہر کے پہنچے تو خواص اصحابی نے عرض کیا۔ یا حضرت ملک شام کے اشراف دا کابر شرف ملازمت سے مشرف ہوں گے اگر آپ گھوڑے کی اسواری اختیار فرمادیں تو آپ کی شوکت وہیبت زیادہ ہوگی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اَنَا قَوْمٌ اَعَزَّنَا اللّٰہُ بِالْاِسْلَامِ ۔ یعنی ہم وہ قوم ہیں کہ عزت دی ہے اللہ تعالٰے نے ہم کو ساتھ اسلام کے

ذکر ایمان حضرت عمر فاروقؓ

صحیح بخاری و مسلم میں لکھا ہے کہ منبع رسالت مآب صبح شام یہ دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ ۔ یا اللہ عمر بن الخطاب کو مسلمان کر کے اسلام کو غلبہ عنایت کر۔ اور حضرت امام باقر رضی اللہ تعالٰے فرماتے ہیں کہ ایک دن تمام قریشں بیت اللہ میں جمع ہوئے اور مشورہ کیا کہ جب تک محمد مصطفٰے قتل نہ کیا جاوے ہم کو امن نہ ہوگا ۔ تو اس موقعہ پر ابو جہل لعین بولا کہ جو کوئی محمد کا سر کاٹ کر میرے پاس لے آوے میں اس کو دو سو اونٹ اور جتنا سونا چاندی طلب کرے دے دوں گا ۔ تو عمر بہادر نے کہا کہ میں اس کام کو کروں گا ۔ بشرطیکہ تم اپنا وعدہ پورا کرو جب ابو جہل نے دوبارہ وعدہ کیا تو عمر بہادر نے تلوار پکڑی اور چلدیئے ۔ اللہ تبارک وتعالٰے نے فرشتوں کو خوشخبری فرمائی کہ آج عمر بہادر حضرت محمد کا سر لینے جا رہا ہے مگر اپنا سر دے کر آتے گا یعنی مومن ہو کر اپنا مال جان حضرت محمد پر قربان کرے گا۔ اور اسی تلوار سے انہی کفار کو قتل کرے گا ۔

ملکاں نوں خوشخبر سناوے حضرت ذات الٰہی — اس کم اندر تکست ادیکھو میری حیلہ پھو اہی
کفر شرارت لے کر ہویا جلدی طرف روانہ — آوے گا اج مومن ہو کر خاص غلاموں دانا
ایہہ من دشمن ہو کر چلیا طرف رسول حقانی — عاشق ہو کر اس نے اپنا ہووسے گا قربانی
جسدم ایہہ فرمان سنایا فضلوں رب تعالٰے — شوقوں دیکھن ملک تماشہ قدرت کامل والا
کرن روایت شاہ عبید رب کریم جنایا — جسدم حضرت عمرؓ بہادر اول قدم اٹھایا
ہک وچھیرا طرفے نے نال ستاہی کلمہ پڑھ سنایا — پڑھ جن جن انسان تماشی غیبیہ آوازہ آیا

سُن کر عمر بہادر کلمہ حیرت اندر آیا ہو گیا اثر حیواناں تائیں دل نگراں وچہ پایا

الغرض عمر بہادر اسی ارادہ پر آمادہ ہو کر جا رہے تھے کہ راستہ میں ابو نعیمؓ سے ملاقات ہو گئی اُس نے پوچھا اے عمر آج تلوار لے کر کہاں جا رہے ہو۔ تو عمر نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ ابو نعیمؓ بولے کہ تم اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو عمرؓ بہادر نے ابو نعیمؓ کو قتل کرنا چاہا تو اُس نے کہا کہ دوسروں کو کیا کہتے ہو۔ پہلے اپنی ہمشیرہ فاطمہ اور بہنوئی سعید کو تو جا کر دیکھو تو عمر بہادر اسی حالت میں اپنی ہمشیرہ کے گھر سعید سے ملے گئے تو باہر سے سُنا کہ کچھ پڑھ رہے ہیں۔ دروازہ پر جا کر جنبش سے بولے اور دستک دی۔ تو آپ کی ہمشیرہ فاطمہ اور سعید ڈر گئے۔ اور قرآن کریم چھپا دیا۔ اور دروازہ کھولا تو عمر بہادر نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ تب غصے میں آکر سعیدؓ کو ایسا مارا کہ غش آگیا اور قتل کرنے کو تلواریں بھی چلائیں مگر آپ کی ہمشیرہ ہاتھ پکڑتی تھیں اور اپنے خاوند کو بچانے کی خاطر آپ زخمی ہو رہی تھیں۔ اور کہتی تھیں اے میرے ویر مجھے بیوہ نہ کر دو۔ غرضیکہ بہت سا مارا مگر انہوں نے دین محمدی سے گردن نہ پھیری۔ اور اسی حالت میں بھی وہ دم بدم خدا کا حمد کرتے تھے۔ جب یہ حالت عمر بہادر نے دیکھی تو حیران ہوا کہ اس دین محمدی میں ایسی خوبی ہے کہ خواہ کتنی ہی تکلیف ہو بلکہ قتل ہونے کو تیار ہیں مگر دین سے ہرگز روگردانی نہیں کرتے

نظم

کر فریاد چھوڑا دن لگی بی بی خاوند پیارا — تینوں زخم پیشانی ہویا چلیا خون فوارا
مُنہ سر سینہ لہو بھریا ڈٹھا عمر جدا ہیں — دلوچہ زخمی حاضر ہوئی ہٹیا عمر پچھا ہیں!
دیکھ حوالا عمر پیارا حیرت اندر آیا — واہ واسبق تساڈے تائیں رہبر پیر پڑھایا
خویش قبیلے کنوں بیزاری پکڑی ہے جس پاروں — تن من جان تساں قربانی خوف نہیں تلواروں
پڑھ کر تسیں سناؤ سانوں اوہ کلام پیاری — جو تسیں اگے پڑھدے آہے اوہوں عرض گذاری
بھین کہیا جے غسل وضو کر کے پاک پوشاک لگاویں — تاں اسیں تدھ قرآن سنا ئیے دلدا مطلب پاویں
تاں فوراً غسل وضو کر اس نے پاک پوشاک لگائی — سوق دلیوچہ سُننے کارن ہور نہ حاجت کائی
پھر بھین کہیا اوہ نیواں ہو کر ادب قرآن زیادہ — سُن کے جو سردار محمدؐ لیایا حکم خدا دا!
سورۃ طٰہٰ تھیں کجھ آیتاں پڑھ کر اوہناں سنایاں — سو تُوں عمر بہادر تائیں چھم چھم ہنجوں آئیاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ طٰهٰ ۚ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۞ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۞ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۞ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۞ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى

ترجمہ۔ نہیں اُتارا ہم نے اوپر تیرے یا رسول اللہ قرآن کو کہ تنگ ہو جائے تو۔ مگر یہ نصیحت ہے واسطے اُس کے جو کوئی ڈرے پروردگار اپنے سے۔ اُتارا ہے قرآن کو اُس نے جس نے پیدا کیا زمین آسمان کو بلند بہت وہ بہت بخشش کرنے والا۔ غالب ہے حکم اُس کا اور وصف اس کا۔ واسطے اس کے ہے جو کچھ بیچ آسمان اور زمین کے ہے۔ اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے۔ اور جو کچھ تلے ساتوں زمینوں کے ہے۔ اگر تم اونچی بات کر دیں جانتا ہے اس کو اللہ۔ اور پوشیدہ سے پوشیدہ کو بھی جانتا ہے اللہ نہیں کوئی لائق واسطے عبادت کے مگر اللہ واسطے اس کے ہیں نام اچھے۔

فائدہ۔ یہ آیتیں سن کر عمرؓ کا دل نرم ہو گیا۔ اور زبان سے یہ کلمات جاری ہو گئے

نظم

عمرؓ کہیا ہے سچ کلام برحق رسولؐ الٰہی، سچ خدا جس نازل کیتی اس وچہ شک نہ کائی
بُت پوجن بے دینی دین محمدؐ سچا آیا نام خدا دے بخشو مینوں جو ہیں دکھ پہنچایا
خوش ہوکرے نال انہانتوں عمرؓ امیر گرامی ادیوں سرور عالم تائیں چلیا ہون سلامی
ہئی دُعا قبول نبیؐ دی وچہ درگاہ ربانی داخل ہون لگا اسلامے عمرؓ پیارا نامی

حاصل کلام سرور کائنات مع اصحابہ کرام ابو نعیمؓ کے گھر رونق افروز تھے اور دروازہ بند تھا تو باہر سے ایک آدمی نے آکر خبر دی کہ عمر بہادر اس طرف آرہے ہیں۔ یہ بات سن کر تمام لوگ بھاگنے لگے۔ تو سرور کائنات نے ارشاد فرمایا کہ کوئی خوف نہ کرو۔ اور دروازہ کھول دو۔ اور حضرت امیر حمزہؓ نے کہا کہ اے عمر خبردار اگر برائے جنگ آئے ہو تو یہ تلوار تیار ہے اور اگر برائے اسلام آئے ہو تو مرحبا۔ مگر عمرؓ بہادر نے کوئی کلام نہ کی اور زار زار رونے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عمرؓ کو اپنے گلے لگا لیا۔ فوراً عمر فاروقؓ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے۔

حضرت حمزیوں پچھے عمرؓ فاروق ایمان لیاندا ہر دل مومن خوشیوں بھریا ذکر نہ کیتا جاندا!
جسدم حضرت عمرؓ بہادر خدمت اندر آیا پنذراں زناں نے چالی مرداں کلمہ بول سنایا
سال نبوۃ چھیواں بناون سنتوں یار یگانہ جد فاروق ایمان لیاندا پھریا ہور زمانہ
خدمت وچہ رسولؐ الٰہی بولیا عمرؓ پیارا ہیں یک ادیوں عرض سناداں عالم دے سردارا
کافر ظاہر کفر کماون ٹھاکر پوجن سوئی رب دی بندگی چھپ کر کرنی ایہ کد لائق ہوئی
عمرؓ ایماناں اگے اُچی بانگ نہ آکھے کائی عمرؓ ایمان لیایا حضرتؐ اُچی بانگ دیوائی!
جسدن عمرؓ ایمان لیاندا دین ہوئی روشنائی اُسدن زور کفر دا ٹٹا ہار کفاراں آئی
جدوں کفاراں سنیاں حضرت عمرؓ ایمان لیایا سوگ کفاراں کیتا وافر اُن نہ کسے پکایا
اسدی برکت یاروں رحمت کرم کیتا رب باری روم دمشق نے شام زمیں وچہ کلمہ ہویا جاری
یک ہزار تے چھتی شہر کفرستے اندر دین لیاندے دہ سے دور کیتے بُت خلنے راوی ذکر سناندے
گرجے اندر گھر انگریزاں کتنے ٹوٹے کیتے سالمے انسے جگہ تیار مسیتاں کیتیاں عمرؓ پیارے
کسریٰ قیصر دے گھر کلمہ حضرت عمرؓ پڑھایا رافضیاں بیدیناں تائیں حسد تداہیں آیا!
جسنوں حضرتؐ منگ دعائیں اندر دین لیاندا منکر اُسدے دشمن ہوئے ٹولا رافضیاں دا

حدیث از احمد قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ كَانَ اِسْلَامُ عُمَرَ فَتْحًا وَهِجْرَتُهُ نَصْرًا وَّكَانَتْ اِمَامَتُهُ رَحْمَةً ۔

ترجمہ۔ کہا ابن مسعودؓ نے کہ تھا اسلام لانا عمرؓ کا سراسر فتح اسلام کی اور ہجرت اُس کی مدد اسلام کی اور امامت یعنی خلافت اس کی بالکل رحمت تھی اسلام میں۔ یعنی خلافت حضرت عمرؓ میں تمام فتنے فساد کے دروازے بند تھے۔ اور باغیوں کو اپنی سرکشی کا موقعہ نہ ملا۔ جب آپ نے وفات پائی تو اسلام پر طرح طرح کی آفتیں آئیں جس کی تاریخ گواہ ہے۔ یعنی عثمان غنیؓ کا شہید ہونا۔ حضرت علیؓ کو خارجیوں نے تکلیف دینا اور شہید کرنا۔ اور امین کے ساتھ جنگ و جدال ہونا۔ یہ سب کچھ فتنے فساد حضرت عمر فاروقؓ کے بعد ہی ہوئے۔ جیسا کہ جلال الدین سیوطیؒ نے تاریخ خلفاء میں لکھا ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے حضرت عمرؓ کی طرف ہاتھ کا اشارہ کرکے فرمایا هٰذَا غَلْقُ الْفِتْنَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى عُمَرَ لَا يَزَالُ بَيْنَكُمْ ۔ ترجمہ۔ کہ فرمایا حضور پاکؐ نے ہاتھ کے اشارے سے یہ ہے فتنوں کی بندش یعنی فتنے فساد کے بند کرنے والا۔ جب تک یہ شخص تم میں زندہ ہے گا فتنوں کے دروازے بند رہیں گے۔ صَدَقَ نَبِيُّنَا اَحْمَدُ رِهِمْ۔ یعنی جو فرمایا رسول کریمؐ نے بے شک حضرت عمرؓ

فاروقؓ فتنہ فساد کی بندش تھے۔

ذکر نسب نامہ حضرت عمر فاروقؓ

عمرؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ ابن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب یعنی دسویں پشت سے حضرت رسولِ خدا کے ساتھ حضرت عمرؓ کا نسب نامہ ملتا ہے

ذکر وفات حضرت عمر فاروقؓ

مسعود بن مخرمہ سے روایت ہے قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ ترجمہ۔ کہا اس نے کہ جب زخمی کئے گئے حضرت عمرؓ تو اپنا درد ظاہر کرتے تھے۔ ساتھ آہ آہ وغیرہ کے پس کہا حضرت عباسؓ نے عمرؓ آپ نے صحبت کی ہے رسول پاک کی اور اچھی صحبت کی ہے آخردم تک اور تمام حقوق ادب اداب بجا لائے۔ حتیٰ کہ آخردم تک آپؐ تجھ پر راضی تھے۔ اور آپ کے حق میں فرمایا لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ۔ غرض کہ حضرت عباسؓ و حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ آپ کو تسلی دیتے تھے کہ اے عمر صبر کر اور اس درد مصیبت کے وقت جزع فزع نہ کر تو یہ بات سن کر آپ نے جواب دیا۔ کہ اے علیؓ یہ میرا بے صبری کرنا اس وقت اپنے درد کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارا ڈر ہے کہ بعد میری وفات کے عنقریب دیکھے گا تو کہ تیرے اور تیری اولاد کے درپیش کتنی مصیبتیں آتی ہیں۔ اور میں سامنے تیرے مثل دروازہ کے تھا کہ کسی دشمن خارجی کو تجھ پر اور تیرے اقربا پر حملہ نہیں کرنے دیتا تھا۔

فائدہ: حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان سچ ہے۔ کیونکہ ان کی وفات کے جو حادثہ و مصیبتیں اہل بیتؓ پر آئیں مثل سورج کے روشن ہیں۔ اور عمرؓ کی موجودگی میں اہل بیت کو کوئی اُف تک بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔

فائدہ:۔ روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ حج سے تشریف لائے تو ایک دن آپ مدینے کے بازاروں میں حضرت زبیرؓ کے پاس تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام جس کا نام فیروز کنیت ابولولو تھی آیا اور کہا یا امیرالمومنین میرے ذمے ہر روز دو درہم ٹھیرائے ہیں اور میں ادا کرنے سے عاجز ہوں۔ اگر آپ کے کہنے سے کچھ کم کر دے تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو کیا پیشہ کرتا ہے۔ تو اس غلام نے کہا کہ میں نجاری حدادی و نقاشی جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا پیشہ کرنے والے سے دو درہم لینا تو نہایت انصاف ہے ابولولو کو یہ بات نہایت بری معلوم ہوئی۔ اور اس کا سینہ بغض سے بھر گیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ تو ایک پن چکی بنانا جانتا ہے۔ اگر ایک چکی ہم کو بنا دو تو تمام اہل مدینہ کو فائدہ ہو۔ اور وہ پن چکی ہوا سے چلتی ہے۔ ابولولو نے کہا کہ میں تم کو ایسی پن چکی بنا دونگا کہ جب تک آسمان کی چکی گردش کرتی رہے گی تب تک اس کا ذکر باقی رہے گا۔ تو حضرت عمر سمجھ گئے کہ اس غلام نے مجھے قتل کر دینے کی طرف اشارہ کیا ہے القصہ ابولولو نے اس بات کو دل میں رکھا۔ اور ایک خنجر دو دھارا جس کا دستہ درمیان میں تھا تیار کرکے زہر کی پان دی اور موقعہ تلاش کرتا رہا۔ آخر ایک روز امیرالمومنین حضرت عمرؓ نماز فجر میں کھڑے ہوئے اور صفوں کو درست کرنے کا حکم دیا۔ اور تکبیر کہہ کر نماز میں مشغول ہوئے تو ابولولو نے پہلی صف سے قدم بڑھا کر تین ضربیں ماریں جن میں سے ایک زیر ناف لگی تو حضرت عمر غش کھا کر گر پڑے اور عبدالرحمٰن بن عوف کو امام کرکے جلد نماز پڑھائی۔ ابولولو نے اٹھارہ زخم اور کئے تو ایک جوان عراقی نے پکڑ لیا۔ جب ابولولو نے دیکھا کہ بری طرح سے مارا جاؤں گا تو اپنے گلے پر آپ خنجر چلا کر جہنم رسید ہوا۔ حاصل کلام حضرت عمرؓ نے دس برس چھ ماہ سات دن خلافت کی۔ آخر بروز جمعرات ستائیس ماہ ذوالحجہ ۲۳ھ کو وفات پائی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

Marfat.com

...ہ آپ کا صہیبؓ نے پڑھایا - اور روضہ اقدس کے اندر دفن کئے گئے اور عمر آپ کی ترسٹھ ۶۳ سال کی تھی

ذکر فتوحات حضرت عمر فاروقؓ

حضرت ابابکر صدیقؓ کی وفات کے بعد جمادی الآخر ۱۳ سنہ ہجری میں آپ خلیفہ ہوئے - اور دن بدن اسلام کو ترقی حاصل ...نی گئی چنانچہ ۱۴ سنہ ہجری میں دمشق حمص بعلبک وغیرہ فتح ہوئے - اور ۱۵ سنہ ہجری میں اردن اور طبریہ فتح ہوا اور اسی ...سال جنگ یرموس اور قادسیہ بھی واقع ہوا - اور ۱۶ سنہ ہجری میں مدائن فتح ہوئی اور سعدؓ بن وقاص نے ایوان کسریٰ میں ...پڑھایا - اور یہ پہلا جمعہ تھا جو عراق میں پڑھا گیا - اور اسی سال میں جلولا میں لڑائی ہوئی - یزدجرد بن کسریٰ نے شکست ...ئی - اور اسی سال تکریت فتح ہوا - اور حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کی طرف رخ مبارک کیا - اور اس کو فتح کر کے جامعہ ...خطبہ پڑھا - اور اسی سال میں قنسرین انطاکیہ حلب منج سروج قرقیسیا فتح ہوا - اور اسی سال حضرت علیؓ کے مشورہ سے ...تاریخ ہجری لکھی گئی - اور ۱۷ سنہ ہجری میں مسجد نبویؐ کو بڑھایا گیا - اور اسی سال قحط واقع ہوا اور ابن عباسؓ نے نماز استسقاء ...پڑھائی - اور ۱۸ سنہ ہجری میں جندی سابور اور حلوان اور رہا اور سمیساط اور حران اور نصیبین اور موصل اور اطراف موصل ...فتح ہوئے اور ۱۹ سنہ ہجری میں صاریہ فتح ہوا - اور ۲۵ سنہ ہجری میں مصر اور اسکندریہ فتح ہوا اور روم کا بادشاہ فوت ...ہوا - اور یہود جزیرہ نجران سے نکال دیئے گئے - اور ۲۲ سنہ ہجری میں ریحان اور دینواہ اور ہمدان اور طرابلس اور ملک رے ...اور عسکر اور قوس فتح ہوئے - اور ۲۳ سنہ ہجری میں کرمان - سجستان اور مکران اور صلیحان فتح ہوئے - حاصل کلام اتنے ملک ...فتح کر کے ستائیسویں ۲۷ ذوالحجہ ۲۳ سنہ ہجری کو حضرت عمر فاروقؓ نے وفات پائی اور یہ فتوحات آپ کے مختصر لکھے گئے ہیں

حضرت عمر خلافت اپنی اندر سن نوں بھائی — یک ہزار تے چھتی ملکاں اپر فتح سی پائی
ہور چار ہزار مسجد جامع اس تیار کرائی — جس جگہ بت خانے آہے اہل کفر گمراہی
زمین دا بند و بست بھی اول عمرؓ نے شروع کرایا — بھی مردم شماری والہ رواج اسی نے پایا
قیصری کیسرے دے گھر کلمہ حضرت عمرؓ پڑھایا — جویں مورخ واقدی والا وچہ تاریخ لیایا
دس سال حکومت عمرؓ خلیفے وچہ کتاباں پایا — ایہہ شرع محمدؐ سرور واہ واہ عمل کمایا
سنگ آل محمدؐ پاک عمرؓ نے بہت پیار کمایا — پر کچھ لگاں ٹھگاں جاہل لوکاں نوں پھسلایا
اسماعیل پھسلے اوہ جو لوگ کمینے پاجی — جو اصحاب ثلاثہ تائیں کرن تبرہ بازی

فصل پنجم

در فضائل و ایمان و نسب نامہ و وفات و فتوحات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُطَهَّرِیْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ۝

ترجمہ - محمدؐ اللہ کے رسول ہیں - اور جو اس کے ساتھی ہیں وہ سخت ہیں اوپر کفار کے اور رحم دل ہیں آپس میں

Marfat.com

رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ سے مراد عثمان غنیؓ ہیں ۔ یہ صاحب ایسے رحمدل تھے کہ اپنے قاتلوں سے بھی بدلہ لینا نہیں چاہتے تھے چنانچہ روایت ہے کہ جس وقت آپ کو دشمن شہید کرنے لگا تو آپ نے فرمایا اے قاتل اگر تو قتل کرنے کے لئے میری طرف ہاتھ بڑھائے تو میں نہیں چاہتا کہ ہاتھ بڑھاؤں تیری طرف واسطے قتل کرنے تیرے کے ۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ لے جائے تو گناہ میرے اور گناہ اپنے ۔

مسئلہ :۔ حضرت عثمانؓ کو خطاب کامل الحیاء والایمان حبیب الرحمان اس لئے ملا تھا کہ ایک دن بہت سے اصحابؓ سرور کائنات کی مجلس میں بیٹھے تھے اور آپؐ کا زانو کچھ قدرے ننگا ہو رہا تھا ۔ جب عثمانؓ آئے تو آپ نے کپڑا درست کر لیا تب اصحابہ کرام نے عرض کی یا رسولؐ اللہ کیا وجہ ہے کہ پہلے آپؐ نے کپڑا درست نہیں کیا مگر جب عثمانؓ غنی آئے ہیں تو آپؐ نے فوراً کپڑے درست فرمائے ہیں ۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ سے تو ساتوں آسمان کے فرشتے حیا کرتے ہیں میں کیوں نہ کروں

نظم

بعد عمرؓ تو عثمانؓ ہے بہتر ساری خلقت نالوں — جس تھیں حضرت شرم کریندے نالے ملک کاوں
اوہ ہے کوٹ حیا شرم واصورت حد نہ کائی — مال متاع و تارب دا فر کیتی بہت سخائی
اسنوں حضرت بیٹی بخشی بی بی رقیہؓ بھائی — فوت ہوئی پھر دوجی بخشی اوہ بھی لد سدہائی
نبیؐ کہیا جے تیجی ہوندی اوہ بھی بخشش کردا — بھی جمع قرآن کیتا اس حضرت سب جہان جو پڑھدا
نبیؐ کہیا جو اس دا دشمن میرا دشمن سوئی — میرا دشمن رب دا دشمن دوزخ جا اگ ہوئی
بھی اوہ دشمن کل خدائی حضرت دس گیوئی — جو دشمن عثمان غنیؓ ادس کتے نہ ملسی ڈھوئی

مسئلہ :۔ ایک شخص حضرت عثمان غنیؓ سے دشمنی رکھتا تھا جب وہ مرگیا تو سرور کائنات نے اس کا جنازہ نہ خود پڑھا اور نہ کسی اور کو پڑھنے کی اجازت دی ۔ بلکہ بغیر جنازہ ہی کے اس دشمن عثمانؓ کو دفن کر دیا (نقل از فتاویٰ عزیزی جلد دوم) اور ترمذی میں یوں آیا ہے کہ ایک جنازہ آپ کے حضور میں لایا گیا تو آپؐ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا اور اسی طرح دفن کروا دیا ۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا اِنَّهٗ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَيُبْغِضُ اللّٰهُ تَعَالٰى یعنی اس نے غصہ کیا عثمانؓ پر پس اللہ نے اس پر غصہ کیا

نبیؐ کہیا بدبخت کمینے تائیں شرم نہ آئی — دشمن شاہ عثمان دا جیہڑا اساں جوائی
جس نے جوائی ساڈے ویر عداوت چائی — میں کیوں پڑھاں جنازہ اسدا آکھیا نبی خدائی
جو کوئی نال عثمانؓ رکھے گا بغض عداوت کینہ — خالی دین ایمانوں مرسی اوہ مردود کمینہ

فائدہ :۔ تمام لوگوں میں عام رواج ہے کہ جس شخص کی کسی گاؤں میں شادی ہو جاتے تو تمام گاؤں والے اس کو جوائی بھائی سمجھتے ہیں ۔ اور اس کا ادب لحاظ اپنے جوائی بھائی جیسا ہی کرتے ہیں ۔ اب جو لوگ حضرت عثمانؓ کو گالی دیتے ہیں اُن کو اتنی بھی شرم نہیں آتی کہ آخر یہ ہمارے نبیؐ کے جوائی ہیں ۔ اور حضرت عثمانؓ کا جوائی ہونا عقلی و نقلی دلیلوں سے ثابت ہے دلیل اول جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ هٰذَا جِبْرَائِيْلُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ زَوَّجَكَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ عَلٰى صُحْبَتِهَا ۔

ترجمہ ۔ کہ تحقیق رسولؐ خدا نے ملاقات کی عثمان غنیؓ سے نزدیک دروازے مسجد کے پس فرمایا اے عثمانؓ یہ جبرئیلؑ ہیں اور

Marfat.com

ر دیتے ہیں مجھ کو کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ نکاح کر دوں میں تم کو لڑکی اپنی ام کلثومؓ کا رقیہؓ بی بی کے حق مہر پر
بشرطیکہ سلوک رکھیں توں ساتھ اس کے جیسا کہ سلوک رکھا توں نے میری لڑکی رقیہؓ بی بی سے ۔

فائدہ :- رقیہ بی بیؓ اور ام کلثومؓ محمد الرسول اللہ کی صاحبزادیاں اور بی بی فاطمہؓ کی ہمشیرہ تھیں ۔ اور یہ تینوں صاحبزادیاں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے شکم مبارک سے تھیں ۔ پہلے یہ دونوں ام کلثومؓ اور رقیہؓ بی بی ابو لہب کے لڑکوں عتبہ اور عتیبہ سے نکاح کی گئی تھیں ۔ مگر جب انہوں نے عداوت کی وجہ سے طلاق دے دی تو آپ نے یکے بعد دیگرے دونوں کے نکاح حضرت عثمانؓ کے ساتھ کر دیئے ۔ حاصل کلام جس طرح حضرت علیؓ آپؐ کے داماد ہیں ویسے ہی حضرت عثمانؓ بھی داماد ہیں ۔ جس طرح علیؓ کا دشمن خارجی خارج از ایمان ہے ویسے عثمانؓ غنی کا دشمن بھی رافضی ایمان سے دور ہے

رافضیاں نوں گڈے نال خارجیاں نو کھلے ۔ ایہہ دونویں ٹوٹے بھلے راہوں جاسن دوزخ تھلے
حضرت علیؓ داماد نبی دا خارجی منسدا بولن ۔ شاہ عثمانؓ داماد نبیؐ دا رافضی پھکڑ تولن

مسئلہ :- خارجی وہ ہے جو حضرت علیؓ کو برا جانے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ آپ کو خلافت کا حقدار نہ سمجھے جیسا کہ رافضی کہتے ہیں کہ ابا بکر صدیقؓ خلافت کا حقدار نہیں تھا ۔ اسی طرح خارجی کہتے ہیں علیؓ خلافت کا حقدار نہیں تھا غرض جس طرح خارجی کا جنازہ کرنا از روئے شریعت جائز نہیں اسی طرح رافضی کا جنازہ بھی از روئے شریعت منع ہے ۔

دلیل دوم حضرت عثمان کے داماد ہونے کی یہ ہے کہ آپ کا لقب ذوالنورینؓ حضور پاک کی پاک زبان سے نکلا ہے ۔ یعنی دو نور کا مالک ۔ اس واسطے کہ حضرت عثمانؓ کے گھر رسول پاکؐ کی دو صاحبزادیاں تھیں جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا جناب رسالتمآب کی چار بیٹیاں تھیں ۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی ایک ہی لڑکی بی بی فاطمہؓ ہی تھیں وہ اس آیت کا منکر ہے جو سورۃ الاحزاب پارہ بائیسویں میں ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ۔ ترجمہ ۔ فرمائیے اے نبیؐ واسطے بیویوں اپنی کے اور بیٹیوں اپنی کے اور تمام عورتوں مومنوں کی کو کہ نیچے کریں چادریں اپنی ۔ یعنی جب گھروں سے باہر نکلیں تو سر سے پاؤں تک چادریں اوڑھ لیں ۔ حاصل کلام جس طرح ازواج جمع زوجہ کی ہے اسی طرح بنات جمع بنت کی ہے ۔ اگر آپ کی ایک ہی لڑکی ہوتی تو لفظ بِنْتِكَ آتا یعنی کہدے یا محمد بیٹی اپنی کو ۔ اور قرۃ الواعظین میں آیا ہے کہ آپ کے تین لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں ۔ جیسا کہ بر کوئی فرماتے ہیں وَاَبْنَآءُ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ ثَلَاثَۃٌ وَقَاسِمٌ وَاِبْرَاهِیْمُ وَعَبْدُ اللّٰہِ ۔ ترجمہ ۔ یعنی فرزند محمد الرسول اللہ کے تین تھے (۱) قاسمؓ ، یہ صاحب نبوۃ سے پہلے پیدا ہوئے ۔ اور ستاراں دن زندہ رہے (۲) ابراہیم ، یہ صاحب نبوۃ سے بعد پیدا ہوئے اور سات دن زندہ رہے (۳) عبد اللہ یہ صاحب بھی نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور نابالغ ہی فوت ہو گئے ، اور ان کو طیب طاہر بھی کہا جاتا ہے فَاَمَّا بَنَاتُهٗ فَاَرْبَعٌ رُقَیَّةُ وَزَیْنَبُ وَاُمُّ كُلْثُوْمَ وَفَاطِمَةُ ط ترجمہ ۔ پس آپؐ کی چار بیٹیاں تھیں (۱) حضرت رقیہؓ (۲) زینبؓ (۳) ام کلثومؓ (۴) فاطمہؓ ۔ وَلَدْنَ كُلُّهُنَّ مِنْ بَطْنِ خَدِیْجَةَ سِوَا اِبْرَاهِیْمَ اور یہ تمام اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھی سوائے ابراہیمؑ کے کہ یہ ساریہ قبطیہؓ کے شکم مبارک سے تھے وَاَوْلَادُهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ كُلُّهُمْ مَاتُوْا قَبْلَهٗ غَیْرَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَا اور تمام اولاد آپ کی زندگی ہی میں فوت ہو گئی سوا حضرت فاطمہؓ کے وَهِیَ مَاتَتْ بَعْدَ وَفَاتِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ وَهِیَ اَفْضَلُ بَنَاتِهٖ كُلِّهِمْ اور یہ فوت ہوئی بعد وفات آپ کی کے چھ مہینے اور یہ فاطمہؓ تمام لڑکیوں سے افضل ہیں ۔

قرآن حدیثوں ثابت لڑکیاں پاک نبیدیاں پیارے ۔ جو ایہناں تے منکر ہوتے کجت تنہاندے مارے
ہکو اکھن فاطمہ باجھوں لڑکی ہور نہ کائی ۔ وَبَنٰتِكَ لفظ جمع دا آیا ویکھ قرآنوں بھائی

قرآن حدیثوں منکر ہوئے بھی نار رُجھوں بھائی!
جو کہن محمد دی ہک لڑکی ہور اولاد نہ کائی

بھی قبراں جوہاں مدینے اندر بنیاں ہکے جائیں
جنت البقیعہ اندر رکھیں حاجیاں تائیں

جوہاں وِدھ تھیں اشرف افضل حضرت فاطمہ مائی
بلکہ کل جہانوں افضل اشرف فاطمہؓ مائی

اولاد بھی اس دی کل اولاداں ناوں بہتر جانی
حضرت حسنؓ حسینؓ شہزادے مسئلہ حق پچھانی

حدیث عبداللہ از مشکوٰۃ ۔ قَالَ النَّبِیُّ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَاعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کا ساتھی ہے اور میرا ساتھی اے عثمان تو ہیں بیچ جنت کے

نظم

حضرت شان عثمان غنیؓ دی خبر نبی فرمائی
جویں خداوند عالم اسنوں خوشخبری فرمائی

ستر ہزاراں ایس طفیلوں جنت اندر جاسن
پر اُس نوں بُرا منادن والے کدی نہ نجات پاسن

جو میرے اصحاباں سند اگہ شکایت کرسن
لکھ اعمال کماون اوڑک کافر ہو کر مرسن

ذکر سخاوت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ

سورۃ بقر پارہ سوم میں اللہ تعالےٰ عثمان غنی کے حق میں فرماتے ہیں اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی ۝

ترجمہ ۔ وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں مالوں اپنوں کو بیچ راستے اللہ تعالےٰ کے پھر نہیں لاتے پیچھے خرچ کرنے کے یعنی جس کو سدقہ دیتے ہیں اس کو نہورا یا تکلیف نہیں دیتے ۔ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ واسطے ان کے اجر ہے ان کا نزدیک اللہ تعالےٰ کے ۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ جنگ تبوک میں سرور کائنات کو مال کی بڑی ضرورت پڑی تو حضرت عثمانؓ نے پونے گیارہ سو اونٹ بمعہ اسباب خدمت عالیہ میں ارسال کئے تو اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ یعنی نہیں خوف اُنکو اور نہ غم کھائیں گے ۔

سرور عالم راضی ہو کر ایہ دُعا فرمائی
اس تھیں بعد عثمانؓ غنی نوں عملاں لوڑ نہ کائی

نیکیاں تھیں پُر ہو گیا دفتر اسدا عملاں والا
بخشیا شان عثمان ولی نوں جنت رب تعالیٰ

مسئلہ :۔ جب سرکار مدینہ مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو شروع میں مسلمانوں کو پانی کی بڑی تنگی تھی ۔ کیونکہ سوا ایک کنوئیں بیر رومہ کے کوئی کنواں نہ تھا ۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ کوئی مومن ہے جو اس بیر رومہ کو خرید کر تمام مومنوں پر وقف کر دے تو حضرت عثمان نے مطابق فرمان وہ کنوئیں خرید کر تمام مسلمانوں پر وقف کر دیا جو اب تک مدینہ منورہ میں ہے ۔ اور حاجی لوگ بھی جا کر زیارت کرتے ہیں ۔ اور بیر رومہ کے خریدنے پر حضرت عثمانؓ کا پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ خرچ آیا ۔ حدیث سیوطیؒ نے حاکمؒ سے اور حاکمؒ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے ۔ اِشْتَرٰی عُثْمَانُ الْجَنَّۃَ مِنَ النَّبِیِّ مَرَّتَیْنِ حَیْثُ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَۃَ وَحَیْثُ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ ۔

ترجمہ ۔ فرمایا نبی کریمؐ نے کہ حضرت عثمانؓ نے دو مرتبہ جنت خریدا ہے ۔ ایک بار جب بیر رومہ خرید کر وقف کیا ۔ اور دوسری بار جب جنگ تبوک میں لشکر کو خرچ کی سخت تنگی تھی ۔ تو عثمان غنیؓ نے بہت سا مال اسباب دیگر امداد فرمائی جیسا کہ بخاری شریف میں ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَلَہُ الْجَنَّۃُ ۝ ۔ یعنی جو شخص اس لشکر کی تنگی دُور کرے گا اس کے لئے اللہ تعالےٰ جنت عنایت فرمائے گا

Marfat.com

مسجد نبوی تنگ ہوئی عثمان فراخ کرائی　　کئی ہزار روپیہ لایا سنتوں میرے بھائی
بھی حد حج تشریف لے جاون سنتوں بار سیانا　　ساریاں حاجیاں تائیں دیندے تن دیہاڑے کھانا
یعنی وچہ مکان منادے کردے لنگر جاری　　تن دن کھانا دیندے شاہ عثمانؓ جومرد غفاری
کئی ہزار مناں گھیو چاول گوشت نت کھواندے　　دیگر ساریاں حاجیاں تائیں پچھوں کھانا کھاندے

ذکر ایمان حضرت عثمانؓ

روایت ہے کہ ایک دن آپؓ اپنی خالہ یعنی ماسی کے گھر گئے جس کا نام سعدیہ بنت کُرَیز بن زمعہ یو علم نجوم ورمل کا بہت ماہر تھیں وہ کہنے لگی کہ میرے بھانجا عثمانؓ میں تم کو خوشخبری سناؤں کہ تیری دو بیویاں ہوں گی اور دونوں نبی آخر زمانؐ کی بیٹیاں ہوں گی۔ اور یکے بعد دیگرے نکاح کرو گے۔ اور اس نبیؐ آخر زمان کا عنقریب ظہور ہونے والا ہے۔ جو کوئی اس کا تابعدار ہوگا دونوں جہان میں عزت پائے گا۔ اور جو اس کا دشمن نافرمان ہوگا دونوں جہان میں ذلیل و خوار ہوگا۔ تو آپ یہ بات سن کر حیران ہو گئے۔ جب اس واقعہ کے چند سال بعد حضرت محمد الرسول اللہ نے دعویٰ نبوۃ کا کیا تو حضرت عثمانؓ غنی نے اپنے خاص دوست ابابکر صدیقؓ کے سامنے ایک دن وہ ماجرا جو کہ ان کی ماسی صاحبہ نے بذریعہ نجوم فرمایا تھا بیان کیا تو ابابکر صدیقؓ نے وصیت فرمائی کہ یہ جو بُت کفار لوگ پوجتے ہیں یہ سب بیکار ہیں۔ اور محمد الرسول اللہ برحق اللہ کی طرف سے سچے رسول ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ تو مسلمان ہو جا اور محمدؐ الرسول اللہ کا تابعدار بن جا۔ اتنے میں اتفاقاً حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہ بھی آ پہنچے تو آپؐ نے بھی حضرت عثمان بن عفانؓ کو فرمایا کہ اے عثمان تو جوانی بہشت کے واسطے تیار ہو جا تو فوراً عثمان غنیؓ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ کر مسلمان ہوا اور حضرت عثمانؓ کا ایمان شیعہ کی کتابوں سے بھی ثابت ہے جیسا کہ کلینی نے اپنی کتاب روضہ میں لکھا ہے وَلَمَّا انْطَلَقَ عُثْمَانُ وَاَبَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الخ یعنی جب ہجرت کر چلے عثمانؓ اور ابان بن سعید۔ پس لڑے ان دونوں سے کفار اور گرفتار کر لیا حضرت عثمانؓ کو مشرکوں نے۔ جب خبر سنی گرفتاری عثمانؓ کی رسولؐ خدا نے تو بیعت لی رسولِ خدا نے تمام حاضرین مجلس مسلمانوں سے جنگ کے لئے کفار مکہ سے اور مارا آپؐ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر واسطے بیعت عثمانؓ کے۔ اور اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہیں۔ حضرت رسولؐ پاک کو اس قدر عثمانؓ پر اعتماد تھا کہ وہ حاضر بھی نہ تھا مگر پھر بھی آپ نے بیعت الرضوان میں اس کو اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر شامل کر لیا۔

ذکر نسب نامہ حضرت عثمانؓ

عثمانؓ بن عفانؓ بن ابو عاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد المناف یعنی پانچویں پشت سے حضورؐ کے ساتھ مل جاتے ہیں۔

ذکر وفات عثمان غنیؓ

حضرت عثمان غنیؓ نے گیارہ برس اٹھارہ دن خلافت کر کے بروز جمعہ اٹھارہ ذوالحجہ ۳۵ سنہ ہجری کو شہید ہوئے۔ اور واقعہ مفصل شہادت در بیان عبداللہ بن سبا شیدائے شیعہ میں بیان ہوگا۔ عمر آپ کی بیاسی سال ہوئی۔ اور جنت بقیع میں دفن کئے گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

Marfat.com

ذکر فتوحات حضرت عثمانؓ

حضرت ذوالنورین ۲۳ھ ہجری میں بعد وفات عمر فاروقؓ کے انیسویں ذوالحجہ کو خلیفہ ہوئے۔ اور آپ کے زمانہ میں بہت سے ملک اسلام میں داخل ہوتے۔ چنانچہ ہمدان و آذربائجان و افریقہ و گاذرون اور مازندان اور نیشاپور اور طرطوس اور ہرات اور بلخ اور کابل اور قسطنطنیہ وغیرہ وغیرہ فتح ہوئے۔

فصل ششم

در فضائل و ایمان و نسب نامہ و فتوحات و عبادت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا ؕ

ترجمہ۔ محمد اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں (مراد ابا بکرؓ) سخت تر ہیں اوپر کفار کے (مراد عمر فاروقؓ) رحمدل ہیں آپس میں (مراد عثمانؓ) دیکھتا ہے۔ تو یا رسول اللہ رکوع سجود کرنیوالے (مراد علی کرم اللہ وجہہ) اس واسطے کہ آپؓ بہت ہی رکوع سجود کرتے تھے۔ لیکن کثرت سے نفل پڑھتے تھے۔ جیسا کہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب فوج اسلامی کسی جگہ قیام فرماتی تو تمام لوگ اپنے اپنے کام میں لگ جاتے یعنی جو جو کام اُن کے سپرد تھا۔ مثلاً کوئی تنبو قناتیں لگاتا۔ کوئی اونٹ چرانے جاتا۔ کوئی پانی لینے جاتا۔ کوئی لکڑیاں وغیرہ لاتا اور کوئی کھانے وغیرہ کا انتظام کرتا۔ مگر حضرت علیؓ کے سپرد کوئی کام نہ تھا۔ آپ نفلوں میں مشغول ہو جاتے اور بہت ہی کثرت سے نفل نماز پڑھتے جیسا کہ نسائی نے اپنی تالیف خصائل علیؓ میں روایت کی ہے۔ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَعْرِفُ اَحَدًا مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ عَبَدَ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعْدَ النَّبِیِّ غَیْرِیْ عَبَدْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی قَبْلَ اَنْ یَّعْبُدَہٗ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ تِسْعَ سِنِیْنَ۔

ترجمہ: فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نہیں جانتا ہوں میں کسی کو اس امت محمدیہ میں کہ عبادت کی ہو اللہ تعالیٰ کی بعد رسول اللہ کے سوا میرے کیونکہ میں نے اس امت کے عابدوں میں سب سے پہلے نو سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

فائدہ:۔ یہ اس واسطے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ آپ تمام اصحابوں سے نو سال پہلے ایمان لائے تھے

مسئلہ:۔ حضرت علیؓ کا عبادت الٰہی میں اس قدر خشوع خضوع و خوف تھا کہ جب کسی نماز کا وقت آتا تو آپ کا رنگ خوف الٰہی سے متغیر ہو جاتا۔ اور کانپنے لگ جاتے جیسا کہ مناقب حضرت علیؓ میں داؤد سنقیؒ نے لکھا ہے اِنَّہٗ کَانَ اِذَا دَخَلَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ذٰلِکَ۔ ترجمہ۔ جب کسی نماز کا وقت آ جاتا تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور چہرہ مبارک کملا جاتا۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا فَقَالَ جَآءَ وَقْتُ الْاَمَانَةِ الَّتِیْ عَرَضَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ کہ وقت نماز کے میرا رنگ کیوں نہ متغیر ہو کہ یہ ایک ایسی امانت ادا کرنے کا وقت ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کے پیش کیا فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا فَقَدْ حَمَلْتُھَا عَلٰی ضُعْفِیْ۔ پس وہ دونوں ڈر گئے اس امانت کے اٹھانے سے۔ پس تحقیق ہم انسان نے اس امانت کے ادا کرنے کا بیڑا باوجود اپنی کمزوری کے اٹھا لیا

Marfat.com

وَلَا اَدْرِیْ کَیْفَ اُؤَدِّیْهَا - اب نہیں جانتا ہیں کہ کس طرح اُس کو ادا کروں گا - یعنی یہ امانت جس کے ادا کرنے سے بڑی ہستی
والے زمین آسمان بھی ڈر گئے تھے - مجھ سے پورے طور پر ادا ہو گی یا نہیں

حضرتؓ صدائی نائیں ہکدن معاویہ بول سنایا ... جوہیں صواعق محرقہ اندر میں نہیں دوں بنایا
آکھیا اوس اوصاف علیؓ دے دس اساڈے تائیں ... جو کجھ خوبیاں حیدرؓ اندر واضح کر سمجھائیں
حضرتؓ کہیا ہن قسم خدا دی سنیں امیر جواناں ... اوہ بہت بزرگ تے عالم عادل حکمت جان خزانہ
اوہ دنیاداروں دور ہمیشہ دیندار اندے جانی ... پارسا نیکو کار سرشتہ تحائف سی روحانی
حضرتؓ کہیا میں دیکھیا حیدرؓ تائیں کتنی واری ... رات اندھیری اندر داہڑی پھڑ کر کردے زاری
تر ہو جاندی داہڑی حیدرؓ ایسی زاری کردے ... نرم آواز نکالن ہوہوں خوف ربا دوں ڈردے
بڑا جوان چالاک بہادر علی حیدرؓ مردانہ ... دشمن بھنگیاں بے نمازاں داہڑی موں شیطاناں
منڈیئے ڈبریاں والے بھنگی چرسی اتے افیمی ... حیدر ہے بیزار اونہاں کولوں مسئلہ جان یقینی
پوست بھنگ برابر دونویں ہکو جیہے حرام ... پوست پانی پاک ایہائی بھنگ پلید تمام

حدیث :- قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّ مُفْتِرٍ - ام سلمہؓ سے روایت ہے حضرت علیہؐ نے تحقیق فرمایا آپؐ
نے جو چیز مستی لاوے بہتی ہو یا تھوڑی حرام ہے

فائدہ :- حضرت مولانا جامیؒ حضرت علیؓ کی نماز کا حال لکھتے ہیں - تحفۃ الاسرار میں

حضرت شاہ علیؓ مردانہ شاہ ولایت سائیں ... کفر شرک نوں دور ہٹادن والیاں نال رضائیں
احد پہاڑے وچہ میدانے اندر جنگ کچھانی ... دشمن تیر چلایا لگا پشت مبارک جانی!
جاں جسم مبارک اندر پڑیا راوی ذکر یادے ... بہت ہوتی تکلیف علیؓ نوں نکلن وچہ نہ آوے
تاں پھر حیدر شاہ مردانہ نیت نماز کھلویا ... جلدی تیر نکالیا پشتوں درد نہ معلم ہویا
سبھی کھتی طرفوں چلے خون فوارے بھائی ... کھلا نماز گذارے حیدرؓ دردوں خبر نہ کائی!
پھیر سلام جاں دیکھیا حضرت بھریا خون مصلّا ... لوکاں کولوں پچھن دسو خون کسیدا ڈھلا
تا لوکاں آکھیا تیر جو لگا اندر جسم تمہارے ... اس تیر نکالن یاروں حضرت چلے خون فوارے
تا حیدرؓ آکھیا قسم خدا دی مینوں خبر نہ کائی ... ایسا شوق نمازوں حیدرؓ دیکھ کتابوں بھائی

الغرض کہ نماز کی حالت میں آپ کے جسم مبارک سے تیر نکالنا اور آپ کو خبر نہ ہونا یہ آپکے استغراق کی پوری دلیل ہے
جیسا کہ فرمایا رسول پاک نے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ کہ نماز مومن کا معراج ہے - کَمَا قَالَ شَاعِرٌ هُوَ الْبَكَّاءُ
فِی الْمِحْرَابِ لَیْلًا ؕ هُوَ الضَّحَّاكُ فِی الْاِقْتِرَابِ - جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ حضرت علیؓ رونے والے تھے رات
کو بیچ محراب کے اور ہنسنے والے تھے دن کو بیچ جنگ کفار کے -

رودن وچہ محراباں راتیں نفل نماز گذارن ... دن سارا وچہ جنگاں ہسن حددوں کفاراں مارن
رو رو راتیں نفلاں اندر رب دوں عرض گذارن ... دنے کفاراں بدکرداراں کس تلواراں مارن!
ایہ فضیلت شاہ علیؓ دی وچہ قرآن گواہی ... ہے ایہ چوتھا یار نبیؐ دا چونہاں یار سوائی
جو چارے یار برابر منے مومن جان یقینی! ... جو کوئی فرق تنہاں وچہ جانے کافر جان بیدینی
صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ وچہ مومن فرق نہ جانن ... اوہ جان ایمانوں خالی جیہڑے شک تنہاں وچہ آنن

Marfat.com

یارب سانوں رکھ سلامت ثابت قدم لے جائیں — حُب چوہاندی یارب ساڈے دلوچ خوب جمائیں
فرق کسے وچ کریئے نائیں آخر مردیاں تائیں — یارب طفیل محمدؐ ساڈیاں کریں قبول دعائیں

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ لَا یَجْتَمِعُ حُبُّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ اِلَّا فِی الْقَلْبِ الْمُؤْمِنِ ۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول پاکؐ نے نہیں جمع ہوتی محبت چار یاروں کی مگر مومن کے دل میں ۔ حدیث ۔ نقل از تفسیر جمل ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ تحقیق علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں ۔ اور وہ دوست ہے ہر ایک مومن کا

کیہا نبی نے کرے محبت نال علیؓ نہ کوئی — مگراں مخلص خالص بندہ خبر حدیثوں ہوئی
نہ کرے عداوت نال علیؓ دے مگر منافق بندہ — جو شاہ علیؓ سنگ ویر رکھے ہے اوس عقیدہ گندا
بدوں باہر شان علیؓ دا کون بیان سنائی — سب بھتیں وڈھ قرابت اسدی نال نبیؐ دے آہی
اول سکے چاچے جایا اک نبیؐ دا بھائی — دو جا سب بھتیں پیاری بیٹی اُسدے نال نکاحی
تریجا چھوٹی عمراں اندر اوہ ایمان لیایا — منہ کوں کفروں اول آخر تائیں رب بچایا
چوتھا کعبے اندر حیدرؓ خاص پیدائش پائی — طواف کریندیاں بی بی صاحبہ جایا شیر الٰہی
پنجواں باپ شہیداں سندا حضرت حیدرؓ آیا — حسنؓ حسینؓ شہزادے اُسدے عالی منصب پایا
چھیواں بابدا کوٹ نبیؐ اس وانگ بار دوا آئے — جہدے فتح کرن تھیں کل اصحابی عاجز آئے
ستواں ساری عمر نبیؐ سنگ واہ واہ ساتھ نبھایا — غسل کفن ہو دفن کرن دا درجہ حیدرؓ پایا
حضرت بن عبداللہ بیٹا ابی طالب دا جایا — قرابت ولوں سبھتوں افضل شاہ علیؓ فرمایا
خلافت ولوں سب تھیں افضل شاہ صدیق سوہارا — رشتے ولوں حیدرؓ بہتر جانے عالم سارا

چنانچہ ابن ماجہ میں عبداللہ سے روایت ہے قَالَ عَلِیٌّ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَاَخُوْ رَسُوْلِهٖ ۔ فرمایا علی کرم اللہ نے کہ میں بندہ ہوں اللہ تعالےٰ کا ۔ اور چچازاد بھائی ہوں رسول اللہ کا اَنَا الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ کا لفظ آپ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں فرمایا ہے ۔ اور آپ نے فرمایا جو میرے بعد دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے ۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ اول اس بات سے باہر ہیں کیونکہ وہ پہلے گذر چکے ہیں ۔ صَلَّیْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِیْنَ ۔ اور نماز پڑھی میں نے نو سال سب لوگوں سے پہلے ۔

فائدہ : یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہلے بالغ ہونے کے ایمان لائے اور کئی برس پوشیدہ کفار مکہ سے رسول پاکؐ کے ساتھ نماز پڑھتے رہے ۔

حدیث :- عَنْ عَلِیٍّ قَالَ عَهِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ لَا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ ۔ ترجمہ ۔ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ عہد کیا ساتھ میرے رسولِ خدا نے کہ نہ دوست رکھے گا تجھ کو مگر ایمان والا مومن اور نہ عداوت کرے گا تجھ سے مگر منافق ۔

فائدہ :- محبت اس کا نام نہیں ہے کہ یا علیؓ کے نعرے بلند کرنا یا حسینؓ ہر وقت کہتے رہنا ۔ جیسا کہ آجکل بھنگی چرسی بے نماز ، شراب نوشی کرتے ہیں ۔ بلکہ محبت نام تابعداری کا ہے ۔ جس طرح اُن کا طور طریقہ عبادت ذکر اذکار روزہ نفل نوافل شکل شباہت لباس وغیرہ تھا اسی طرح اُن کی تابعداری کرنی ۔

صرف زبانی کرن محبت نہیں ایمان نشانی — جد تک نولوں فعلوں مومن نہ ہووے قربانی

Marfat.com

اجکل بعضے لوک زبانی محبت دعویٰ کردے — اے پر امر قبولن ناہیں پچھو تاسن مردے
بے نمازتے داہڑی مُنے چونپٹ تاش کھڈاری — سر پر بودے وانگ عیسائیاں سنت کولوں عاری
لمیاں مُچھاں سکھاں وانگوں ذہن میچاں لائیاں — بھنگیاں چرسیاں بے نماناں نال محبتاں پائیاں
مسجد وچہ نماز پیار نہ کردے ہرگز واہی — اروڑی وانگ مسیت تے ڈیرہ رکھن خوب سجائی
مُنہ تھیں یا علی دے نعرے مارن کرماں مارے — بعضے یا حسینؓ پکارن عملوں دُور نکارے
ساری عمراں حضرت علیؓ نماز نہ یک گھسائی — سر پر بودے رکھے نہ پھر داہڑی کدی منائی
توں پڑھیں نماز نہ کدی ڈھوں داہڑی گرٹمنائی — یا حسینؓ یا علیؓ پکاریں صرف زبانی واہی
حضرت علیؓ محبت نہیں جس اوہ منافق سوئی — جیکر قولوں فعلوں اسدی نہیں محبت ہوئی

حدیث ابن وقاص از بخاری و مسلم ، قَالَ لِعَلِیٍّ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی
ترجمہ - فرمایا آپ نے واسطے علیؓ کے کیا تم راضی نہیں اس سے کہ تم ہماری طرف سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہو - یعنی جس طرح ہارونؑ موسیٰ علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہوئے تم بھی میرے بعد خلیفہ ہوگے ۔

فائدہ :- اس سے صریح ثابت ہے کہ خلافت حضرت علیؓ کی ایک وقت ہیں - مگر یہ ضروری نہیں کہ خلافت بلا فصل ہو - جیسا کہ روافض نے سمجھا - حدیث براء بن عازب از ابن ماجہ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ حَجَّتِہِ الَّتِیْ حَجَّ فَنَزَلَ بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ فَاَمَرَ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً ترجمہ - براء ابن عازب نے کہا کہ جب ہم ساتھ رسول اللہ کے حج سے واپس آئے تو قیام کیا راستہ میں ایک جگہ پس حکم فرمایا آپ نے کہ تمام لوگ نماز کے لئے جمع ہو جائیں فَاَخَذَ بِیَدِہٖ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ - پس پکڑا ہاتھ علیؓ کا اور فرمایا کیا میں دوست نہیں ہوں ان کی جانوں سے بڑھ کر قَالُوْا بَلٰی لوگوں نے کہا ہاں بیشک تو دوست ہے ہماری جانوں سے زیادہ قَالَ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰی پھر فرمایا کیا میں نہیں ہوں دوست ہر مومن کا اس کی جان سے زیادہ - لوگوں نے کہا ہاں آپ ہماری جانوں سے بھی زیادہ دوست ہیں ہمارے فَقَالَ ھٰذَا وَلِیُّ مَنْ اَنَا مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ اَللّٰہُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاہُ - پس فرمایا آپ نے علیؓ جس کا ولی ہے میں اس کا ولی ہوں یا اللہ تو دوست رکھ اس کو جو دوست رکھے علیؓ کو اور دشمن رکھ اس کو جو اس سے دشمنی رکھے -

فائدہ :- جب آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر واپس مدینہ منورہ آرہے تھے تو راستے میں مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام غدیر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑ کر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی - اور بعضوں کا قول ہے کہ اونٹوں کے پالانے جوڑ کر منبر بنا کر کے آپ نے اس منبر پر چڑھ کر یہ حدیث بیان فرمائی

فائدہ :- لفظ ولی یا مولیٰ مشترک ہے اکثر بمعنے دوست اور مولیٰ بمعنے اولیٰ بھی آیا ہے - غرض اس حدیث سے تنبیہ کرنا ہے لوگوں کو حضرت علیؓ کی محبت پر اور بچانا ہے ان کے بغض سے - حاصل کلام جو شخص حضرت علیؓ کا دشمن ہے وہ کافر بے دین ہے خواہ کیسا ہی عابد زاہد کیوں نہ ہو - اور اس کی خلافت سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا - مگر فرق صرف اتنا ہے کہ خلافت کی باری ان کی بعد تینوں خلیفوں کے تھی جیسا کہ ہوئی - اور اس میں حضرت علیؓ کا شان کم نہیں ہوتا جیسا کہ ہمارے آقائے نامدار گو سب سے افضل ہیں مگر نبوت کی باری سب سے بعد آئی .

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ پاک نبی فرمایا — میں جس دا دوست علیؓ بھی اُسدا دوست بیشک آیا
ہے مولیٰ معنے اولیٰ بینے بہتر افضل جانی — جو کوئی علیؓ نہ بہتر جانے اوہ ٹولی شیطانی

بھی مولا سے دوست جانی یار رفیق پیارا — جو دوست حیدرؓ نہیں اوہ دوست ہے شیطان نکارا
بعضے دوست بن زبانی عملوں رہن کنارے — جو عملوں رہن کنارے ناہیں دوست علیؓ پیارے
دوست دائم دوست دا نگوں شکل شباہت بنائے — بھی قولوں فعلوں ریس کرے اتے برخلاف نہ جاوے
اوہ بیشک دوست بیشک دوست ہرگز شک نہ آنی — جیں دعوئی دوست عملوں خالی جان نفاق نشانی
قرآن حدیثوں ثابت ہوئے دوست علیؓ جنہاں دا — نفل نوافل شغل تلاوت رہے ہمیش تنہاں دا
صرف زبانی دردِ علیؓ دا فائدہ کوئی نہ کرسی — جب تک ونگ علی دے زیادہ نفل نوافل پڑھسی

ذکر سخاوت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

سورہ بقرہ پارہ تیسرا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً ۔ ترجمہ ۔ جو لوگ خرچ کرتے ہیں مال اپنے راہ حق پر دن کو اور رات کو پوشیدہ اور ظاہر غرض کہ صدقہ دینے میں تمام وقتوں کو گھیر لیا ہے ۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چار درہم تھے ۔ آپ نے فی سبیل ایک دن کو دیا اور ایک رات کو اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر کرکے دیا ۔ تو اللہ تعالےٰ نے بذریعہ اس آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خبر دی تو آپ نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ اے علیؓ تجھکو اس طرح صدقہ دینے پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا ۔ جواب دیا کہ یا رسول اللہ میں نے ان چار وقتوں میں صدقہ اس آرزو سے دیا ہے کہ ان میں سے کوئی تو قبول ہو کر رضا کو پہنچ جائیگا حاصل کلام اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے حضرت علیؓ کے صدقہ کی تعریف فرمائی فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ پس واسطے اُن کے نزدیک رب اُن کے کے اجر یعنی جنت ہے ۔ جو ہمیشہ رہیں گے بیچ اُس کے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۵ اور نہ کوئی خوف ہوگا ۔ اور نہ وہ غم کھائیں گے

حکایت حضرت فاطمہؓ کا بیمار ہونا

روضۃ المتقین میں کعب احبار روایت ہے مَرِضَتْ فَاطِمَۃُ وَجَاءَ عَلِیٌّ اِلٰی مَنْزِلِھَا فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ مَا یُرِیْدُ قَلْبُکِ مِنْ حَلَاوَتِ الدُّنْیَا فَقَالَتْ یَا عَلِیُّ اَشْتَھِیْ رُمَّانًا ط

ترجمہ :۔ بیمار ہوئے حضرت فاطمہؓ اور آئے حضرت علیؓ گھر اپنے پس فرمایا اے فاطمہؓ کیا کسی چیز کو دل چاہتا ہے آپ کا لذتِ دنیا میں سے تو فرمایا حضرت فاطمہؓ نے اے علیؓ میرا دل انار کو چاہتا ہے فَتَفَکَّرَ سَاعَۃً لِاَنَّہٗ مَا کَانَ فِیْ ثُمَّ قَامَ ذَھَبَ اِلَی السُّوْقِ وَلْتَقْرِضْ دِرْھَمًا وَتَشْتَرِیْ بِہٖ رُمَّانَۃً فَرَجَعَ اِلٰی بَیْتِہٖ ۔

ترجمہ :۔ پس فکر کیا آپ نے کچھ دیر تک اسواسطے کہ گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی ۔ پھر کھڑے ہوئے کسی طرف بازار میں اور قرضہ لیا ایک درہم اور خریدا اس کا ایک انار پس واپس آئے گھر کو تو راستے میں ایک بیمار پر آپ کی نظر پڑی تو اس بیمار سے دریافت کیا کہ اے شخص تیرا دل کس چیز کو پسند کرتا ہے اور تو کب سے بیمار پڑا ہے تو اُس نے جواب دیا کہ یا حضرت مجھے اس جگہ بیمار پڑے پانچ دن گذر چکے ہیں ۔ مگر کسی نے میرا حال نہیں پوچھا اور اب میرا دل انار کو چاہتا ہے ۔ پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فکر کیا کہ کیا کروں حضرت فاطمہؓ کے واسطے انار خریدا ہے اور میرے پاس کوئی رقم نہیں جس کا اور خریدوں اور یہ اس کو دیدوں ۔ اگر اس کو نہ دوں تو مخالفت ہوتی ہے خدا کے پاک کے فرمان کی کہ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ یعنی سوالی کو مت جھڑک اور قَالَ النَّبِیُّ لَا تَرُدَّ السَّآئِلَ وَلَوْ کَانَ عَلٰی فَرَسٍ ط ترجمہ ۔ یعنی فرمایا رسول پاکؐ نے نہ رد کر سوال سائل کا

Marfat.com

ہوئے اسوار گھوڑے کا پس حضرت علیؓ نے توڑا انار اور کھلایا اس بیمار کو تو تندرستی پائی حضرت فاطمہؓ نے اسی وقت
واسطے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الصَّدَقَۃُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ - صدقہ ہر ایک بیماری کو دُور کرتا ہے - اور جب
حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ گھر تشریف لائے تو شرماتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو حضرت فاطمہؓ اظہار محبت کے لئے کھڑے
ہوئے - پس کہا اے علیؓ کیوں غمناک ہوتے ہو قسم ہے خداوند کریم کی جسوقت آپ نے اس بیمار کو انار دیا اسی وقت
اس کی بیماری دُور ہو گئی پس حضرت یہ بات سُن کر خوش ہوئے -

شان سخاوت ظاہر ہو یا فضل کنوں رب باری — جنت خاتوں دی اسویلے ہو گئی دُور بیماری
حضرت فاطمہؓ عرض گذاری اے سردار گرامی — میں کل بیماریوں صحت پائی فضل کنوں رحمانی
تساں انار دتہ راہ مولا جدوں سوالی تائیں — ہو گئی دُور بیماری میری بخشیاں رب تنغلائیں
بھی اک قدرت کامل مولیٰ بات عجیبہ ہوئی — میں ہرگز طلب اناراں کارن توڑ نہ رکھی کوئی
دونویں صفتاں کردے واہ وا رب غریب نوازا — تاں باہروں کسے آواز کیتا جھب کھولو دروازہ
تاں علیؓ کہیا توں کون اس ویلے کس کارن اتھ آیا — ہیں سلمانؓ پیغمبر بھیجیا نرم کلام سنایا!
کیا دیکھے اس پر تھالی عجب اناراں والی — سلمانؓ کہیا ایہہ تحفہ حضرت طرفوں رب متعالی
جنت خاتوں دے گھر گھلو انہاں اناراں تائیں — حضرت شاہ دے کر دحوالے امر کرے رب سائیں
کھول رُمال گنے تاں شاہ نے نرمی نال سنایا — جیکر ایہہ رب گھلے ساتوں تاں دسواں کیوں نہیں آیا
دہ دُنیا تے ستر آخر وعدہ رب تعالیٰ — جیونکر وچہ کلام الٰہی ہویا حکم نرالا
مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ جو کوئی نیکی اک کماوے — فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا اوہ دس نیکیاں رب تھیں پاوے
پھر ہس پیا سلمان اصحابی ادبوں عرض سنا! — جیوں کر ہاسا کیتا ہیسی جس کارن ازمایا!
اک انار جدا کر رکھیا میں کر خوشی ندا ہیں — دیکھیا جاوے شاہ مرداں نوں لبیداے یا ناہیں
قسم خدا دی دہ بھیجے رب خاص جناب تینوں — ایہہ ازمائش خوشی خیالوں دل وچہ آئی مینوں

مسئلہ :- ایک دن بہت سے کفار مکہ جمع تھے - ایک سائل نے آکر ان کو سوال کیا - اتفاقاً اسی موقعہ پر حضرت علیؓ
وہاں سے گذر ہوا تو مسخری کے طور پر کفار نے اس سائل سے کہا کہ یہ بڑا امیر ہے - اُس سائل نے جا کر حضرت علیؓ سے
سوال کیا - امیر المومنین نے فرمایا - ہاتھ کر جب اُس نے ہاتھ کیا تو آپ نے درود شریف پڑھ کر پھونک دیا اور فرمایا ہاتھ
بند کر لے - جب وہ کفار کے پاس گیا تو سب نے پوچھا کیا ملا ہے - اس نے ہاتھ کھول کر کہا یہ پانچ مہریں سونے کی
حضرت مجھے دے گئے ہیں یہ دیکھ کر سب کفار شرمندے ہوئے -

کیہڑی خوبی علیؓ دی بندہ کرے بیان — دیکھ سخاوت علیؓ دی حاتم ہیں حیران
پیش شجاعت علیؓ دے رستم سی کمزور — در خیبر سی پٹیا نوک نیزے تھیں توڑ!
جسنوں الفت نبیؐ دی اس نوں حب علیؓ — جو دشمن ہے علیؓ دا دشمن رب جلی!

ذکر حلم حضرت علی کرم اللہ وجہٗ

روضۃ الشہداء میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت علیؓ کوفہ کے بازار سے سودا خریدنے کے لئے گھر سے نکلے اور
آپ کا غلام قنبرؓ بھی آپ کے ساتھ تھا اس وقت آپ افریقہ اور سمرقند وغیرہ کے بادشاہ تھے اور لوگ اپنے اپنے

Marfat.com

کام میں مشغول تھے۔ جب آپ کو دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ راستہ خالی کرو خلیفہ صاحب آرہے ہیں۔ اور آپ نے جو چیزیں اپنے گھر کے لئے خریدی تھیں خود اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ اور غلام ہر چند عرض کرتا تھا کہ یا حضرت یہ بوجھ مجھے دو مگر آپ نے فرمایا کہ جو چیزیں اپنے اہل وعیال کے لئے خریدی جائیں۔ مالک اہل وعیال کا اس بوجھ اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے۔

مسئلہ:۔ حضرت جابر انصاری سے روایت ہے کہا اُس نے کہ میں نے حضرت علیؓ کے سوا کوئی زیادہ سب سے زاہد نہیں دیکھا۔ کہ آپ نے تین دن سے زیادہ پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی کبھی نہیں کھائی تھی۔ اور فرماتے تھے سَیَکْفِی مِنَ الطَّعَامِ مَا یُقِیْمُ ظَهْرَهٗ یعنی مجھے اتنا طعام کافی ہے جو میری پشت سیدھی ہو جائے۔

ذکر ایمان حضرت علی کرم اللہ وجہٗ

ایک دفعہ مکہ معظمہ میں بڑا قحط پڑ گیا۔ اور ابو طالب کا بڑا خرچ تھا بسبب زیادہ عیال کے تو حضرت محمد الرسول اللہ نے حضرت عباسؓ کو فرمایا کہ ہم ابو طالب کی امداد کریں کہ اُس کے تین لڑکے ہیں۔ ایک ایک کا خرچ ہم اپنے ذمے لے لیں۔ جب ابو طالب کے پاس جا کر اپنا ارادہ بیان کیا تو ابو طالب نے کہا کہ عقیل کو ہمارے پاس رہنے دو۔ اور جعفر کو حضرت عباس نے لے لیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو محمد الرسول اللہ لے آئے اس وقت حضرت علیؓ کی عمر دس برس کی تھی۔ تو اسی موقعہ پر جناب رسالتمآب کو نبوت عنایت ہوئی۔ اور اس وقت آپ کی عمر چالیس سال کی تھی۔ جب حضرت علیؓ گھر آئے تو حضور پاکؐ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو حیران ہو کر پوچھا کہ یہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا اے علیؓ یہ سب تعالیٰ کا دین اسلام ہے۔ اور میں نبی آخر الزمان ہوں تو بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھ اور اسلام قبول کر اور عزیٰ لات منات وغیرہ بتوں کی پوجا نہ کرنا۔ تو آخر حضرت علیؓ نے کہا کہ میں اپنے والد سے مشورہ لے لوں کیونکہ میں اپنے والد بزرگوار کی مرضی کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اپنے والد سے جا کر عرض کر دیا تو اس نے جواب دیا اگر تو محمد رسول اللہ کا دین قبول کرے تو محمد کو نہ بہ رنجاں کرنا اسی وقت حضرت علیؓ نے آکر اسلام قبول کیا۔ اور یہ مسئلہ متفق ہے کہ لڑکوں میں سب سے اوّل حضرت علیؓ ایمان لائے

ذکر نسب نامہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ

علی بن ابی طالب کنیت آپ کی ابو الحسن تھی۔ آپ کا نام علیؓ حضرت رسول خداؐ نے ہی رکھا تھا۔ اور پیدائش آپ کی بیت اللہ شریف کے اندر ہوئی۔ کیونکہ آپ کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی۔ اور درد زہ کے سبب وہیں بیت اللہ شریف کے اندر بیٹھ گئیں۔ اور آپ تولد ہوئے سوائے آپ کے کوئی بیت اللہ کے اندر پیدا نہیں ہوا۔

ذکر شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہٗ

جب آپ نے ایک بخت قوم پر فتح پائی یعنی چار ہزار نوے آدمی اس قوم کے قتل کئے۔ تو ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی ہے جو اس بات کی خوشخبری کوفہ میں پہنچائے تو ابن ملجم نے عرض کی کہ یا حضرت میں اس پیغام کو شہر کوفہ میں پہنچاتا ہوں اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ ابن ملجم قبیلہ مراد میں سے تھا اور دراصل مصر کا باشندہ تھا۔ اور مصریوں کے ساتھ ان کا رکنی جو حضرت عثمانؓ کے شہید کرنے کو آئے تھے) یہ بھی آیا ہوا تھا۔ اور نہایت بدشکل تھا۔ اور اس کے پاس ایک قیمتی تلوار نہایت ہی زہر آلود

ت علیؓ کی خدمت میں آکر کہنے لگا کہ حضور میں آپ کو یہ تحفہ دیتا ہوں۔ تو حضرت علیؓ نے اس کو قبول نہ کیا۔ اور رُخ مبارک سے پھیر لیا۔ تو ابن ملجم نے نہایت عاجزی و انکساری سے عرض کی کہ یا حضرت میں نے آپ کی محبت میں اپنا وطن اور اور مال متاع قربان کیا ہے۔ اور میں آپ کے مخلص شیعوں سے ہوں جیسا کہ اس رباعی میں ہے

حاشا کہ دلم تو جدا خواہد شد — تو با کس دیگر آشنا خواہد شد
پناہ خدا دی دل میرا جے جدا تیتھوں ہو جاوے — تاں پھر کس شخص دے نال اوہ دوستی کرنی چاہوے
از بر تو بگسلد کرا دارد دوست — در کوئے تو بگذر کجا خواہد شد
جو دوستی تیری توڑے اونہوں دوست کون بناوے — جو دروازہ تیرا چھوڑے اوہ کس دروازے جاوے
ابن ملجم آکھے یا حضرت میں مخلص شیعہ تیرا — مال وطن قربان کیتا نہ رد کر تحفہ میرا
علیؓ کہیا توں قاتل میرا خبر نبیؐ فرمائی — میں کویں قبول کراں ایہ تحفہ ظاہر بات سنائی
ایہ گل سن کر ابن ملجم شمشیر علیؓ پکڑائی — تے آکھیا ہتھ نے گردن میری کٹ لے شیر خدائی
علیؓ کہیا نہ جد تک تیتھوں واقعہ ہووے کائی — کویں قصاص لواں میں تیتھوں باجھوں امر الٰہی

الغرض کہ موجب فرمان حضرت علی کرم اللہ وجہہ ابن ملجم نے کوفہ کی گلی گلی کوچہ کوچہ ہر بازار میں جا کر فتح کی منادی دی تو فتح کی خوشخبری سُن کر سوائے خارجیوں کے تمام اہل کوفہ نے خوشی کی۔ لکھتے ہیں کہ جب ابن ملجم جب منادی کر رہا تھا تو کوفہ کی ایک گلی میں قطام نام ایک عورت ملی جو نہایت ہی خوبصورت تھی اُس کی طرف دیکھتے ہی ابن ملجم اس پر عاشق ہو گیا۔ اور اس سے دریافت کرنے لگا کہ تو شادی شدہ ہے یا کنواری۔ تو اُس عورت نے جواب دیا کہ میں کنواری ہوں جو کوئی میرا حق مہر ادا کرے گا میں اس سے نکاح کر دوں گی۔ ابن ملجم نے پوچھا کہ تیرا حق مہر کیا ہے۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ میرا حق مہر تین شرطوں پر ہے۔ اوّل یہ کہ تین ہزار درہم دوسرا ایک لونڈی خوبصورت تیسری شرط یہ ہے کہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کا سر مبارک یعنی قتل۔ یہ اس واسطے کہا کہ وہ عورت خارجیہ تھی اور اس کے تمام اقربا حضرت علیؓ نے جنگ میں تلوار سے قتل کئے تھے۔ الغرض ابن ملجم نے کہا کہ دو شرطیں تو تیری مجھے منظور ہیں یعنی تین ہزار درہم اور ایک لونڈی خوبصورت اور تیسری شرط حضرت علیؓ کا قتل کرنا مجھے منظور نہیں، اس واسطے کہ میں اس کے مخلص شیعہ سے ہوں۔ اور دوسرا وہ بڑا زور آور بہادر پہلوان ہے۔ اور اس وقت مشرق تا مغرب کوئی آدمی اُس کا ثانی توتن نہیں ہے۔

چوں او برکشد ذوالفقار از غلاف — ز ہیبت فتد لرزہ بر کوہ قاف
جد کھچے تلوار میانوں حیدر شیر الٰہی — تا ہیبت کولوں تھر تھر کنبے کوہ پربت سب بھائی
ذوالفقار تلوار علی دی چوداں طبقاں پار اوڈائی — کسنوں طاقت اسد اللہ سنگ جا کر کرے لڑائی
چوں دست او نیزہ گرداں شود — ہوائے دلیراں دگرداں شود
جد حیدر دا نیزہ ہتھ پہلواناں دے آوے — آرزواں دلیراں دیاں ساریاں توڑ وکھا دے
ابن ملجم ہے قطامی تیرے عشق دیوانہ کیتا — دو شرطاں منظور کراں توں چھڈ دے قتل علی دا
قتل علی حیدر دا کرنا مشکل بہت ایہہ بھائی — ہے ایہا توں جانوں خطرہ اساں سب اندر دہائی
ہے قطامی ہن دیوانی ابن ملجم دیندا تینوں — قتل علی دے باجھوں نہ تیں سنے مرد کدا ہیں
تن ہزاراں درہم سنے لونڈی معاف کیتا میں تینوں — ایہہ قتل علیؓ توں کر کے پھیر پاویں مینوں

بن ملجم اور قطامی لعنت اللہ علیہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علیؓ کی مسجد سے واپس تشریف لے آئے اور تمام

Marfat.com

کوفہ کے مرد عورت مومن کو خوشی حاصل ہوئی۔ اور آپ نے مسجد میں آکر خطبہ پڑھا بعد حمد و صلوٰۃ کے اپنی داہنی طرف دیکھا تو حضرت حسنؓ بیٹھے ہیں۔ ارشاد فرمایا اے فرزند دلبند آج ماہ رمضان کے کتنے دن گذرے ہیں۔ تو امام حسنؓ نے عرض کی کہ حضور آج تیرہ دن گذرے ہیں۔ پھر بائیں طرف نظر کی تو امام حسین علیہ السلام بیٹھے ہیں۔ فرمایا اے شہید کربلا ماہ رمضان کے کتنے دن باقی ہیں امام حسینؓ نے عرض کی کہ حضرت ستاراں دن باقی ہیں۔ پھر آپ نے اپنی داڑھی مبارک کو پکڑ کر فرمایا۔ بڑا بدبخت اس امت کا وہ شقیہ کم بخت ہے جو اس داڑھی اور سر کو خون آلودہ کرے گا۔ یعنی مجھے قتل کرے گا۔ کیونکہ مجھے حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تجھ کو فلاں شکل کا آدمی یمن کا رہنے والا قبیلہ مراد یہ سے ماہ رمضان میں شہید کرے گا جو مجھے مثل ابن ملجم کے معلوم ہوتا ہے۔ جب یہ بات ابن ملجم نے سنی تو وہ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض معاوضہ کرنے لگا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اے کمبخت تو نے فلاں عورت کے ساتھ یہ عہد و پیمان نہیں کیا۔ اور تو اس پر عاشق نہیں ہوا۔ غرض وہ شرمندہ ہو کر اٹھ کر قطامہ سے گھر چلا گیا۔ اور دل میں کینہ زیادہ بڑھا۔ اور اس عورت قطام نے اس کی مدد کے واسطے ایک جماعت آدمیوں کی تیار کی کہ حضرت علیؓ کو ضرور شہید کرو۔ حاصل کلام جب حضرت علیؓ نے صبح کی اذان کہی تو قطام نے ابن ملجم کو کہا کہ جاؤ اب موقع ہے جلدی جا کر حضرت علیؓ کو قتل کرو۔ اور میرے دل کی مراد پوری کرو۔ ورنہ پھر تمام مسلمان جمع ہو جائیں گے تو موقع نہیں ملے گا۔ پس جب امیر المومنینؓ مسجد کے محراب میں دو سنتیں پڑھ رہے تھے تو ابن ملجم نے تلوار ماری آپ کے مغز کو پھاڑ گئی۔ امیر المومنین نے بلند آواز پکارا فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ پس قسم ہے خدا کی پا لیا میں نے رب کعبہ کو۔ پس یہ سن کر امام حسن حسینؓ و دیگر مسلمان دوڑتے ہوئے آئے تو دیکھا کہ آپ محراب میں گرے پڑے ہیں اور سر اور داڑھی آپ کی خون آلودہ ہے۔ ابن ملجم کو لوگوں نے پکڑ لیا اور اسی وقت حضرت علیؓ کے پاس لائے تو آپ نے فرمایا اے بدبخت تو ہی کہتا تھا کہ میں تیرے مخلص شیعوں سے ہوں کیا مخلص شیعہ اس طرح ہی کرتے ہیں۔ کیا میں تم کو نہیں کہتا تھا کہ تو میرا دشمن ہے۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا کہ اس کو قید کرو۔ اگر میں زندہ رہا تو جس طرح میری مرضی ہوگی میں اس کو سزا دوں گا۔ اگر میں فوت ہو گیا تو اس کو ایک بار تلوار سے قتل کرنا کیونکہ اس نے مجھے ایک بار تلوار ماری ہے۔ اور امام حسن حسینؓ کو استقلال کی وصیت فرمائی، اور فرمایا کہ مجھ کو مقام نجف میں رات کے وقت دفن کرنا۔ اور قبر میری کو زمین کے ساتھ ملا دینا کہ نشان معلوم نہ ہو۔ اس لئے کہ خارجی لوگ مجھ کو قبر سے نکال نہ لیں۔ پس آپ نے بروز اتوار اُنیس ماہ رمضان کو شہادت پائی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ٥

مسئلہ: اہل بیت کے سوا حضرت علیؓ کی قبر کسی کو بھی معلوم نہ تھی تا خلافت عباسیہ تک۔ ایک دن ہارون الرشید بادشاہ نے شکار کا ارادہ کیا اور جنگل نجف کو شکار گئے تو ایک جگہ بہت سے ہرن جمع ہو کر بیٹھے تھے۔ اور بادشاہ کے کتے وغیرہ سب ارد گرد بیٹھ رہے تھے مگر ان ہرنوں کو نہیں پکڑتے تھے۔ بادشاہ کو یہ معاملہ دیکھ کر بڑا تعجب آیا اور اسی شہر کے رہنے والوں سے بلا کر پوچھا کہ یہاں کیا چیز ہے۔ جو ان شکاروں کو شکاری جانور پکڑ نہیں سکتے۔ تو چند بوڑھے آدمیوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں سے سنا ہے کہ اس جگہ حضرت علیؓ کا مرقد شریف ہے تو ہارون الرشید بادشاہ نے اسی وقت شکار کو چھوڑ دیا اور جب تک زندہ رہا ہر سال اس مرقد مبارک کی زیارت کو آیا کرتا تھا۔

نظم

حسن حسینؓ جاں فارغ ہوئے دفن علیؓ تھیں بھائی — باہر کو نیوں بندہ دیکھیا کردا حال دوہائی
عاجز بہت رنجور ادہا سی بیمار پورانی — ہتھوں ٹھنڈا پیروں ننگا بہت ذلیل نمانی
گھٹنے اپر بیٹھا ہویا عاجز حال شتابی — بہہ پر دیسی خویش قبیلہ میرا مول نہ کائی

Marfat.com

ماں باپ نہ بھائی میرا نہ فرزند رسیلا! — تے نہ کوئی دوست یار پیارا عورت خویش قبیلہ
حسن حسینؓ کہیا اٹھ بابا کتنی مدت ہوئی — اس آکھیا سال برابر گذریا اسٹھیں دھ نہ کوئی
سال ہویا جے مینوں میری ایسی حالت ہوئی — جھولا مارے ہتھاں پیراں طاقت مول نہ کوئی
ہر روز اک شخص سرہانے میرے آکر بہندا بھائی — کرے پیار محبت جیوں کر کرے پیاری مائی
کھانا چیوں اندر میری بہت کرے ہمراہی — دُودھ دہی ہور شکر چاول میں پرواہ نہ کائی
اسے پر تن دن گذرے اوسنوں میرے پاس نہ آیا — واللہ اعلم رب نوں معلم کی اُس نال وہایا
حسینؓ کہیا کی نام ہے اُسدا دس اساں نوں بھائی — اس آکھیا مینوں معلم ناہیں کی اس نام ایہا ئی
امام کہیا تو اُس دے کولوں کیوں نہ پچھیا بھائی — اس آکھیا میں پچھیا پر اس دسیا مول نہ کائی
اس آکھیا تینوں نام میرے مول نہ حاجت کائی — میں کراں تواضع للہ تیری کارن حب الٰہی
دیا اوس ڈھوا نہ میں مینوں اپنا نام بتائیں — ریاکاراں نوں روز قیامت ملے خلاصی ناہیں
امام کہیا کی شکل سی اُسدی کچھ نشان بتائیں — اس آکھیا میں نابیناں اکھوں کیکر دیکھاں سائیں
کہیا امام کلام کرے جد کی کجھ آکھے بھائی — کیوں کر کرے آوازہ موں نہوں دس اساں نوں کائی
اس آکھیا دم دم نال خداوں یاد کریندا بھائی — ہکدم یاد خدا دی کولوں غافل ہووے ناہی
تسبیح اتے تہلیل ہمیشہ اُسدی عادت آہی — خوف خدا دے کولوں اُسدا اُوں نوں کنبنے بھائی
جاں میرے پاس آ بہندا موں ہنوں ایہو لفظ الا دے — مسکیناں درویشاں مجلس مسکیناں دی بھا دے
اتے غریب دلی سنگ غریباں مجلس بھائی — بادشاہ سنگ بادشاہاں دے بیٹھن نال وڈیائی
میں مسکین تے مجلس مینوں مسکیناں دی بھاوے — تاں حسینؓ کہیا ایہ نشان اسا ڈے باپ علیہ السلام دے
اس بڈھے آکھیا کی کجھ بھائی اسیں نال وہایا — اُس آکھیا دار فناہ تھیں دار بقا وچ ڈیرہ لایا
ماری آہ اس بڈھے غم تھیں دنیا چھوڑ سدھایا — جیوں کر عاشقاں اپنے معشوقاں دا طریقہ آیا

مسئلہ:۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں کوئی نیا ملک فتح نہیں ہوا۔ بلکہ تا دم اخیر تک آپس ہی میں قتل و قتال رہا۔ یہاں تک کہ اس کے شیعوں میں سے آپ کو شہید کر ڈالا۔

فصل ساتویں

چند اصحاب کبار کے فضائل میں اور صحابی کس کو کہتے ہیں اور چار چار آٹھ آٹھ دس اصحاب کے

مشتمل فضائل

جو شخص حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحالت ایمان پاوے اور دین اسلام قبول کر کے کچھ مدت (یعنی کم سے کم چھ ماہ) آپ کی خدمت میں شرف حاصل کرے اور اسی حالت یعنی ایمان پر اُس کا خاتمہ ہو اس کو صحابی کہتے ہیں۔ اور جس نے آپ کو ایک مرتبہ دیکھا یا کلام کی یا حالت نابالغی میں دیکھا ہو اگرچہ اُس کو بھی شرف حاصل ہے مگر صحابی کا درجہ نہیں پا سکتا۔ نقل از مشکوٰۃ۔ حدیث حضرت جابرؓ از ترمذی۔ قال قال رسول اللہ لا تمس النار مسلما رانی

مَنْ رَّاٰنِیْ -

پاک نبیؐ فرمایا ترمذی اندر دیکھیں سائیں — ہرگز اگ نہ ساڑے جسنے دیکھیا میرے تائیں
جو میرے اصحاباںؓ دیکھے دوزخ سڑسی ناہیں — پر دیکھے صدق یقینوں تے نہ شل کفار بلائیں
یزید پلید تے قوم اُسدی نے بہت اصحابی پائے — پر موذی دوزخ سڑسن جنہاں اہل البیت ستائے
دیکھن کنوں مراد جو دیکھے دلدی نال صفائی — نہ ابو جہل دے وانگوں دیکھن فائدہ کجھ ایہا ئی
ہرگز کسے اصحاب نبیؐ نہ مندا بولو بھائی — ہر اک تائیں چنگا جانو آکھے نبیؐ الٰہی

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ -

ترجمہ - جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ گالی نکالو میرے کسی اصحاب کو - پس قسم ہے خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اَحَدَ کُمْ اَنْفِقَ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا - اگر تم میں سے کوئی خرچ کرے مثل احد پہاڑ کے سونا پس نہ پائے میرے کسی اصحابؓ کی ایک پڑوپی بلکہ آدھی پڑوپی جتنا ثواب۔

فائدہ :- اس حدیث میں آپ غیر اصحاب کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے ہیں۔ تاکہ میرے بعد میرے اصحابوں کو لوگ گالی وغیرہ نہ دیویں -

کہیا نبیؐ نے بعد میرے اک ہوسی قوم رزالی — جو گالی دے اصحاباں تائیں جنہاں منصب عالی
اصحاب نبیؐ سنگ کرن عداوت خالی جان ایمانوں — درجے نے اصحاباں سندے باہر حد بیانوں
عالی منصب شان تنہاں داکون بیان سناوے — اسمٰعیل فقیر وچارا کی کجھ صفت سناوے
ابو ہریرہ ابو داؤدوں دیکھ حدیث لیایا — جیوں کر پاک نبیؐ فرمایا میں نہیں دلوں بنایا

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ بِحُبِّھِمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھُمْ -

ترجمہ - جیسا کہ فرمایا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھکو کہ دوست رکھوں میں چار شخصوں کو کہ وہ بھی اُن کو دوست رکھتا ہے - اصحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ وہ کون کون شخص ہیں - قَالَ عَلِیٌّ مِنْھُمْ عَلِیٌّ مِنْھُمْ عَلِیٌّ مِنْھُمْ یَقُوْلُ ذَالِکَ ثَلَاثًا اَبُوْذَرٍّ وَسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ - فرمایا علیؓ اُن میں سے ہے - علیؓ ان میں سے ہے - علیؓ اُن میں سے - اور چوتھی بار فرمایا ابو ذرؓ اور سلمانؓ اور مقدادؓ اُن میں سے ہیں

فائدہ :- اس حدیث سے علیؓ کی فضیلت اُن دوسرے تین شخصوں پر ثابت ہوئی -

مسئلہ :- اس جگہ شیعہ صاحبان جاہلوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ چار یار محمد الرسول اللہ کے یہی چار اصحاب یعنی حضرت علیؓ - ابو ذرؓ - سلمانؓ ، مقدادؓ ، اور ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ نہیں ہیں کیونکہ آپ نے فرمایا ہے - اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّھِمْ - تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھ کو کہ دوست رکھوں میں ان چاروں کو

فائدہ :- اول تو یہ حدیث احاد ہے یعنی اکیلی ہے اور ابا بکرؓ صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنیؓ کے حق میں باتوں کے باب بھرے پڑے ہیں دوسرا ان چاروں کے حق میں لفظ مضارع کا ہے جس کے عام معنے ہیں - اور ابا بکر صدیقؓ کے حق میں صیغہ افضل التفضیل کا ہے جس کے معنی بہت ہی محبت کرنے کا ہے - جیسا کہ ابن مالک سے روایت ہے - از ابو داؤد قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ قِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا کہا ابن مالک نے کہ عرض کی اصحابہ کبار نے یا رسول اللہؐ زیادہ آپکو پیارا کون ہے - فرمایا عائشہ صدیقہؓ - پھر عرض کیا مردوں میں یا رسول اللہ کون پیارا ہے فرمایا باپ اس کا یعنی ابا بکر صدیقؓ الغرض اصحاب ثلاثہ کے فضائل مجلس گیارہ۔

Marfat.com

ے دیکھو ۔ دیگر ہر ایک اصحابی کے حق میں آپ نے اعلیٰ سے اعلیٰ خوشخبریاں فرمائیں ۔ چنانچہ حضرت زبیرؓ کے حق میں فرمایا
عن زُبَیرٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبَوَیْہِ یَوْمَ اُحُدٍ ط در ترمذی کہا زبیرؓ نے کہ تحقیق میرے لئے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے زبیرؓ میرے والدین تجھپر قربان ہوں تو نے ہم کو بہت مدد دی دن احد
کے اور تو ہمارا حواری ہے ۔

احد دیہاڑے نبیؐ کہیا زبیرؓ بہادر بھائی — خبر لیا جا بنی قریظہ کی اس حالت آئی
زبیرؓ ڈرایا بنی قریظہ والیاں لوکاں تائیں — نس چلے سب گھروں اپنے چھوڑ اسباب دکھائیں
جاں لے کر خبر خراب قریظہ پاس نبیؐ دے آیا — ناں حق زبیرؓ دعا فرمائی بخاری مسلم لیایا
ماں باپ میرے قربان تیں اُپر اے زبیر سپاہی — جو جنگ احد دے اندر توں نے واہ داقوت لائی
ہر نبیؐ حواری آہے ساڈا اہے زبیرؓ حواری — حواری معنے مشکل کماں اندر دیوے یاری
پھیر طلحہؓ دے حق فرمایا اسو چہ شک نہ کائی — ایہ زندہ اُپر زمین دے پھر دا ہے شہید خدائی
ایہ طلحہؓ ہے ابو بکر دا سکہ بھانجا آیا — ایہ بدری یار نبیؐ دا ایکا وچہ حدیثاں آیا

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ اَنَّ طَلْحَۃَ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ شَہِیْدٌ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ ۔
ترجمہ ۔ حضرت جابرؓ نے کہا کہ سُنا میں نے کہ فرمایا آپؐ نے یہ طلحہؓ شہید زندہ پھر رہا ہے زمین پر
فائدہ :۔ جنگ احد کے دن طلحہؓ کا ہاتھ کاٹا گیا تھا ۔ مگر آپؐ نے لب مبارک لگائی تو ہاتھ درست ہوگیا فضیلت
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص یَقُوْلُ اِنِّیْ اَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ کہا سعدؓ نے کہ تحقیق سب سے
پہلے میں نے ہی تیر چلایا ہے خدا کے راستے پر ۔

نظم

سعدؓ کہے ہیں سب توں اوّل وچہ عرب دے بھائی — وچہ اسلام دے تیر چلایا کارن حب الٰہی
سب توں اوّل عرب اندر میں نال کفاراں لڑیا — مارے تیر بیدیناں نوں میں دین اندر جاں وڑیا

فضیلت عمر بن مسعودؓ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُسْتَخْلِفًا اَحَدًا عَنْ غَیْرِ مَشْوَرَۃٍ لَاسْتَخْلَفْتُ
اِبْنَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰہِ ما ۔ ترجمہ ۔ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ فرمایا آپؐ نے اگر میں سوا مشورہ کے خلیفہ کرتا تو
البتہ عبداللہ بن مسعودؓ کو خلیفہ کرتا ۔ مگر خلافت خاص قریش کے لئے ہے ۔
فضیلت عمارؓ بن یاسر عَنْ ھَانِیِّ ابْنِ ھَانِیٍّ قَالَ دَخَلَ عَمَّارٌ عَلِیٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ قَدْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ مُلِئَ عَمَّارٌ اِیْمَانًا اِلٰی مَشَاشِہٖ ۔
ترجمہ ۔ حضرت ہانی ابن ہانی سے روایت ہے کہ داخل ہوئے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ اوپر علی کرم اللہ وجہہ ۔ پس فرمایا
آپ نے اے پاک کئے ہوئے کہ تحقیق سُنا تھا میں نے رسول اللہ سے فرماتے تھے عمارؓ ایمان سے بھرا ہوا ہے ۔ مشاش یعنی
ناک سے لے کر پاؤں تک ۔
فائدہ :۔ اس سے حضرت عمارؓ کی بزرگی اور کمال ایمان کی بشارت ثابت ہوئی جس کے حق میں شیعہ صاحبان کہتے
ہیں کہ بعد وفات محمد رسول اللہ نعوذ باللہ من ذالک تمام اصحاب مرتد ہوگئے تھے ۔ سوا چند اصحاب کے اور عمارؓ بن یاسر
بھی مرتد ہو گئے ہیں
فضیلت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِھْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

عَزَّ وَجَلَّ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

ترجمہ - حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہل گیا عرش اللہ تعالے کا جب فوت ہوئے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالے

فائدہ :- یعنی خوشی سے اللہ کا عرش جوش میں آیا جب پہنچا روح پاک وہاں تک اس حدیث سے نیک روح کا اللہ کے عرش تک جانا ثابت ہوگیا

فضیلت حضرت عباسؓ ابن عبدالمطلب عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا ط

ترجمہ - عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آپؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے پکڑ لیا مجھ کو دوست مثل ابراہیمؑ کے یعنی جیسا طرح ابراہیم اللہ کے دوست تھے میں اللہ کا دوست ہوں فَمَنْزِلِیْ وَمَنْزِلُ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تُجَاھَیْنِ وَالْعَبَّاسُ بَیْنَنَا مُؤْمِنٌ بَیْنَ خَلِیْلَیْنِ - پس مکان میرا مکان ابراہیمؑ کے برابر ہے بیچ جنت کے دن قیامت کے اور مکان حضرت عباسؓ کا درمیان میں ہے -

کرن روایت ابن عمر تھیں پاک نبیؐ فرمایا	تحقیق اللہ نے مینوں بھی ہن مثل خلیل بنایا
گھر میرا گھر ابراہیمؑ دے نال برابر جانی	روز قیامت جنت اندر نال یقین پچھانی
تے ابن عباسؓ جو چاچا میرا عبدالمطلب جایا	گھر اُسدا وچکار اساڈے اللہ پاک بنایا

دیگر حدیث - قَالَ ضَمَّنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَتَاوِیْلَ الْکِتَابِ ط

ترجمہ - ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینہ مبارک سے لگایا - اور دعا فرمائی یا اللہ عنایت کر میرے چچا کو دانائی اور تاویل کتاب اللہ کی -

وچہ ہور روایت ابن عباسؓ نے آکھیا آپ زبانی	سینے نال لگایا مینوں پاک رسول حقانی
میرے حق دعا فرمائی سرور پاک زبانوں	یا اللہ دے حکمت اسنوں اتے تاویل قرآنوں
پوری اوس مراد کیتی رب نبی محمدؐ راہوں	سردار مفسراں اندر ہو یا شان ملے درگاہوں
تفسیر عباسی بہت عجائب اندر غرائب آہی	سب تفسیراں نالوں بہتر برکت نبیؐ الٰہی
ابن عباسؓ دی فضل بزرگی لکھن وچہ نہ آوے	ایہ سکا چاچا پاک نبیؐ دا کون بیان سناوے
تفسیر عباسی اندر دیکھیں اوس فضائل بھائی	ایہ چھوٹا بہت رسالہ اندر اسدے نہیں سمائی
میں چند اصحاباں سندا تھوڑا ذکر سناواں	طفیل انہاندی رب کولوں جے بخشش رحمت پاواں

فضائل آٹھ اصحاب کبار رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ - ترجمہ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا آپؐ نے زیادہ رحمت کرنیوالے میری امت میں میری امت پر ابابکر صدیقؓ ہیں - وَاَشَدُّھُمْ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ عُمَرُؓ - اور زیادہ سختی کرنے والے اوپر کفار کے دین اسلام کے لئے یعنی دین اسلام جاری کرنے کے لئے حضرت عمر فاروقؓ ہیں وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اور زیادہ حیا کرنیوالے میری امت میں حضرت عثمان بن عفانؓ ہیں وَاَقْضٰھُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍؓ اور افضل اور بہتر فیصلہ کرنے والے میری امت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب ہیں وَاَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍؓ - اور بہتر قرات پڑھنیوالے میری امت میں حضرت ابی کعبؓ ہیں

Marfat.com

اَعْلَامُ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ الْجَبَلِ اور زیادہ حلال اور حرام کی پہچان کرنیوالے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں وَاَفْرَضُهُمْ زَیْدُ بْنُ الثَّابِتِ اور میری اُمت میں زیادہ فرائض احکام کے جاننے والے حضرت زید بن ثابت ہیں اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنًا وَاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ خبردار ہر ایک اُمت میں امین ہے اور میری اُمت میں امین حضرت عبیدہ بن جراح ہے

انسؓ بن مالک کرے روایت تحقیق رسول الہٰی — اٹھ اصحاباں صفت اکٹھی ساتوں آکھ سنائی
رحیم زیادہ میری امت رحمت کرنے والا — ہے صدیق پیارا جس دا منصب خاص نرالا
بہتی سختی کرنے والا اندر دین حقانی! — عمرؓ بہادر جانی جس توں ڈرن کفار تمامی
بہتر فیصلہ کرنے والا ابو طالب دا جایا — یعنی حیدر شیر علی ہے عالی جس دا پایا
تے بہت قرات پڑھنے والا کعب ابی سچ بھائی — یعنی کتنیوں لفظاں سندی چنگی کرے ادائی
بہت حلال حراموں واقف معاذ جبل نوں آئی — جسنوں یمن خلیفہ کر کے بھیجیا نبیؐ الہٰی
ساری یمن ولایت دے چہ معاذ خلیفہ ساہی — ساری یمن معاذ جبل دے ہتھ ایمان لیائی
شان معاذ جبل دے اندر بہت حدیثاں بھائی — ایہ بہت پیارا پاک نبیؐ نوں جس دی حد نہ کائی
تے بہت فرائض جانن والا زیدؓ ثابتؓ دا جایا — جو علم فرائض اندر سب توں اکمل کامل آیا!
تقسیم حساب وراثت جانے پاک نبیؐ فرمایا — علم وراثت سب توں مشکل وکھین اندر آیا!
خبردار ہر اُمت وچہ یک بہت امین چھپائی — میری امت اندر ابو عبیدہؓ حق چھپائی
ایویں ہور بھی دس اصحاباں صفت نبی فرمائی — عشرہ مبشرہ کہن تنہانوں خاص بہشتی بھائی

قَالَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَزُبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَیْدَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ -

ترجمہ ۔صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکرؓ و عمر فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ و طلحہؓ و زبیرؓ و عبدالرحمنؓ بن عوف و سعدؓ بن وقاص و سعیدؓ بن زید و ابو عبیدہ بن جراح بہشتی ہیں۔

نظم

ایہ دس اصحابی خاص بہشتی پاک نبیؐ فرمایا — ایہناں نوں جو دشمن جانے جاسی دوزخ پایا
بُرا نہ کہو اصحاباں میریاں سرور نے فرمایا — جیو نکر راوی ابن ماجہ وچہ ابن عمر لیایا

قَالَ کَانَ یَقُوْلُ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمُقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِ اَحَدِکُمْ عُمُرَهٗ

حضرت ابن عمر کہتے تھے کہ بُرا نہ کہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واسطے کہ ان کا ایک گھڑی بیٹھنا پاس رسول پاک کے بہتر تھا تمہاری ساری عمر کے عمل صالح سے جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبتے با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
یک پاس بندگاں بیٹھن سنوں میرے جانی — سو سالی عبادت ناؤں بہتر آکھے مرد حقانی
اگر تو سنگِ خارا مرمرشوی — اگر تو مرمرے گوہر شوی
بدبخت ہو دیناں صحبت نیکوں نیک بخت ہو جاویں — نیک ہو دیں تاں صحبت نیکو قطباں درجہ پاویں

خیال کرو جنہاں صحبت پائی سرور دوہاں جہاناں — کیکر ریس تنہاندی ہووے توں سن مرد داناں
جنہاں صحبت نال نبیؐ دے کیتی نال یقینے — تاں جو قبر بھی ساتھ اونہاندے بن گئی وچ مدینے
دُنیا برزخ اندر جنہاں ساتھ نبیؐ دا کیتا — ربدی مار اونہاں نوں جیہڑے منہ اونہاں بیتا

حاصل کلام حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب کبارؓ نے آپ پر مال جان اولاد قربان کر دیئے تھے۔ اور ان کی بیبیوں نے بھی آپ کی محبت میں سب کچھ فدا کر دیا تھا۔ جیسا کہ ایک مومنہ کا قصہ ہے۔ جب وقت آپ جنگ احد سے واقف آ رہے تھے تو مدینہ منورہ کے تمام لوگ آپ کے استقبال کے لیئے نکلے۔ کیونکہ اس جنگ میں ستر آدمی شہید ہوگئے تھے۔ اور آپ کی شہادت کی بھی افواہ اڑ گئی تھی

اک عورت پچھدی لوکاں کو ہوں حال نبیؐ کی آیا — لوکاں آکھیا باپ تیرا ہے دنیا چھوڑ سدھایا
پھر اوس ہور کسے نوں پچھیا دس حقیقت مینوں — شہید ہویا ہے بھائی تیرا آکھ سناواں تینوں
پھر ہوراں تائیں کہے سلامت سرورؐ ہے یا نا ہیں — خاوند تیرا شہید ہویا اج کہندے عورت تائیں
بیٹا بھائی باپ خاوند قربان نبیؐ توں کیتا — پر ہیں سُنیا سرورؐ عالم اجل پیالہ پیتا
کہیا اونہاں سردار محمد زندہ شاہ جہاناں — تاں الحمد کہیا اس عورت پایا کل خزاناں
دیکھو پیار اصحاب محمد کارن حُب حبیباں — پر دشمن اجنہاں گالی دیون وتی مار نصیباں
پاک نبیؐ توں جان اولاداں مال کیتے قربانی — اجے بھی دشمن جانن اونہاں کرم جنہاں نے خامی
اسمٰعیلا نیک نصیباں والے اوہ کوئی جانی — جیہڑے سب اصحاباں متے دِل جانوں قربانی
حسد عداوت نال کسیدے رکھن مول نہ کائی — تابعدار غلام اصحاباں دل دی نال صفائی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

ترجمہ۔ اور آگے بڑھنے والے بیچ نیک کاموں کے سب سے پہلے مہاجر اور انصار تھے۔ اور وہ لوگ جو تابعدار ہوئے اُن کے ساتھ بھلائی کے راضی ہوئے وہ اللہ تعالےٰ سے اور راضی ہوا اللہ تعالےٰ اُن سے اور وعدہ کیا اللہ تعالےٰ نے اُن کے لئے جنت کا جو چلتی ہیں نیچے اُن کے نہریں ہمیشہ رہیں گے بیچ جنت کے ہمیشہ رہنا اور یہ کامیابی ہے بڑی۔

فائدہ:۔ پس اس آیت شریف میں اول درجہ مہاجرین کا فرمایا۔ اور دوسرا درجہ انصار کا فرمایا۔ اور پھر تابعین کا۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سب سے پہلے ابابکر صدیقؓ کہ مکہ کو چھوڑ کر رسول اللہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کرنیوالا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ پارہ دس میں ارشاد فرماتے ہیں۔ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۔ یعنی جس وقت کہا حضرت محمد الرسول نے واسطے ساتھی اپنے کے (مراد ابابکر صدیقؓ) کہ نہ ڈر تحقیق اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے

فائدہ:۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں اصحاب اول (یعنی مہاجر و انصار) کو چار چیزیں عنایت فرمائی ہیں۔ اول راضی ہوا اللہ تعالےٰ ان سے۔ دوسرا وہ راضی ہوئے اللہ تعالےٰ سے تیسرا وعدہ دیا ان کو جنت کا۔ چوتھا فرمایا کہ وہ جنت میں ہمیشہ ہی رہیں گے۔ بعد فرمایا۔ کہ یہ مراد وڈی ہے بڑی۔

سب اصحاب نبیؐ دے پیارے شان مراتب عالی — جو بغضیاں مَن بغض مَن جان ایماناں خالی
عیسائی یک عیسیٰ نوں منن باراں ہور حواری — باراں نقیب یہودی منن جھلاں توں انکاری

امامیہ باراں اماماں باجھوں ہور نہ ہتن کا ئی ! ہور اصحاباں من ناہیں وانگ یہود عیسائی

فائدہ :- اصحاب کبارؓ نے آپ کی محبت میں تمام رشتہ داری چھوڑ دی اور اپنے اعلیٰ قسم کے مکانات
[ادا]ہ نہ کی۔ جن کے مکانوں کے نشانات اب تک مکہ مکرمہ میں موجود ہیں ۔ مثلاً مکان صدیق اکبرؓ مکان عمر فاروق رضؓ
[مکان] علی کرم اللہ وجہہٗ وغیرہ ، حاجی لوگ زیارت بھی کرتے ہیں اور طرح طرح کی مصیبتیں دین کی خاطر اٹھائیں ۔ اور آخر دم
[تک] حضرت محمد الرسول اللہ اور آپ کے اہل بیت کے تابعدار اور خدمت گذار رہے ۔

تابعدار نبیدےؐ دوست سارے دلدیاں نال رضائیں
کرن غلامی دعوی سارے روز قیامت تائیں

اہل البیتؓ نبیدےؐ دوست دلوں زباں نوں گئے
پر دشمن آکھن انوں دوست وچوں پرکھائے

یار نبیدےؐ جے کر دشمن اہل البیت ایمانی
تورات انجیل قرآن اندر رب صفت کیوں فرمائی

ویکھ سیپارے چھبی اندر تیجے پاد وچہ بھائی
سورۃ وچہ فتحنا چوہاں یاراں صفت بتائی

جیوں کر چار کتاباں منن ساتوں فرض ایمانی
ایویں چوہاں یاراں منو دل دی نال صفائی

جو کوئی چوہاں کتاباں وچوں ہے اِکدا انکاری
اوہ کافر بیدین نکارامت شیطاناں یاری

ایویں جو کوئی یار نبیؐ نہ یار نبیؐ دا جانے
اوہ بھی کافر بیشک ہویا آیت دیکھ قرآنے

وچہ تورات کرے رب صفتاں چوہنہ نبیدیاں یاراں
مومن تابعدار چوہناں دے ویکھ انجیل اخباراں

فائدہ :- آیت دوم اصحاب کبارؓ کا خاص بہشتی ہونا ۔ اور اگر ان سے بھول کر خطا بھی ہوگئی ہو تو معاف ہونا اس
[آیت] سے ثابت ہے پارہ چھ سورۃ آل عمران فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقَاتَلُوْا
[وَقُتِ]لُوْا - ترجمہ - پس وہ لوگ جنہوں نے اپنا وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے ۔ اور تکلیف دیے
[گئے] بیچ راستے میرے کے اور لڑے وہ اور لڑائی کئے گئے لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ اور معاف کئے اللہ تعالےٰ
[گ]ناہ اُن کے وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور داخل کرے گا اُن کو
[جن]ت میں جو نیچے اس کے چلتی ہیں نہریں اور ثواب اُن کا نزدیک پروردگار اُن کے ہے ۔ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ
[ال]لہ تعالےٰ اُن کو اچھا ثواب عطا فرمائے گا ۔ آیت سوم در پارہ دسں سورۃ انفال ۔ اس آیت میں اصحابوں کا خاص ہونا
[ج]ن لوگوں نے اُن کو مدد دی ہے اُن کے بھی گناہ معاف کرکے اُن کو رزق نیک ، دُنیا و آخرت میں دینے کا وعدہ فرمایا
[وَالَّ]ذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور وطن چھوڑا
[اور] جنگ کیا بیچ راہ خدا کے وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا - اور وہ لوگ جنہوں
[نے] جگہ دی اور امداد کی یہ لوگ ہی ہیں مومن سچے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ واسطے اُن کے بخشش
[ہے] اور روزی ہے اچھی دنیا اور آخرت میں ۔

فائدہ :- اب ہم چہار یار کبارؓ کا ایمان واسلام از کتب شیعہ سے ثابت کرتے ہیں ۔ اور وہ حدیثیں بہ تبدیل
[الفاظ کے] سے مروی ہے ۔

شہادت اوّل ۔ رُوِیَ عَنْ مُوْسٰی رِضَا رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ
اِهْتَدَیْتُمْ - ترجمہ - حضرت موسیٰ رضا سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تمام اصحابی میرے مثل ستاروں
[کے] ہیں جس کی پیروی کرو گے راہ ہدایت پاؤ گے ۔ یعنی میری اور میرے اصحاب کی راہ ایک ہی ہے ۔ اور میرا کوئی
[صح]ابی گمراہ نہیں ہے جو ان کو گمراہ کہے وہ خود گمراہ ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے دَعُوْا لِیْ اَصْحَابِیْ ۔ یعنی

خیال کرو جنہاں صحبت پائی سرور دوہاں جہاناں
کیکر ریس تہاندی ہووے توں سُن مرد ناداناں

جنہاں صحبت نال نبیؐ دے کیتی نال یقینے
تاں جو قبر بھی ساتھ اونہاندے بن گئی وچ مدینے

دُنیا برزخ اندر جنہاں ساتھ نبیؐ دا کیتا
ربدی مار اونہاں نوں جیہڑے مندا بولن بیتا

حاصل کلام حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام اصحاب کبارؓ نے آپؐ پر مال جان اولاد قربان کر دیئے تھے۔ اور ان کی بیبیوں نے بھی آپ کی محبت میں سب کچھ فدا کر دیا تھا۔ جیسا کہ ایک مومنہ کا قصہ ہے۔ جس وقت آپ جنگ احد سے واقف آ رہے تھے تو مدینہ منورہ کے تمام لوگ آپ کے استقبال کے لیے نکلے۔ کیونکہ اس جنگ میں ستر آدمی شہید ہو گئے تھے۔ اور آپ کی شہادت کی بھی افواہ اڑ گئی تھی

اک عورت پچھدی لوکاں کولوں حال نبیؐ کی آیا
لوکاں آکھیا باپ تیرا ہے دنیا چھوڑ سدھایا

پھر اوس ہورس کو پوچھیا دس حقیقت مینوں
شہید ہویا ہے بھائی تیرا آکھ سناواں تینوں

پھر ہوراں تائیں کہے سلامت سرورؐ ہے یا ناہیں
خاوند تیرا شہید ہویا اج کہندے عورت تائیں

بیٹا بھائی باپ خاوند قربان نبیؐ توں کیتا
پر ہیں سُنیا سرور عالم اجل پیالہ پیتا

کہیا اونہاں سردار محمدؐ زندہ شاہ جہاناں
تاں الحمد کہیا اس عورت پایا کل خزاناں

دیکھو پیارے اصحاب محمدؐ کارن حب حبیباں
پر دشمن اجہیاں گالی دیون وِتی مار نصیباں

پاک نبیؐ توں جان اولاداں مال کیتے قربانی
اجے بھی دشمن جانن اونہاں کرم جنہاں نے خامی

اسمٰعیلا نیک نصیباں والے اوہ کوئی جانی
جیہڑے سب اصحاباں متے دِلی جاون قربانی

حسد عداوت نال کمیدے رکھن مول نہ کائی
تابعدار غلام اصحاباں دل دی نال صفائی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

ترجمہ۔ اور آگے بڑھنے والے بیچ نیک کاموں کے سب سے پہلے مہاجر اور انصار تھے۔ اور وہ لوگ جو تابعدار ہوئے اُن کے ساتھ بھلائی کے راضی ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے اور راضی ہوا اللہ تعالیٰ اُن سے اور وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے جنت کا جو چلتی ہیں نیچے اُن کے نہریں ہمیشہ رہیں گے بیچ جنت کے ہمیشہ رہنا اور یہ کامیابی ہے بڑی۔

فائدہ ۱۔ پس اس آیت شریف میں اول درجہ مہاجرین کا فرمایا۔ اور دوسرا درجہ انصار کا فرمایا۔ اور پھر تابعین کا۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سب سے پہلے ابا بکر صدیقؓ نے مکہ مکرمہ چھوڑ کر رسول اللہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کرنیوالا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ پارہ دس میں ارشاد فرماتے ہیں۔ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۝ یعنی جس وقت کہا حضرت محمد الرسول نے واسطے ساتھی اپنے کے (مراد ابا بکر صدیقؓ) کہ نہ ڈر تحقیق اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے

فائدہ ۲۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اصحاب اول (یعنی مہاجر و انصار) کو چار چیزیں عنایت فرمائی ہیں۔ اول راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے۔ دوسرا وہ راضی ہوئے اللہ تعالیٰ سے تیسرا وعدہ دیا ان کو جنت کا۔ چوتھا فرمایا کہ وہ جنت میں ہمیشہ ہی رہیں گے۔ بعد فرمایا۔ کہ یہ مُراد مندی ہے بڑی۔

سب اصحاب نبیؐ دے پیارے شان مراتب عالی
جو بغضیاں من بغض متن جان ایمانوں خالی

عیسائی یک عیسیٰ نوں منن باراں ہور حواری
باراں نقیب یہودی منن بھولن توں انکاری

Marfat.com

امامیہ باراں اماماں باجھوں ہور نہ ہن کائی ! ہور اصحاباں من ناہیں وانگ یہود عیسائی

فائدہ :- اصحاب کبارؓ نے آپ کی محبت میں تمام رشتہ داری چھوڑ دی اور اپنے اعلیٰ قسم کے مکانات کی پرواہ نہ کی۔ جن کے مکانوں کے نشانات اب تک مکہ مکرمہ میں موجود ہیں۔ مثلاً مکان صدیق اکبرؓ مکان عمر فاروق رضؓ مکان علی کرم اللہ وجہہٗ وغیرہ، حاجی لوگ زیارت بھی کرتے ہیں اور طرح طرح کی مصیبتیں دین کی خاطر اٹھائیں۔ اور آخر دم تک حضرت محمد الرسول اللہ اور آپ کے اہل بیت کے تابعدار اور خدمت گزار رہے۔

تابعدار نبیدےؐ دوست سارے دلدیاں نال صفائیں — کرن غلامی دعوی سارے روز قیامت تائیں
اہل البیتؓ نبیدےؐ دوست دلوں زبانوں آکھے — پر دشمن آکھن اتوں دوست وچوں پر کھائے
یار نبیدےؐ جے کر دشمن اہل البیت ایہائی — تورات انجیل قرآن اندر رب صفت کیوں فرمائی
ویکھ سیپارے چھبی اندر تیجے پاد وچہ بھائی — سورۃ وچہ فتحا چوہاں یاراں صفت سنائی
جیوں کر چار کتاباں من ساتوں فرض ایہائی — ایویں چوہاں یاراں منو دل دی نال صفائی
جو کوئی چوہاں کتاباں وچوں ہے اِکدا انکاری — اوہ کافر بے دین نکارا مت شیطاناں ماری
ایویں جو کوئی یار نبیؐ نہ یار نبیؐ دا جانے — اوہ بھی کافر بیشک ہویا آیت ویکھ قرآنے
وچہ تورات کرے رب صفتاں چوہنہ نبیدیاں یاراں — مومن تابعدار چوہاں دے ویکھ انجیل اخباراں

فائدہ :- آیت دوم اصحاب کبارؓ کا خاص بہشتی ہونا۔ اور اگر ان سے بھول کر خطا بھی ہو گئی ہو تو معاف ہونا اس آیت سے ثابت ہے پارہ چھ سورۃ آل عمران فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا ۔ ترجمہ۔ پس وہ لوگ جنہوں نے اپنا وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور تکلیف دیئے گئے بیچ راستے میرے کے اور لڑے وہ اور لڑائی کئے گئے لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ ، در معاف کئے اللہ تعالیٰ نے گناہ اُن کے وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور داخل کرے گا اُن کو جنت میں جو نیچے اس کے چلتی ہیں نہریں، اور ثواب اُن کا نزدیک پروردگار اُن کے ہے۔ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ اور اللہ تعالیٰ اُن کو اچھا ثواب عطا فرمائے گا۔ آیت سوم در پارہ دسواں سورۃ انفال۔ اس آیت میں اصحابوں کا خاص ہونا جن لوگوں نے اُن کو مدد دی ہے اُن کے بھی گناہ معاف کر کے اُن کو رزق نیک، دنیا و آخرت میں دینے کا وعدہ فرمایا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور وطن چھوڑا اور جنگ کیا بیچ راہ خدا کے وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۔ اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اور امداد کی یہ لوگ ہی ہیں مومن سچے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ واسطے ان کے بخشش ہے اور روزی ہے اچھی دنیا اور آخرت میں۔

فائدہ :- اب ہم چہار یار کبارؓ کا ایمان واسلام لاناکتب شیعہ سے ثابت کرتے ہیں۔ اور وہ حدیثیں بہ تبدیل ... سے مروی ہے۔

شہادت اول۔ رُوِیَ عَنْ مُوْسٰی رِضَا رَضِیَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ ۔ ترجمہ۔ حضرت موسیٰ رضاؒ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تمام اصحابی میرے مثل ستاروں کے ہیں جس کی پیروی کرو گے راہ ہدایت پاؤ گے۔ یعنی میری اور میرے اصحاب کی راہ ایک ہی ہے۔ اور میرا کوئی صحابی گمراہ نہیں ہے جو ان کو گمراہ کہے وہ خود گمراہ ہے۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے دَعُوْا لِیْ اَصْحَابِیْ ۔ یعنی

چھوڑو مجھ کو اور میرے اصحابوں کو اور ان کو برا مت کہو۔

فائدہ :- پس ان دونوں حدیثوں سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اول اصحاب مثل ستاروں کے شمار ہیں دوسرا وہ سب کے سب بے خطا اور راہ نما تھے۔ تیسرا ان کی بدگوئی سے آپ نے منع فرمایا کہ میرے لحاظ سے ان کا لحاظ کرو۔ پس اہل ایمان کے لئے تو یہ حدیثیں ہی کافی ہیں

شہادت دوم صدیق اکبرؓ کے صدیق ہونے کی۔ علی ابن عیسٰے رملی امام اثنا عشریہ نے اپنی کتاب کشف الغمہ فی معرفت الائمہ میں لکھا ہے (نقل از نہج البلاغۃ) سُئِلَ الْاِمَامُ اَبُوْجَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ حُلْیَةِ السَّیْفِ هَلْ یَجُوْزُ قَالَ نَعَمْ ۔

ترجمہ۔ کسی نے امام جعفر صادقؓ سے پوچھا کہ تلوار کا قبضہ حلہ کرنا (یعنی تلوار کے دستہ کو سونا چاندی لگانا) درست ہے یا نہیں تو امام صاحب نے فرمایا ہاں جائز ہے قَدْ کَانَ حَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ لِسَیْفِهٖ ۔ اس لئے کہ تحقیق ابابکر صدیق کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا فَقَالَ الرَّاوِیْ اَتَقُوْلُ هٰکَذَا ۔ پس راوی کہتے ہیں کہ اس سائل نے عرض کیا حضرت آپ بھی ابابکر کو صدیق کہتے ہیں فَوَثَبَ الْاِمَامُ عَلٰی مَکَانِهٖ فَقَالَ نَعَمْ الصِّدِّیْقُ نَعَمْ الصِّدِّیْقُ نَعَمْ الصِّدِّیْقُ۔ پس یہ سنتے ہی امام صاحب جوش میں آ کر اپنی جگہ سے اچھلے اور فرمایا، ہاں وہ صدیق ہے، وہ صدیق ہے وہ صدیق ہے فَمَنْ لَّمْ یَقُلْ لَهٗ الصِّدِّیْقُ فَلَا صَدَقَ اللّٰهُ قَوْلَهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ پس امام جعفرؓ نے فرمایا کہ جو شخص صدیق اکبرؓ کو صدیق نہ کہے۔ اُس کی دنیا اور آخرت میں کوئی تصدیق نہ کرے۔ یعنی امام صاحب نے اس کمبخت کے حق میں بددعا فرمائی۔

فائدہ :- پس امام صاحب کے قول نے تو جھگڑا ہی طے کر دیا کہ جو کوئی صدیق اکبرؓ کو صدیق نہ جانے وہ خود بے تصدیق ہے۔ یعنی جھوٹا ہے۔

مسئلہ :- قواعد نص قرآنی سے ظاہر ہے کہ بعد انبیا علیہم السلام کے تمام امت سے صدیق کا درجہ بڑا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ پارہ پانچ سورۃ نساء میں ارشاد فرماتے ہیں فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۔ ترجمہ۔ پس وہ لوگ جو ساتھ اُن کے ہیں۔ انعام کیا اللہ تعالےٰ نے ان پر نبیوں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحینوں سے اور یہ اچھے ہیں دوست۔

فائدہ :- امام جعفر صادقؓ کا دوسرا قول جو صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ کے حق میں آپ نے فرمایا ہے۔ جس کو امام مومن بابویہ قمی نے اپنی کتاب طوق الجماعت کی آخری بحث امامت میں لکھا ہے لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَضْمَرَ لَهُمَا اِلَّا الْحُسْنَ الْجَمِیْلِ ترجمہ۔ لعنت کرتا ہے اللہ تعالےٰ اُس شخص پر جو اپنے دل میں بھی ان دونوں (ابابکرؓ و عمرؓ) کے حق میں بدگمانی و بدظنی کرے

فائدہ :- اس کلام تمام سے تین فائدے حاصل ہوئے۔ اول تو صدیق اکبر کا صدیقؓ ہونا خود امام جعفر صادقؓ کی زبان پاک سے ثابت ہوا۔ دوسرا صدیق اکبر کا درجہ خود خدائے رحمان کی کلام پاک سے ثابت ہوا۔ تیسرا جو دل میں بھی بدگمانی یا بدگوئی صدیق اکبرؓ کی کرے اس پر خدا کی لعنت نازل ہوتی ہے۔

ایس کلام امام صاحبدیوں ایہ گل ثابت ہوئی ابابکرؓ دے شان برابر ثانی ہور نہ کوئی
اول گل کفار منافق سٹے دوزخ کھائی دین درست محمدی کیتا واہ واہ تیغ چلائی
کتنے ملک کفار یہودان وچ اسلام لیایا بیدیناں گمراہاں تائیں اہل اسلام بنایا
دوجا دین محمدی تائیں کر مضبوط اسدایا بدعت دا کوئی نام نہ چھوڑیا وانگ بانہہ دا لایا
تیجا اس دنیا بھیں دامن پاک بے عیب سدایا سب اصحاباں بھیں اول اوس روضے ڈیرہ لایا

Marfat.com

چوتھا حق خلافت ابو بکرؓ نے خوب ادا یا ——— پنجواں اوّل کل فسادوں دنیا چھوڑ سدھایا
خلافت ابو بکرؓ وچ ہویا جھگڑا مول نہ کائی ——— کل فسادوں امن سلامت ویکھ تاریخوں بھائی
افضل بعد نبیؐ دے جان زمانہ ابو بکر دا ! ——— کوئی نہ اوس مخالف ہویا علیؓ رعایت کردا
چھیواں اطاعت لئے عبادت دا حق خوب ادایا ——— ایہ کجھ خوبی شان صدیقی حیدرؓ نے فرمایا
ستواں ظن برا جو حضرت ابو بکرؓ پر کردا ——— اُس پر لعنت وارد ہووے کہنا ہے سرور دا
جو تصدیق صدیقوں منکر رب اُسنوں جھٹلایا ——— اندر دوہاں جہاناں حضرت جعفرؓ نے فرمایا
ناواں کرن تعریف اونہاندی حضرت علیؓ پیارے ——— بُرا اونہاں نوں جانن اوہو جان شیطانی سارے
ایویں بہت فضائل حق صدیقؓ عمرؓ دے بھائی ——— بھی عثمانؓ علیؓ دے حق وچہ جنہاں انت نہ کائی
بھی سب آل اصحاب محمدؐ سبھناں شان بلندی ——— جو بغضیاں منن بغض نہ منن جانی ٹولی گندی

الغرض یہ تمام فضائل اصحاب ثلاثہ خود شیعہ کی کتب سے ثابت ہیں ۔ مگر یہ اُن کو احادیث اکیلی خبر کہکر جھٹلا دیتے ہیں ۔۔۔اصحاب ثلاثہ کے فضائل کے منکر ہو جاتے ہیں ۔ جب کبھی کسی علماء اہلسنت نے بھی ثبوت دیا تو پھر اس میں اپنی دلیل ۔۔۔ ناویل بڑھا کر معنے تبدل تغیر کر دیتے ہیں ۔ مثلاً امام جعفر صادقؓ نے اپنی کتاب مسند احقاق الحق میں حضرت ابا بکر صدیقؓ ۔۔۔عمر فاروقؓ کے حق میں فرمایا ہے هُمَا اِمَامَانِ عَادِلَانِ قَاسِطَانِ كَانَ عَلَى الْحَقِّ ۔ ترجمہ ۔ یہ دونوں امام عادل ۔۔۔ انصاف کرنیوالے ہیں وَمَاتَا عَلَيْهِ فَعَلَيْهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ اور فوت ہوئے دونوں حق پر ۔۔۔ رحمت کرے اللہ تعالےٰ اُن پر دن قیامت تک ۔

امام جعفرؓ دی پاک زبانوں ایہ گل ثابت ہوئی ——— صدیقؓ عمرؓ دو حق خلیفہ عادل منصف سوئی
دوویں صاحب نال ایمانے دنیا چھوڑ سدھائے ——— اُپر اہناں دے رحمت دائم جعفرؓ خود فرمائے
ایہیں حدیثوں شیعہ صاحب ہور مراد بتاون ——— کر تفسیر طویل تغیر معنیاں نوں بدلاون
بہت فضائل یاراں شیعہ کتبوں ثابت آون ——— پر ایہ اس جا کر تاویلاں مطلب نوں اُلٹاون

غرض کہ جس کو کوئی موقعہ نہ ملا تو اس نے امامین پر تقیہ کا الزام لگا دیا ۔ مثلاً کوئی شخص کہے کہ نعوذ باللہ من ذالک اگر ۔۔۔اصحاب ثلاثہ مسلمان اور مومن نہ تھے تو حضرت علیؓ نے ان کی بیعت کیوں کی تھی ۔ اور اُن کے پیچھے نماز باجماعت اور جمعہ ۔۔۔عیدین کیوں پڑھتے تھے تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ تمام کام حضرت علیؓ کے تقیہ کی وجہ سے تھے ۔ یعنی حضرت علیؓ نے تقیہ کیا ۔۔۔کیا ہوا تھا ۔

ناسخ :۔ ان حضرات شیعہ نے اصحاب ثلاثہ کی دشمنی کی وجہ سے اہل بیت کی وہ توہین کی ہے کہ خدا یا الامان ۔۔۔جس کے لکھنے سے ہمارا دل کانپتا ہے ۔ مگر نقل کفر کفر نہ باشد مثل مشہور ہے ۔ ازاں جملہ ان کے حق الیقین میں شیعہ صاحبان ۔۔۔لکھتے ہیں کہ جب خلفائے ثلاثہ نے خلافت غضب کر لی یعنی چھین لی تو حضرت علیؓ نے اپنے دونوں صاحبزادوں کو اُنگلی ۔۔۔لگا کر اور حضرت خاتون جنت کو ساتھ لیئے ہوئے گھر گھر امداد کے لئے میلا بنا کر پھرتے رہے کہ ہمیں خلافت لے دو ۔ ۔۔۔مگر کسی مسلمان نے مدد نہ کی ۔ اور اسی حق الیقین طعن سوم میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ خاتون جنت اونچی اونچی بلند آواز سے ۔۔۔فریاد کرتے تھے ۔ کہ اے لوگو ہم کو اصحاب ثلاثہ سے خلافت کیوں نہیں لے دیتے ہو ۔ مگر کسی مسلمان نے بھی فریاد رسی نہ کی ۔۔۔اور حضرت عمرؓ نے ابو بکرؓ کو کہا ۔ تو چند آدمیوں کو کیوں نہیں بھیجتا کہ حضرت علیؓ کو پکڑ لا دیں ۔ پھر لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ ۔۔۔نے غصہ میں آکر اہل بیت کے دروازہ پر لکڑیاں جمع کیں اور آگ لگوا دی ۔ تو حضرت فاطمہؓ نے زور سے فریاد کی تو حضرت

Marfat.com

علیؓ نے تلوار نکالی حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ سے تلوار چھین لی۔ اور امیر علیؓ کو گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹتا ہوا گھر سے باہر لے آیا

بدست بود یک رسیماں | دگر در کف خالد پہلواں
فگندند گردن شیر نر | کشیدند اورا بر ابوبکر

ترجمہ۔ ایک رسی عمرؓ کے ہاتھ میں تھی اور دوسری خالد پہلوان کے ہاتھ میں پس ڈالی ہوئی تھی بیچ گردن مبارک علیؓ کے پس کھینچ کر لائے پاس ابوبکرؓ کے اور اسی غضب میں عمرؓ نے دلیز اکھاڑ کر ماری حضرت فاطمہؓ کے پہلو پر کہ اس چوٹ سے آپ کے استخوان ٹوٹ گئے اور آپ کا حمل بھی گر گیا۔ نعوذ باللہ من ذالک جس کا نام امام محسن بتاتے ہیں اور ایسا ہی مفتاح البرکات بجواب شوائط برکات مصنف علامہ عبدالکریم کشمیری ثانی میں لکھا ہے۔ بروایت نظام اِنَّ ضَرَبَ بَطْنِ فَاطِمَۃَ حَتّٰی اَسْقَطَ الْمُحْسِنُ بَطْنَھَا۔ ترجمہ۔ تحقیق عمرؓ نے اس غضب سے مارا کہ حضرت فاطمہؓ کا حمل گر گیا۔ یعنی امام محسن علیہ السلام ساقط ہو گئے۔ حالانکہ حضرت علیؓ بھی موجود تھے۔ اور ایسا ہی صاحب احتجاج نے بھی لکھا ہے۔ غرضیکہ اس قسم کے کئی افترات لغویات ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جن کے ذکر کا کتب سنت اہل جماعت میں کوئی نام و نشان بھی نہیں۔

فائدہ:۔ اے دین کے مرافو دیکھو تو سہی کس طور پر ان مفتروں نے اہل بیت کی ہتک و توہین کی ہے پھر گھر گھر یہ باتیں جاہل لوگوں کو سنا سنا کر گمراہ کرتے ہیں جن باتوں کو کوئی بیوقوف بھی اپنے بزرگوں کی نسبت سن نہیں سکتا۔ توبہ توبہ ایسا کون ہے کہ جو اس شیر خدا لافتا حضرت علی اسد اللہ الغالب کے سامنے حضرت فاطمہؓ کو ایسا صدمہ پہنچا سکے کہ آپ کے استخوان ٹوٹ جائیں اور حمل بھی گر جائے۔ اب غور کا مقام ہے کہ اس سے زیادہ بھی کوئی ہتک و توہین اہل بیتؓ کی ہے

حکایت

خیالی علی کسی شیعہ نے اہل سنت علماء سے کہا۔ کہ آپ حضرت علیؓ کی تعریف کیجئے۔ علما باوفا نے کہا کہ کیا تم شیعہ کے علیؓ کی تعریف پوچھتے ہو یا سنت اہل جماعت کے علیؓ کی تعریف سننا چاہتے ہو۔ سائل نے گھبرا کر عرض کی کہ میرے نزدیک تو ایک ہی علیؓ ہے تو اس عالم باوفا نے فرمایا کہ بھائی شیعوں کا علیؓ تو خیالی علی ہے جو ہمیشہ ہی مغلوب رہا تھا۔ اور اصحاب ثلاثہ سے ڈرتا تھا اور اپنی خلافت بھی اصحاب ثلاثہ سے کھو بیٹھا تھا یہاں تک کہ دشمنوں نے اس کی بیوی کو بھی مار مار کر زخمی کر دیا۔ اور اس کا حمل بھی گرا دیا۔ اور ان کا گھر بھی جلا دیا پھر بھی اس نے کچھ نہ کہا۔ وہ علیؓ ایسا ڈرپوک کمزور ڈرا کل علی تھا اور فی الواقعہ سنت اہل جماعت علی وہ علی کرم اللہ وجہہ ہے جو اسم سمی سے مشہور ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَسَدُ اللّٰہِ الْغَالِبِ عَلِیُّ کُلِّ غَالِبٍ مَظْھَرُ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ حَیْدَرِ کَرَّارِ تَارِکِ الْکُفَّارِ لَافَتٰی اِلَّا عَلِیْ لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارْ۔

ترجمہ۔ علیؓ شیر ہے خدا کا اور غالب ہے اوپر تمام شیروں کے اور اس پر کوئی غالب نہیں ظاہر کرنیوالا عجیبہ غریبہ کو مانند شیر کے بار بار حملے کرنیوالا کفار کو قتل کرنیوالا نہیں کوئی بہادر پہلوان مگر علیؓ اور نہیں کوئی بہتر تلوار مگر تلوار علیؓ کی جس کا نام ذوالفقار تھا یعنی سنت اہل جماعت کا علیؓ بڑا بہادر پہلوان تھا۔ جس نے بارہ کوٹ خیبر کے ایک دم میں اکھاڑ دیئے۔ اور جنات کفار کو مار مار کر ایک دم خاک میں ملا دیا۔ جن کے فتح کرتے تمام اصحاب گھبرا گئے تھے۔ اور تلوار آپ کی ذوالفقار وہ تلوار تھی جو حضرت رسول پاک نے خود علی کرم اللہ وجہہ کو عنایت فرمائی تھی جس کی یہ صفت تھی کہ ایک بار مارنے سے

Marfat.com

گردن سے لے کر کمر تک تمام ٹھرے یعنی کندھے توڑ دیتی تھی۔ الغرض انصاف سے دیکھنا چاہیے کہ کون شخص صفت و ثنا و عزت حضرت علیؓ کی بیان کرتا ہے اور کون ذلت و توہین ان کی بیان کرتا ہے۔

فائدہ:۔ بھلا جو شخص آپ کی اس طرح ہتک کرے کہ حضرت علیؓ ہمیشہ مغلوب رہے اور اپنی خلافت بھی کھو بیٹھے اور اپنی بیوی بنت رسول خدا اور دونوں صاحبزادوں کو گدھے پر چڑھا کر گھر گھر مبلہ بنا کر لئے پھرے۔ پھر بھی کسی نے امداد نہ کی۔

علیؓ اساڈا صفدر حیدر شیر بہادر بھائی
ستے علیؓ شیعہ ڈر پوک، ڈراکل ڈر ڈر عمر لنگھائی

علیؓ اساڈے کوٹ خیبر دے بلوچہ توڑ وچائے
تے علیؓ شیعہ اصحاب ثلاثہ قابو مول نہ آئے

علیؓ اساڈے شیر بہادر شیراں مار بھجایا
عثمانؓ غنی بھی علی شیعہ توں لے خلافت دھایا

علیؓ شیعہ دے گھر گھر جا کر عاجز شکل وکھائی
تے علیؓ اساڈے مول کسے دی نہیں پرواہ رکھائی

علیؓ اساڈے ولی الٰہی ڈرن کسے توں ناہیں
تے علیؓ شیعہ دا شیعہ وانگوں ڈردا بوہے ناہیں

علیؓ اساڈا کل مخلوقاں اُپر غالب آیا
تے علیؓ شیعہ نے عمرؓ فاروقوں بیوی حمل جھڑایا

علیؓ اساڈے باراں کوٹ خیبر دے توڑ ے بھائی
تے علی شیعہ دے گلو چہ رسی خالد فوجی پائی

علیؓ اساڈا بھائیاں وانگوں عمرؓ صدیقؓ پیارا
تے علی شیعہ دا اُتوں دوست وچوں دشمن یارا

مجلس بارہویں ۱۲

اور یہ چار فصلوں میں منقسم ہے

فصل اوّل

در زیر ابتدا مذہب شیعہ شہادت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم۔ اے برادران اسلام عبد اللہ بن سبا یہودی مذہب شیعہ کا بانی ہے۔ نقل کرتے ہیں کہ زمانہ صدیق اکبرؓ میں جب ملک فارس روم فتح ہوئے تو کچھ یہودی قتل ہوئے اور کچھ پکڑے آئے جن میں عبد اللہ بن سبا نام یہودی بڑا عالم نامی گرامی اپنے علم کا عالم اور ہر فن دفریب میں کامل تھا پکڑا آیا۔ لاچار ہو کر ظاہر طور پر مسلمان ہوا۔ مگر اپنے قریبیوں کے قتل و قید ہونے سے بہت ہی غمناک اور اہل اسلام کا جانی دشمن تھا۔ لیکن دن بدن اسلام ترقی پر تھا۔ اس واسطے کچھ نہ کر سکتا تھا۔ حتیٰ کہ اس نے اندرونی طور پر اپنے شاگردوں کو جو روم شام فارس میں رہنے والے تھے خط لکھے۔ اور ان سب اہل اسلام سے بدلا لینے کے لئے امداد چاہی تو سب نے جواب دیا کہ ہم اہل اسلام سے کسی طریقے سے بھی بدلہ نہیں لے سکتے کیونکہ اہل اسلام کی دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور آپس میں متفق ہیں۔ اس کے بعد عبد اللہ بن سبا نے ان تمام شاگردوں سے مشورت چاہی کہ جب ملک میں مسلمانوں

Marfat.com

سے بدلہ نہ دوں مجھے صبر نہیں آتا۔ تمام شاگردوں نے یہ رائے پیش کی کہ مطلب اس ترکیب سے نکل سکتا ہے کہ بظاہر مسلمان ہو کر اُن کے مذہب میں تفرقہ ڈالنا شروع کرو۔ کبھی نہ کبھی آپ کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ چنانچہ بعد از شہادت عثمانؓ اس منافق عبداللہ بن سبا نے موقعہ پاکر اس زہر باطنی کو ظاہر کیا۔ تو اوّل تو تجاوز اکثر لوگوں میں اس طرح شروع کی کہ اہلبیت کی محبت کا ڈھنگ لگایا۔ پھر آہستہ آہستہ اس مکار نے کچھ کچھ خلفائے ثلاثہ پر الزام لگانا شروع کیا یہاں تک کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کو خبر ہوگئی کہ عبداللہ بن سبا ابا بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے حق میں کچھ عیب جوئی کرتا ہے۔ پس فوراً آپ نے اُس کو بلاکر معہ شاگردوں کے اس کو قید کر دیا۔ اور منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا کہ دیکھو جن لوگوں نے اصحاب ثلاثہ کی بدگوئی کی ہے میں اُن کو کیسی سزا کرتا ہوں اور بعد اس کے آپ نے اُن ملعونوں کو یعنی عبداللہ بن سبا اور اُس کے شاگردوں کو دُرّے لگا کر شہر مدینہ سے نکال دیا۔ تو بعد وفات حضرت علی کرم اللہ وجہ کے اس موذی نے دو تین رسالے ایسے لکھے جن میں کچھ اہل بیت کی صفت ثنا لکھی اور کچھ اصحاب ثلاثہ کی بدگوئی لکھی اور یہ رسالے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے نام منسوب کر کے امام صاحب کے دفتر میں چھپا کر ملا دیئے۔ بعد وفات امام جعفر صادق علیہ السلام کے یہ رسالے ظاہر ہوئے تو محقق لوگوں نے کہا کہ رسالے امام جعفر صادق کے مذہب کے برخلاف ہیں۔ مگر منافق لوگ جن کا عقیدہ باطنی گندا تھا کہنے لگے کہ یہی مذہب امام صاحب کا تھا۔ اور اُن رسالوں کو اب علمائے شیعہ نے آئمہ علیہ السلام کے نام منسوب کر لیا۔ پس یہاں تک نوبت پہنچی کہ اصحاب ثلاثہ کو کافر منافق جاننے لگے۔ اور روایات سے ثابت ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی سیاہ رُو امام جعفر صادقؓ کے زمانہ تک زندہ رہا۔

فائدہ:۔ غرض کہ یہ مذہب عبداللہ بن سبا کا ایجاد کردہ ہے۔ اگر کوئی شیعہ اپنی عادت کے مطابق ان ساوں عبداللہ بن سبا سے انکار کرے (جو کہ عبداللہ بن سبا نے خود تحریر کر کے امام جعفرؓ کے نام منسوب کر کے کتب خانہ امام صاحبؒ میں داخل کر دیئے تھے) تو ہم کتب شیعہ سے حرف بحرف ان رسالوں کا ثبوت دیتے ہیں۔ جیسا کہ امام مؤید باللہ یحییٰ ابن ہمزہ زیدی شیعہ نے اپنی کتاب اطواق الحمایہ کی آخری بحث امامت میں سوید بن غفلہ سے روایت لکھی ہے اِنَّهٗ قَالَ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ يَنْتَقِصُوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ۔ ترجمہ: روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا اُس نے گذرا میں ایک قوم پر کہ کرتے بدگوئی ابابکرؓ و عمرؓ کی فَاَخْبَرْتُ عَلِيًّا وَقُلْتُ لَوْلَا اَنَّهُمْ يَرَوْنَ پس خبر دی میں نے حضرت علیؓ کو اور عرض کی کہ اگر نہ ہوتی یہ بات جو کہ یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ تو چھپاتا ہے جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ البتہ نہ دلیری کرتے یہ لوگ اِنَّكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَبَاءٍ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ اَظْهَرَ ذَالِكَ اور ان سب کا افسر عبداللہ بن سبا تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے ظاہر کیا۔ ان باتوں کو (یعنی عیب جوئی بدگوئی اصحاب ثلاثہ) فَقَالَ عَلِيٌّ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ رَحِمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ۔ پس فرمایا علی کرم اللہ وجہ نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی ایسے بزرگ لوگوں کی بدگوئی کرنے والوں بدکاروں سے اور رحمت کرے اللہ تعالےٰ ان دونوں پر دنیا و آخرت میں ثُمَّ نَهَضَ وَاَخَذَ بِيَدِيْ وَاَدْخَلَنِي الْمَسْجِدَ فَصَعَدَ الْمِنْبَرَ ۔ پھر کھڑے ہوئے اور پکڑا ہاتھ میرا۔ اور داخل کیا مجھکو مسجد میں پھر چڑھے منبر پر اور پکڑا داڑھی اپنی کو مٹھی میں اور وہ سفید تھی پھر شروع ہو گئیں آنسو آپ کی حتّٰی کہ داڑھی تر ہو گئی اور بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ بَالُ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اَخَوَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَوَزِيْرَيْهِ وَصَاحِبَيْهِ سَيِّدَيْ قُرَيْشٍ وَاَبَوَيِ الْمُسْلِمِيْنَ پھر خطبہ پڑھ کر فرمایا کیا حال ہوگا اُس قوم بے حیا کا جو یاد کرتی ہے بھائی رسول خدا اور وزیر اعظم آپ کے جو ایک یار غار اور دوسرا سردار ہے قریش کا اور دو باپوں مسلمانوں کے کو ساتھ بدگوئی کے وَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا بَرِيٌّ مِمَّا يَذْكُرُوْا عَلَيْهِ مُعَاقِبٌ اور فرمایا علی کرم اللہ وجہ نے میں بیزار ہوں اُس سے جو وہ ذکر کرتے ہیں (بدگوئی ابابکرؓ

Marfat.com

وعمرؓ ا بلکہ میں اُن کو اِس ذکر کرنے سے بھی سزا دوں گا

نظم

علیؓ کہیا میں اونہاں تائیں دلسیاں خوب سزائیں — جو عمرؓ صدیقؓ نوں منداںولن بریاں کرن ادائیں
منبر پر چڑھ خطبہ پڑھیا خوب طرح سمجھایا — میں بیزار اونہاندے کولوں ظاہر آکھ سنایا
ایہ دونویں یار پیارے جانی خاص رسول الٰہی — دین اندر اینہاں بدنی مالی ساری قوت لائی
چنگے فیصلے کیتے اونہاں موجب امر الٰہی — قدم بقدم ایہ سارے چلے چال رسول خدائی
وقت وفات تائیں اوہ راضی نال تماماں بھائی — بھی لوک تنہاں پر راضی نال سلوک خلافت پائی
اونہاندی بدگوئی کرنی روا کسینوں ناہیں — مسلماناں پر حق تنہاندے بے شمار ودائیں

اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ عَلِیٌّ فَوَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یُحِبُّهُمَا اِلَّا مُؤْمِنٌ فَاضِلٌ وَلَا یُبْغِضُهُمَا اِلَّا شَقِیٌّ مَارِقٌ وَحُبُّهُمَا قُرْبَةٌ وَّبُغْضُهُمَا مُرُوْقٌ۔

قسم مینوں اس ربدی جو ہے رب زمین اسماناں — جس دے قبضے جان میری ہے کہے علیؓ مردانہ
صدیقؓ عمرؓ سنگ پیار کرے جو مومن خاص یقینوں — جو کرے عداوت نال اونہاندے اوہ ہے خارج دینوں
صدیقؓ عمرؓ دی حُبتوں قرب الٰہی حاصل آوے — دشمن اونہاں دشمن ربدا خود حیدر فرماوے
اے مومن بھائیو تسیں بھی جیکر قرب ربانا چاہو — صدیقؓ عمرؓ سنگ پیار کرو نہ ویر عداوت چاہو
صدیقؓ عمرؓ دا ویری رب رسول دا ویری آیا — ایہ حضرت علیؓ روایت کردا میں نہیں لوں بنایا

وَقَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهٗ لَعَنَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَضْمَرَ مِنْهُمَا اِلَّا الْحَسَنَ الْجَمِیْلَ ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ کی اس شخص پر جو صدیقؓ اکبر وعمر فاروقؓ پر دل میں بدظنی رکھے سوائے نیک گمان کے وَسَمِعَ سُوَیْدُ بْنُ غَفْلَةَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِبْنِ السَّبَاءِ وَقَالَ لَا سَاکِنِیْ فِیْ بَلَدٍ اَبَدًا۔ قریب ہے اے سوید بن غفلہ دیکھے گا تو کہ میں بُرا حال کرتا ہوں۔ اُن کا جو صدیقؓ اور عمرؓ کی بدگوئی کرتے ہیں۔ پھر بھیجا ایک آدمی طرف عبد اللہ بن سبا کی۔ اور بلایا اس کو پس نکال دیا آپ نے عبد اللہ بن سبا کو مدینہ منورہ سے طرف شہر مدائن کے اور فرمایا کہ نہ ٹھہرے گا۔ تو اس شہر مدینہ میں کبھی اے یہودی۔

فائدہ :- ان دو روایتوں سے کئی فائدے حاصل ہوئے۔ اوّل تو معلوم ہوا کہ تبرہ بازشیعہ کا بانی مبانی عبد اللہ بن سبا منافق یہودی تھا۔ جو صدیق اکبرؓ وعمر فاروقؓ کی بدگوئی کرتا تھا۔ دوسرا حضرت علیؓ نے شیخین کی بدگوئی کرنے والوں سے خدا کی پناہ مانگی۔ تیسرا حضرت علیؓ کی داڑھی مبارک اتنی لمبی تھی کہ مٹھ میں آجاتی تھی۔ تو معلوم ہوا کہ داڑھی مُٹھ بھر رکھنی سُنت علیؓ اور سُنت نبوی ہے جو کوئی مُٹھ سے کم رکھے گا اُس کے حق میں حضرت محمد الرسول اللہ نے سخت وعید فرمائی ہے جیسا کہ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهٗ قَالَ النَّبِیُّ مَنْ نَتَفَ اللِّحْیَةَ اَوْقَصَّرَهَا مِنْ قَبْلِ الْقَبْضَةِ بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ سُوْءَ وَجْهِهٖ وَتُحْرَمُ بِنَیْلِ شَفَاعَتِیْ

ترجمہ۔ روایت ہے علی کرم اللہ وجہٗ سے کہ فرمایا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو شخص منڈائے یا کترائے داڑھی اپنی کو پہلے مٹھ بھر ہونے سے اٹھائے گا اللہ تعالےٰ اس کو دن قیامت کے منہ اس کا کالا ہوگا اور شفاعت کروں گا میں اُس کی۔

جو داڑھی تن مچھاں رکھن سور نے شیطانے — منہ شرمندے رب تھیں ہوسن اوس جہان

Marfat.com

اللہ کرسی حکم جاں سجدہ خلق ہجوم — تجھاں سیجاں ہوسنی سجدے تھیں محروم
جو مُجھاں سکھاں وانگوں رکھن اڑیاں مو انگ ہنودا ں — شرح محمدی تہناں نہ بھانی لکھ لعنت مردوداں

چوتھا فائدہ :- حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت شیخین[1] کو حضرت محمد الرسول اللہ کے بھائی اور دوست اور وزیر اعظم اور یار غار اور رفیق اور تمام قریش کے سردار اور تمام مسلمانوں کے باپ فرمایا ہے۔ پس جیسا ماں باپ کا بے ادب گستاخ دوزخی ہوتا ہے ویسا ہی شیخین کا بے ادب بھی دوزخی ہے۔ پانچواں وہ صاحب حیا و وفا اور عادل باانصاف تھے کسی اہل اسلام کو دکھ تکلیف نہیں دیتے تھے۔ چھیواں امیر علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے خدا کی جو کوئی ان دونوں کا دشمن ہے وہ کافر بیدین ہے وہ ہمیشہ دوزخ میں جلتا رہے گا۔

فائدہ :- پس ہم سنت اہل جماعت کا مذہب وعقائد واصول تو حضرت علیؓ کے مذہب وعقائد واصول کے موافق ہے جس طرح وہ شیخین کے دشمن کو اپنا دشمن جانتے تھے ویسا ہی ہم بھی دشمن ابابکر صدیقؓ وعمر فاروقؓ کو اپنا دشمن جانتے ہیں اور وہ دشمن خدا اور رسول ہے۔

قصہ شہادت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

نوٹ :- حضرت عثمانؓ کی شہادت بھی اسی عبد اللہ بن سبا یہودی بانی شیعہ ہی کے سبب سے ہوئی مگر اس میں مردان منافق کی شرارت ملی ہوئی تھی۔ اس قصتہ کو ہم نظم میں بیان کرتے ہیں۔ نظم از دقائق الاخبار

وچہ دقائق الاخبار دے قصہ ذوالنورین ایہ آیا — جو بی بی عائشہؓ مکے کر کار دے طرف عثمان چلایا
محمدؓ ابو بکرؓ دا بیٹا میرا سکا بھائی — وچہ خلافت تیری اس نے رزقوں تنگی پائی
کے عثمانؓ خلیفہ میتوں ہرگز خبر نہ کائی — ہن میں خدمت کرساں اُسدی لدی نال صفائی
جاں پھر پاس خلیفے آیا بیٹا ابو بکرؓ دا — وہ غلام کیتے اس تابع خدمت دا فرکردا
پھر شام ولائت حاکم کیتا دے کر حکم چلایا — تے شام ولایت والیاں تائیں کر تاکید ہتایا
جاں ایہ پاس تساڈے آئے کرو قبول اُستائیں — عزت دا فر کرو اسدی ولدیاں نال رضائیں
مرواں آیا خط لکھن والا کیتی اُس بد خواہی — اِتْبَعُوْا دی جا لگ اقتلوہ لکھیا قتل کرو استائیں
جا وچہ رستے خط نوں ویکھیا کی کچھ اُس لکھایا — کھول ڈٹھا کی ویکھے اُس وچ حکم قتل دا پایا
بے اعتقاد عثمانوں ہویا جانس دغا کمایا — ہو حیران اتھاں ہیں بیٹھا ایک سوداگر آیا!
عبد اللہ بن سبا و منافق تو دشمن دین پیا لیے — آکھیوس توں حیران ہو بیٹھوں آکر سوہن کنارے
اوہ مڑ مڑ پچھے دسے ناہیں آخر بول سنایا — منافق وقت غنیمت جاتا جاں موقعہ ہتھ آیا
میں ہن بدلہ لیساں وچہ اصحاب تفرقہ پاساں — اس بیٹے ابو بکرؓ دے نوں اج نے بھرے دل جاواں
جا کر بصری لوکاں تائیں آکھیا ہور کی چاہو — میں ابو بکر دا بیٹا آندا حاکم ایس بنا دا
سبھناں نے سردار بنایا پھر کہیا محمدؓ تائیں — ہے عثمانؓ تساڈا دشمن لڑیئے دنجا او تھائیں
رل کے اوہناں نال محمدؓ راتو راتی آیا — ادھی رات میں اللہ گھر عثمانؓ سدایا
گھر عثمانؓ محمدؓ وڑیا باہر اوک کھلالے — حضرتؓ کرے قرآن تلاوت دا ہڑی پھڑی سو مارے

[1] شیخین سے مراد ابو بکرؓ وعمر فاروقؓ ہے۔

Marfat.com

عثمانؓ کہیا اس دا ہڑی عزت نبیؐ صاحب سی کردا   باپ تیرا بھی عزت کردا توں نہیں رب تھیں ڈردا
تاں کنب گیا دل دا ہڑی چھوڑی دوڑیا پاس علیؓ دے   سب کیفیت ظاہر کیتی وچہ حضور ولی دے
حضرت علیؓ تسلی دتی اپنے پاس بہٹھایا   حضرت حسنؓ حسینؓ دوہاں نوں دل عثمانؓ چلایا
دروازے پر پہرہ دیو اندر وڑے نہ کوئی   وچ شہزادیاں پہرہ دتا صبح جاں روشن ہوئی
صبح ہوئی تاں علیؓ بھی آکر وڑیا گھر عثمانے   شہید ہویا سر کٹیا ڈٹھا ہوئے سخت حیرانے
پس معلوم حقیقت کیتی عبد اللہ دے کارے   ایہ منافق عبد اللہ دے سارے کم نیارے
محمدؓ بیٹا ابوبکر دا جاں میرے گھر آیا   حضرت علی کہیا ایہ مگروں اوس فریب کمایا
دو خاص غلام آہے عبد اللہ اونہاں نوں پہنچایا   دیکر رشوت اونہاں کولوں سر عثمان کٹایا
لوکاں وچہ مشہور ہویا جو بیٹا ابوبکرؓ دا   کیتا قتل خلیفہ تائیں راتیں آکر فردا
عائشہؓ طرف علیؓ دی لکھیا ایہ کیوں تساں بہایا   ایہ قاتل ہے عثمانؓ خلیفے قتل کرن اس آیا
علیؓ کہیا جو قاتل ناہیں بی بی تیرا بھائی   اوہ قاتل کہن ایہ کہن نہ قاتل ہوئی سخت لڑائی
اوّل آخر سب حقیقت معلم حیدرؓ تائیں   اوہ سمجھ گئے جو ابوبکرؓ دا بیٹا قاتل ناہیں
لوکاں ٹھیک یقین ہویا جو لیا یا لشکر تائیں   قتل کیتا عثمان غنیؓ نوں شک شبہ کوئی نائیں
عبد اللہ بن سبا منافق ایہ مڈھ شیعہ دا آیا   جس نے سب تھیں اوّل مسلماناں وچہ فتنہ پایا
اس لالا زور کتاب عجائب زینت ناک بنائی   کتب خانہ جعفر وچہ اس نے اوہ کتاب چھپائی
بعد وفات اونہاندی لوکاں وچہ کتاباں پائی   اوہ زینت ناک عجائب وچوں نظر لوکاں نوں آئی
عبد اللہ کہیا جو اسو چہ لکھیا مذہب جعفر سارا   ایہ تاہئیں زینت زیب زیادہ ہوسی بہت پیارا
جاں نظر کیتی علماواں پائی کل خلاف کتاباں   سب خلاف قرآن حدیثوں بھی اقوال اصحاباں
انکار کیتا علماواں جو ایہ مذہب جعفر دا ناہیں   ایہ مذہب جعفر کنوں مخالف کیتی رد تداہیں
او سبھ تھیں پہلے بھلا پھر لوکاں اوس بھلایا   بہتان تمام انا ماندے سر کوڑ وکوڑ ہلایا
اس اپنا مقصد پورا کیتا جو اس دلوچہ آیا   اُمت وچہ محمدیؐ اس نے دغا فریب کمایا
پھر اس تھیں پچھے اس مذہب وچہ کامل موذی ہوئے   جویں عبد العال نصیر طوس ایہ جوڑ کتاباں موئے
جعفر طوسی ہور کلینی جوڑیاں اونہاں کتاباں   جویں صدق اللہ دلدار علی بھی لایق ہوئے عذاباں
اونہاں مسئلے غیر شریعت لکھے نالے کفر عقیدے   بہتان طوفان ہزاراں جوڑے اندر دین نبیدےؐ

مسئلہ :۔ حاصل کلام عبد اللہ بن سبا یہودی بانی مبانی مذہب شیعہ کا تھا۔ اسی واسطے بہت سے مسائل شیعہ مذہب کے مشابہ یہود ہیں جن کا مفصل ذکر تو آگے آئے گا۔ مگر یہاں چند مسائل لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً مچھلی خرگوش یہودی مذہب میں حرام تھا اسی واسطے اس نے شیعہ مذہب میں بھی حرام کر دیا۔ اور یہودی افطاری روزہ کے وقت تاروں کی روشنی تک دیر کرتے تھے۔ اسی طرح شیعہ بھی تاخیر کرتے ہیں۔ اور بیت المقدس کے سوا ان کی نماز کامل نہیں ہوتی تھی۔ اگر نہ بھی پہنچ سکیں تو مٹی کی ٹکیہ بنا کر سجدہ کی جگہ رکھ لیتے تھے۔ اسی طرح مذہب شیعہ بھی کربلا معلیٰ کی مٹی کی ٹکیہ بنا کر سجدہ کی جگہ رکھ لیتے ہیں اگر کربلا کی مٹی نہ ملے تو ان کی نماز کامل نہیں ہوتی۔ اور یہودیوں میں میت کے غسال پر خود غسل واجب تھا۔ ویسے ہی مذہب شیعہ میں بھی غسائل پر غسل واجب ہے۔ اور یہودی مذہب میں موزہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح شیعہ بھی

Marfat.com

موزہ پر مسح کرنا نجائز جانتے ہیں جیساکہ رسالہ نماز امامیہ میں سید علی حاری صاحب فرماتے ہیں کہ جو چیز کھانے پینے میں آئے یا آگ سے جلی ہوئی ہو (مثلاً پکی اینٹ) یا کسی قسم کی کان (سونا چاندی تانبا ۔ پھتر و غیرہ) ہو اس پر سجدہ کرنا جائز نہیں ۔ اگر کوئی شخص کرے گا تو نماز ٹوٹ جائے گی ۔ بہتر تو سجدہ کے لئے کربلا کی مٹی ہونی چاہیئے ۔ ورنہ مطلق مٹی ہو ۔

فضائل دوم در فرقہ ہائے شیعہ

اور مذہب شیعہ کے کئی فرقے ہیں بعضوں نے توخدا کی وحدانیت میں کفر بکے ہیں بعضوں نے نبوۃ میں شور مچایا ہے اور بعض ملائکہ کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں ۔ اور بعض حشر نشر کے منکر ہیں ۔ اور اکثر قرآن مجید کے حرلیف کے قائل ہیں یعنی موجودہ قرآن تبدل و تغیر کیا ہوا ہے ۔ مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ میں ان تمام فرقوں کا بھو عقاید باطلہ بیان کیا ہے ۔ اور حضرت پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ نے شیعہ کے ۲۳ تیئیس فرقہ بیان کئے ہیں اوّل فرقہ سبابیہ ۔ دوسرا فرقہ مفضلیہ تیسرا فرقہ سرعیۃ چوتھا فرقہ وجودیہ پنچواں فرقہ زجفیۃ چھیواں فرقہ کاملیہ ستواں فرقہ تغوہدیہ اٹھواں فرقہ خطابیۃ ناوٗاں فرقہ اموّیہ دسواں فرقہ ذمیہ گیارہواں فرقہ اثنیہ بارہواں فرقہ اسحاقیہ علی ھذا القیاس ایسے ہی تیئیس فرقہ ہیں ۔ اور منجملہ فرقہ اثنا عشریہ امامیہ جو تمام باقی فرقوں کو کافر اور لعنتی کہتا ہے ۔ اور اپنے آپ کو مومن اور ناجیہ قرار دیتا ہے ۔ لیکن اصحاب محمدؐ کو وہ بھی برا جانتا اور تبرہ بازی کرتا ہے گویا کہ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کا پورا پورا مورد بنا ہوا ہے ۔ اور اُن کی معتبر کتابوں سے بطور نمونہ چند عقائد فاسدہ بیان کئے جاتے ہیں تاکہ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کے معنے واضح ہو جائیں ۔ اس تیئیسویں فرقے کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن حضرت محمد الرسول اللہ کے سوا دوسرے تمام نبیوںؑ سے حضرت علیؓ کی شان افضل ہے ۔ اور جو تمام انبیاء پر مصیبتیں آئیں وہ بھی آئمہ علیہ السلام کے حسد کرنے سے آئی ہیں ۔ مثلاً آدم علیہ السلام جنت سے اسواسطے نکالے گئے کہ انہوں نے آئمہ علیہ السلام کے ساتھ حسد کیا ۔ اور ان کی امامت سے انکار کیا ۔ مفصل حال مجلس پندرہویں میں دیکھو ۔

فصل سوم

آیات قرآنی جس میں لفظ شیعہ آتا ہے اور شیعہ سے کیا مراد ہے

خدا کی قدرت دیکھو ان دشمنان اصحاب پر جب ازل سے ہی غضب تھا اسی لئے اِن کو اپنے مذہب کا نام رکھنے میں لفظ شیعہ کا اتفاق پڑا ۔ جس لفظ کو اللہ تعالےٰ نے قرآن حکیم میں پہلی امتوں کے کفار بدکردار اور فاسق مشرکین پر استعمال کیا ۔ چنانچہ قرآن کریم کی دس آیتوں میں لفظ شیعہ آتا ہے جن کو مختصر طور پر بغیر تفصیل کے آیت بمعہ ترجمہ ناظرین کے پیش کیا جاتا ہے ۔ آیت اوّل اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا ۔ ترجمہ ۔ تحقیق فرعون نے مغرور کیا زمین میں اور بنایا اس کے رہنے والوں کو شیعہ شیعہ ۔

آیت دوم ۔ اِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو اور ہوگئے شیعہ تجھکو اُن سے کوئی کام نہیں ۔

Marfat.com

فائدہ :- جوان آیتوں کی تفسیر لکھی جائے گی وہ سب شیعہ کی کتابوں سے لکھی جائے گی ۔ جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان جلد اول صفحہ ۳۷۹ میں خلاصہ ان آیات کا یہ لکھا ہے ۔ کہ اس آیت میں شیعہ کا لفظ یہود اور نصاریٰ و دیگر کفار پر وارد ہوا ہے ۔

آیت سوم :- قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ یَلْبِسَكُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍؕ - ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ بھیجے عذاب اوپر تمہارے سے یا نیچے پاؤں تمہارے سے یا ملا دیوے تم کو شیعہ شیعہ ۔ اور چکھاوے تم کو خوف بعض کا ۔ تفسیر عمدۃ البیان میں اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ یہاں شیعہ کا لفظ استعمال شریروں اور فتنہ بازوں پر ہوتا ہے ۔

آیت چہارم :- وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا - ترجمہ - اور نہ ہو تم مشرکین سے جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنا اور ہو گئے شیعہ ۔ اس تفسیر عمدۃ البیان جلد سوم صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے کہ یہاں شیعہ مشرک بت پرست کفار کو کہا گیا ہے ۔

آیت پنجم :- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ - ترجمہ :- تحقیق بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے پیغمبر بیچ پہلے شیعوں کے اور نہیں آیا کوئی نبی پاس اُن کے مگر تھے وہ ساتھ ان کے ٹھٹھے کرتے تھے ۔

آیت ششم :- كَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ - ترجمہ - جیسا کہا گیا شیعہ کے پہلوں کو تحقیق وہ تھے بیچ شک کے بے قراری میں ڈالنے والے اسی تفسیر کے جلد سوم صفحہ ۹۳۰ پر لکھا ہے کہ یہاں شیعہ ان کافروں کو کہا گیا ہے جو کعبہ کے گرانے کے لئے آئے تھے ۔ اور پھر ان پر عذاب آیا ۔

آیت ہفتم :- وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ اَشْیَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ - تحقیق ہم نے ہلاک کیا شیعوں تمہاروں کو پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا ۔ اسی تفسیر جلد سوم پر لکھا ہے کہ اس آیت میں شیعہ اگلے کافروں کو کہا گیا ہے

آیت ہشتم :- دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ - ترجمہ :- داخل ہوئے موسیٰ علیہ السلام بیچ شہر کے بارہ بجے پس پائے بیچ اس کے دو آدمی کہ لڑتے تھے ایک شیعہ سے اور ایک دشمن اس کے سے تھا ۔ پس شیعہ نے آپ سے مدد طلب کی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے شیعہ کی مدد کی ۔ اور دشمن کو مکہ مار کر ہلاک کر دیا ۔ موسیٰ علیہ السلام اس فعل سے پشیمان ہوئے ۔ اور پروردگار سے بخشش مانگی ۔ اور کہا یا اللہ میں کبھی آئندہ کسی شیعہ گنہ گار کی مدد نہ کروں گا ۔ جب دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام شہر میں خبر لینے کو گئے تو کل والا شیعہ پھر آپ کو مدد کے لئے پکارتا ہوا ملا تو فرمایا قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ - یعنی موسیٰ علیہ السلام نے اس کو فرمایا کہ تحقیق تو ہی گمراہ ظاہر ۔

آیت نہم :- حضرت نوح علیہ السلام کی وہ قوم جو کافر و مشرک بت پرست تھی ۔ اور آپ کے مخالف چلتی تھی اُسی قوم سے ابراہیمؑ کا باپ آذر بھی بت پرست تھا پس ابراہیم علیہ السلام بھی انہی شیعہ سے ہوئے تھے لیکن خداوند تعالیٰ نے اُن کی رہنمائی کر دی اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ جب اللہ تعالیٰ کے پاس دل نرم سے حاضر ہوا ۔ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۔ یاد کر یا رسول اللہ جب کہا ابراہیمؑ نے واسطے باپ اپنے اور قوم اپنی کے کہ بیشک میں بے زار ہوں اس چیز سے جس کی پوجا کرتے ہو تم ۔

آیت دہم :- فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِیًّا - ترجمہ - پس قسم

Marfat.com

ہے رب تیرے کی البتہ اکٹھا کریں گے ہم اُن کو ساتھ شیطانوں کے۔ پھر البتہ حاضر کریں گے اُن کو دوزخ کے گرداگرد گھٹنوں پر گرے ہوئے۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا۔ ترجمہ۔ پھر کھینچ لیں گے ہم دوزخ میں ہر ایک شیعہ کو جو ان میں سے بہت سخت ہیں اوپر سرکشی کے۔ تفسیر عمدۃ البیان شیعہ جلد دوم صفحہ ۳۱۶ میں خلاصہ اس آیت کا یہ لکھا ہے۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ان شیعوں میں جو بہت سرکش شریر ہوگا پہلے ہم اس کو دوزخ میں ڈالیں گے۔ اور اس کے بعد دوسرے سرکش شیعوں کو دوزخ میں ڈالیں گے

فائدہ:۔ پس ہر مسلمان پر ضروری اور واجب ہے کہ ایسی بداعتقادی سے پرہیز کریں۔ اور اپنے پیارے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیارے یاروں سے دشمنی عداوت نہ رکھیں۔

فصل چہارم

سات شخصوں کے منکر کو شیعہ کہتے ہیں، اُن کا ذکر اور ایک حکایت عجیبہ غریبہ

اے برادران اسلام سات شخصوں کے منکر کو شیعہ کہتے ہیں۔ اوّل ابابکر صدّیقؓ۔ دوم عمر فاروقؓ سوم عثمان بن عفانؓ چہارم عائشہ صدیقہؓ پنجم امیر معاویہؓ جس کے حق میں جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پاک زبان سے ارشاد فرمایا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْمُعَاوِيَةَ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سرور کائنات محمد الرسول اللہؐ امیر معاویہؓ کے حق میں دعا فرماتے تھے کہ باری تعالیٰ امیر معاویہؓ کو ہدایت کرنیوالا ہدایت پایا گیا۔ ہدایت یافتہ کر۔

عبدالرحمان روایت کیتی پاک نبیؐ فرمایا	جیوں کر وچہ حدیثاں آیا میں نہیں دوں بنایا
پاک محمدؐ معاویہ دے حق کردے نت دعائیں	یا مولی توں معاویہ تائیں سدھے راہ چلائیں!
یارب کریں معاویہ تائیں ہادی مہدی نامے	بھی ہو دن اسدے کولوں لوک ہدایت پاون والے

مسئلہ:۔ عمرؓ بن سعدؓ کو جب عمر فاروقؓ نے حکومت حمص سے معزول کر دیا۔ اور اس کے قائم مقام امیر معاویہؓ کو حمص کا گورنر بنا دیا تو کچھ لوگ امیر معاویہ کو برے لفظوں سے یاد کرنے لگے تو عمرؓ بن سعدؓ نے آواز بلند پکارا کہ اے لوگو امیر معاویہؓ کو برا نہ جانو۔ کیونکہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آپؐ امیر معاویہ کے حق میں فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ الْقَبْرِ وَالْجَهَنَّمَ ترجمہ۔ باری تعالےٰ امیر معاویہؓ کو لکھنے کا اور حساب سکھا۔ اور قبر و دوزخ کے عذاب سے بچا۔

مسئلہ:۔ برادران اسلام حضرت معاویہؓ بن سفیانؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو برا نہیں کہا بلکہ معاویہ بن خدیج نے برا کہا ہے۔ اور جو الفاظ مسلم و ترمذی میں ہیں کہ معاویہؓ بن سفیان نے سعد بن ابی وقاص کو کہا کہ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ الخ یعنی اے سعد بن ابی وقاص کس نے منع کیا ہے تجھکو کہ امیر علیہ السلام حضرت علیؓ کو برا نہیں کہتے۔ یہاں امیر معاویہؓ کی مراد یہ تھی کہ تم حضرت علیؓ کے ساتھ سخت کلامی کیوں نہیں کرتے کہ قاتلان حضرت عثمانؓ سے ہاتھ اٹھا لیں۔ یعنی ان کی امداد نہ کریں

مسئلہ:۔ از فتاویٰ عزیزی جلد دوم۔ حضرت امیر معاویہؓ حضور صلعم کے اصحابی اور اُن کی ہمشیرہ حضور صلعم کے گھر

Marfat.com

ں ۔ دشمنان امیر معاویہ کو اگر دوسرے رشتہ سے شرم نہیں آتی تو دوسرے رشتہ کو چھوڑ دیں ۔ اور اصحابی ہونے کا
ہی کیا کم ہے ۔ صحیح مسلم میں آتا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَصْحَابِیْ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ ۔ فرمایا حضرت رسول کریم
صلعم نے میرے تمام اصحاب صاحب عدل و انصاف ہیں ۔ ششم یہ لوگ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بُرا جانتے ہیں
طعن کرتے ہیں کہ آپ اجرت لے کر مسئلہ بتاتے تھے ۔ اور ان کو بافندہ یعنی جولاہا بتاتے ہیں ۔ حالانکہ آپ کا سلسلہ
نسب نوشیرواں بادشاہ سے ملتا ہے جو بہت عادل منصف گذرے ہیں ۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ فرمایا
حضور پاک محمد رسول اللہ نے کہ مجھ کو بہت فخر ہے اس بات کا کہ اللہ تعالے نے مجھ کو دو شخصوں کے درمیان
پیدا کیا ۔ یعنی نوشیرواں عادل اور حاتم طائی سردار سخیوں کے

ذکر نسب نامہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

نام نعمان کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظمؒ اور آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ۔ نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ
ہرمز بن نوشیرواں ۔ اور شہر بانوں جو حرم محترم امام حسین علیہ السلام والدہ امام زین العابدین تھی ۔ یہ پوتی ہے نوشیرواں
اور پھوپھی ہے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ۔

مسئلہ :۔ از تاریخ اسلام حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مسائل کو حل فرما دیا ۔ مگر ایک مسئلہ آپ
نے بعد از وفات بھی حل فرمایا ۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنی بیوی کی چارپائی پر کوئی چیز مثل منی انسان
کے دیکھی تو بادشاہ حیران ہوا ۔ اور یہ ماجرا بادشاہ نے امام ابو یوسف شاگرد امام صاحب کے پاس عرض کیا ، وہ
بھی یہ بات سن کر حیران ہوئے ۔ خواب میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے ابو یوسف چمگادڑ کا پیشاب مثل
منی انسان کے ہوتا ہے چنانچہ ان کی چارپائی کے اوپر چھت پر چمگادڑ کا گھونسلہ پایا گیا ۔ زیادہ فضائل مطلوب ہوں
تو سیرت النعمان مصنفہ مولانا شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں ۔ شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

بو حنیفہ شد امام با صفا ۔۔۔ آں سراج اُمتانِ مصطفےٰ

ابو حنیفہ نائب جانی جیوں کر مالی باغاں ۔۔۔ اُمت وچہ محمدی روشن ہویا وانگ چراغاں
دین محمدی اندر اس نے ساری قوت لائی ۔۔۔ مشکل مسئلے حل کیتے اس کسر نہ چھوڑی کائی
جو مسئلہ بولن ابو حنیفہؒ منّدے عالم اوتھاندے ۔۔۔ دنیا اندر بھائی جیویں سترّ ور فرماندے

فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو شخص میرے کسی ولی کو دشمن جانتا ہے وہ شخص گویا میرے ساتھ
لڑائی کرتا ہے

بیت

جو ولی میرے نوں دشمن جانے اس میرے ساتھ لڑائی ۔۔۔ ہے اللہ نال لڑائی جسدی اوہ کیکر بچسی بھائی
جو کوئی نال اماماں تائیں دشمن دلتھیں جانے ۔۔۔ اوہ دشمن رب رسول کچھانے دوزخ ملن ٹکانے
بعضے بنن موا حد اُتوں ویری ولی اماماں ۔۔۔ کہن اماماں مگر جو لگن اوہ ویری رب جہاناں
شعر دیار حق قرین جان او ۔۔۔ شاد یاد ارواح شاگردان او
ہو وے فضل اللہ دا سانوں جان اسدی دیتا ایی ۔۔۔ بھی شاگرداں اسدیاں تے رب راضی ہے سدا ئیں

ہفتم ۔ حضرت پیران پیر میراں محی الدین شاہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بُرا جانتے اور کہتے ہیں کہ

Marfat.com

انہوں نے حضرت امام موسیٰ علی رضاؓ کو شہید کروا دیا تھا۔ حالانکہ آپ امام صاحب کے ننو برس بعد پیدا ہوئے دیکھو تاریخ اسلام۔

شعر

شیخ اعظم پیر ما محمود آں صاحب قرآں　　　　چوں او نیا شد ہیچ کس ہم مشتہم ہم مشتہر

ترجمہ۔ بزرگ شیخ ہمارے تعریف کئے گئے۔ مثل انکی نہ کوئی داتا ہے اور نہ کوئی مشہور ہے

فائدہ:۔ صاحبقرآن اس کو کہتے ہیں جس کی پیدائش زہرہ اور مشتری سیارگان کے درمیان ہو۔

شعر

عالم بعلم ہمچو او ہرگز ندیدہ مردمے　　　　اندر کرامت ہمچوں او خیزد کجا دور قمر

ترجمہ:۔ عالم ساتھ علم کے نہیں دیکھا گیا کوئی آدمی بیچ کرامت کے مثل اس کے کب ہے دورا چاند کا۔ یعنی اصحابہ کرام کے بعد کوئی شخص پیران پیر کی شان کا نہیں ہوا۔

شعر

او شیخ مقتدا او را جہانی مقتدی　　　　گشتند اعمیٰ سالکاں چوں نت او صاحب نظر

ترجمہ۔ اوہ بزرگ پیران کے پیر تمام جہان ان کا مرید ہے۔ وہ اندھوں کے آگے چلنے والے صاحب نظر یعنی آپ جملہ طریقوں کے منبع ہیں۔

شعر

دارد تمنا عالمے خاکِ درش سُرمہ کُند　　　　خوش وقت آں صاحبدلاں گشتند او مقر

ترجمہ۔ تمام جہان خواہش رکھتا ہے کہ اُن کے دروازے کی خاک سُرمہ کریں۔ اس صاحب دل کیلئے کیا اچھا وقت تھا جس نے آپ سے بیعت کی۔

فائدہ:۔ آپ کی کرامتیں اظہر من الشمس ہیں۔ جملہ طریقت پر ہیں اور ماسوائے شیعہ حضرات کے آپ کو کوئی بُرا نہیں جانتے۔ اور چوہڑے چمار تک آپ کی عزت کرتے ہیں مگر آپ کو شیعہ سید نہیں مانتے۔ حالانکہ آپ حسنی سید ثابت ہیں

شکر دیگر کہ ہستم از دل و جاں　　　　از غلامان خسرو جیلاں !!!

ترجمہ:۔ شکر ہے کہ ہم حضرت جیلانی کے غلاموں سے ہیں۔

عندلیبم بر آں گل دو چمن　　　　واں جگر گوشۂ حسینؓ و حسنؓ

آں کہ از وگشت زندہ دیں متین　　　　قطب الاقتاب شیخ محی الدین

غزل

جتنے ہمارے نزدیک بزرگ اصحاب اولیا عالیشان ہیں　　　　اتنے ہی شیعہ ہر ایک پر بدظن اور بدگمان ہیں

ہم کہتے ہیں صدیق اکبرؓ سب سے صدیق تھا　　　　شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ کاذب اور زندیق تھا

ہم کہتے ہیں کہ عمر فاروقؓ فارق کفر و اسلام تھا　　　　شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ ظالم و بددیان تھا

ہم کہتے ہیں کہ عثمان غنیؓ صاحب جامع قرآن تھا　　　　شیعہ کہتے ہیں معاذ اللہ وہ بے حیا اور منکر فرقان تھا

ہم کہتے ہیں علی شیر خدا بہادر دوک تھا　　　　شیعہ کہتے ہیں عیاذاً باللہ بزدل اور ڈرپوک تھا

Marfat.com

جیسا کہ مجلس تیرھویں فصل اوّل میں مفتاح البرکات بجواب شوائظ البرکات میں سے ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی اس مجلس کی پہلی فصل میں دیکھو۔

غزل

ہم کہتے ہیں کہ فاطمہؓ زہرا جب دُنیا سے پاک تھیں   شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ دنیا کی مشتاق تھیں

جیسا کہ اس مجلس کی فصل اوّل میں حق الیقین سے نقل کیا گیا ہے۔ دیگر باغ فدک کے بارہ میں شیعہ کہتے ہیں کہ باغ فدک کے واسطے کئی بار دربار صدیق اکبرؓ میں گئیں۔ یہاں تک کہ سر سے کپڑا اتار دہائی دہائی کی۔ اور آخر موت تک ابوبکر صدیقؓ سے کلام نہیں کی۔ اس رنج سے کہ آپ نے باغ فدک نہیں دیا۔ کوئی عقلمند یقین کرتا ہے کہ جس کے باپ بزرگوار فرماتے ہیں۔ اَلدُّنیَا جِیفَةٌ وَطَالِبُهَا کِلَابٌ۔ یعنی دنیا مردار ہے اور طالب اس کا کتا ہے اس دنیا مردار کے لئے ایک پردہ نشین عورت باحیا خیر النساء اور فخر انبیا کی بیٹی ہو کر عام مخلوق کے سامنے دنیا مردار کی خاطر برہنہ سر ہو کر دہائی دوہائی کرے۔ والد بزرگوار تو فرماتے ہیں حُبُّ الدُّنیَا رَاسُ کُلِّ خَطِیئَةٍ۔ ترجمہ۔ دنیا کی محبت کل گناہوں کی جڑ ہے اور بیٹی کو طالب دنیا بنایا جا رہا ہے۔ اور اپنے باپ کے صادق سے رنج رکھے محض دنیاوی اغراض کی خاطر۔ غرضیکہ شیعہ صاحبان اس قسم کی باتیں بنا کر سناتے ہیں۔ تاکہ اصحاب ثلاثہ سے مخلوق خدا بدظن ہو جائے

غزل

ہم کہتے ہیں حسنینؓ یک دیگر محبت جان تھے   شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ رنجیدہ جان تھے

جیسا کہ کتاب العلل الشرح باب علت میں آتا ہے۔ امام حسنؓ نے جب امیر معاویہ سے صلح کر لی اور خلافت ان کے سپرد کر دی تو امام حسین علیہ السلام رنجیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ میری ناک اور کان کاٹ ڈالتے امیر معاویہؓ کی صلح اور خلافت سے بہتر تھے۔

غزل

ہم کہتے ہیں کہ فاطمہؓ زہرا علیؓ کی فرماں بردار تھی   شیعہ کہتے ہیں بے ادب اور بد گفتار تھی

جیسا کہ شیعہ کی معتبر کتاب حق الیقین میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ خطابہا شجاعانہ داشت و باستید او نمود۔ ترجمہ۔ حضرت فاطمہؓ زہرا بنت رسول خدا القاب بہادروں کی طرح رکھتی تھی ساتھ علی کرم اللہ وجہہ کے کہ مانند جنین رحم پردہ نشین شدہ ئی۔ کہ کہتی تھی کہ حضرت علیؓ کو کہ تو اس طرح بے فکر بیٹھا رہتا ہے۔ جس طرح رحم کے اندر بچہ بے فکر بیٹھا رہتا ہے۔ وَمثل خائنان در خانہ گریختہ خود را خوار و ذلیل کردہ کہ تو خصیین کی طرح نس کر گھر میں چھپ کر بیٹھ رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو خوار و ذلیل کر دیا ہے۔ روزے دست سطوت خود را برداشتی۔ اور دشمن میں تو نے اپنے ہاتھ سے دبدبہ اٹھایا ہے۔ یعنی تو اپنا رعب آپ گنوا بیٹھا ہے۔ دن دنے اور خلافت ابابکرؓ نے چھین لی ہے اور تو مثل رحم کے بچہ کے بے فکر یا مثل خسرو کے گھر میں چھپ کر بیٹھ رہا ہے۔ اور تم نے اپنی جوانمردی اور بہادری کو لیک لگا دی ہے۔ گرگاں لے درندہ تو از جائے حرکت مے کنی الخ یعنی گرگان نے پاڑ کھایا ہے اے جھنڈو تو اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔ تو تو میرے پیش پڑ گیا ہے۔ نکاریا انہوں نے خلافت تجھ سے چھین لی ہے۔ اس جگہ اشارہ گرگ کا ابابکرؓ و عمرؓ پر شیعہ نے لگایا ہے۔ امیر المومنین فرمود صبر کن و آتش غضب فرد د۔ اور حضرت علیؓ نے کہا اے فاطمہؓ زہرا صبر کرو۔ اور غصہ کو جانے دو۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ ایسے کلمات ترک آداب کہنا شیعہ صاحبان ہی کا کام ہے

Marfat.com

فائدہ :- اے شیعہ صاحبان خدا سے ڈرو۔ اور ایسے مجہول طریقے کو چھوڑ کر سنت اہل جماعت کا طریقہ اختیار کرو اور اہل بیت رسول خدا کی بے ادبی سے باز آؤ۔ اور آداب بجا لاؤ۔ ورنہ بے ادبی کے سبب دوزخ میں مکان ملے گا اور مرنے کے بعد پھر توبہ قبول نہ ہوگی۔ اب وقت ہے توبہ کرو۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

غزل

ہم یہ کہتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ معشوقہ رسولؐ تھی
شیعہ کہتے ہیں کہ رسولؐ کی طبیع اس سے ملول تھی

ہم یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی بیٹیاں چار باغور تھیں
شیعہ کہتے ہیں کہ سوا فاطمہؓ زہرا کے کوئی نہ اور تھیں

ہم یہ کہتے ہیں کہ معاویہ حسنینؓ پر بعد صلح کے مہربان تھے
شیعہ کہتے ہیں کہ ظاہر صلح باطن میں دشمن جان تھے

ہم کہتے ہیں پیران پیر محی الدین امین تھے !
شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک رہزن دین تھے

اس رنگیلا مذہب کی کیا ہی رنگیلا کان ہے
نہ تو ایک اعتقاد ہے اور نہ ہی ایک کلام ہے

جو منہ پر آ گئے بک جائے ہر ایک بیبا کی ہے
اور سنو داستان اس بندہ عاجز خاکی سے

کبھی تو حضرت علیؓ کو عرش سے بھی بلند بناتے ہیں
کبھی تحت الثریٰ سے بھی تلے پہنچاتے ہیں!

کبھی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو دیکھ کر حضرت عمرؓ لرز جاتے
کبھی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی گردن میں عمر رسی پاتے تھے

جیسا کہ ملا باقر مجلسی حیات القلوب میں لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے دل میں حضرت علیؓ کی کمان مثل موسیٰ علیہ السلام کے تھی۔ کبھی تو وہ کمان اژدہا بن جاتی تھی۔ اور عمر فاروق وغیرہ کو مثل فرعون کے ڈراتی تھی۔ اگر اس کا زیادہ دیکھنا ہو تو اسی رسالہ میں بحث خلافت میں دیکھو

مسئلہ :- نقل کفر کفر نہ باشد۔ یہ مسئلے تمام کتب شیعہ میں موجود ہیں۔

غزل

کبھی کہتے ہیں کہ علیؓ کی کمان نے اژدہا بن کر عمرؓ کو ڈرایا
کبھی کہتے ہیں علیؓ کے ہوتے عمرؓ نے فاطمہؓ کا حمل گرایا

کبھی کہتے ہیں کہ علیؓ خیبر توڑے کوٹ خیبر غالب سب جہان تھے
کبھی کہتے ہیں اس کے خلافت چھینتے والے صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ تھے

جیسا کہ لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی تلوار ذوالفقار ایسی زبردست تھی کہ سات زمینوں اور سات آسمانوں کو کاٹ کر تحت الثریٰ تک پہنچ جاتی تھی۔ اور اسی تلوار سے آپ نے باراں کوٹ خیبر کے فتح کئے تھے۔ جو اصحاب ثلاثہ اور تمام صحابہؓ سے فتح نہیں ہوئے تھے۔ پھر تعجب کی بات ہے کہ اس ذوالفقار تلوار کے ہوتے ہوئے ایک کوٹ مدینہ کا فتح نہ ہوا اور اتنے صدمات پہنچے کہ حضرت علیؓ کے گلے میں رسی ڈالی گئی۔ اور گھر جلایا گیا۔ اور حضرت فاطمہؓ کا حمل گرایا گیا۔ اور خلافت بھی چھینی گئی یعنی کوئی بے حرمتی باقی نہ چھوڑی گئی

فائدہ :- بھلا بتاؤ کہ وہ تلوار ذوالفقار علیؓ کی کس کام ہوئی کس مرض کی دوا تھی کہ ایسے نازک وقت پر اس سے کام نہ لیا گیا۔ پس معلوم ہو گیا کہ یہ تمام باتیں لغویات اور عبد اللہ بن سبا یہودی کی من گھڑت ان کی کتابوں میں داخل ہو رہی ہیں ورنہ حضرت علیؓ اور اصحاب ثلاثہ کی آپس میں کسی قسم کی رنجش نہ تھی۔ اور ہر ایک خلیفہ نے بخوشی رضا بموجب فرمان مصطفےٰ خلافت کی ہے

غزل

کبھی کہتے ہیں کہ عباسؓ کا پرنالہ علیؓ نے جب پر لگایا
کبھی کہتے ہیں کہ عمرؓ نے حضرت علیؓ کو ڈرایا دبایا

جیسا کہ لکھتے ہیں معتبر کتاب شیعہ الاعماد السلام میں حضرت ابن عباس کا پرنالہ حضرت عمرؓ نے عصا مار کر گرا دیا۔ اور فرمایا کہ جو کوئی اس پرنالے کو پھر لگائے گا مجھے قسم ہے خدا کی میں اس کی گردن کاٹ دوں گا۔ حضرت عباسؓ

Marfat.com

آکر حضرت علیؓ کے پاس اس بات کی شکایت کی تو حضرت علیؓ نے جاکر اسی جگہ پرنالہ لگا دیا۔ اور فرمایا کہ جو کوئی اس کو اکھاڑے گا میں اُس کی گردن کاٹ دوں گا۔ حضرت عمرؓ کو جب اس بات کی خبر پہنچی تو دیکھا کہ پرنالہ وہاں ہی لگا ہوا ہے تو کہا لگا کون ہے جو علیؓ کو رد کرے۔ اور میں اپنی قسم کا کفارہ دیدوں گا

غزل

کبھی کہتے ہیں کہ یہ قرآن کتاب آسمانی ہے — کبھی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ بیاض عثمانی ہے

جیسا کہ حسن عسکری اور مجمع البیان اور عمدۃ القرآن وغیرہ میں لکھتے ہیں کہ یہ وہی قرآن ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ پر نازل کیا تھا۔ اور حق الیقین اور تفسیر صافی اور فضائل مرتضوی وغیرہ میں شیعہ صاحب فرماتے ہیں کہ چوں این نظم قرآن نظم عثمانی است بر شیعیان احتجاج آں نشانند۔ ترجمہ۔ یعنی یہ قرآن جمع کیا ہوا ہے اور ترکیب کیا ہوا ہے عثمان غنیؓ کا۔ اے پر شیعوں کو اس کی کوئی محتاجی نہیں۔ یعنی شیعوں کو اس قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر زیادہ دیکھنا ہو تو اسی رسالہ طعن نو قرآن عثمان میں دیکھو

غزل

اس فریب مذہب کی کیا ہی فریبی چال ہے — جاہلوں کے پھنسنے کے لئے کیا ہی عجیب جال ہے
جو کوئی آئے سو سمائے اس مذہب کا اصول ہے — بھنگی چرسی چشم داڑھی سب شیعوں میں دخول ہے
چرس چنڈو پینے والے جو منڈے فقیر ہیں — بے نمازی ڈوم کنجر نام کے جو پیر ہیں
دشمن جن کے انبیاءؑ اور اولیا عفور ہے! — اُن کی بھرتی سے یہ مذہب رہا ہی بھرپور ہے
مثل سناتن دھرم کے اس کی انوکھی چال ہے — ظاہر میں خواہ کچھ ہو مگر باطن میں شیعہ خیال ہے

اگر زیادہ دیکھنا ہو تو اسی رسالہ باب تقیہ میں دیکھو۔ سناتن دھرم ایک اہل ہنود کا نیا ایجاد کردہ مذہب ہے جس میں چوہڑے چمار وغیرہ سب داخل کر لیتے ہیں۔ اور ان کو ہنود لابیگی سناتن دھرم کہتے ہیں۔ ان کا دستور ہے کہ ظاہر میں خواہ کسی مذہب کا کام کریں۔ مثلاً چوہڑے چمار وغیرہ کا مگر باطن میں سناتن دھرم اعتقاد رکھتا ہو کہ گائے وغیرہ کا گوشت نہ کھائے۔ ایسے ہی شیعہ بھی کہتے ہیں کہ بظاہر خواہ سنت اہل جماعت کے ساتھ عید جنازہ جمعہ جماعت پڑھے اور اصحاب ثلاثہ کی تعریف بھی سُنے اور کہے مگر باطن میں شیعہ خیال کا ضرور ہو یعنی سات بزرگوں کا دشمن ضرور ہو پس وہ شیعہ جماعت میں داخل ہے

مجلس تیرھویں ۱۳

اس مجلس میں دو فصلیں ہیں

فصل اوّل

شیعہ کے ساتھ مباحثہ کرنا منع ہے

شیعوں کے مذہب میں مباحثہ کرنا سخت منع اور حرام ہے۔ جیسا کہ امام موسیٰ رضاؑ فرماتے ہیں کہ نہیں وہ شخص مسلمان

Marfat.com

اور مومن جن کے دل میں تقیہ نہ ہو۔ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا تَقِیَّۃَ لَہٗ کہ وہ بے ایمان ہے جو در پردہ جھوٹ نہ بولے۔ اور جو شیعہ ہونا تھا ہو چکا اب کوئی ہدایت نہیں پا سکتا۔ اس واسطے کہ تمام آئمہ علیہم السلام نے اس بحث کو سخت منع اور حرام فرمایا ہے۔ جیسا کہ شیعہ کے مجلسی صاحب نے بھی بحار میں اس کی بہت ہی ممانعت فرمائی ہے۔ اور بہت سی روایات ہیں جن میں سے دو چار یہاں بیان کی جاتی ہیں۔ برائے عبرت و برائے نمونہ۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَا تُخَاصِمُوا النَّاسَ فَاِنَّ لَوْ یَسْتَطِیْعُوْا اَنْ یُحِبُّوْکُمْ لَاَحَبُّوْا۔ ترجمہ۔ امام عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے لوگو مباحثہ نہ کرو۔ اگر ہم کو لوگ دوست رکھ سکتے تو بیشک دوست رکھتے اِنَّ اللّٰہَ اَخَذَ مِیْثَاقَ شِیْعَتِنَا اَخَذَ مِیْثَاقَ النَّبِیِّیْنَ فَلَا یَزِیْدُ فِیْھِمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّلَا یُنْقَصُ مِنْھُمْ اَحَدٌ اَبَدًا۔ تحقیق اللہ تعالےٰ نے عہد لیا تھا انبیاء علیہم السلام سے اور ہمارے شیعوں سے بھی عہد لیا تھا۔ پس اب نہ کوئی زیادہ ہوسکتا ہے۔ اور نہ کوئی اُن میں سے کبھی کم ہوسکتا ہے۔

فائدہ:۔ دوسری روایت شیعہ ابی صفوان سے مباحثہ کی ممانعت یوں منقول ہے عَنْ اَبِیْ صَفْوَانَ وَفَضَالَۃَ مِنْ دَاوٗدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ وَالِدُ عَاءِ النَّاسِ۔ ترجمہ۔ ابی صفوان اور فضالہ داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ باپ میرا فرماتا تھا کہ اے جماعت شیعہ کی تمہیں لوگوں کو اپنے دین کی طرف بلانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اِنَّہٗ لَا یَدْخُلُ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا مَنْ کَتَبَ لَہٗ۔ ترجمہ۔ تحقیق یہ اس واسطے کہ اس دین میں نہیں کوئی داخل ہوتا مگر جس کو اللہ تعالےٰ نے داخل ہونا لکھ دیا ہے قَالَ سَمِعْتُ اَبُوْ جَعْفَرٍ یَقُوْلُ اِنَّمَا شِیْعَتُنَا الْخُرْسُ:۔ ترجمہ۔ کہا صفوان نے کہ سنا ہے میں نے ابوجعفر سے کہ فرماتے تھے کہ سوائے اس کے نہیں کہ ہم لوگ مثل گونگے کے ہیں یعنی بحث مباحثہ کرنے کی ہم کو کوئی ضرورت نہیں۔

بحث مباحثہ مذہب شیعہ وچہ کرن نہ جائز آیا — پر ایس زمانے شیعاں اپنا مذہب ہے بدلایا
ایہ کرن خلافت اماماں اپنیاں چلن اُلٹے راہیں — دن راتیں پئے کرن مباحثے جو حسام تنہائیں
لائق ہے شیعہ دے کارن جھگڑیوں باز آجاون — نہیں تاں شیعہ مذہب چھوڑن سُنّی نام دھراون
کرن تقیہ فرض شیعہ وچہ جانی شک درائیں — جے بحث کرن تاں مول تقیہ پھیر نہ رہے کدا ہیں
معلم ہوئے سُن ایہ شیعہ کرن جو بحث کلاماں — ایہ شیعہ نہیں شنیعہ ہوئے کرن خلاف اماماں
بحث منع جو آکھیں ایہ تقیہ ظاہر تھیوے — تقیہ منے وچوں ہور تے ظاہر ہور دسیوے

فصل دوم

مذہب شیعہ میں دو چار اصحاب کا باایمان رہنا اور بعد انکا بھی مُرتد ہوجانا یعنی وفات حضرت رسول کریم

اب ماسوائے اصحاب ثلاثہ دیگر اصحاب کی نسبت شیعہ صاحبان کا خیال ہے۔ چندان ہی کتابوں سے چند روایات جیسا کہ سلیم بن قیس ہلالی اپنی کتاب وفات النبیؐ میں ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ اَصْحَابَہٗ اِرْتَدُّوْا بَعْدَ النَّبِیِّ اِلَّا اَرْبَعَۃً۔ ترجمہ۔ قیس نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ بعد وفات سرور کائنات

لہ یعنی ابتر سے بھی ابتر

...الرسول اللہ ؐ تمام اصحاب دین سے پھر گئے تھے سوا چار شخصوں کے وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ صَادِقٍ اِلَّا سِتَّۃٌ ۔ اور بیچ
روایت جعفر صادقؑ کے چھ اصحاب کے سوا دیگر سب مرتد ہو گئے

قیس روایت کردا ابن عباسؓ علی تھیں بھائی | بعد وفات نبیؐ دے کل اصحاب مرتد بنائی
مگراں چھ یا چار رہے ایہ ثابت دین ایمانوں | تے ودجے کل مرتد ہوئے ایہ بعد نبیؐ سلطانوں
ایہ قیس ہلالی وچہ کتاب وفات نبیدے لیایا | جو پکا شیعہ مذہب ہویا ایہہ ہیں نہیں دوں بنایا

روایت دوم :- باقر مجلسی حق الیقین میں لکھتا ہے قَالَ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ حَمَلَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ فَاطِمَۃَ عَلٰی حِمَارٍ ۔ ترجمہ ۔ کہا باقر نے بعد وفات محمد الرسول اللہ کے جب رات پڑی تو حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو گدھے پر سوار کیا وَاَخَذَ بِیَدِ الْحَسَنَیْنِ فَلَمْ یَدَعْ بِہٖ اَحَدًا مِنْ اَھْلِ بَدْرٍ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَلَا مِنَ الْاَنْصَارِ اور امام حسنؓ حسینؓ کو ہاتھ پکڑ کرے چلے اور نہ چھوڑا کوئی گھر مدینہ منورہ میں گھروں اہل بدر مہاجرین و انصار سے وَذَکَّرَ حَقَّہٗ وَدَعَاہُ اِلٰی نُصْرَتِہٖ فَمَا اسْتَجَابَہٗ اِلَّا اَرْبَعَۃٌ وَاَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ۔ اور بیان کیا اُن کے سامنے حق اپنا اور بلایا اُن کو واسطے امداد اپنی کے پس کسی نے بھی فریاد رسی نہ کی سوائے چونا لیس آدمیوں کے فَاَمَرَتْ ھُوَ اَنْ یُّصْبِحُوْا مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَھُمْ مَعَ سِلَاحِھِمْ ۔ پس حکم کیا میں نے ان کو یہ کہ منڈا ڈالو تم لوگ سروں اپنوں کو اور جنگی ہتھیار پہن لو ۔ عَلٰی اَنْ یُّبَایِعُوْہُ عَلَی الْمَوْتِ فَاَصْبَحُوْا لَمْ یُوَافِہٖ مِنْھُمْ اِلَّا اَرْبَعَۃٌ رَجُلًا ۔ اوپر اس بات کے کہ بعیت کی انہوں نے اوپر موت کے پس جب صبح ہوئی تو تمام بعیت کو توڑ گئے یعنی کسی نے بھی وعدہ وفائی نہ کی سوائے چار شخصوں کے ۔

بعد وفات نبیؐ دے ملا باقر ایہ فرمائی | جاں رات پئی تے علی نے فاطمہؓ اُپر گدھے چڑھائی
ہتھ وچہ دونویں حسنؓ حسینؓ شہزادے علی پیارے | لیکر پھریا اونہاں تائیں ہر ہر گلی بازارے
چھوڑیا کوئی نہ گھر جو سب انصار مہاجر آیا | اپنی مدد کارن شہر مدینہ سب بولایا
تے آکھیا مدد کریو میری کارن حُب الٰہی | اتے طفیل حسنینؓ تے فاطمہؓ بنت محمد جائی
میں میلا گھر میں بنا تساڈے آل محمد لیایا | خلافت حق میرا سی ایپر کھوہ صدیقؓ سدھایا
تے یاد کرایا حق اپنا میں مولیٰ علیؓ نبتایا | اپنی مدد کارن ہر اک تائیں سد بلایا
کسے نہ منیاں حکم میرے نوں مگراں شخص چوتالی | جنہاں آکھیا میرے تائیں کرساں تیری یاری
پس امر کیتا میں اونہاں تائیں سارے سر منڈاؤ | پہن لباس جنگی تے کارن جنگ تیار ہو جاؤ
لڑ مرنا نال صدیقؓ عمرؓ ایہ میری بعیت بھراؤ | خلافت حق میرا سی میںوں اونہاں کنوں دیواؤ
تاں صبح ہوندی نوں کوئی شخص ناں پاس علی دے آیا | وعدہ کسے وفا نہ کیتا صاف جواب سنایا
مگراں چارے شخص جنہاں نے وعدہ پورا کیتا | ہور سب ہوئے مرتد کسےنے مدد نہ کیتی بیتا

نَقَلْتُ سُلَیْمَانُ مِنَ الْاَرْبَعَۃِ قَالَ اَنَا اَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ۔ ترجمہ ۔ پیر قیس نے عرض کی اے سلیمان وہ چار شخص جو بعد وفات محمد صلعم مرتد نہیں ہوئے تھے وہ کون کون ہیں ۔ کہا سلیمان نے ایک میں اور دوسرا ابوذر اور تیسرا مقداد اور چوتھا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

قیس کہیا میں پچھیا آہا اے سلماناں بھائی | اوہ کیہڑے چار جو رہے سلامت اُپر دین الٰہی
جنہاں مدد علی دی کیتی بعد وفات نبیدے | دس اساں نوں کیہڑے آہے سو ہنے جنہاں عقیدے

سلمان کہیا ہک ہیں نے دوجا ابوذر غفاری آیا — تیجا سی مقداد تے چوتھا زبیر عوام دا جایا
ایہ چارے رہے سلامت آہیں تے ہور نہ آیا کوئی — ایہ ملا باقر مجلسی وڈا شیعہ آکھ گیوئی

روایت سوم :- مصنف کتاب اختصاص نے عمر بن ثابت سے یوں روایت کی ہے - قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدُ اللّٰہِ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ لَمَّا قُبِضَ اِرْتَدَّ النَّاسُ عَلٰی اَعْقَابِہِمْ کُفَّارًا - ترجمہ - عمر بن ثابت سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ عبد اللہ سے سُنا تھا کہ فرماتے تھے کہ تحقیق بعد وفات نبی صلعم سب اصحاب مرتد ہو گئے تھے سوا ابوذر غفاری مقداد اور زبیر اور سلمان کے نعوذ باللہ من ذالک -

فائدہ :- اب ان دو چار اصحاب جن کو شیعہ صاحب ہر جگہ شمار کر بیٹھتے ہیں ان کے حق میں کیا فرماتے ہیں تاظر صاحب مجالس امامیہ کتاب اسماء الرجال اسناد از امام محمد باقر علیہ السلام میں لکھتے ہیں اِنَّ النَّاسَ بَعْدَ النَّبِیِّ اِلَّا ثَلَاثَۃَ نَفَرٍ سُلَیْمَانُ وَاَبُوْذَرٍ وَالْمِقْدَادُ - یعنی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ بعد وفات محمد صلعم تمام اصحاب مُرتد ہو گئے سوا تین شخصوں کے یعنی سلمان ، ابوذر ، مقداد - فَقُلْتُ عَمَّارُ قَالَ کَانَ حَاجِزَۃً ثُمَّ رَجَعَ - سائل نے پوچھا عمار بن یاسر کا کیا حال تھا کہا اُس نے وہ بھی مرتد ہو گیا تھا مگر پھر واپس آ گیا - قَالَ اِنْ اَرَدْتَ الَّذِیْ لَمْ یَشُکَّ وَلَمْ یَدْخُلْہُ شَیْءٌ فِی الْمِقْدَادِ - سائل نے کہا یا حضرت ایسا بھی کوئی شخص ہے کہ جس کے دل میں کوئی بھی شک نہ آیا ہو - فرمایا ہاں وہ ایک مقداد ہے اور کوئی نہیں -

فائدہ :- پس ان روایتوں سے تین چار اصحابی بھی خاطی ٹھہرے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ - حالانکہ اصحاب محمد بے شمار مثل تاروں کے ہیں - جیسا کہ فرمایا آپ نے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ - یعنی میرے اصحاب مثل ستاروں کے بے شمار ہیں - اور شیعہ صاحب کہتے ہیں کہ ایک مقداد کے سوا کوئی پورا مومن نہیں رہا - بلکہ مقداد کو بھی دوسرے طریقہ سے خاطی بنا دیا - اور طعن لگایا جیسا کہ صدوق طائفہ شیخ ابن بابویہ قمی نے علل شرائع کے ساتھ اسناد اپنے کے ابو عبید اللہ معتبر راوی شیعہ لکھتا ہے کہ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا کَانَ یَوْمَ اُحُدٍ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ - عبد اللہ نے فرمایا کہ جب جنگ احد کی لڑائی ہوئی تب تمام اصحاب بھاگ گئے اور حضرت محمد صلعم کے ساتھ کوئی نہ رہا - اِلَّا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَبُوْ دُجَانَۃَ وَسِمَاکُ بْنُ خَرَشَۃَ - سوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ابو دجانہ اور سماک بن خرشہ کے اور ایسا ہی شیعہ کی تفسیر صافی میں لکھا ہے کہ وَلَمْ یَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلَّا اَبُوْ دُجَانَۃَ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ، یعنی احد کی لڑائی میں نہ کوئی ساتھی رہا محمد الرسول اللہ کے مگر دو شخص حضرت علیؓ اور ابو دجانہؓ

فائدہ :- یہاں شیعہ صاحب نے مقداد کو بھی بھاگنے والوں سے بنایا - اور گناہ سے بچایا -

اوّل شیعہ صاحب کولوں ایہ گل پچھنی چاہیے — جبکر سن اصحاب نبیدے ایہو دو تن چاریے
کیوں کر کے جنگ کفاراں قبضے ملک لیائے — روم تے شام تے قیصر کسریٰ مار بھجائے
تبلیغ رسالت اُپر تن اصحاب ایمان لیائے — ہور نہ کسے ہدایت پائی ہو مرتد سدھائے
نتیجہ کی رسالت ہویا دیہو جواب اسائیں — اسو چہ ہے توہین نے ہتک پاک محمد تائیں
تے امیر المومنین پھر کویں امیر سدادے — جماعت کثیر نہ ہووے جنگ امیر نہ آکھیا جادے
غرض ایہ شیعہ مثل منافق فاسق دانی بھائی — کسے مومن دے تائیں ہر گز جنگا جانو ناہی !
اگر گیتی سراسر باد گرد — چراغ مقبلاں ہر گز نہ میرد
اگر تمام جہان میں ہوا مخالفت کی چلے — تو چراغ مقبولوں کے ہر گز گل نہ ہوں گے

Marfat.com

مجلس چودہویں ۱۴

درطعن بر اصحاب کبارؓ اور اس کا جواب اور آخر میں وقفص کے جنگ بھی درج ہیں :

شیعہ کہتے ہیں کہ عیاذ اللہ اصحاب محمدؐ منافق تھے ۔ اور حضرت محمدؐ کو سخت سخت تکلیفیں دیتے تھے ۔ اور یہ آیت جو پارہ بائی سورۃ احزاب میں ہے اصحابہ کے حق میں گمان کرتے ہیں ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط ترجمہ ۔ تحقیق وہ لوگ جو دُکھ دیتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کو ان پر لعنت ہے اللہ تعالےٰ کی دنیا اور آخرت میں

مسئلہ : ۔ یہ آیت درحقیقت کفار مکہ کے حق میں ہے جو رسول خدا صلعم کو دُکھ پہنچاتے تھے ۔ آپ کو زبان اور ہاتھ سے ۔ یعنی شاعر اور ساحر اور کاہن بتاتے تھے ۔ اور بعض مفسرین بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت عبداللہ بن اُبی اور چندین نیس وغیرہ منافقین کے حق میں آئی ہے ۔ اور اسی طرح ہزاروں منافقوں کا قرآن کریم میں ذکر ہے ۔ اور جو آیتیں منافقوں کے لئے آئی ہیں اُن کو شیعہ صاحبان خواہ مخواہ اصحابیوں کے حق میں گمان کرتے ہیں ۔ اور منحرف قرآن ہوکر اپنے ایمان کو ضائع کرتے ہیں ۔ اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو بھی گمراہ کرتے تھے ۔

فائدہ : ۔ بھلا یہ تو بتایئے کہ کون سے جنگ میں اصحاب ثلاثہ حاضر نہ تھے ۔ اوّل سے لے کر آخر تک اصحاب ثلاثہ حضورؐ پاک کے ساتھ رہے بلکہ قبر میں بھی ساتھ ہیں ۔

مسئلہ : ۔ بقول شیعہ اگر اصحابہ ثلاثہ عیاذاً باللہ کافر منافق تھے ۔ تو آپؐ نے اُن کے ساتھ جنگ کیوں نہ کیا کیونکہ اللہ تعالےٰ آپ کو پارہ دس سورۃ توبہ میں ارشاد فرماتا ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ترجمہ : ۔ اے نبیؐ جنگ کر تم ساتھ کافروں منافقوں کے سختی پکڑ و اوپر اُن کے ۔ اے شیعہ صاحبان بتایئے کہ اگر اصحاب ثلاثہ کافر منافق تھے تو آپؐ نے ان سے جنگ کیوں نہ کیا ۔ بلکہ آپ نے اُن کے ساتھ جنگ کیوں نہ کیا بلکہ آپؐ نے اُن کے ساتھ تعلق زیادہ پیدا کیا کہ ان کو رشتے دیئے بھی اور اُن سے رشتے لئے بھی ، کیونکہ ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ آپ کے سسرال تھے اور حضرت عثمان غنیؓ آپ کے داماد تھے ۔ اور سورۃ ممتحن پارہ اٹھائی میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ ترجمہ ۔ اے ایمان والو مومنو تم نہ پکڑو دشمن میرے اور دشمن اپنوں کو دوست ۔

فائدہ : ۔ بقول شیعہ اگر اصحاب ثلاثہ دشمن خدا اور رسولؐ تھے تو حضرت محمدؐ اور حضرت علیؓ نے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ دوستی کیوں کی ۔ اور علی کرم اللہ وجہہ نے ان کی بیعت کیوں کی حتّی کہ اپنی لڑکی ام کلثومؓ کا نکاح بھی حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ کیا ۔

مسئلہ : ۔ کافروں اور منافقوں کے لئے دعائے خیر کرنا منع ہے جیسا کہ سورۃ توبہ پارہ گیارہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْا اُولِیْ قُرْبٰی ۔ ترجمہ یعنی نہ چاہیئے پیغمبر اور مومنوں کو یہ کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکین کے اگرچہ ہوں قرابتی اُن کے

فائدہ : ۔ پس بقول شیعہ ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ عیاذ اللہ منافق تھے تو ان کے حق میں دعا کرکے حضرت علیؓ

بھی گنہ گار ہوئے۔ یعنی اللہ کے حکم کی نافرمانی کی۔ کیونکہ حضرت علیؓ نے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابابکر صدیقؓ کے حق میں دعائے خیر کی۔ اور ابابکر صدیقؓ کا جنازہ بھی حضرت علی نے پڑھا۔ جو کہ مجلس گیاراں میں ذکر ہو چکا ہے۔

بیت

بھی جے اصحاب ثلاثہ کافر اتے منافق سا ہی — تاں کیوں نہ نبیؐ بیزار انہاں تھیں سنتوں یار صحابی
کافراں اتے منافقاں دے سنگ جنگ نبیؐ نے کیتا — کیوں نہ جنگ اونہاں سنگ کیتا جے اوہ کافر بیتا
کیوں مشورے اونہاں کولوں لیندے کردے نیک دعائیں — جے ایہ کافر مشرک ہوندے چلدے اُلٹے راہیں
اصحاب ثلاثہ مخلص مومن باجھوں شک ورائیں — جو اونہاں نوںؐ مومن جانن کافر جان بلائیں
موجب قول شیعہ دے نبیؐ نہ منیا حکم الٰہی! — کیوں نہ جنگ اونہاں سنگ کیتا ساری عمراں بھائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانوںؓ ڈرکر نہ جنگ نبیؐ نے کیتا — جو نال کفاراں جنگ کر دخود حکم خداوند بیتا
کیوں نفاق نہ ظاہر کیتا نبی محمدؐ بھائی — تقیہ کرکے وقت لنگھایا واہ شیعاں عقل دانائی
یہ جاہلاں دھوکہ دیون کارن لیاون جوڑ مثالاں — پر کوڑ تنہاں رب ظاہر کر دا چھوڑ اقوال چنڈالاں

مسئلہ:۔ اکثر شیعہ صاحبان جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ پیغمبر خدا جبرائیلؑ سے مشورہ لے سکتے تھے۔ پھر ان کو ابابکرؓ و عمرؓ سے مشورہ لینے کی کیا ضرورت تھی۔ تو اللہ تعالے ان دھوکہ بازوں کو جھٹلاتا ہے۔ پارہ چار سورہ آل عمران وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ۔ یعنی مشورہ کر اصحابوں سے بیچ ہر ایک کام کے۔ چنانچہ جنگ بدر کے دن جب ستر آدمی کفار قیدی ہوکر آپ کے آئے تو آپؐ نے اصحابوں سے ان کی بابت مشورہ لیا۔ اور سب نے اپنی اپنی رائے پیش کی۔ جیسا کہ علامہ طوسی شیعہ اپنی کتاب تفسیر مجمع البیان میں لکھتا ہے قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخِطَابِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَذَّبُوْكَ وَاَخْرَجُوْكَ مُقَدِّمْهُمْ وَمَكِّنْ عَلِيًّا مِنْ عَقِيْلٍ فَيَضْرِبْ عُنُقَهٗ وَمَكِّنِّيْ مِنْ فُلَانٍ مِنْ فُلَانٍ اَضْرِبْ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ اَئِمَّةُ الْكُفَّارِ۔

ترجمہ:۔ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہؐ ان کافروں نے آپ کو جھٹلایا اور مکہ سے نکال دیا پس ان سب کو قتل کرنا چاہیئے۔ اور عقیل کو حضرت علیؓ کے سپرد کر دو تاکہ قتل کرے اُس کو۔ اور فلانے کو فلاں کے حوالے کر دو تاکہ قتل کرے اُس کو۔ اور فلاں کو میرے حوالے کر دو تاکہ ماروں میں اُس کو اس لئے کہ یہ سردار اور پیشوا قریش کے ہیں وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَهُوَ اَهْلُكَ وَقَوْمُكَ نَحْنُ مِنْهُمْ فِدْيَةً يَكُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ الخ۔ ترجمہ۔ اور ابابکر صدیقؓ نے عرض کی یارسول اللہؐ یہ آپ کی قوم اور قریبی ہیں۔ پس پکڑ وان سے جزیہ تاکہ قوت ہو ہم کو اوپر کفار کے چنانچہ ابابکر صدیقؓ کی رائے پر آپ نے عمل کیا اور تمام کو جزیہ لے کر چھوڑ دیا۔ اور دونوں صاحبوں کے حق میں آپؐ نے فرمایا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَمَثَلُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ مِثْلُ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ الرَّحِيْمُ ط

ترجمہ۔ پس مثال تیری ابابکر صدیقؓ مثل ابراہیم کی سی ہے۔ جس وقت کہا ابراہیم علیہ السلام نے پس جو کوئی میرا فرمانبردار ہے پس وہ میرا ہے۔ اور جو تیرا بے فرمان وہ تیرا ہے تو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

نبیؐ کہیا مثال تیری اے ابو بکرؓ سردارا — ابراہیم خلیل دا لگوں جو رب نوں بہت پیارا
تنگی دتی قوم اُسدی نے اُسنوں بہت ستایا — میں جلدی کراں ہلاک اونہانوں رب نے حکم سنایا
تاں ابراہیم خداوندا گے جلدی عرض گذاری — جو کوئی تابعدار میرا اوہ میتھیں اے رب باری

Marfat.com

تے جو کوئی نافرمان میرا نا کرے فرمانبرداری　　پس تحقیق توں بخشہارا تیری صفت ستاری

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَمَثَلُکَ یَا عُمَرُ مَثَلُ نُوْحٍ اِذْ قَالَ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا

ترجمہ - پس فرمایا رسول اللہ نے پس مثال تیری اے عمرؓ فاروقؓ مثل نوح علیہ السلام کی ہے ۔ پس کہا نوح علیہ السلام نے اے رب میرے نہ چھوڑ اوپر زمین کے چلنے والا ۔ یعنی تمام کافروں کو ہلاک کر ۔

نظم

حضرت کہیا مثال تیری اے عمر فاروقؓ حقانی　　مثال مانند ہے نوح نبیؑ دی جو ہے آدمؑ ثانی

جد اُسدی قوم نے تنگی دتی نالے بہت ستایا　　تد نوحؑ نبی نے اپنے مولا اگے عرض سنایا

نہ اپر زمیں دے چلن والا چھوڑیں کوئی کفاری　　سبھناں کریں ہلاک خدایا تیری صفت قہاری

فائدہ :- پس ان روایات سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک حضرت محمد الرسول اللہ کا اپنے اصحاب سے مشورہ لینا ثابت ہوگیا - اور دوسرا حضرت ابابکر صدیقؓ وعمر فاروقؓ کا ایمان لانا ثابت ہوگیا - اور ایمان بھی ایسا کہ آپؐ نے ان کی مثال اولی العزم پیغمبرؑ کے ساتھ بیان فرماکر مرتبہ بلند کیا

فائدہ :- پس اس سے زیادہ ایمان شیخین کا اور کیا ثبوت ہونا چاہیئے کہ خود حضرت محمد الرسول اللہؐ نے اپنی زبان پاک سے ان کو انبیاؑ جیسا فرمایا -

قصے جنگ

شیعہ صاحبان جاہل مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ ہر میدان جنگ میں اصحاب ثلاثہ محمد الرسول اللہ کو اکیلے چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ اس واسطے مختصر بیان کیا جاتا ہے تاکہ احباب کو معلوم ہوجائے کہ کون سچا اور کون جھوٹا ہے سچ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا ۔

جنگ بدر

سب سے اول جنگ بدر واقع ہوا ۔ جو مدینہ منورہ کے قریب ایک میدان ریگستان ہے وہاں نوسو کفار جمع ہوگئے جن کے سردار ابوسفیان و ابوجہل تھے اور یہ کفار مسلمانوں سے لڑائی کرنے کے لئے مکہ سے چڑھائی کرکے آئے تھے ۔ جب آپ کو خبر پہنچی تو بروز جمعہ سترہویں ماہ رمضان سنہ ۲ھ کو مع ایک سو اصحاب کے وہاں پہنچکر مقابل ہوئے ۔ اسیواسطے جو لوگ اُسدن حضرت محمد الرسول اللہ کے ساتھ تھے ان کا مرتبہ زیادہ ہے ۔ اور ان کی مدد کے لئے اللہ تعالےٰ نے آسمان سے فرشتے نازل فرمائے جیسا کہ پارہ چار سورۃ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ اور البتہ تحقیق اللہ تعالےٰ مدد کی تمہاری دن بدر کے ساتھ فرشتوں کے اور تم اسوقت خوار تھے ۔ اور علامہ طوسی شیعہ اپنی کتاب تفسیر مجمع البیان میں لکھتا ہے لَعَلَّ اللّٰہَ اِطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَغَفَرَ لَھُمْ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ

ترجمہ :- علامہ طوسی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اہل بدر کے شان میں ارشاد کیا کہ اے اہل بدر تم جو کچھ چاہو کرو تم کو خدا تعالےٰ نے بخش چکا ہے ۔ یعنی اہل بدر قطعی جنتی ہیں ۔

فائدہ :- اور حملہ حیدریہ میں مورخ شیعہ یوں فرماتا ہے کہ جب سنا محمد الرسول اللہ نے کہ کفار مکہ جنگ کے لئے چلے آتے ہیں تو آپ نے اپنے اصحابوں کو بلاکر مشورہ لیا تو سب سے پہلے صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ نے کہا کہ یارسول اللہ کہ ہم بدل وجان جنگ کے لئے تیار ہیں ۔ مگر آپ کے حکم کی انتظار ہے ۔ تو آپ نے ترغیب جنگ کا خطبہ فرمایا جیسا کہ حملہ

Marfat.com

حیدریہ میں ہے۔ در نظم :-

بس این خبر آں سیّد المرسلین
جد ایہ خبر سُنی سی جنگ دی سرور دو جہاناں!
بفرمود آں کہ باصحاب خویش
فرمایا اصحاباں اپنیاں کارن نبیؐ الٰہی!
بدانید کز کعبہ اہل جفاء
جانوں تسیں جا ظالماں نوں کہیا کعبیوں ساڈیاتیں
شمار اکنوں چیست تدبیر کار
دسو کی تدبیر تساڈی اس دے کارن آئی
بپا سیخ ابوبکر از جائے خاست
پس ابوبکرؓ نے حاضر ہوکر ادبوں عرض گذاری
اس تھیں پچھے عمر بہادر ادبوں عرض گذارے
باگفتند یا سیّد المرسلیں
صدیقؓ عمرؓ نے آکھیا یا سردار حبیب حقانی
با دشمنان دیں چہا مے کنیم!
بیشک دشمناں تیریاں نال اسیں کریے جنگ لڑائی
اسیں جاناں تیجھتوں گھول گھمایئے دشمناں مارو نجیٹیے
وزاں پس جا خواست مقداد نیز
بعد اونہاں تھیں کھڑا ہویا مقداد بہادر بھائی
بود تا بہ تن جان و در کف تواں!
اساں جاناں دھڑاں وچ تکیاں ایہہ پھڑیاں ہتھ تلواراں
زاں گشت خوش دل رسولِ خدا
ایس کلاموں خوش دل ہویا پاک رسولؐ الٰہی
ثابت قدم مہاجر کی جد سُرخرو تے پائے
چنیں خواست پس بہترین بشر!
ایسا چاہیا حضرت بہتر بشر رسول الٰہی،
دگر بفرمود کائے دوستاں
پھر فرمایا نبیؐ خدا نے دوست یار شہانے
نجا خواست ایں یار سعد معاذ
اجازت لے کر سعد معاذ نے ادبوں عرض گذاری
کہ با جان و دل باہم عہدست!

یکے انجمن ساخت با اہل دیں!
ناں یک وڈی مجلس قائم کیتی اہل ایماناں
کہ اے حق پرستان پاکیزہ کیش!
اے اصحابو حق پرستو نیک خصالو بھائی
کمر بستہ بر کین و پرخاشِ ما!
لک بنھے اونہاں مارن کارن کرکے ظلم جفائیں
کہ دشمن رسید از پئے کارزار!
دشمن آئے مارن کارن کریئے اسیں لڑائی!
وزاں پس عمر نیز قد کرد راست
یا حضرت اسیں حاضر جیویں کر حکم ہووے سرکاری
اسیں لڑیئے مریئے راضی ہوکر یا سردار ہمارے
قدم پیش بگذار مارا ببیں!
تسیں قدم رکھو اسیں پچھے تیرے جان کراں قربانی
چہ مارا پیت جان فدا کنیم
اسیں جان کراں قربان تساں تھوں رسولؐ الٰہی
پھڑ تلواراں مار کفاراں ٹھنڈ کلیجے پایئے
بگفتت اے حبیب خدا اے عزیز
تے آکھیا اے دوست ربّ دے سچ رسول الٰہی
بیاریم شمشیر بہ دشمناں!
دشمناں کرے وٹے ٹوٹے چلن خون فوہاراں!
بفرمود از حق ایشاں دعا!
سب اصحاباں دے حق سرور نیک دعا فرمائی
پھر انصار مدینہ طرفے قدم رنجہ فرمائے
کہ از راز انصار یا بد خبر
اے انصار مدینہ والیو دسو ساڈوں بھائی
چہ گوئید اندر حق دشمناں
کیا کہندے تسیں دشمناں دے حق مدنی لوک یگانے
چنیں گفت اندر وئے صدق و نیاز
اسیں حاضر سب صدق یقینوں یا رسول غفاری
بدست تو روز بکہ داریم دست

Marfat.com

اساں مال جاناں سب تیتھوں وارے اے رسولؐ بھلیرے
سر و مال فرزند خویش نثار
زن فرزند تے سر جاناں ہور خویش قبیلہ سارے
اے مدینے والیاں آکھیا پاک محمدؐ تائیں!
پیغمبر برانیشاں نمود آفریں!
آفریں باد پیغمبر آکھیا دلدے نال یقینے
تاں پھر صفاں تیاری کارن حکم نبیؐ فرمایا
پس آورد رُوئے یزدان پاک!
پس ہوئے متوجہ حضرت طرف جناب الٰہی
بگفت او لے نمائندۂ عدو او
تے کہیا اے جانن والے کل حساب شماراں
تو دانی کہ من زغائے قریش!
توں جانے جو میں نال قریشاں کردا نہیں خلافی
کشیدم برانیشاں بحکم تو تیغ!
میں نال حکم تیرے اینہاں اُپر کھچیاں اج تلواراں
الٰہی اگر ایں چند تن زعبد
ایہ چند بندے رحمانی یارب تیرے نیک گمانی
بحکم تو بستند از کس میاں
حکم تیرے تے ہر اک مومن کمراں کسیاں کاری
ہکتو مومن دہ سو کافر آون وچہ شماراں
جیکر ایہ اج نہ فتح اُپر قوم کفاراں پاون
برونے ایں تا قیامت دگر
اج دیہاڑے کوئوں لیکر روز قیامت تائیں
دراں دم صف خصم نزدیک شد
اسدم تائیں کفاراں دا لشکر نیڑے آیا
بوبکر نزدیک نبی داشت جا!
ابوبکرؓ نزدیک نبیدے ہو کر عرض گذاری!
در آمد تنگی سپاہ ضلال!
فوج کفار خبر لیاں ساتھوں تنگی بہت گذاری
پھڑ تلواراں مار کفاراں فتح اصحاباں پائی
جو جا ہو کر بو بدریاں دے حق آکھیا نبی حقانی

جاں ہتھ تیرے ہتھ اساں رکھیا مال جاں سب تیرے
ہمہ روز گردیم بر تو نثار
اساں سارے تیتھوں وارے نبیا کہن انصار سوہائے
توں کر سامان لڑائی تے اسیں راضی نال رضائیں
برآں صدق دالیاں انصار دیں!
اُپر صدق یقین تساڈے اے انصار مدینے
حضرت آپ دعا فرماون راوی ذکر لیایا
بنالید و مالید و در رُوئے خاک
زاروزاری رودن لگے منہ پر مٹی پائی!
فرستندہ انبیائے بر عباد!
تے بھیجن والے نبیاں اوپر نیکاں تے بدکاراں
بہ حکم کہ بودم نہ بر وائے خویش
میں تیرے نال حکم دے آیا نہ اپنی نال چالاکی
مکن نصرت خویش از من دریغ!
مدد کریں میری ایہ ہوون دور جو شر شراراں
کہ کردند مرترا الثناد!!
کیہا ہے اعتبار انہاں نے جیوں کر حکم حقانی
ندیدند بیش و کم دشمناں
نہ دیکھیا جو گھٹ زیادہ ساقیں فوج کفاری
اساں اُپر تیرے تکیہ کر کے کس لیاں تلواراں
دشمناں ہتھوں کھا شکست ایہ سارے مارے جاون
نگردد پرستندہ اے دادگر
دوجا کوئی نہ ہوسی جیہڑا پوجا کرے تسائیں
زلیس گرد خورشید تاریک شد
گرداں اڈ اسمانی چڑھیاں سورج دھوڑ لکایا
بگفت اے بحق خلق راہ نما!
توں برحق سچا نبی پیغمبر رہبر خلقت ساری
چہ فرمائی اکنوں جوئے قتال
حکم کرو جنگ شروع کراں اسیں دسیں اللہ باری
خوشدل ہو کر نبی اللہ دے نیک دعا فرمائی
تسیں خاص بہشتی ہو سب بدری خاصے یار تمامی

Marfat.com

جو جنگ بدر وچہ حاضر ہیسن سبنوں افضل سوئی   صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ نے بدری اسوچہ شک نہ کوئی
پر شیعہ کہن سنافق اونہاں دین ایا یوں عاری   جنہاں رب تعریف کرے ایہ کرن تنہاں بدکاری

فائدہ :- باوجود ایسے عناد اور تعصب کے پھر بھی مؤرخ شیعہ نے یہ لکھا ہے تو اس مؤرخ بیچارے کا کچھ اختیار نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے ؎

حق کبھی چھپ سکتا بناوٹ کے اصول سے   خوشبو کبھی آنہیں سکتی کاغذوں کے پھول سے

مسئلہ : ہندو بھی شیعہ کی طرح اصحابہ اکرام کی تعریف تو کرتے ہیں۔ مگر ایمان نہیں لاتے۔ جیسا کہ بابا نانک صاحب فرماتے ہیں ؎

چار مصلّے چار کتاباں چارے یار رسولؐ   جو کوئی اینہاں منے ناہیں سو کافر مجہول

مسئلہ :- جس طرح یہود و نصاریٰ کسی وقت محمد الرسول اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔ اور کسی وقت تکذیب کرتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ صاحبان بھی کسی وقت اصحاب ثلاثہ کی تعریف کرتے ہیں اور کسی وقت تکذیب کرتے ہیں چنانچہ علامہ احتجاج طبرسی معتبر مفسر شیعوں سے روایت ہے قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٌّ کُنَّا مَعَہٗ اَیْ مَعَ النَّبِیِّ عَلٰی جَبَلِ حِرَآءٍ فَاِذْ تَحَرَّکَ الْجَبَلُ فَقَالَ لَہٗ قِرَّ فَاِنَّہٗ لَیْسَ عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَہِیْدٌ ۔ ترجمہ۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے کہ تھا میں اور ابو بکر صدیقؓ ساتھ محمد الرسول اللہ کے اوپر حرا پہاڑ کے پس اچانک پہاڑ کانپنے لگا تو فرمایا آپؐ نے اے پہاڑ مت کانپ نہیں اوپر تیرے کوئی سوائے نبیؐ صدیقؓ و شہید کے

فائدہ :- پس اس سے معلوم ہوگیا کہ بعد نبیؐ کے درجہ صدیقؓ کا ہے

قصہ جنگ حنین

شیعہ صاحب اس جگہ بھی کہتے ہیں کہ اصحاب محمدؐ آپ کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور حضرت عباسؓ پیچھے پکارتے رہے۔ مگر کوئی واپس نہ آیا۔ اب صاحب انصاف کو قیاس کرنا چاہیئے کہ جب سب بھاگ گئے تو تین چار اصحاب نے فتح کس طرح پائی۔ اور ہزارہا کفار کو قتل کس نے کیا۔ اور چھ ہزار غلام کس نے بنایا۔ اور چوبیس ہزار اوقیہ چاندی اور چالیس ہزار سے زیادہ دنبہ بکری کو کس نے لوٹا۔ اگر یہ کہیں کہ حضرت عباسؓ کے پکارنے سے تمام اصحاب نے واپس آکر فتح حاصل کی تو تمہارا تمام الزام خام ہوا۔

فائدہ :- حنین ایک مکان ہے جو درمیان مکہ اور طائف کے واقعہ ہے۔ اور بعد فتح مکہ کرمہ کے اس جگہ پر چار ہزار کفار نے جمع ہو کر مسلمانوں کے قتل کا ارادہ کیا۔ جب آپؐ نے اس مجمع کفار کی خبر سنی تو بارہ ہزار اصحاب کے ساتھ آپ بھی وہاں پہنچے تو ایک اصحاب نے اپنے لشکر کی کثرت دیکھ کر کہا لَنْ نُّغْلَبَ الْیَوْمَ مِنْ قِلَّۃٍ ۔ پس آج کے دن ہم ہرگز مغلوب نہیں ہوں گے۔ آپنے یہ کلام فخریہ سن کر ناپسندیدگی ظاہر کی۔ غرض اس فخر کے سبب مسلمانوں کو شکست آئی کیونکہ تکبر اللہ کریم کو ناپسند ہے۔ پھر اللہ کریم نے اصحابوں کے دلوں میں سکینت کو نازل کیا۔ اسی وقت اصحاب محمدؐ غالب آئے اور کفار کو فی النار کرکے فتح کا نقارہ بجایا۔ جیسا کہ اللہ تعالے پارہ دسں سورۃ توبہ میں فرماتے ہیں لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ البتہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے تمہاری مدد کی بیچ بہت ملکوں کے اور خاص کر دن حنین کے اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا

وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۞

ترجمہ۔ اور جب فخر میں ڈالا تم کو زیادہ ہونے تمہارے نے پس نہ فائدہ دیا تم کو کچھ بھی زیادہ ہونے تمہارے نے اور بلکہ تنگ ہوگئ زمین اوپر تمہارے بسبب اس کے کہ فراخ تھی اور بھاگ گئے تم پیٹھیں دیکر پھر اُتاری اللہ تعالےٰ نے سکینت اپنی یعنی دل جمعی اوپر رسولؐ اپنے کے اور اوپر تمام مومنوں کے یعنی شکست کے بعد فتح دی اور پر کفار کے اور اتاری ایک فوج مدد تمہاری کے لئے کہ نہیں دیکھتے تھے تم ان کو یعنی فرشتے اور عذاب کیا۔ اُن لوگوں کو جو کفار تھے اور ایسا ہی بدلہ ہے کفار کا۔

ان آیا توں ظاہر تھیوے شان نبیداں یاراں! — فرشتے کرن امداد تنہاندی واہ لولی ابراراں
مار مکائے کافر کئی ہزاراں پھٹ تلواراں — اصحاب محمدؐ غالب آئے اُپر قوم کفاراں
کئی ہزاراں لٹاں پایاں قبضے ملک لیاندا — اٹھ سو دنبہ بکریاں دا انت شمار نہ آندا
نعوذ باللہ جے کافر ہوندے جیویں شیعہ گفتاراں — عذاب اوہناں نوں کیوں نہ کیتا ربّے مثل کفاراں
بلکہ کرے تعریف اوہناں دی اللہ خالق باری — اساں اوہناں دی مدد کارن ملکاں فوج اُتاری
بھی تسکین نہ مومن باجھوں ہور کسے دل آوے — شان نبیداں یاراں دا رب وچ قرآن بتاوے
صرف شکست جو اوّل واری اصحاباں نے پائی — ایہ فخر پسند نہ رہنوں آیا تدے ہوئی رسوائی
شیعہ ایس سببوں فاسق کہن نبیداں یاراں — جاہلاں دے گمراہ کرن نوں داؤ لگا بدکاراں
فند فریب انہاندے کولوں ربا اسیں بچائیں — سچی سمجھ حقانی دے کے سدھے راہ چلائیں

قصہ جنگ خیبر

خیبر ایک قلعہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے دو منزل پر واقع ہے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن بھی اصحاب محمدؐ بھاگ گئے تھے۔ اور ایسی ویسی باتیں کرکے جاہل مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس واسطے ہم اہل اسلام کے سامنے اصلی واقعہ جنگ خیبر بیان کرتے ہیں

مسئلہ:۔ اصلی واقعہ یہ ہے کہ جب حضرت محمد الرسول اللہ سفر حدیبیہ سے واپس مدینہ تشریف لائے تو حسب وعدہ خداوندی وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا۔ یعنی پائیں گے رب اپنے کے حکم سے فتح قریب۔ آپؐ نے جنگ خیبر کے واسطے سامان تیار کیا۔ اور ایک ہزار چار سو آدمی ہمراہ لے کر خیبر کی طرف روانہ ہوئے جب اُن قلعوں کے نزدیک پہنچے تو وہ لوگ اپنے اپنے کاروبار میں مشغول تھے۔ لشکر اسلام کو دیکھ کر اپنے قلعوں میں جا گھسے۔ اور قلعہ حصین ناعم کے رہنے والوں نے لشکر اسلام کے ساتھ جنگ شروع کر دیا۔ تو آپؐ کے حکم سے اصحابہ اکرام نے بھی ان کا مقابلہ کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں دشمنوں کو ہلاک کر ڈالا۔ پس پہلی فتح خاص آپؐ کو نصیب ہوئی۔ پھر جب دوسرے قلعہ کی طرف متوجہ ہوئے جس کا نام نطاۃ تھا تو اُس کو بھی تھوڑے عرصہ میں فتح کر لیا۔ مگر کچھ آدمی قتل ہوئے اور کچھ لوگ بھاگ گئے۔ اور تمام یہود نے جمع ہو کر قلعہ صعب بن عاص میں پناہ گزین ہوئے۔ یہ قلعہ بھی بڑی زبردست لڑائی کے بعد فتح ہوگیا اور بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ اسی طرح چاروں قلعوں کو فتح کر کے جب پانچویں قلعہ کی طرف متوجہ ہوئے جس کا نام قموص تھا۔ تو آپؐ نے چند آدمیوں کے ساتھ حضرت عمر فاروقؓ کو قلعہ قموص کیطرف روانہ کیا۔ بڑی بھاری لڑائی کے بعد لشکر اسلام نے شکست کھائی تو دوسرے دن حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ جو کسی عذر کے باعث اپنے گھر ہی رہ

Marfat.com

گئے تھے - میدان جنگ میں حاضر ہوئے اور تمام اصحابہ کرام کے ہمراہ قلعہ قموص پر حملہ کر دیا - اور کمال جنگ و جدال ہوا - آخر وہ قلعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے فتح ہوا - اسدن حضرت اسد اللہ الغالبؓ تو تہ لا فتا سے ایسا کام لیا کہ لوہے کا دروازہ اکھاڑ کر اپنے سر پر ڈھال بنالیا - اس غنیمت میں بھی بہت سامال ہاتھ لگا

فائدہ :- اس جنگ کا تو صرف اتنا ہی حال ہے - اس میں نہ کسی اصحاب پر الزام آسکتا ہے اور نہ کوئی اصحابؓ آپ کو چھوڑ کر بھاگ ہی گیا تھا - بلکہ بالاتفاق جنگ کیا - اور فتح حاصل کی - باقی سب شیعہ کی واہی تباہی باتیں ہیں جن کا ثبوت کسی معتبر کتاب میں پایا نہیں جاتا -

دستو خیبر دے دن بیٹھا جے حضرت عمرؓ گنائے — یا ہو مخالف نال نبی دے ملیا سنگ کفاے
یا پاک نبیؐ دے لشکر وچوں نس کر کتے سدھایا — یا اپنے گھر وچہ واپس آیا یا کوئی عذر بنایا
عمر بہادر اپر کوئی ثابت کرن برائی ! — جس سبیوں کا فر فاسق آکھن اس بدراہی
بے گر فتح نہ ہو دن اوپر طعن عمرؓ پر کردے — ایہہ ہر گز طعن نہ آوے جانیں صاحب عقل فکر دے
اکدن فتح نہ پائی دوجے تیجے دن جد پائی — عمرؓ بہادر اپر ہر گز طعن نہ آوے کائی !
حضرت علیؓ بھی ایس طرح وچہ جنگ صفینے بھائی — چند دناں دے بعد فتح سی شامیاں اوپر پائی
آخر علیؓ تے معاویہؓ دیوچہ ثالثاں صلح کرائی — جنگ جدال بے اوڑک ہے دیکھو تاریخوں بھائی
جاہلاں دے گمراہ کرن دوں کردے طول طویلاں — ایہہ شیعہ تے تشنیعہ بیڑے کم نہ کرن اصیلاں

قصہ جنگ اُحد

اس جنگ میں بھی شیعہ صاحب اصحاب اکرام پر طعن کرتے ہیں - کہ بھاگ گئے تھے - اور کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے تھے - ایسی ایسی من گھڑت باتیں سنا کر مسلمانوں کو اصحابہ اکرام کے مراتب اور شان سے بے اعتقاد کرتے ہیں - اس واسطے ہم اصلی واقعہ بیان کرتے ہیں - جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہوگا -

مسئلہ :- اُحد ایک پہاڑ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے - چنانچہ ستائی ماہ شوال ۳ھ ہجری کو ابو سفیان وغیرہ قریش کفار مکہ تین ہزار سوار اور پیدل لے کر واسطے جنگ کے مدینہ منورہ کی طرف آئے - اور اُحد پہاڑ کے گرد لشکر اُتارا - جب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ بھی سات سو آدمی اہل اسلام کو ہمراہ لے کر کفار کے مقابلہ کو نکلے - اور دشمنوں کے تعاقب کے لئے صفیں درست کیں - اور عبد اللہ بن زبیر کو پچاس آدمی تیر انداز دے کر ایک درہ پر اس شرط سے مقرر کیا کہ خواہ ہم غالب ہوں یا مغلوب ہوں تم نے اس جگہ سے قدم نہ اٹھانا ہوگا - لڑائی شروع ہوتے ہی کفار کو شکست ہوئی تو مسلمانوں نے لوٹنا شروع کر دیا - جب ان تیر اندازوں نے دیکھا کہ لوٹ شروع ہے تو کچھ آدمی وہاں کھڑے رہے اور باقی مال غنیمت لوٹنے کے لئے لشکرگاہ کی طرف متوجہ ہوئے پس اس حکم عدولی کی وجہ سے لشکر اسلام نے فتح پاکر پھر شکست کھائی - مگر اللہ تعالٰے نے یہ قصور معاف بھی فرما دیا - جیسا کہ پارہ چار سورۃ آل عمران میں ارشاد فرمایا - وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ ترجمہ - البتہ تحقیق سچا کیا وعدہ اپنا جب قتل کرتے تھے تم کفار کو ساتھ حکم اللہ تعالٰے کے تا جبکہ ہاری تم نے - وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ، اور جھگڑا کیا تم نے بیچ کام اپنے کے - اور بے فرمانی کی تم نے رسول اللہ کی (یعنی جو حکم مورچہ کو نہ چھوڑنے کا دیا تھا اس کو چھوڑ دیا) اور پیچھے

Marfat.com

ے تم اُس کے جس کو دوست رکھتے ہو (یعنی مال غنیمت) وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ
بعض تمہارے چاہتے ہیں دنیا کو اور بعض چاہتے ہیں آخرت کو ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ
للّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ترجمہ۔ پھر پھیرا تم کو اُن سے یعنی بھاگ چلے تم تاکہ امتحان کرے تمہارا۔ البتہ تحقیق معاف
م کو یعنی یہ بھاگ جانے کا گناہ۔ اور اللہ تعالےٰ صاحب رحمت کا ہے اوپر مومنوں کے

فائدہ :۔ برادران اسلام اس آیت میں اصحاب ثلاثہ تو درکنار بلکہ جنہوں نے یہ بے فرمانی کی تھی اللہ تعالےٰ نے ان
ں گناہ معاف کیا۔ اور مومن کا خطاب دیا۔ غور کرنا چاہیئے کہ جن کے حق میں اللہ تعالےٰ ہر جنگ پر بخشش کا وعدہ فرمادیں
بھول چوک بھی معاف فرمادیں۔ تو پھر بھی شیعہ صاحبان ان کو طرح طرح کے الزام دے کر گالی گلوچ نکالیں فی الحقیقت
ابہ اکرام کی دشمنی نہیں بلکہ قرآن کریم کی تکذیب ہے۔

قصہ غار ثور جبل

اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک پارہ دس سورۃ توبہ میں ارشاد فرمایا اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ
ذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ ترجمہ:۔ اگر نہ مدد کروگے اُس کی تم لوگ پس مدد کی اُس کی اللہ نے جب نکالا اس کو کافروں نے
نِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۝ ترجمہ:۔ جب تھے وہ دونوں
تھی بیچ غار کے جس وقت کہا اُس نے یار غار اپنے کو نہ خوف کر دشمنوں سے تحقیق اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ یعنی
ب صدیق اکبرؓ نے دیکھا کہ کافر غار کے منہ پر کھڑے ہیں۔ تو کچھ خوف کھایا۔ اسوقت حضورؐ پاک نے فرمایا کہ نہ ڈر دشمنوں
ے ہمارا ساتھی اللہ ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا پس اتارا اللہ تعالےٰ نے
ینت اپنی کو اوپر دل صدیق اکبرؓ کے اور امداد دی محمد الرسول اللہ کو اللہ تعالےٰ نے ساتھ لشکروں کے کہ تم ان
دیکھ نہیں سکتے۔ وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۝ اور کافروں کی بات اللہ تعالےٰ نے نیچے سے نیچے کی
ں کفار مکہ کا ارادہ تو تھا۔ کہ محمد الرسول اللہ کو قتل کر ڈالیں مگر اللہ تعالےٰ نے ان کے ارادے کو درہم برہم کر دیا

فائدہ :۔ یہ آیت تو صرف ابابکر صدیقؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ مگر شیعہ لوگ اس میں بھی کئی طرح کی تاویلیں
رتے ہیں۔ اب ہم ان کی معتبر تفسیر سے نقل کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ علامہ طبرسی اپنی کتاب تفسیر جامع البیان میں لکھتا
ے۔ وَقَدْ ذَكَرَتِ الشِّيْعَةُ فِيْ تَخْصِيْصِ النَّبِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ بِالسَّكِيْنَةِ كَلَامًا رَأَيْنَا الْاِضْرَابَ عَنْ
ذِكْرِهٖ ۝

ترجمہ۔ اور تحقیق ذکر کیا ہے شیعوں نے اس آیت میں سکینہ کو خاص محمد الرسول کے حق میں، اور وہ شیعہ ایسی باتیں
لکھتے ہیں کہ ہم ان کا لکھنا مناسب نہیں سمجھتے تاکہ کوئی کہنے والا مجھکو بھی نہ کہدے۔

فائدہ :۔ علامہ طبرسی شیعہ نے خود شیعہ کو جھٹلایا ہے۔ ایک نہیں بلکہ صدہا روائیتیں اُن کے مخالف ہیں۔ اول وجہ مخالفت
ی یہ ہے کہ ان کے مؤخرین و متقدمین میں کمال اختلافات ہیں۔ دوم اُن کے مؤخرین میں سے دو بڑے متعصب مورخ گذرے ہیں
یک قاضی نور اللہ شوستری دوسرا مولوی دلدار علی کہ انہوں نے تو عبداللہ سبا یہودی سے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے کہ اپنے
ئے نئے افترے جوڑ کر کتابیں بنائی ہیں۔ اور طرح طرح کی باتیں من گھڑت بنا بنا کر لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ اب موجودہ شیعہ
ان کی تلقین کے مقلدین ہیں۔ اور اب پہلے متقدمین لوگوں کی تو کوئی سنتا ہی نہیں۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے اُن کے کلام کی
تکذیب کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کو کہتے ہیں کہ میاں وہ تو اصلی شیعہ ہی نہ تھے۔

Marfat.com

مسئلہ :- ابابکر صدیقؓ کا یار غار ہونا پہلے شیعہ تاریخ دان اقرار کرتے ہیں۔ مگر پچھلے شیعہ تاریخ دان مثل نور اللہ شوستری کے انکار کرتے ہیں۔ دیکھو معتبر شیعہ حملہ حیدریہ میں ابابکر صدیقؓ کا یار غار ہونا کس دھوم دھام سے لکھا ہے۔

چنیں گفت راوی کہ سالار دیں!
راوی کہیا جو سرور عالم نبی محمدؐ بھائی
نزدیک آں قوم پر مکر رفت
سنیاں حضرت جدوں کفاراں قتل ارادہ کیتا
آکر آکھیا ابوبکر نوں سن اے یار حقانی
پئے ہجرت او تیز آمادہ بود
ہجرت کارن ساتھ نبیؐ دے تیار ہویا اوہ بھائی
نبیؐ بر در خانہ اش چوں رسید!
ابوبکر دے دروازے پہ آکر نبیؐ غفاری
چوں بوبکر زاں حال آگاہ شد!
حضرت ابوبکرؓ نوں جد اس حالوں ہوئی آگاہی
گرفتند راہ یثرب بہ پیش
رستہ پھڑیا طرف مدینے ہیکے نام غفاری
بر انچہ راہ رفتند گرفت
اوہ پرادے رستہ کھڑیا رستہ بہت عجیبہ
چوں رفتند چندے بداماں دست
جاں چند قدم چلے اس ماہیں جنگل دیو چہ کنارے
بوبکرؓ آں کہ بدوش گرفت!!
پھر پاک نبیؐ نوں موڈھیاں اُپر ابوبکر تے چایا!
کہ درکس چناں قوۃ آمد پدید
جواتنی قوت ابابکرؓ نوں کتھوں ظاہر آئی
بھارستاں آسماناں زمیاں ہکو پائے جادن
یعنی بھار نبیؐ دا بھارا ہے زمین اسماؤں
برفتند القصہ چنداں دگر
تھوڑے دم گئے سن حضرت باہر شہر گراؤں
بدیدند غارے دراں تیرہ شود
غار دیکھی اک جنگل اندر اندر سخت انھاری
گرفتند در جوف آں غار جائے

چوں سالم بحفظ جہاں آفریں
جسدی پاک طفیلوں سب جہان سلامتی پائی
سوئے سرائے ابوبکرؓ رفت
ابوبکرؓ دے گھر ول آئے نبی محمد بیتا
میرے مارن کارن کیتے مِتے قریش تمامی
کہ سابق رسولش خبر دادہ بود
جو پہلے اسنوں جاون والی خبر نبیؐ فرمائی!
بگوشش ندائے سفر بشنید!
کن وچہ آکھیا نال شتابی کر یو سفر تیاری
ز خانہ بروں رفت ہمراہ شد
جلدی گھروں روانہ ہویا نال رسول الٰہی!
نبی کند نعلین از پائے خویش
پاک محمدؐ پیراں وچوں بھی پاپوش اتاری
پئے خود دشمن نہفتن گرفت!
کھوج اپنے نوں دشمناں کولوں لگے کرن پوشیدہ
قدوم فلک سامی مجروح گشت
قدم نبیؐ دے زخمی ہوئے چلن کولوں ہارے
ولے زیں حدیث است جائے شگفت
پر ایہہ بات تعجب والی مؤرخ نے فرمایا
کہ بار نبیؐ ش تو اند کشید!
جو بھار نبیؐ دا چایا اُس نے جسدی حد نہ کائی
تاں بھی بھار نبیؐ دا بھارا راوی ذکر سنادن
جیوں کر قدر نبیؐ دا اعلیٰ ملکوں جن انساں نوں
چو گردد پیدا نشان سحر
تاں نشان صبح دا ہویا ظاہر امر الٰہوں
کہ خواند عرب غاسورش لقب
عرب اندر مشہور اوہ ہیسی شورش غار نیاری
ولے پیش بنہاد بوبکر پائے!

Marfat.com

وڑ اسدے پر جا کر بیٹھے دونویں یار پیارے
ہر جا کہ سوراخ بار رخنہ دید!
ہر جگہ سوراخ جو اندر غار دے اسدم ظاہر ساہی
بدیں گونہ تا شد تمام قباء
کڑتہ سارا پاڑ دبجایا ابو بکرنے جانی
بر آں رخنہ ماندہ آں یار غار
دوہاں کھڈاں وچہ ابو بکر نے اڈیاں اپنیاں پائیاں
در آمد رسولِ خدا ہم بغار!
ابو بکرؓ تے پاک محمدؐ آوڑے وچہ غارے
بغار اندروں باسہ روز و شب
تن دن ثور جبل دے اندر کیتا دوہاں ٹکاناں
شدے پور بو بکرؓ ہنگامِ شام
شاموں پچھے باہر آیا یار صدیقؓ ستانا
نبیؐ گفت پس پور بو بکر را!
پاک محمد سرورؐ آکھیا ابو بکر دیتا ئیں
کہ دو ناقہ باید کنوں راہ سوار
جا گھروں دو ڈاچیاں لیا دیں پاک نبیؐ فرماون
برفت از بر حق پور بو بکر زود!
راتیں باہر گیا اس غاروں جلد صدیق حقانی
از و جملہ ایں سخن شود!!
دونویں ڈاچیاں آپنیاں کر جلد صدیق لیایا
بصبح چہارم آمد بغار!!
جاں چوتھا دن چڑھیا حضرت غاروں باہر گئے
نشست از ہر یک شتر شاہِ دین
اک اک ڈاچی اُپر چڑھ کر بیٹھے شاہ مردانے
بر آمد بر آں دیگرے جملہ دار
نال دوہاں دے رلکر ٹریا تیجا شتر اسواری
شہر مدینے اندر پہنچے دونویں یار پیارے

ایپر اوّل ابو بکر جا اندر اوس سنوارے
قبا را بدرید و آں رخنہ چید
بند کرن نوں ابا بکرؓ نے کڑتہ پاڑیا بھائی
کہ رخنہ نہ گرفت ماند قضاء
پر دو کھڈاں باقی رہیاں نال قضا ربانی
کفِ پائے خود را نمود استوار
پاک نبیؐ نوں دکھ نہ پہنچے آکھ سناواں بھائیاں
نشستند یک جا بہم ہر دو یار
یکسے جا گر رل کر بیٹھے دونویں یار پیارے
بسر برد آں شہ بہ فرمان رب
اس تھیں پچھے باہر آئے جیوں کر حکم ربانان
بہبر دی دراں غار آب و طعام
اندر غار لیایا جا کر کیتوں پانی کھاناں!
کہ چوں پدر اہل صدق و صفاء
بیشک باپ صدیقاں دا نوں اوہ صدق صفائیں
کہ مارا رساند بہ یثرب دیار
جو سانوں شہر مدینے اندر جلدی پہنچاون
بدنبال کارے کہ فرمود زود!
جلدی کم کیتا اُس جیہڑا آکھیا نبیؐ زبانی
دو ناقہ در دم مہیا مرد
جیہڑیاں بہت چالاک تے موٹیاں راوی ذکر کرے
دو ناقہ آوردہ بہ جملہ دار
غار دے منہ اگے دو ڈاچیاں آن صدیق بہائے
بو بکر گردد با خود قرین!
ابو بکرؓ نوں ساتھ لیا خود حضرت شاہ جہانے
ہمراہِ او گشت عامر سوار
رہبر بن کر چلیا ہیسی عامر مرد غفاری
جو صدق صدیقؓ نہ جانن موذی بخت نہانے مارے

فائدہ:- اس عبارت میں کمال فضیلت ابو بکرؓ صدیق کی ثابت ہوئی۔ ایسا رتبہ اور کسی کو نہیں ملا۔ کیونکہ آپ نے ایسے نازک وقت میں اپنا ساتھی اور یار غار بنایا۔

Marfat.com

مجلس پندرہویں

اس مجلس کی تین فصلیں اور چند بہتان ہیں

فصل اوّل

در بحث تقیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

نوٹ:- برادران اسلام اہل شیعہ کے دل میں تین رکن اعظم ہیں۔ اوّل، تبرّا بازی کرنا یعنی لعنت کرنا دوم:- تولّی - یعنی بات کہہ کے پھر جانا سوم:- تقیہ - یعنی دربردہ جھوٹ بولنا۔ حاصل کلام کسی آدمی کو اپنی مطلب برآری کے واسطے جھوٹ بول کر اپنا کام نکال لینے کو تقیہ کہتے۔ جس کو اہل شیعہ نے اپنے دین کا بڑا بھاری رکن اعظم قرار دیا ہے۔ اور اپنا آبائی اجدادی اصول ٹھیرایا ہے۔ اور نماز روزہ وغیرہ عبادت سے بھی اس کا زیادہ ثواب بتایا ہے۔ جیسا کہ شیعہ کی کتاب کشف الغمہ باب دوم فصل اوّل میں امام موسیٰ رضا سے روایت ہے۔ لا دِیْنَ لِمَنْ لَا وَرَعَ لَهٗ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا تَقِیَّةَ لَهٗ ۔ نہیں دیندار وہ آدمی جس میں پارسائی نہیں۔ اور نہیں ایماندار وہ آدمی جس میں تقیہ نہیں فَقِیْلَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی مَتٰی قَالَ اِلٰی وَقْتِ یَوْمٍ دُعْوَا ۔ اور پوچھا گیا یا بیٹے رسول خدا کے کب تک ہم تقیہ کریں گے۔ یعنی ہم کو کب تک دربردہ جھوٹ بولنا جائز ہے فرمایا جب تک امام مہدی نہ آویں۔ اگر کوئی شخص امام مہدی کے آنے سے پہلے تقیہ چھوڑ دے گا فَلَیْسَ مِنَّا پس وہ ہم سے نہیں۔ اور جامع الآثار باب دوم فصل اوّل یہ حدیث امام صاحب سے منقول ہے۔ قَالَ النَّبِیُّ تَارِکُ التَّقِیَّةِ کَتَارِکِ الصَّ جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے وہ مثل بے نماز کے ہے۔ حاصل کلام جس طرح نماز کی تاکید ہے اسی طرح مذہب شیعہ میں تقیہ کی تاکید ہے۔ جیسا کہ نہج البلاغت میں لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تو تقیہ کے ایسے پابند تھے کہ اگر کوئی ادنیٰ سے آدمی بھی پوچھتا کہ آپ کس طریقہ پر چلتے ہیں تو آپ فرماتے کہ میں خلفائے راشدین کے طریقہ پر چلتا ہوں۔ اور تمام عمر حضرت علیؓ تقیہ کے پابند رہے۔ اور کبھی اپنے مذہب تشیع کو ظاہر نہیں کیا۔ الغرض اس مذہب کا دارومدار تقیہ ہے۔ اس کے سوا یہ فرقہ بیکار ہے، جیسا کہ لاٹھی کے سوا اندھا لاچار ہے، ایسا ہی تقیہ کے سوا شیعہ ہونا دشوار ہے۔ جیسا کہ بیوہ لائن کے ریل کا چلنا محال ہے۔ ایسا ہی شیعہ اور تقیہ کا وصال ہے۔

فائدہ:- اگر شیعہ میں تقیہ نہ ہوتا تو یہ مذہب ایک قدم بھر آگے نہ بڑھ سکتا۔ الغرض جب اہل شیعہ نے سب سے بڑھ کر اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کیا تو علمائے دین سنت اہل جماعت نے جو جو آئمہ علیہ السلام کی کتابوں میں فضائل اصحاب ثلاثہ کے لکھے تھے ان کے پیش کئے بخصوصاً حضرت علیؓ کا ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمانؓ بن عفان کے ساتھ

Marfat.com

نماز جماعت جمعہ جنازہ عیدین وغیرہ پڑھنا - اور جنگوں میں ان کا رفیق ہو کر مشورہ لینا اور امیر علیؓ کا اُن کے ساتھ بیعت کرنا اور ابابکر صدیقؓ کا جنازہ کرنا - اور عمر فاروقؓ کو اپنی دختر ام کلثومؓ کا نکاح کر دینا اور اپنے عہد خلافت میں حضرت علیؓ کا ہمیشہ اصحاب ثلاثہ کے فضائل بیان کرتے رہنا شیعوں کے پیش کیا - یہاں تک کہ جو گیارہ آئمہ تک سب نے اپنی اپنی کتابوں میں اصحاب ثلاثہ کے فضائل بیان فرمائے - سب اُن کے سامنے پیش کئے تو سب شیعہ نے خیال کیا کہ اگر ہم تمام اماموں کی کلام کو صحیح اور سچ مانیں گے تو پھر اس ہمارے مذہب تشیعی کی بیخ کنی ہو جاتی ہے - اور اگر ہم ظاہر طور پر ان آئمہ کے اقوال کو جھٹلائیں تو اس مذہب شیعہ سے خارج ہونا پڑے گا - اس لئے علمائے عقلاء شیعہ نے ایک ایسا طریقہ سوچا کہ جس سے آئمہ علیہ السلام کی تکذیب بھی ہو جائے اور مذہب تشیعی بھی ہاتھ سے نہ جائے تو ایک لفظ خوش نمائی تقیہ کو آئمہ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا اور اس کو اپنا اصل اصول دین قرار دیا جس سے دونوں مطلب حاصل ہو گئے یعنی ایک تو اصحاب کبار کے فضائل کے انکار کا ہتھیار ہاتھ آیا - دوسرا آئمہ علیہ السلام کی کلام کو جھٹلا بھی دیا مگر اتنا لحاظ کیا کہ جھوٹ کے بجائے لفظ تقیہ سے کام لیا -

فائدہ :- دیکھو اس ابن سبا فرقے نے آئمہ علیہ السلام کو جھٹلا کر تین جرم کا مجرم بنایا - ایک تو آئمہ کو خدا کے سوائے اور سے ڈرنے کا الزام دیا - اور ان کو ڈرپوک اور بزدل بنایا - اور اس فرمان خداوندی کے مخالف قرار دیا جو کہ اللہ تعالےٰ اپنے مخلص بندوں کے حق میں ارشاد فرماتے ہیں - فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ - یعنی اے میرے بندو تم مت ڈرو کسی آدمی سے سوائے میرے - تو جب تقیہ کیا تو غیروں سے ڈر کیا - اور دوسرے آئمہ علیہ السلام کو بھی معاذ اللہ تہمت نفاق لگا کر اس آیت کا مصداق بنایا - جو پارہ چار سورۃ آل عمران میں ہے - يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ - یعنی منافق لوگ وہ بات نفاق کی مونہوں سے کہتے ہیں جو نہیں بیچ دلوں اُن کے - اور تیسرے آئمہ دین کو نعوذ باللہ لعنت کا مصداق بھی بنا دیا - جس طرح اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ٥ یعنی خدا کی لعنت ہے اُوپر اُن کے جھوٹ بولتے ہیں -

فائدہ :- برادران اسلام کو غور کرنا چاہیئے کہ جو فرقہ قرآن کریم اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلائے اور اصحاب کرام کو لعنت پائے اور آئمہ علیہ السلام کو بھی جھوٹ بولنے کا الزام لگائے - اور جھوٹ بولنے کو نماز روزہ سے افضل بتائے جیسا کہ مذکور ہوا تَارِكُ التَّقِيَّةِ كَتَارِكِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ - ترجمہ - یعنی چھوڑنے والا دربردہ جھوٹ کا مثل بے نماز بے روزہ کے ہے -

فائدہ :- شیعہ کہتے ہیں کہ تقیہ کے معنے جھوٹ کے نہیں - پھر اپنی عادت کے موافق چند صیغے گردان کے معنے عذر کردن خوف کردن پرہیز کردن بتاتے ہیں - اور چوتھے معنے (جو لغوی اور عرفی اور شرعی معنے ہیں کہ اوروں سے ڈر کر سچی بات چھپانا - اور جھوٹ ظاہر کرنا) حاصل کلام کہ اب بھی موجودہ شیعہ سے پوچھا جائے کہ جب اصحاب ثلاثہ حق پر نہ تھے تو آئمہ علیہ السلام نے اُن کی تعریف کیوں کی تو وہ بھی یہی جواب دیتے ہیں کہ انہوں نے تقیہ سے تعریف کی ورنہ دلی دشمن تھے - مگر جو شیعہ متقدمین تھے وہ اس تقیہ کے مخالف ہیں - جیسا کہ بڑا معتبر شیعہ ملا باقر مجلسی کتاب بحار الانوار کی جلد اوّل میں یہ تین حدیثیں نقل کرتے ہیں جن کے معنے یہ نکلتے ہیں کہ حضرت محمد الرسول اللہ نے تقیہ بازوں پر لعنت فرمائی ہے - حدیث اول فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فِيْ اُمَّتِيْ فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ - ترجمہ - زید بن محمد سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب میری امت میں نئی باتیں ظاہر ہونے لگیں تو عالم کو چاہیئے کہ ظاہر

Marfat.com

کرے علم اپنا پس اگر ایسے موقع پر خاموش رہے گا۔ پس اس پر خدا کی لعنت ہے۔ دوسری حدیث عبداللہ بن ابا ید سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تعالیٰ لِمَرَاکَاتِمُ یُبْعَثُ اَنْتَ اَهْلُ الْفُتْیَا مِنْہٗ :۔ ترجمہ۔ کہ فرمایا آپؐ نے جو کہ علم اپنے کو چھپانے والا عالم ہے اُٹھایا جاوے گا دن قیامت کے اور ہوگا سب سے زیادہ بدبو والا وَ یَلْعَنُ عَلَیْہِ کُلُّ دَابَّۃٍ حَتّٰی دَوَابُّ الْاَرْضِ الصِّغَارِ ۔ اور لعنت کرتے ہیں اوپر اُس کے تمام جانور یہاں تک کہ جو زمین میں چھپے ہوئے چھوٹے چھوٹے کیڑے رہتے ہیں وہ بھی اس عالم کے چھپانیوالے پر لعنت کرتے ہیں

فائدہ :۔ پس تقیہ کے معنے بھی حق بات کو چھپانے کے ہی ہیں۔ جس پر خدا رسول بلکہ تمام اشیاء زمین کے اندر رہنے والی لعنت کرتے ہیں۔

حدیث تیسری جو خاص حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ اپنی کتاب نہج البلاغت میں فرماتے ہیں عَلَامَۃُ الْاِیْمَانِ اِیْثَارُکَ الصِّدْقَ حَیْثُ یَضُرُّکَ عَلَی الْکِذْبِ حَیْثُ یَنْفَعُکَ ۔ ترجمہ :۔ نشانی ایمان کی یہ ہے کہ مقدم رکھ تو سچ کو اس جگہ کہ تیرا نقصان ہو۔ اور باز رہو تو جھوٹ سے اس جگہ کہ تیرا فائدہ ہو۔ یعنی اگر سچ بولنے سے تیرا نقصان ہو تو ہونے دے۔ اور اگر جھوٹ بولنے سے تجھکو فائدہ ہو تو بھی جھوٹ نہ بول۔ کیونکہ جھوٹ بولنا مومن کا کام نہیں کَمَا قَالَ النَّبِیُّ اَلْمُؤْمِنُ لَا یَکْذِبُ جیسا کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ مومن کا کام نہیں کہ جھوٹ بولے۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ ۔ یعنی لعنت ہے جھوٹ بولنے والوں پر اللہ کی۔

غزل

جو ایسے لعین مذہب کو اپنا دین ٹھیراتے ہیں ۔۔۔ رب رسول جس مذہب پر لعنت فرماتے ہیں
بلکہ جو شے بھی زمین آسمان پر چلتی ہے! ۔۔۔ سب کی سب تقیہ بازوں پر لعنت ہی کرتی ہے
کیا ایسے لعین مذہب کو تعلق ہے دین سے ۔۔۔ جس کی بنا ہو جھوٹ پر اپنے یقین سے
تو ذرا مردانگی والی جس کو نوں بھی آوے ۔۔۔ ہن جگہ اوہ بھی چپ کر دا دل نہ مول چراوے
دین اندر نقصان جے دیکھے یا کھوہے کوئی سرداری ۔۔۔ یا پھر ستراں اپنیاں اندر دیکھے کچھ خواری!
تے رافضیاں نے شاہ علیؓ پر سب کجھ ثابت کیتا ۔۔۔ جد عثمانؓ قرآن گھٹایا تد بھی رہیا چپیتا
تے جد ابوبکرؓ خلافت کھوہی گلو چہ رسّا پایا ۔۔۔ بھی جد عمرؓ نے ماریا حضرت فاطمہؓ حمل گرایا
حضرت محسن شیعیاں نے ایہ جس دا نام ٹکایا ۔۔۔ ایہ سب جھوٹ طوفان بنا کر ذمے عمرؓ لگایا
بھی ام کلثومؓ جو بیٹی شاہ دی دوہتی پاک نبیؐ دی ۔۔۔ عمرؓ دھگانے گھر لے وڑیا ایہہ سب انہاں پلیدی
ایہ رافضیاں طوفان ہولائے ہرگز سچ نہ جانوں ۔۔۔ جو شاہ علیؓ نوں ایسا جانن خالی دین ایمانوں
اوہ ہکو شیر بہادر جن انساناں مار ونجائی ۔۔۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی
تابع اوس ہزاراں جن انسان فرشتے بھائی ۔۔۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی
اسداللہ اس نام ٹکایا حضرت نبیؐ الٰہی! ۔۔۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی
باراں کوٹ خیبر دے حیدرؓ مانگ بارود اُڈائی! ۔۔۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی
ذوالفقار تلوار علیؓ چوداں طبقاں پاڑ ونجائی ۔۔۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی
ہاشمی سارے تیغ بہادر پر ثانی تنہاں نہ کائی ۔۔۔ صدیقؓ عمرؓ عثمان کی طاقت کرن اس نال لڑائی
چارے حق خلیفے ہوئے چوہاں شان سوائی ۔۔۔ وددھ گھٹ جانن والا کافر اس وچہ شک نہ کائی

Marfat.com

تقیہ کرنا جائز ناہیں وچہ اسلام نہ آوے
بھلا جے علیؓ تقیہ کردا معاویہ نال نہ لڑدا
وچہ خلافت اپنی ایہ سب کیتے جنگ علیؓ نے
جیکر تیرا سچ منائیے تاں بھی توں ہیں کوڑا!
خلفاء دی علی متابعت کیتی مگر نمازاں پڑھیاں
نال جماعت نماز نہ پڑھدے آکر وچہ مسیتاں

اتنے تقیہ بازاں اوپر لعنت رب فرماوے
جمل صفین تے نال خوارج جنگ کیوں پھر کردا
جیکر فرض تقیہ تاں کیوں چھوڑیا کیوں ولی نے
جیکر علیؓ تقیہ کیتا توں کیوں چھوڑیا بوڑا!
توں کیوں نال اوہناں دے لاویں گدڑی انگراڑیاں
نیک اعمالوں رڈی ہوئی ٹولی ایہ خبیثاں

فصل دوم

در بحث معصومیت انبیاء و اعتراض شیعہ کا جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمِیْن وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

برادران اسلام کو غور کرنا چاہیے کہ شیعہ لوگ انبیاء علیہم السلام اور اہل بیت پر کیا کیا تہمتیں لگاتے ہیں۔ اور الٹا سنت اہل جماعت کا نام بدنام کرتے ہیں کہ یہ انبیاء کو معصوم نہیں جانتے۔ اور الٹا اہل بیت کو اچھا نہیں مانتے۔ اب ہم ہر دو فریق کی تحریر لکھتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ سچا کون اور جھوٹا کون ہے۔

اعتراض اوّل :- شیعوں کا سنت اہل جماعت پر اوّل یہ اعتراض ہے جو کہ پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے حق میں فرمایا وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ثُمَّ اجْتَبٰہُ رَبُّہٗ فَتَابَ عَلَیْہِ وَھَدٰی۔ ترجمہ۔ اور بے فرمانی کی آدم نے اپنے رب کے حکم کی یعنی سوائے اجازت جنت میں گندم کا دانہ کھا لیا۔ پھر راہ سے بھٹکا۔ پھر نوازش کی اس کی رب اس کے نے اور متوجہ ہوا طرف اس کی اور راہ پر لایا اس کو یعنی آدم علیہ السلام کو خطا معاف فرما کر اللہ تعالےٰ نے اپنا مقبول بنا لیا۔

فائدہ :- اس آیت میں سنت اہل جماعت نے کونسی بے ادبی کی ہے۔ صرف ترجمہ کیا ہے جس طرح اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

اعتراض دوم :- جو موسیٰ علیہ السلام نے ایک قبطی کو مکّہ مارا اور وہ مر گیا۔ تو بارگاہ ایزدی میں عرض کیا جیسا کہ پارہ بیسویں سورۃ قصص میں ہے قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَہٗ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ترجمہ۔ کہا اے رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا ہے جان اپنی پر پس بخشش واسطے میرے خطا میری پس معاف کی اللہ تعالےٰ نے اس کی خطا۔ تحقیق اللہ تعالےٰ معاف کرنیوالا مہربان ہے۔

اعتراض سوم :- جو حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا جس کی منگنی کی درخواست کر چکے تھے۔ اور یہ کوئی بڑا گناہ نہیں تھا۔ مگر پاک لوگوں کے واسطے یہ بھی عار ہے۔ چنانچہ اس سے بھی داؤد علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں معافی کی عرض کی۔ جیسا کہ پارہ تیئیس ۲۳ سورۃ صٓ میں ہے فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ ۩ فَغَفَرْنَا لَہٗ

Marfat.com

ذَالِکَ - پس معاف کیا اس کو رب اس کے نے اور گرا سجدہ میں اور رجوع کیا - یعنی توبہ کی اس خطا سے پس معاف کیا اُس کو رب اُس کے نے -

فائدہ :- برادران اسلام ان قصوں کو جو اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں فرمائے ہیں پڑھنے کا سنت اہل جماعت پر کیا الزام آتا ہے - جیسا شیعہ پڑھتے ہیں ویسا ہی سُنّی بھی پڑھتے ہیں

اعتراض چہارم :- یہ حدیث جو رسول پاکؐ نے حضرت ابراہیمؑ کے قصہ میں فرمائی ہے - اِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاھِیْمُ اِلَّا کِذْبَاتٍ - ترجمہ - تحقیق فرمایا رسول خداؐ نے نہیں جھوٹ بولے ابراہیم سوا تین جگہ کے -

فائدہ ا - جھوٹ اوّل جو ابراہیمؑ نے اپنی زوجہ کو ہمشیرہ فرمایا تو اس سے آپ کی خاص مراد اخوۃ اسلام تھی - جیسا کہ قرآن کریم سورۃ حجرات میں ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ - سوا اس کے نہیں کہ تمام مومن مرد عورت آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بہن ہیں - اور حدیث شریف میں آتا ہے کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَۃٌ - یعنی فرمایا محمد الرسول اللہؐ نے کہ ہر ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے -

جھوٹ دوم :- جب کفار شریہ نے حضرت ابراہیم کو میلہ شرک پر بلایا تو آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں - اس سے مراد آپ کی بیماری روحانی تھی - جیسا کہ قرآن میں ہے اِنِّیْ سَقِیْمٌ یعنی تحقیق میں بیمار ہوں -

جھوٹ سوم :- بتوں کو توڑنے کے بعد جب کفار نے آپ سے پوچھا کہ تم نے ان بتوں کو توڑا ہے - تو فرمایا نہیں - اس بڑے بُت نے ان تمام چھوٹے بتوں کو توڑ ڈالا ہے - اس سے مراد ابراہیمؑ کی ان کفار کو ذلیل کرنے کی تھی - تاکہ خود کہیں اور اقرار کریں - کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے - تاکہ ان پر میری حجت قائم ہو جائے - جیسا کہ اللہ تعالےٰ پارہ سترھواں سورۃ انبیا میں فرماتے ہیں - وَتَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ - اور فرمایا ابراہیمؑ نے قسم ہے خدا کی البتہ تدبیر کروں گا میں بتوں تمہاری کی جب تم پیٹھ پھیرو گے - پس جب کفار جنگل کو چلے گئے واسطے خوشی کے فَجَعَلَھُمْ جُذٰذًا اِلَّا کَبِیْرًا لَّھُمْ لَعَلَّھُمْ اِلَیْہِ یَرْجِعُوْنَ - پس کیا تمام بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک بڑے کو نہ توڑا تاکہ وہ ایمان لائیں - قَالُوْا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ ھٰذَا بِاٰلِھَتِنَا یٰاِبْرٰھِیْمُ - ترجمہ - جب جنگل سے پھرے کفار اور پایا بُت خانہ ٹکڑے ٹکڑے تو کہا ابراہیمؑ کو کہ تو نے ہی ہمارے بتوں کو توڑا ہے قَالَ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا فَسْئَلُوْھُمْ اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ؀ ترجمہ - کہا ابراہیمؑ نے میں نے یہ کام نہیں کیا بلکہ اُس بڑے بُت نے کیا ہے - یعنی اس بڑے بُت نے تمام چھوٹے بتوں کو مار ڈالا ہے اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو تم ان بتوں سے دریافت کر لو - جب کفار نے اپنی زبان سے اقرار کیا کہ یہ بُت تو بول نہیں سکتے تب ابراہیمؑ نے فرمایا قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکُمْ شَیْئًا وَّلَا یَضُرُّکُمْ - کیا پس عبادت کرتے ہو تم ان بتوں کی سوائے اللہ کے کہ نہ تو یہ تم کو فائدہ دیتے ہیں اور نہ ہی یہ کچھ نقصان کر سکتے ہیں اُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ترجمہ - تف ہے تم کو اور اس چیز کو کہ سوائے اللہ کے پوجتے ہو اور پس عقل نہیں کرتے ہو تم

فائدہ :- اس حدیث سے نہ تو کہیں جھوٹ کو دخل ہے اور نہ ہی اس آیت سے تقیہ ثابت ہوتا ہے - اگر تقیہ جائز ہوتا تو جس وقت نمرود نے ابراہیم کو چخہ میں ڈالا تھا - اسوقت تقیہ سے نمرود کو خدا کہہ دیتے -

غزل

اب سُنیے پیغمبروں پر شیعوں کا اعتقاد
کیا کیا کرتے ہیں اُن کے حق میں فساد!
شیعہ کہتے ہیں کہ سُنی بتاتے ہیں انبیاء کو خطاوار
اب ہم شیعوں کا بھی کرتے ہیں اعتقاد اظہار

Marfat.com

انہیں کی کتابوں سے پڑھ کر سُناتے ہیں! پھر جھوٹے بچیا کو اُس کے گھر تک پہنچاتے ہیں!

اوّل آدمؑ کے حق میں سنو اُن کا بیان کیا کیا جوڑتے ہیں اُنکے حق میں بہتان وطوفان

جیسا کہ شیخ صدوق صاحب طائفہ ابوجعفر بن محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ القمیین کتاب خصال میں یہ مینوا تر روایت فرماتے ہیں قَالَ اُصُوْلُ الْکُفْرِ ثَلَاثَۃٌ اَلْحِرْصُ وَالْاِسْتِکْبَارُ وَالْحَسَدُ ۔ کہا علماء شیعہ نے کہ جڑھ کفر کا تین چیزیں ہیں سو یہ تینوں ہی حضرت آدم علیہ السلام میں پائی گئیں چنانچہ عیون الاخبار میں شیعہ صاحب بڑے فخر سے فرماتے ہیں۔ وَھُوَ ھٰذَا اِنَّہٗ قَالَ اٰدَمُ حِیْنَ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاِسْجَادِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَاِدْخَالِہِ الْجَنَّۃَ ۔ ترجمہ ۔ تحقیق کہا آدم علیہ السلام نے جس وقت بزرگی دی اللہ نے اُس کو ساتھ سجدہ کرنے فرشتوں کے اور وقت داخل ہونے جنت کے۔ قَالَ فِیْ نَفْسِہٖ اَنَا اَکْرَمُ الْخَلْقِ فَنَادٰی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ۔ دل میں کہ مجھ کو اللہ تعالے نے تمام خلقت سے افضل بنایا ہے۔ یعنی آدم علیہ السلام نے دل میں کہا کہ مجھ کو اللہ تعالے نے تمام مخلوقات سے افضل بنایا ہے۔ فَارْفَعْ رَأْسَکَ یَا اٰدَمُ فَانْظُرْ سَاقَ عَرْشِیْ فَرَفَعَ رَأْسَہٗ ۔ پس حکم ہوا۔ اے آدم اٹھا سر اپنا اوپر کی طرف ۔ پس جب سر اٹھایا آدم علیہ السلام نے طرف عرش معلیٰ کے فَوَجَدَ مَکْتُوْبًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو لکھا ہوا پایا ساق عرش پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَزَوْجَتُہٗ فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ النِّسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ شَبَابُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ترجمہ۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور حضرت علیؓ اللہ کا ولی اور سردار ہے تمام مومنوں کا۔ اور زوجہ اُس کی فاطمہؓ سردار ہے تمام جہان کی عورتوں کی اور حسنؓ حسینؓ سردار اور جوان ہیں اہل جنت کے فَقَالَ اٰدَمُ یَارَبِّ مَنْ ھٰٓؤُلَآءِ پس کہا آدم علیہ السلام نے اے رب میرے یہ کون ہیں فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ ھٰٓؤُلَآءِ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ وَھُمْ خَیْرٌ مِّنْکَ وَمِنْ جَمِیْعِ الْخَلْقِ فرمایا اللہ تعالے نے یہ ہیں اولاد تیری سے اور یہ بہتر ہیں تجھ سے بلکہ تمام مخلوقات سے وَلَوْلَاھُمْ مَاخَلَقْتُکَ فَاِنْ تَنْظُرِ اِلَیْھِمْ بِعَیْنِ الْحَسَدِ اگر میں ان کو پیدا نہ کرتا تو پیدا نہ کرتا تجھ کو۔ بلکہ تمام جہان زمین آسمان جن انسان حیوان کو پیدا نہ کرتا۔ پس دیکھا آدم علیہ السلام نے پنجتن پاک کو نظر حسد سے یعنی آدم نے پنجتن پاک کا رتبہ سن کر حسد کیا فَاَخْرَجَکَ مِنْ جِوَارِیْ فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ بِعَیْنِ الْحَسَدِ پس نکال دیا اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کو اپنی ہمسائیگی یعنی بہشت سے بسبب حسد کی نگاہ سے دیکھنے طرف پنجتن پاک کے فَسَلَّطَ عَلَیْہِ الشَّیْطٰنَ حَتّٰی اَکَلَ مِنْ شَجَرَۃِ الَّتِیْ نَھَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پس غالب کیا اوپر اس کے شیطان کو تا جو کھایا آدم علیہ السلام نے اس درخت سے جس سے منع کیا گیا تھا۔ حاصل کلام شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ آدم علیہ السلام بسبب حسد کرکے آئمہ علیہ السلام کے شان سے یعنی پنجتن پاک کے شان کا منکر ہونے سے ہی جنت سے نکالے گئے تھے۔ ورنہ اور کوئی سبب آدمؑ کے جنت سے نکلنے کا نہیں تھا۔ اور حضرت یونس علیہ السلام بھی آئمہ علیہ السلام کی بے ادبی کی وجہ سے مچھلی کے پیٹ میں قید کئے گئے تھے جیسا کہ کلینی ابی عبداللہ نقل کرتے ہیں۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اِنَّ یُوْنُسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَدْ اَذْنَبَ کَانَ الْمَوْتُ عَلَیْہِ ھَلَاکًا ۔ ترجمہ۔ کلینی نے عبداللہ سے روایت کی ہے۔ کہ تحقیق یونس علیہ السلام نے البتہ ایسا گناہ کیا کہ اس پر اُس کی موت بھی ہلاکت کا سبب تھی۔ اور مُلا باقر مجلسی ابوحمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن عبداللہ نے امام زین العابدینؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا حضرت یونس علیہ السلام چالیس سال پیٹ مچھلی میں کیوں قید کئے گئے تھے۔ حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ جب یونس علیہ السلام کو حکم خداوندی ارسال ہوا کہ اے یونسؑ تم ولایت علی کرم اللہ وجہہ امیر المومنین اور دیگر اماموں پر ایمان لاؤ تو انہوں نے انکار کیا کہ ہم نے اُن کو نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے ہم کیسے ان کو خلافت پر ایمان لائیں۔ اس کی انکار کی وجہ سے اُن کو چالیس سال مچھلی کے پیٹ میں

Marfat.com

قید کر دیا گیا۔ کہ اُس کی موت بھی اس پر ہلاکت کا سبب تھی ۔

مسئلہ :۔ ایسے ہی شیعہ کی معتبر کتاب مناقب مرتضوی میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد الرسول اللہ تک جتنے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں ولایت یعنی خلافت یا امامت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہٗ کی سب کے سامنے پیش کی گئی تھی تو سب انبیاء علیہم نے اس امامت آئمہ سے انکار کیا تھا ۔ اسی خطا کے سبب سے سب انبیاء پر مصیبتیں آئی ہیں چنانچہ آدم علیہ السلام کا جنت سے باہر آنا نوح علیہ السلام کو کفار نے ستانا ۔ ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے چخہ پر چڑھانا ۔ اور یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں جانا ۔ ایوب علیہ السلام کا بدن کیڑوں نے کھانا ۔ یعقوب علیہ السلام کا اسی برس کی جدائی میں رُلانا اور یوسف علیہ السلام کو مصر میں غلام بنانا ۔ عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے ستانا ۔ غرضیکہ ہر ایک نبی پر جو بھی مصیبت آئی اُس کا یہی سبب تھا ۔ کہ انہوں نے آئمہ علیہ السلام کی ولایت سے انکار کیا

غزل

اب سن لی تم نے ذرا شیعوں کی کلام ! — کہ کس طرح لگاتے ہیں انبیاء پر الزام
جاہل لوگوں کو ستاتے ہیں گفتار ! — کہ اہل سُنت انبیاء کو کہتے ہیں خطاوار !
سُنی تو ہر نبیؑ کو ہیں معصوم جانتے !! — کسی نبیؑ کو بھی نہیں مجرم پہچانتے !!
مصیبت جو ان پر آئی ان کی بلندی کا سبب تھا — مصائب میں گرفتار کیا ان کو رب تھا

جیسا کہ حدیث ترمذی میں ہے راوی جس کا ابن ماجہ ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا اَحَبَّ الْقَوْمَ اِبْتَلَاهُمُ اللّٰهُ فِیْ مُوْصِیْبَتِ الْکَبِیْرِ ۔ فرمایا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس وقت اللہ تعالےٰ کسی قوم کو دوست رکھنا چاہتا ہے تو اس قوم کو بڑی بھاری مصیبت میں گرفتار کرتا ہے ۔ الغرض جو مصائب انبیاء علیہم السلام پر آتے ہیں وہ سب ان کی بلندی درجات کا ہی سبب تھا ۔

غزل

امام حسینؑ جو کربلا میں کرب پایا — شباب اہل جنت اپنا نام رکھایا
غرض کہ ہر مومن مصیبت کے سبب کے — درجے بلند پائے نزد اپنے رب کے
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ہے مومنوں کی شان میں — مگر کرتے ہیں بے صبری جو قاصر ہیں ایمان میں !
اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَاب — سوا اس کے نہیں کہ مومنوں کو اجر ملتا ہے بے حساب

غزل

مگر شیعہ کہتے ہیں جو ہر نبیؑ پر مصیبت آ پڑی — وہ انکار آئمہ کی ولایت کا سبب تھی !
ہر نبی کو آئمہ کے انکار سے خطاوار بنایا — کسی نبیؑ کو معاذ اللہ گناہ سے نہ بچایا
پر اُلٹی تہمت انہوں نے سُنیوں کو لگائی — کہ یہ انبیاء کو کہتے ہیں گنہگار کھائی !

نوٹ :۔ پس شیعہ لوگ انبیاء علیہم السلام کو گنہگار تو آپ کہتے ہیں اور تہمت سنت اہل جماعت کو لگاتے ہیں کہ یہ انبیاء کو معصوم نہیں جانتے ۔

ذکر بہتان ہائے شیعہ در حق اہلبیت

اب ذرا سُنیئے شیعوں کی اہل بیت کے حق میں گستاخیاں کیسے کیسے افترے ان پر لگاتے ہیں بے دھڑک ۔

Marfat.com

بُہتان اوّل :- حضرت علی کرم اللہ وجہٗ پر تمام شیعہ متفق ہو کر یہ طوفان باندھتے ہیں ۔ کہ ظاہر طور پر حضرت علیؓ اصحاب ثلاثہ سے میل جول صرف زبانی زبانی رکھتے تھے ۔ اور درحقیقت آپ اپنے دل میں ان سے سخت رنج رکھتے بلکہ ان کو مومن نہیں جانتے تھے ۔

جواب :- اب صاحب عقل کو جاننا چاہیئے کہ اڑھائی سال خلافت ابوبکرؓ اور دس سال خلافت عمر فاروقؓ اور چند ماہ گیارہ سال خلافت عثمانؓ غنی کی رہی گویا تمام عرصہ خلافت ثلاثہؓ کچھ ماہ کم یا زیادہ چوبی سال گذرا ۔ کیا اتنے سال حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے نفاق ہی دل میں رکھا جو نعوذ باللہ من ذالک منافق کی علامت ہے حالانکہ چوبی سال آپ اُن کے پیچھے نمازیں جمعہ عیدین جنازے وغیرہ پڑھتے رہے ۔ اور اُن کے علم کے تلے کفار سے جنگ وجدال بھی کرتے رہے ۔

بُہتان دوم :- یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ حضرات شیعہ نے حضرت علیؓ پر بہتان لگایا ہے کہ باوجود موجودگی حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ عمر فاروقؓ نے حضرت بی بی فاطمہؓ کو اتنا مارا کہ آپ کا حمل بھی گر گیا ۔ جس کا نام شیعہ نے محسن رکھا ہے ۔

جواب :- اوّل تو ہمارا سنت اہل جماعت کا ایمان ہے کہ مشرق سے لے کر مغرب تک کسی آدمی کو طاقت ہی نہ تھی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا مقابلہ کرے جیسا کہ جنگ خیبر کا واقعہ مشہور ہے کہ باراں کوٹ خیبر ایک دن کے اندر فتح کر لئے تھے جس کی فتح سے تمام اصحابؓ تنگ تھے ۔

دیگر جواب :- شیعہ اپنی کتاب تذکرۃ الطہرین صفحہ ستناٹھ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت بی بی فاطمہؓ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت علی کو وصیت فرمائی ۔ کہ اے علی میرا کفن دفن جنازہ وغیرہ رات کے وقت ہی کرنا تاکہ غیر محرم کی نظر نہ پڑے ۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے آپ کی وصیت کے مطابق عمل کیا ۔ جب لوگوں کو خبر ہوئی تو لوگوں نے حضرت فاطمہؓ کو قبر سے نکال کر جنازہ کرنا چاہا ، جیسا کہ نقل ہے ۔ فَبَلَغَ ذَالِكَ اميرا لْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ دَارِهٖ غَضْبًا وَقَدْ اَحْمَرَ وَجْهِهٖ ۔ ترجمہ ۔ جب امیر المومنین کو خبر ہوئی کہ لوگ حضرت فاطمہؓ کو قبر سے نکال کر جنازہ کرنا چاہتے ہیں تو اُسی وقت اپنے گھر سے تشریف لائے ۔ اور چہرہ مبارک آپ کا بسبب غصہ کے سُرخ ہو گیا ۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص حضرت فاطمہؓ کی قبر سے ایک کنکر بھی اٹھائے گا تو میں اسی تلوار ذوالفقار سے اس کا سر جُدا کر دوں گا خَوَّى الْقَوْمُ قَطْعًا قَطْعًا ۔ پس تمام لوگ آپ کے غصہ کو دیکھ کر ڈر کر بھاگ گئے اور کسی کو جرأت نہ پڑتی کہ آپ کا مقابلہ کرے ۔

فائدہ :- برادران اسلام کو غور کرنا چاہیئے کہ آپ کتنے غیرت مند تھے یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ کی لاش مبارک پر بھی غیر محرم آدمی کی نظر پڑنے سے غیرت کرتے تھے ۔ تو جب آپ زندہ تھیں ۔ اسوقت حضرت علیؓ کی موجودگی میں کس کو طاقت تھی کہ آپ کی طرف نگاہ بھی کرے ۔ ایک عمر فاروقؓ نہیں اگر تمام جہان بھی جمع ہو جاتا تو بھی کسی کو طاقت نہ تھی کہ حضرت فاطمہؓ کو صدمہ پہنچائے ۔ غرضیکہ اور بھی ایسے بہت ہی بہتان لگاتے ہیں جن کا نام ونشان سنت اہل جماعت کی کتابوں میں کہیں نہیں پایا جاتا صرف کم علم اور جاہل ان پڑھ لوگوں کو ورغلانے اور گمراہ کرنے کو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں ۔

حضرت علیؓ ذا کرے مقابلہ طاقت قدرت کینوں ۔ اوہ ہکو غالب مشرق مغرب آکھ سناواں تینوں
باراں در خیبر دے جس نے پل وچہ توڑ وکھائے ۔ جنہاں توڑن کولوں عاجز سب اصحابی آئے
ذوالفقار تلوار علیؓ دی جس دا ثانی پایا ۔ باراں کوٹاں تائیں جس نے دانگ بارود اڑایا
حیدر شیر بہادر نامی بھائی نبیؐ الٰہی ۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی
جو کہن صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ نے ہے خلافت کھوئی ۔ اوتھاں ہتک علیؓ حیدر دی کیتی جس دی حد نہ کوئی
اوہ کی جانن شان علیؓ دا جاہل لوگ دیوانے ۔ شان علی دا تیتا نوں جی عمر صدیقؓ عثمانؓ جانے

جنہاں ہکدوجے سنگ زندگی بھائیاں وانگ گذاری | وقت نبیؐ بھی بعد نبیؐ دے نال پیار نیاری!
ہن پچھلگاں لوے آپو آپ بنائے کھاتے | صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ سنگ فرق نہ جانن رائی
یارب کریں ہدایت اینہاں کرکے فضل الٰہی! | صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ سنگ فرق نہ جانن لائی

بہتان سوم :- تذکرۃ الطہرین صفحہ بیاسی میں لکھا ہے۔ فی الحدیث القدسی علیٰ ما ذکرہ الزمخشری۔

ترجمہ۔ ذکر کیا زمخشری نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جس نے فرمانبرداری کی حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی وہ ضرور داخل جنت ہوگا۔ اگرچہ بے فرمانی کرے میری جیسا کہ اِنَّ حُبَّ عَلِیٍّ ھُوَ الْاِیْمَانُ الْکَامِلُ ۔ یعنی حب علی کی ایمان کامل ہے کہ اُس کو کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا خواہ وہ کیسا ہی بدافعال ہو۔

فائدہ :- یہ بھی حضرت علیؓ پر شیعہ کا صاف بہتان ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۔ یعنی تابعداری کرو اللہ کی اور اُس کے رسول کی تب تم مومن ہوگے ورنہ نہیں اور اس بہتان میں اللہ تعالیٰ کی بھی ہتک ہے اس لئے کہ فرمانبرداری مقدم ہے اللہ تعالےٰ کی حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی فرمانبرداری سے

بہتان اوّل شیعہ بر حضرت فاطمہؓ

یہ بہتان سورج کی طرح روشن ہے کہ جو حضرت فاطمہؓ کو باغ فدک کے بارہ میں لگاتے ہیں۔ کہ حضرت فاطمہؓ نے کئی دفعہ دربار حضرت ابابکرؓ میں عام اجلاس کے سامنے جاکر دوہائی دوہائی کی۔ حتیٰ کہ سر مبارک سے کپڑا اتار کر بھی پکارا کہ اے لوگو میری امداد کرو۔ یعنی مجھے باغ فدک خلیفہ اوّل سے لے دو۔ مگر کسی شخص نے بھی آپ کی فریاد رسی نہ کی۔ اور حضرت فاطمہؓ نے تادم اخیر اس ناراضگی کے سبب سے صدیق اکبرؓ سے کلام نہ کی

فائدہ :. مفصل حال باغ فدک کا انشاءاللہ تعالےٰ آگے لکھا جائے گا۔

جواب اوّل :- اس بہتان کا یہ ہے کہ جناب حضرت فاطمہؓ حرص دنیا سے پاک تھے۔ اُن کو مال دنیا سے چنداں محبت ہی نہ تھی کہ اتنی عاجزی کرتے۔

جواب دوم :. اس بہتان کا یہ ہے کہ حضرت فاطمہ اس قدر پردہ نشین تھے کہ تمام عمر آپ نے کسی غیر محرم آدمی سے کلام نہیں کی۔ اور نہ ہی کسی طرف نظر کی ہے۔ حتیٰ کہ بروقت وفات آپ نے جناب حضرت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ رات کے وقت قبرستان کی طرف لے جانا۔ تاکہ غیر محرم آدمی کی نظر بھی میرے جنازہ پر نہ پڑے۔

فائدہ :- غور کرنا چاہیئے کہ ایسی پردہ نشین پارسا پاک دامن عورت عام اجلاس میں جا سکتی ہے۔ اور نعوذ باللہ من ذالک کپڑا سر سے اتار سکتی ہے۔ اور پھر دنیا کی خاطر عام اجلاس میں حال پکار سکتی ہے۔ جس کو حضرت رسول پاکؐ نے فرمایا ہے۔ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّ طَالِبُھَا کِلَابٌ ۔ یعنی دنیا مردار ہے اور اُس کا طالب کتا ہے حاشا للہ یہ کام حضرت فاطمہؓ نے ہرگز ہرگز نہیں کیا۔

بہتان دوم شیعہ بر حضرت فاطمہؓ

چنانچہ تذکرۃ الطہرین شیعہ کی معتبر کتاب کے صفحہ چھتالیس پر درج ہے کہ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ قیامت کے دن دوزخ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر ہر ایک شخص کے چہرہ کی طرف نظر کریں گی۔ پس ایک شخص کو بسبب گناہ کے فرشتے پکڑ کر دوزخ کے قریب لائیں گے۔ تو جناب سیدہؓ اُس کے چہرہ کی طرف دیکھیں گے۔ تو اُس کے چہرہ پر

Marfat.com

لفظ محبت اہل بیت کا لکھا ہوگا۔ تو حضرت فاطمہؓ جناب باری تعالےٰ سے دُعا کریں گے کہ یا باری تعالےٰ کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کوئی فاطمہؓ کی اولاد کو دوست رکھے گا میں اس کو دوزخ میں نہ جلاؤں گا۔ پس وہ وعدہ اپنا پورا فرما۔ پس اللہ تعالےٰ فرمائیں گے فَمَنْ قَرَاَتَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ مُؤْمِنًا فَخُذْ بِیَدِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ ط۔ ترجمہ:۔ یعنی اے فاطمہؓ تجھے اجازت ہے کہ جس شخص کے ماتھے پر لفظ مومن یا محبت اہلبیت کا لکھا ہوا تو دیکھے تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جا۔

جواب اوّل:۔ ناظرین کو غور کرنا چاہیئے کہ ابھی بہتان اوّل کے جواب میں اوپر ذکر ہوا ہے۔ حضرت فاطمہؓ اپنا جنازہ بھی غیر محرم کو دکھانا پسند نہیں فرماتے تھے تو غیر محرم آدمیوں کو دیکھنا اور اُن کو پکڑ کر بہشت میں لے جانا کب پسند کرتے ہیں فرض کیا مومن تو تمام آپ کے غلام اور فرزند ہیں۔ کافروں سے آپ کو کیا تعلق کہ اُن کی طرف دیکھیں اور اُن کے چہرہ ناپاک کی پہچان کریں۔ یہ سب جاہلوں کے گمراہ کرنے کو بہتان باندھے ہیں کہ مُنہ سر سینہ پیٹ کر دوزخی بنیں۔

جواب دوم:۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سب سے اوّل حضرت فاطمہؓ کی سواری پلصراط سے گذرے گی اور بوقت گذرنے آپ کے تمام انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام وتمام اہل اسلام کو حکم ہوگا کہ تمام اپنی اپنی آنکھیں بند کرو چنانچہ یہ حکم باری تعالےٰ کا سُن کر تمام لوگ آنکھیں بند کر لیویں گے۔ جب حضرت سیدہؓ کی سواری پلصراط سے گذر جائے گی تو تمام لوگ آنکھیں کھول لیں گے

فائدہ:۔ ناظرین کو غور کرنا چاہیئے کہ جو ایسی پارسا ہوں جن کے گذرنے پر انبیاء علیہم السلام کو آنکھیں بند کرنے کا حکم ہو کہ خیر البشر کی بیٹی پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ کیا وہ عام مومن یا معاذ اللہ کافروں کی طرف دیکھ سکتی ہیں۔ یا دیکھنا پسند کرتی ہیں۔ یہ بات ہرگز ہرگز درست نہیں۔ بلکہ جاہلوں کو گمراہ کرنے کے واسطے افترائی بنایا گیا ہے۔ اور ایسے ہی کئی بہتان ہیں جن میں سے بعض کو ہم موقع موقع پر درج کر چکے ہیں۔

بہتان ہائے شیعہ بر امامین حضرت حسنین قرۃ العینؓ

بہتان اوّل:۔ حضرت امام حسنؓ حسینؓ پر بھی پوشیدہ طور پر کئی بہتان ہیں۔ جو گہری نظر سے معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ شیعہ کا خاص مذہب ہے جس کو علامہ فصول وغیرہ نے نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ امام حسینؓ علیہ السلام امام حسنؓ پر جب امیر معاویہؓ کے ساتھ صلح کر لی تھی سخت ناراض تھے۔ بلکہ امام حسین علیہ السلام فرماتے تھے کہ اگر میرا ناک یا کان کاٹا جاتا تو مجھے اتنا بُرا معلوم نہ ہوتا جتنا کہ مجھے صلح کرنی امام حسنؓ کی امیر معاویہؓ کے ساتھ بُری معلوم ہوئی ہے

بہتان دوم شیعہ:۔ شیعہ صاحب اپنے اماموں پر یہ بھی افترا باندھتے ہیں کہ اُن کا ظاہر اُن کے باطن سے اس قدر مخالف تھا کہ اگر ظاہر میں میت پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو باطن میں اسی میت کے لیئے بددُعا کرتے ہیں۔ اور اپنے مخلص شیعوں کو بھی یہی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ جیسا کہ اصول کافی صفحہ نمبر ۹۹ میں روایت ہے۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ مَاتَ فَخَرَجَ الْحُسَیْنِ اِبْنِ عَلِیٍّ یَمْشِیْ مَعَہٗ مُوْلٰی لَہٗ فَقَالَ الْحُسَیْنُ ترجمہ۔ امام جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص منافق فوت ہو گیا تو امام حسینؓ بن علیؓ اس کے جنازہ پر تشریف لے جا رہے تھے تو راستہ میں آپ کو اپنا ایک غلام ملا۔ آپ نے اُس کو فرمایا کہ اے فلاں تو کہاں جاتا ہے۔ اس غلام نے جواب دیا کہ یا حضرت میں فلاں شخص کے جنازہ کے لیئے جاتا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ تو میرے پاس کھڑا ہو جا اور جو میں کہوں سُنتے جانا۔ اور اسی طرح کہتے جانا۔ پس جب میت کے وارث نے تکبیر کہی تو امام صاحب نے بھی تکبیر کہہ کر یوں کہنا شروع کیا کہ اے اللہ تو اس بندہ پر لعنت بھیج جو ہزار ہا لعنتیں ایک دوسری سے ملی ہوئی ہوں۔ اور اس کو بہت سخت عذاب کر

Marfat.com

فائدہ:۔ نعوذ باللہ من ذالک یہ منافقوں کا طریقہ ہے ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ یہ نفاقی خصلتیں پاک لوگوں کی طرف نسبت کرنا منافقوں کا کام ہے۔ دیگر مجھے غالباً یقین ہے کہ جو شیعہ لوگ آجکل اہل سنت کے جنازہ میں شامل ہوتے ہیں یہ بھی ایسے ہی کلمات کہتے ہوں گے۔

بہتان شیعہ بر امام باقر بن زین العابدینؓ

شیعہ اپنی کتاب فروع کافی جلد دوم صفحہ ۲۱ میں لکھتے ہیں کہ امام باقر اپنی شرمگاہ پر نورہ یعنی پوڈر لگا کر لوگوں کے سامنے ہو جایا کرتے تھے۔ اور سترپوشی کے واسطے صرف پوڈر کو کافی سمجھتے تھے جیسا کہ لکھتے ہیں اَنَّ اَبَا جَعْفَرٍ دَخَلَ ذَاتَ یَوْمٍ الْحَمَّامَ فَتَنَوَّرَ۔ ترجمہ۔ تحقیق امام باقرؓ ایک دن حمام میں داخل ہوئے اور اوپر اپنے پوڈر لگایا فَلَمَّا اَنْ اَطْبَقَتِ النُّوْرَۃُ

ترجمہ۔ تحقیق امام باقر ایک دن حمام میں داخل ہوئے اور اوپر اپنے پوڈر لگایا۔ فَلَمَّا اَنْ اَطْبَقَتِ النُّوْرَۃُ عَلٰی بَدَنِہٖ الخ پس جب پوڈر اُن کے بدن پر لگ گیا تو آپ نے تہبند اپنا اُتار دیا۔ تب غلام نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تو ہر وقت تہبند باندھنے کا حکم فرماتے ہو۔ اور اب آپ نے خود اپنے بدن سے تہبند اتار دیا ہے۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ تو نہیں جانتا نورہ یعنی پوڈر شرمگاہ کو ڈھانپ دیتا ہے

فائدہ:۔ دیکھو صاحبان شیعہ نے امام باقرؓ پر کتنا بڑا بہتان لگایا ہے جس کو کوئی عقلمند انسان تسلیم نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی ایسا فعل کرنا پسند کرتا ہے۔ پس میرا غالباً قیاس ہے کہ آجکل جو منڈیئے فقیر بھنگی چرسی لنگوٹیاں وغیرہ باندھتے ہیں جو خلاف شرع ہوتی ہیں وہ اسی روایت کے مطابق باندھتے ہوں گے۔

بہتان ہائے شیعہ بر امام جعفر صادق علیہ السلام

بہتان اوّل:۔ شیعہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک قرآن مجید سوائے اس قرآن مروّجہ کے ہے جو حضرت فاطمہؓ پر نازل ہوا تھا۔ اور قرآن فاطمہؓ اس قرآن مروّجہ سے تین حصے زیادہ ہے۔ گویا یہ قرآن مروّجہ اُس قرآن کی چوتھائی ہے جیسا کہ اصول کافی صفحہ ۱۴۶ پر درج ہے۔ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَعِنْدَنَا الْمُصْحَفُ فَاطِمَۃَ مَا یُنْزِلُ رَبُّہُمْ ط:۔ ایک لمبی روایت میں ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہمارے پاس ایک قرآن فاطمہؓ ہے جو حضرت فاطمہؓ پر ان کے رب نے نازل فرمایا تھا قَالَ مُصْحَفٌ فِیْہِ مِثْلُ قُرْاٰنِکُمْ ھٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فرمایا وہ ایسا قرآن ہے جو تمہارے قرآن سے تین حصے زیادہ ہے وَاللّٰہِ مَا فِیْہِ مِنْ قُرْاٰنِکُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ ط قسم ہے خدا کی اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف نہیں ہے۔

فائدہ:۔ اے ناظرین ذرا خیال کرو کتنا بڑا بہتان حضرت امام صاحب پر لگاتے ہیں۔ اہل سنت کی کتابیں تو در کنار خاص شیعہ کی بعض کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ سوا اس قرآن موجودہ کے اور کوئی قرآن نہیں ہے۔ مثلاً عمدۃ البیان میں ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے درحقیقت سب شیعہ کا عقیدہ اصول کافی پر ہی ہے۔ اسی لئے یہ اس قرآن موجودہ کو حفظ نہیں کرتے اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ شیعہ میں کوئی حافظ نہیں ہوتا

بہتان دوم بر امام جعفرؓ:۔ اصول کافی جلد ثانی صفحہ ۱۹۸ میں عبدالرحمن ابن کثیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ زنا بھی ایک قسم کا نکاح ہے۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَاءَتْ امْرَءَۃٌ اِلٰی عُمَرَ فَقَالَتْ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَطَہِّرْنِیْ فَاَمَرَ بِہَا۔ ترجمہ۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک

Marfat.com

عورت آئی اور عرض کی کہ یا حضرت مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے۔ آپ اس گناہ سے مجھے پاک کریں پس حضرت عمرؓ نے اس کو حد مارنے کا حکم فرمایا۔ فَاُخْبِرَ بِذٰلِکَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ کَیْفَ زَنَیْتِ۔ پس جب حضرت علیؓ کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو فرمایا اے عورت تو نے کس طرح زنا کیا ہے فَقَالَتْ مَرَرْتُ بِالْبَادِیَۃِ فَاَصَابَنِیْ عَطَشٌ شَدِیْدٌ پس اس عورت نے عرض کیا کہ یا حضرت میں جنگل میں گئی ہوئی تھی وہاں مجھے سخت پیاس لگی فَاسْتَسْقَیْتُ اَعْرَابِیًّا فَاَبٰی اَنْ یَسْقِیَنِیْ اِلَّا اَمْکَنْتُہٗ مِنْ نَفْسِیْ۔ پس ایک گاؤں والے سے میں نے پانی مانگا تو اس نے کہا کہ تو میرے نفس کی خواہش پوری کر تو میں تم کو پانی دوں گا ورنہ پانی نہیں ملے گا۔ فَلَمَّا اَجْھَدَنِی الْعَطَشُ سَقَانِیْ فَاَمْکَنْتُہٗ مِنْ نَفْسِیْ، پس جب پیاس نے مجھے بہت تنگ کیا تو میں اس کی خواہش پوری کرنے پر راضی ہوگئی اور پانی لے کر پی لیا۔ فَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ تَزْوِیْجٌ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ پس یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے بیت اللہ کی یہ تو عین نکاح ہے زنا نہیں۔

فائدہ:۔ دیکھو صاحبان یہ حضرت علیؓ اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام پہ کتنا بڑا بہتان ہے کہ زنا کو بھی نکاح بنا دیا۔ غالباً میرا قیاس ہے کہ تمام بازاری عورتوں نے اسی واسطے مذہب شیعہ کو اختیار کر رکھا ہے کہ اس مذہب میں زنا کی کسی طرح بھی تعزیر نہیں ہے۔ اور متعہ مذہب شیعہ میں کمال فضیلت رکھتا ہے۔

بہتان سوم:۔ تذکرۃ الطہرین میں صفحہ ۸۰ پر مرقوم ہے کہ کتاب امالی میں صفوان حمال سے روایت ہے۔ کہ ایک دن میں امام جعفر صادقؓ کے پاس گیا۔ اور عرض کی کہ یا حضرت میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیعہ سب داخل جنت ہیں۔ اگرچہ انہوں نے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کتنی ہی کوتاہی کیوں نہ کی ہو۔ تو امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ ہمارے ہاں شیعہ سب داخل جنت ہیں خواہ وہ کیسے ہی بداعمال ہوں یعنی زانی شرابی بے نماز بے روزے تارک زکوٰۃ تارک حج بے فرمان والدین استاد۔ جوئے باز ڈاکو۔ چور وغیرہ بدعمل کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ جو حقوق العباد ہمارے شیعوں پر ہوں گے وہ ہم خمس میں حساب کریں گے۔ اور جو حقوق اللہ ہوں گے وہ ہم خدا تعالےٰ سے بخشوا لیں گے۔ بہرحال ہم اپنے کسی شیعہ کو بھی دوزخ میں نہ جانے دیں گے۔

فائدہ:۔ یہ صاف بہتان ہے کیونکہ جو حقوق العباد ہیں وہ تو کسی صورت میں بھی معاف نہیں ہو سکتے۔ جب تک حق والا معاف نہ کرے خواہ وہ حق مال ہو، خواہ حق عزت حرمت ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے پارہ تیس سورۃ اذا زلزل میں ارشاد فرمایا ہے وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ترجمہ۔ پس جو کوئی ایک ذرہ بھر بھی برائی کرے گا اس کو پالے گا۔ یعنی خشخاش کے دانہ جتنی برائی کی سزا بھی پوری ملے گی دیگر خمس تو کھا گیا بادشاہ اور مال لوگوں کا مجرے دیا جائے گا مثل مشہور ہے۔ نانی نے خصم کیتا دوہترے کو چٹی۔ اگر مسئلہ خمس کا دیکھنا ہو تو شروع پارہ دسں میں دیکھو۔

فصل تیسری

شیعوں کا نام رافضی تب سے پڑا ہے جب سے انہوں نے امام زیدؒ جو حضرت امام حسینؓ کا پوتا اور حضرت علیؓ کا پڑپوتا تھا کو شہید کر ڈالا۔

جسدن زیدؒ شہید کرایا رل کے انہاں پلیداں ۔۔۔ رافضی یعنی تارک اسدن نام پیا بے دیناں

اوہ سید آل رسول اللہ دی انہاں امام بنایا — برا نہ کہو اصحاباں تائیں زیدؓ اونہاں فرمایا
ایہ گل شیعیاں بھانی ناہیں دشمن اسدے ہوئے — پر ظاہر دوست بنکے اسدی خدمت وچہ کھلوئے
نال ہشام دے جنگ کرن نوں کیتی اونہاں تیاری — خبر نہ اوسنوں جو ایہ دشمن وچوں قوم ہماری
نوجاں جدوں مقابل ہویاں ہوئی جنگ تیاری — تیراں ہزار سپاہی آہا رافضیاں غدا کاری!
ایہ دوست اہل البیتؓ نبی دے سارے گھر نوں موڑے — زیدؓ شہید ہویا اسجگہ بھی کجھ سنگی تھوڑے
ایہ پوتا شاہ حسین ولی دا انہاں شہید کرایا — نال امام حسینؓ جویں سی کربل ظلم کمایا
کرکے ترک امام اپنے نوں جاں اوہ نٹھے سارے — رافضی نام اونہاں داہویا اسدن کولوں پیارے
بھی وقت شہادت سید آکھیا ایہ مینوں چھوڑ سدھائے — رَافِضُوْنَ فَهُمْ رَافِضُوْنَ تاں ایہ لقب لائے

مجلس سولویں ۱۶

در طعن ہائے شیعہ بر اصحابہ کرامؓ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَهٖ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ پارہ دس سورۃ توبہ میں اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے اصحابہ اکرامؓ کا شان اور ایمان یوں ارشاد فرمایا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ۔

ترجمہ۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور رسولؐ اللہ پر اور وطن اپنا چھوڑا خدمت اسلام کے واسطے۔ اور جنگ کیا کفار سے بیچ راہ اسلام کے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی مہاجروں کو اور مدد کی ان کی ہر طرح سے وہ وہ لوگ ہیں سچے مومن اور واسطے ان لوگوں کے بخشش ہے اور رزق ہے اچھا۔

فائدہ:۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے مہاجر اور انصار کی تعریف فرما کر بخشش اور رزق نیک کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔ اور اس وعدہ خداوندی کے مستحق سب سے اوّل چہار یار محمد الرسول اللہ ہیں۔ یعنی ابابکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ۔ عثمان غنیؓ۔ علی کرم اللہ وجہ جن کا خاتمہ بھی باایمان ہوا۔ اور اپنے اپنے زمانہ خلافت میں رزق بھی عمدہ سے عمدہ پایا۔ اور درحقیقت سب اصحاب اس میں شامل ہیں۔

طعن اوّل شیعہ بر عمر فاروقؓ

شیعہ کہتے ہیں کہ بیماری کی حالت میں حضرت محمدؐ الرسول اللہ نے کاغذ اور قلم دوات مانگی تو اصحاب مرتد ہوگئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ اسوقت حضرت کو تکلیف ہے ہم کو خداؐ کا قرآن ہی کافی ہے۔ پس عمر نے بے ادبی کی اور حکم کی تعمیل نہ کی ایسی ایسی باتیں بنا کر جاہل غریب مسلمانوں کو اصحاب ثلاثہ سے بداعتقاد کرتے ہیں۔

جواب:۔ یہ قصہ کتب اہل سنت میں اس طرح لکھا ہے کہ جمعرات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت بیمار ہوگئے۔ جب درد کا غلبہ ہوا تو آنحضرت نے فرمایا کہ کاغذ قلم دوات لاؤ تو میں تجھ کو کچھ وصیت لکھدوں تاکہ میرے بعد تم کبھی نہ بھولو۔ تو بعض

اصحابوں نے کاغذ لانے میں کچھ گفت گو کی - بعض نے کہا کہ لانا چاہیئے - اور بعض نے کہا کہ اسوقت آپ کو تکلیف ہوگی کاغذ نہیں لانا چاہیئے - بعض نے کہا کہ حضورؐ کو شدت مرض سے ہذیان نہ ہوگیا ہو - بعض نے کہا کہ پھر دوبارہ دریافت کرنا چاہیئے - جب حضرت عمر فاروقؓ نے دیکھا کہ اصحاب آپس میں جھگڑ رہے ہیں تو فرمایا کہ خاموش رہو - اسوقت حضورؐ کو شدت کی درد نہایت سخت ہو رہی ہے جھگڑنے سے کوئی فائدہ نہیں - ہم کو کتاب اللہ کافی ہے - آخر بعض اصحابؓ نے حضورؐ سے کاغذ منگوانے کی کیفیت دریافت کی تو آپؐ نے فرمایا تم لوگ اس وقت مجھ سے دُور ہو جاؤ - میں جس چیز میں مشغول ہوں وہ اس سے بہتر ہے

دیکھو حضرت محمد مصطفٰے ۔۔۔ حضرت عمرؓ کے مطابق ہی کہا
مجھے نہ بلاؤ نبیؐ کا ارشاد ہے ۔۔۔ بات تو صرف یہی ہے باقی سب شیعہ کا عناد ہے
شیعہ کہتے ہیں ہزیاں کی نسبت مصطفٰے کو دی ۔۔۔ اس میں ہے بے ادبی احمد مختار کی!
یہ مرض آگے بھی انبیاء کو ہے لاحق ہوا ۔۔۔ پڑھ قرآن میں فَخَرَّ مُوسٰی صَاعِقًا

جیسا کہ پارہ نو سورۃ اعراف میں ہے - فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ط ترجمہ :- پس جب موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے

فائدہ :- یعنی جب موسیٰ علیہ السلام نے دیدار الٰہی دنیا میں طلب کیا تو یہ واقعہ ہوا - اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب نفخہ صور کا پھونکا جاوے گا تب انبیاء علیہم السلام سوا موسیٰ علیہ السلام کے بیہوش ہو جائیں گے - کیونکہ وہ دنیا میں نور الٰہی کی جھلک دیکھ چکے تھے -

جواب دوم :- اگر کاغذ قلم دوات کا منگوانا اور لکھنا بقول شیعہ حکم اللہ تعالےٰ کا تھا تو نعوذ باللہ من ذالک حضرت محمد الرسول اللہ بھی خاطی ٹھہرے کیونکہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی نافرمانی کی - جیسا کہ اللہ تعالےٰ پارہ ۲ سورۃ مائدہ میں ارشاد فرماتے ہیں يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط ترجمہ - اے رسول پہنچا دے تمام مخلوق کو جو کچھ اتارا ہے رب تیرے نے تیری طرف اگر ایک حکم بھی میرا تو نے مخلوق کو نہ پہنچایا تو گویا تو نے میرا کوئی حکم بھی نہیں پہنچایا -

جیکر توں ہک امر اساڈا خلقت کنوں لوکایا! ۔۔۔ گویا کوئی نہ حکم اساڈا خلقت نوں پہنچایا
جو کل خلقت نوں ڈریا ناہیں عمر کنوں کد ڈردا ۔۔۔ ایہ شیعہ صاحب قدر کی جانن پاک نبیؐ سرور دا
جے اوہ کم ضروری ہوندا کر دے نبیؐ الٰہی ۔۔۔ ہٹکیاں ہوڑیاں مول نہ رہندا پاک رسول نعالی
یا اوہ کم جے دینی ہوندا کر دے نبیؐ الٰہی ۔۔۔ اے پر سب کچھ سمجھے جانے ہرگز ایہ گل ناہی
کجھ تدبیر سیاست یا کوئی بندوبست اصحاباں ۔۔۔ لکھنا سی منظور نبیؐ نوں آیا وچہ کتاباں
لکھن دی کجھ حاجت ناہیں آکھیا گیا زبانی ۔۔۔ عمرؓ صلاح دتی جو متی پاک رسولؐ گرامی

مسئلہ :- مسلم و بخاری شریف میں ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ نے قریب وفات کے تین چیزوں کی وصیت فرمانے کے لئے قلم دوات منگوائی تھی سو وہ وصیت درد کے بعد آرام ہونے کے وقت آپؐ نے زبانی فرمایا کہ ایک تو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے باہر نکال دینا - دوسرا قاصدوں کے ساتھ سلوک رکھنا جیسا کہ میں رکھتا ہوں - تیسرا اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام ملک میں جلدی بھیج دینا -

جواب سوم :- قرطاس یعنی کاغذ کا واقعہ جمعرات کا ہے - اور آپ نے پیر وار یعنی سوموار کے دن انتقال فرمایا - الغرض

لہ پس گر پڑے موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر -

Marfat.com

کہ آپؐ نے اس واقعہ کے بعد پانچ دن زندہ رہ کر دار فانی سے رحلت فرمائی - اگر یہ حکم فرض ہوتا کہ خلافت حضرت علیؓ کو ملنی چاہیئے تو ضرور ہی ان پانچ دنوں میں آپ لکھ دیتے - نعوذ باللہ من ذالک - کیا خدا تعالیٰ کو بھی حضرت عمرؓ کا خوف تھا - کہ ان پانچ دنوں میں کوئی آئیت نہ ارسال فرمائی - کہ خلافت حضرت علیؓ کو ملنی چاہیئے

ہویا معلوم جو دعویٰ شیعہ بالکل جھوٹا آیا ۔۔۔ جھوٹ طوفان بنا کر اینہاں جاہلاں نوں بھرمایا
خلافت لکھن کارن کاغذ ناں حضرت منگوایا ۔۔۔ تے نہ جبرائیلؑ فرشتہ حکم الٰہی آیا ! ! !
جیکر حکم اللہ دا ہوندا سُنتوں میرے بھائی ۔۔۔ لکھدے جھبدے نبیؐ الٰہی دیر نہ کردے کائی

فائدہ :- یہ جو شیعہ اس مقام پر حضرت عمرؓ پر طعن کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے محمد الرسول اللہ کو کاغذ نہ لکھنے دیا - اور کہا کہ ہم کو قرآن کافی ہے - لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں - یہ شیعہ صاحب کے فہم کا قصور ہے - اور اس کا جواب اول یہ ہے کہ جس وقت کاغذ لکھنے کا حکم آپؐ نے دیا تھا تو عام اصحابہ کرام کو حکم دیا تھا نہ کہ صرف حضرت عمرؓ کو دیا تھا

جواب دوم یہ ہے - کہ اس جگہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ بھی موجود تھے - اُن کا ہاتھ کیسنے کاغذ لانے سے روکا تھا - اور یہ جو حضرت عمرؓ نے عرض کی تھی کہ حضرتؐ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہم کو قرآن کافی ہے اس کہنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت محمد الرسول اللہؐ پر قرآن کریم تمام ہو چکا تھا - اور دین کامل ہو چکا تھا - باقی کوئی کسر نہ تھی کہ جس کو حضرت محمد الرسول اللہ لکھتے - جیسا کہ پارہ چھ سورۃ مائدہ میں ہے - اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ - ترجمہ - آجدن میں نے کامل کر دیا واسطے تمہارے دین تمہارا اور تمام کر دیں اوپر تمہارے نعمتیں -

خیر خواہی دے کارن کاغذ حضرت عمرؓ ہٹایا ۔۔۔ ویر عداوت نال کسیدے ہرگز ناہیں آیا
نہ کوئی بے فرمانی کیتی ہرگز اُس نے کائی ۔۔۔ سی تکلیف نبی دی کارن دلوچہ شفقت آئی
ایسے نازک وقت اندر کجھ لکھن مناسب ناہیں ۔۔۔ جیوں کر ہے دستور بزرگاں شفقت کرن تداہیں
جیوں استاد بیمار شاگرد ایہ ادبوں عرض گذارے ۔۔۔ سبق نہیں اج پڑھناں لائق اے استاد ہمارے
اُستاد کہے آ سبق پڑھیں شاگرد ایہ عرض سناوے ۔۔۔ ہے تکلیف تساں نوں حضرت پڑھنا سبق نہ بھاوے
اس انکار نہ آکھن بلکہ ہے ایہ شفقت بھاری ۔۔۔ عمرؓ خلیفے ایسی طرح سی ادبوں عرض گذاری !

شعر

چشم بد اندیش برکندہ باش ۔۔۔ عیب نمائش ہنر در نظر کاش
آنکھ بُرے دشمن کی اے اللہ ہلاک ہووے ۔۔۔ جو ہنر بھی بیچ آنکھ اُسکی کے عیب دکھائی دیتا ہے

فائدہ :- اسی طرح اور بھی کئی طعن تشنیع حضرت عمرؓ فاروق پر کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ وہ نبوۃ پر شک یعنی شک کرنیوالا تھا کبھی کچھ اور کبھی کچھ طعن کرتے ہیں - جن کا ذکر نا بسبب طوالت کے چھوڑ دیا گیا ہے -

طعن دوم در تجہیز تکفین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بر اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعینؓ

شیعہ کہتے ہیں کہ اصحاب ثلاثہ طمع دنیا کے سبب سے جھگڑا لئے خلافت میں پڑ گئے - اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نعش مبارک تین دن تک پڑی رہی - اور کوئی اصحاب تجہیز و تکفین میں شامل نہ ہوا - اور نہ ہی کسی نے جنازہ پڑھا - اسی طرح حضرت فاطمہؓ کے جنازہ پر بھی کوئی شریک نہ ہوا - ایسے ہی کئی طرح کے من گھڑت ڈھکو نسلے بنا کر جاہل مسلمانوں کو سنا کر بد اعتقاد کر دیتے ہیں - اور گمراہ کر دیتے ہیں -

جواب اول :- یہ طعن شیعہ کا اصحابہ کرام پر بالکل غلط ہے ۔ کیونکہ شیعہ کی ہی کتاب اصول کافی صفحہ ۲۷۶ پر درج ہے عَنْ اَبِیْ جَعْفَرَ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِیْنَ فَوْجًا فَوْجًا ط ترجمہ ۔ روایت ہے کہ امام جعفر نے فرمایا کہ جب حضرت محمد الرسول اللہ کی روح مبارک قبض کی گئی ۔ تو اوّل آپ کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا پھر مہاجرین یعنی ابابکرؓ صدیق و عمر فاروقؓ ۔ عثمانؓ بن عفانؓ وغیرہ نے ۔ پھر تمام مدینہ کے رہنے والوں نے ۔ الغرض کہ دس دس آدمی جنازہ آپ کا پڑھتے تھے ۔ اور حضرت عمرؓ دروازہ میں کھڑے فرماتے تھے کہ جنازہ اور اہل بیت کو خالی کرد ۔ جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں وَنَادٰی عُمَرَ بْنِ خِطَابَ خَلُّوا الْجَنَازَةَ وَاَهْلَهَا ۔ ترجمہ ۔ حضرت عمرؓ پکارتے جاتے تھے کہ اے لوگو خالی کرو جنازہ اور اُس کے اہل کو ۔

امام جعفرؓ دی خود زبانی ایہ گل ثابت ہوئی ۔ سب اصحاب جنازہ پڑھیا خالی رہیا نہ کوئی
ایہ دھوکا دیون کارن شیعاں جھوٹی گل بنائی ۔ اصحاب نبیؐ دیاں حب زیادہ دنیا سنگ لگائی
بعد نبیؐ مرتد ہوئے سب کہن ایہا نوں خالی! ۔ ہک سلامت علیؓ رہیا اتے بھی چند شخص کمالی

یعنی سلمان فارسیؓ اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ اصلی سلامت رہے تھے ۔ اور عمار بن یاسر تردد میں تھا سوائے ان تین اصحاب کے دیگر سب اصحاب بعد وفات محمد الرسول اللہؐ کے مرتد ہوگئے تھے ۔

جواب دوم :- جب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب الموت ہوئے تو آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھ کو سوا اہل بیت میرے کے اور کوئی غسل نہ دیوے ۔ اور جنازہ میرا بعد غسل کے میری قبر کے پاس رکھ دینا ۔ کیونکہ اوّل میرا جنازہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اور دیگر ملائکہ پڑھیں گے ۔ پھر اہل بیت میرے بمعہ مہاجرین میرا جنازہ پڑھیں گے پھر انصار پھر عام لوگ فوجیں فوجیں جنازہ کے لئے آئیں گے ۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا ۔ مطابق فرمان غسل کے لئے پانچ شخص مقرر ہوئے ۔ ایک حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دونوں صاحبزادے امام حسنؓ وحسینؓ اور دو غلام ایک حضرت عباسؓ کا اور ایک حضرت عقیلؓ کا غلام اور یہ بھی آپ کی وصیت تھی کہ اے علیؓ سوا تیرے تمام آنکھیں بند کرلیں ۔ ورنہ جو کوئی میرے جسم مبارک کو دیکھے گا وہ نابینا ہو جائے گا ۔ کیونکہ سوائے حضرت علیؓ کے کسی کو طاقت نہیں کہ میری فوتگی کے بعد میرے جسم کی بھی طرف دیکھ سکے ۔ چنانچہ ویسا ہی کیا گیا ۔

فائدہ :- برادران اسلام بتایئے ۔ اس بات میں اصحابہ کرام کا کیا قصور ہے ۔ ہر ایک نے فرمان نبوی پر عمل کیا ۔

جواب سوم :- شیعہ کی معتبر کتاب جلاء العیون میں درج ہے کہ ابابکرؓ صدیق حضرت محمد الرسول اللہ کا جنازہ پیش امام ہو کر پڑھانے لگے تو حضرت علیؓ نے حضرت ابابکر صدیقؓ کو پیچھے ہٹا دیا ۔ اور خود امام ہو کر جنازہ پڑھایا ۔ اور بعد دیگر اصحابوں کو اجازت جنازہ پڑھنے کی دی ۔ یہاں تک کہ دس دس آدمی داخل ہوتے تھے اور جنازہ پڑھتے تھے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے بعض شیعہ غریب جاہل مسلمانوں کو دھوکا دینے کو یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

چوں اصحابہ حُبّ دنیا داشتنی ۔ نبیؐ را از بے کفن بگذاشتنی

ترجمہ ۔ یعنی اصحابہ کو ایسی محبت دنیا کی تھی کہ انہوں نے محمد الرسول اللہؐ کو بے کفن اور بے جنازہ ہی چھوڑ دیا ۔

فائدہ :- اور یہ شیعہ کا صاف جھوٹ اور بہتان ہے ۔ کیونکہ کتب شیعہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تمام اصحاب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ پڑھا تھا ۔ جیسا کہ تذکرۃ الطہرین صفحہ ۱۸ پر لکھا ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہؐ کو غسل دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے وَکَفَّنَهٗ وَصَلّٰی عَلَیْهِ مَعَ مَلَا ئِکَةِ السَّمٰوٰتِ وَ مَعَ بَنِیْ هَاشِمٍ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَدَفَنَهٗ اور کفن دیا اور جنازہ پڑھا ساتھ فرشتوں کے اور بنی ہاشم کے اور مہاجرین کے اور انصار کے اور

Marfat.com

دفن کیا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

فائدہ :۔ یعنی ملائکہ اور مہاجر اور انصار نے ملکر جنازہ پڑھا۔ تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سب سے اول مہاجر حضرت ابابکر صدیق اور عمرؓ فاروق اور عثمان غنیؓ ہیں۔

مسئلہ :۔ اگر حضرت علیؓ کو حضرت صدیق اکبرؓ و حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ دلی رنج ہوتا تو وقت غسل اُن کو شامل کر کے اندھے کر دیتے۔ پس اس قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب ثلاثہؓ اور حضرت علیؓ کا آپس میں رنج و عناد کوئی نہ تھا مگر یہ باتیں صرف اَن پڑھ مسلمانوں کے گمراہ کرنے کے واسطے شیعوں نے بنا رکھی ہیں۔

طعن سوم :۔ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ خاتون جنت بنت رسول اکرمؐ کا جنازہ بھی اصحاب ثلاثہؓ نے نہیں پڑھا تھا

جواب :۔ حضرت خاتون جنتؓ نے بوقت قریب الوفات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ کوئی مرد نہ دیکھے۔ تم نے آپ ہی میرا غسل کفن دفن جنازہ کرنا ہوگا۔ بلکہ میرا جنازہ رات کے وقت نکالنا تاکہ غیر محرم مرد عورت کی نظر بھی میرے جنازہ پر نہ پڑے۔ جیسا کہ وفات حضرت فاطمہؓ میں مذکور ہے

نظم

نال صحیح روایت مردی وچہ کتاباں آیا
جو فاطمہؓ مرض الموت اپنی وچہ حیدر نوں فرمایا

جو شرم کراں مُت منجی میری مرد نا محرم جاون
ظاہر میت میری اُتے نظر نہ محرم پاون

عادت سی اس ویلے ایہی لوک تمامی کردے
میت عورت مرداں وانگوں ظاہر کر کے دھردے

حضرت فاطمہؓ اس گل کولوں آہی بہت حیرانی
شاید میت میری دیکھن مرد نا محرم جانی

شاہ علیؓ نوں کرے وصیت کر کے بہت از روئی
راتو رات ہیوں دفنائیں غیر نہ دیکھے کوئی

موجب ایس وصیت حیدر راتیں دفن کرائی
فاطمہ آکھیا میت میری ہور نہ دیکھے کائی

فجرے سب اصحاب نبیدے پاس علی دے آئے
ابوبکرؓ تے عمرؓ بیٹھا در ودھاں سخن الائے

کیوں نہ کیتی خبر اسانوں حیدرؓ شیر الہیٰ!
علیؓ کہیا جو زہراؓ نے ایہ وصیت کیتی آہی

جو راتو رات ہیوں دفناویں ہور نہ ویکھنا پاوے
میں کیتا عمل وصیت اوپر شاہ علیؓ فرماوے

كَمَا قَالَ شَيْخُ الصَّدُوْقِ فِيْ صَاحِبِ الْخِصَالِ مِنْ إِمَامِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حِيْنَ دُفِنَ فَاطِمَةُ فِيْ حَدِيْثِ الطَّوِيْلِ قَالَ هُمَا اِمَامًا مَا ذَكَرْتُمَا لَمْ اَشْهَدْ كُمَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ قَالَ لَا يَرٰى عَوْرَتِيْ غَيْرُكَ اِلَّا ذَهَبَ بَصَرُهٗ۔

ترجمہ :۔ جیسا کہ کہا بابویہ قمی ملقب شیخ صدوق شیعہ نے بیچ صاحب خصال کے بسند خود امام عبداللہ سے کہ آئے دونوں صاحب حضرت ابابکر صدیق و عمر فاروق حضرت علیؓ کے پاس اور کہا کہ حضرت فاطمہؓ کے دفن کے وقت ہمیں آپ نے خبر کیوں نہ کی۔ اور یہ قصہ بیچ حدیث لمبی کے ہے۔ کہا ان دونوں نے اے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہ شامل کیا آپ نے ہم کو حضرت فاطمہؓ کے تجہیز و تکفین میں جیسا کہ نہ شامل کیا آپ نے ہم کو تجہیز و تکفین محمد الرسول اللہ میں۔ تو حضرت علیؓ نے کہا اے ابابکر صدیق و عمر فاروق آپ کے نہ بلانے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت محمد الرسول اللہ نے مجھ کو وصیت فرمائی تھی کہ میرے جسم مبارک کو تیرے سوا کوئی اور دیکھے گا تو نابینا ہو جائے گا۔ اور میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ صاحبان کو تکلیف پہنچے۔ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی وصیت فرمائی تھی جو کہ مذکور ہو چکی ہے۔

Marfat.com

فائدہ :- الحمد للہ اس طعن بدگمان سے بھی اصحاب ثلاثہؓ خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زبان مبارک سے ہی خلاص ہوئے۔

حاصل کلام اس غسل کفن میں شامل نہ کرنے میں نہ تو حضرت علیؓ پر کوئی طعن آتا ہے اور نہ ہی اصحاب ثلاثہ پر کوئی طعن لازم آتا ہے۔ کیونکہ حضرت محمد الرسول اللہ اور حضرت فاطمہؓ نے خود ہی وصیت فرمائی تھی کہ ہمارے تجہیز و تکفین سوا تیرے کوئی اور نہ کرے۔ جیساکہ ابا بکر صدیق کو فرمایا کہ میرے بعد خلافت کا حق تیرا ہے۔ پس ہر ایک صاحب نے مطابق وصیت کے عمل کیا

طعن چہارم در خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین

پارہ اٹھاراں سورۃ نور میں اللہ تعالےٰ نے ہر چہار خلیفہ حق ہونے کی خوشخبری فرمائی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ وعدہ کیا اللہ تعالےٰ نے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور عمل کئے اچھے اس بات کا لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ۔ کہ خلیفہ کریں گے ہم تم کو بیچ زمین کے جیساکہ خلیفہ کیا ہم نے اُن کو جو ایمان لائے پہلے تمہارے یعنی بنی اسرائیل کو جانشین کیا تھا وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ۔ اور یہ کہ ثابت کرے گا اللہ تعالیٰ واسطے اُن کے دین اُن کا جو پسند کیا واسطے اُن کے وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ اور بدل دے گا خوف اُن کے کو امن بے خوفی سے۔ وَیَعْبُدُوْنَنِیْ وَلَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْــٴًـا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ ترجمہ :- اور بندگی کریں گے میری اور نہ شریک لائیں گے ساتھ میرے کسی چیز کو۔ اور جو کوئی کفر کرے پیچھے اُس کے یعنی چہار خلیفہ کی خلافت نہ مانے یا اُن میں سے کسی کو نہ مانے۔ یعنی کسی کی خلافت کا انکار کرے۔ پس وہی لوگ ہیں فاسق بدکار۔ حاصل کلام اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ اے امت محمدیہ جو تم میں سے ایمان لائیں گے اور عمل بھی نیک کریں گے۔ ہم تم کو خلیفے زمین کے کریں گے۔

فائدہ :- اوّل نمبر پر اس آیت کے مصداق چہار یار ہیں جن کی خلافت سے سوا فاسق بدکار کے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔

مسئلہ :- شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حق علی کرم اللہ وجہہ کا تھا۔ اور اصحاب ثلاثہ کا کوئی حق نہیں تھا۔ اس واقعہ کو ہم مختصر طور پر معتبر تاریخوں سے صاحب انصاف کے آگے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون کاذب ہے۔

فائدہ :- مختصر قصہ یوں ہے کہ بعد وفات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سب سے پہلے ایک جماعت انصار نے دعوائے خلافت کا کیا تو اصحاب مہاجرین بھی سقیفہ بنی سعد میں جمع ہوگئے۔ اور خلافت کی گفت گو ہوتی رہی۔ آخر اصحاب انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے مقرر ہو اور ایک تم میں سے مقرر ہو۔ تو اُس وقت حضرت صدیق اکبرؓ نے یہ حدیث پڑھی جو بخاری شریف و مسلم شریف میں ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْاَئِمَّةُ مِنَ الْقُرَیْشِ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ امامت قریش میں ہی ہونی چاہیئے۔ پس یہ فرمان آپ کا سن کر تمام انصار خاموش ہو گئے۔ اور پھر کسی نے دعوائے خلافت کا نہ کیا۔ کیونکہ انصار مہاجر ابو بکر صدیقؓ کو یار غار اور متقی پرہیزگار جانتے تھے۔ اور فضائل بھی ان کے خود سرور کائنات کی زبان مبارک سے سب نے سنے ہوئے تھے۔ جیساکہ بخاری و مسلم شریف میں ہے یَا عَائِشَةُ اُمُرِیْ اَبَا بَكْرٍ لِّیُصَلِّیَ بِالنَّاسِ۔ ترجمہ :- اے عائشہؓ اپنے باپ ابوبکرؓ کو کہو کہ لوگوں کو نماز

Marfat.com

پڑھائے - اور یہ حکم آپ نے مرض الموت میں فرمایا - اور پانچ دن برابر حضرت محمد الرسول اللہ نے ابو بکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی اور یہ متفق مسئلہ ہے کہ حضرت ابابکرؓ کے سوا حضور پرنور محمد الرسول اللہ نے اور کسی اُمتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی - اور یہ حدیث ابو بکر صدیق کی خلافت حق ہونے کی طرف دلالت کرتی ہے

حاصل کلام سب انصار و مہاجرین نے مشورہ کرکے صدیق اکبر کو خلیفہ مقرر کیا - اور سب نے مع حضرت علی کرم اللہ وجہہ متفق ہو کر بخوشی رضا حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت منظور کرکے بیعت اختیار کی - اسوقت حضرت صدیق اکبر کی عمر ۶۱ سال برس کی تھی - اور اس شان و شوکت سے خلافت کی کہ زبان بیان کرنے سے عاجز ہے - دین خدا اور سنت مصطفےٰ کو ادا کیا کہ ملک عرب سے بدعت وغیرہ کا نام و نشان مٹا دیا - اور بدین مرتدین مثل مسیلمہ کذاب اور اسود یمنی وغیرہ کو جنہوں نے دعویٰ نبوت کا کیا تھا تہ تیغ کر دیا - اور لاکھہا کفار کو مسلمان کر دیا - اور بہت ملکوں پر فتح پائی - اور ہر ملک سے غنیمت بے شمار ہاتھ آئی - پس ظاہر کام تو اسلام کا اسطرح کیا جس کی تاریخ شاہد ہے - اور باطن میں آپ دن رات ذکر الٰہی میں مصروف و مشغول رہے -

نظم

بعد وفات نبیؐ دے سب اصحاباں مجلس لائی — کر و خلیفہ اسنوں جیہڑا سب توں افضل بھائی

تاں چند اصحاب حدیث نبی دی مجلس وچہ سنائی — جسنوں کرے روایت ترمذی ابوداؤد نسائی

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْ بَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّ ؐ - ترجمہ - فرمایا نبی کریم ؐ نے کہ ابو بکر صدیق افضل ہیں تمام آدمیوں سے بعد انبیاء علیہم السلام کے وَلَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْھِمْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّھُمْ اور روایت ہے ایک جماعت اصحابؓ سے کہ فرمایا آپؐ نے نہیں ہے لائق اس قوم کو جس میں ابو بکرؓ ہو کہ سوائے ابو بکرؓ کے کسی اور کو اپنا امام بنائے -

نظم

جسدل صدق صدیقؓ نہیں اس صادق کون بناوے — جو دل صدق صدیقوں خالی کاذب آکھیا جاوے

جسدل صدق صدیقؓ نہیں اس صادق مول نہ جانی — اوہ مردود کمینہ ہے خود آکھیا نبی حقانی

صدق صدیق ایمان نشانی آیا وچہ حدیثاں — بن صدق صدیقؓ نہ مومن نہ ہووے رلیا سنگ خبیثاں

فائدہ :- متواتر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ صدیق اکبرؓ افضل ہیں تمام اصحاب سے جیسا کہ سید علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اے ابابکر صدیقؓ امام کیا تجھکو رسول اللہ نے ہمارا امر دین کے لئے یعنی امام کیا تجھکو واسطے نماز جماعت کے - پس کون ہے بے دین جو ہٹا دے تجھ کو اس امر سے یعنی خلافت سے بیچ دنیا کے -

فائدہ :- خلافت ابابکر صدیقؓ کا ثبوت تو ہر ایک فریق سے کافی ملتا ہے

نظم

سب اصحاباں متفق ہو کر کیتی بیعت صدیقی — علیؓ زبیرؓ بھی وچے آہے مسئلہ جان تحقیقی!

کہیا صدیق کراہت جسدل بیعت میری اوچھدے — سب تھیں اول حیدرؓ آکھیا ساڈوں چنگی لگے!

تینوں حضرتؐ اگے کیتا پچھے کون ہٹاوے — کل اصحاباں ناوں اول حیدرؓ آکھ سناوے

ابو ہریرہ کرے روایت خود حضرتؐ فرمایا — شب معراج میں عرض کیتا جد وچہ حضور سدھایا

جو میرے بعد خلیفہ کرتوں یارب حیدرؓ تائیں — جو کجھ حکم اللہ دا ہیسی ملکاں عرض سنائی

بعد نساڈے حکم خلافت ابو بکرؓ نوں آیا — ایہ سب نقطہ غوث الاعظم غنیہ اندر لیایا

Marfat.com

حدیث ابن عباس از بخاری و مسلم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْ بَکْرٍ صَاحِبِیْ وَ مُؤْنِسِیْ فِی الْغَارِ ۔ فرمایا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ میرا مصاحب اور دوست اور یار غار ہے وَسُدُّوْا کُلَّ خَوْخَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ غَیْرِ خَوْخَۃِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقِ ۔ اور تمام باریاں مسجد کی طرف سے بند کردو سوائے باری ابوبکر صدیقؓ کے ۔ یہ حدیث حضور پاکؐ نے وقت قریب وفات کے فرمائی اور تین دن بعد وفات پائی ۔ اس حدیث میں خلافت صدیق اکبرؓ کا کنایہ ہے ۔ اور مثل اس کے جو دوسری حدیث حضرت علیؓ کے حق میں آئی ہے ۔ سُدُّوْا کُلَّ خَوْخَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ غَیْرِ خَوْخَۃِ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ ۔ یعنی بند کردو باریاں مسجد کی سوا باری حضرت علیؓ کے جو مسجد کی طرف ہے ۔ درحقیقت یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں ۔ شیخ ابن حجر فرماتے ہیں کہ وجہ تطبیق ان کی یہ ہے کہ جو حدیث حضرت علیؓ کے حق میں ہے وہ حکم بوقت بنانے مسجد کے تھا ۔ اور ابھی تمام مسجد تیار نہیں ہوئی تھی تو فرمایا حضور پاکؐ نے کہ بند کردو تمام باریاں اور حضرت علیؓ کی باری جو مسجد کو جاتی ہے کھلی رہنے دو ۔ تاکہ نہ داخل ہووے اجنبی آدمی میرے اور علیؓ کے سوا ۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ کی باری کھلی رکھنے کا حکم آخر وقت میں تھا جب کہ آپ کی وفات کے اندر تین دن باقی رہ گئے تھے ۔ اس میں اشارہ ہے صدیق اکبرؓ کی خلافت حق ہونیکا کَمَا قَالَتْ عَائِشَۃُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ مَرَضِہٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبَابَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ ترجمہ ۔ جیسا کہ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا نے واسطے میرے بیچ مرض الموت اپنی کے کہ اے عائشہ بلا واسطے میرے باپ اپنے ابوبکرؓ کو اور بھائی اپنے عبدالرحمنؓ کو حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ تاکہ لکھ دوں میں حکمنامہ ۔ پس تحقیق ڈرتا ہوں میں یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا ۔ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ وَلَا یَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۔ رواہ مسلم اور کہے کوئی کہنے والا میں حقدار ہوں خلافت کا ۔ حالانکہ نہیں کوئی حقدار خلافت کا بوقت موجود ہونے ابوبکرؓ صدیق کے ۔ جیسے دلالت کرتی ہے حدیث حضور پاکؐ کی کہ نہیں کوئی مومن انکار کرتا خلافت ابابکر صدیقؓ کی سے کَمَا کَانَ فِیْ کِتَابِ الْحَمِیْدِیَّۃِ اَنَا اَوْلٰی بِالْخِلَافَۃِ ۔ جیسا کہ بیچ کتاب حمیدیہ کے ہے کہ فرمایا حضرت ابابکر صدیقؓ نے کہ میں حقدار ہوں خلافت کا میری موجودگی میں سوا میرے کوئی خلافت کا حقدار نہیں ہے ۔

فائدہ :۔ مگر یہ حکم نامہ لکھنے کا موقعہ نہیں ملا کہ خلافت حق صدیق اکبرؓ کا ہے ۔ اور خلافت صدیق اکبرؓ کی باجماع تمام اصحابہ کرامؓ کے ہے ۔

فائدہ ۔ شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حضرت علیؓ کی نفی ہے ۔ یعنی قرآن کریم سے ثابت ہے جس کے ثبوت میں یہ آیت پیش کرتے ہیں جو پارہ چہار سورۃ المائدہ میں ہے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۔ یعنی سوا اُس کے نہیں کہ دوست تمہارا اللہ اور اس کا رسول ہے ۔ ایک اور حدیث پیش کرتے ہیں مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔ یعنی جس کا میں مولیٰ یعنی دوست و مددگار ہوں اُس کا علیؓ بھی دوست و مددگار ہے ۔ اور کہتے ہیں کہ خلافت منصوص بحدیث ہے ۔ کیونکہ جب رسول خداؐ حج الوداع سے واپس آئے تو مقام غدیر میں بحکم الٰہی حضرت علیؓ کو اپنا وصی بنایا ۔ اور حضرت عمرؓ نے مبارکباد دی کہ بَخٍ بَخٍ یَا عَلِیُّ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنِیْنَ وَمُؤْمِنَاتٍ ۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں بہت خوش ہوں اے علیؓ واسطے تیرے کہ تو میرا اور تمام مومن مرد و عورت کا صاحب ہوا

جواب :۔ اس آیت کی تفسیر جو خلافت کے حق میں پیش کرتے ہیں ۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۔ کو کسی اردو خواں مترجم قرآن سے دریافت کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اس آیت کے معنے کیا ہیں ۔ اور کس موقعہ پر نازل ہوئی ہے ۔ شان نزول اس آیت شریف کا تو تمام لوگ جانتے ہیں ۔ کہ جب حضرت علیؓ تے نماز اور رکوع کی حالت

Marfat.com

میں اپنی انگشتری سائل کو سخاوت کر دی تو یہ آیت شریف حضرت علیؓ کے حق میں نازل ہوئی۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝

ترجمہ۔ سوا اس کے نہیں کہ تمہارا دوست اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ ہے۔ اور مومن لوگ جو قائم کرتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ رکوع کرنیوالے ہیں۔ یعنی حالت رکوع میں بھی سخاوت کرتے ہیں۔

فائدہ :۔ اللہ تعالیٰ نمازیوں اور سخیوں کو دوست رکھتا ہے

نہ اسو چہ ذکر خلافت نہ کوئی حال امامت آیا — صرف علیہؑ ؓ شان سخاوت اللہ نے فرمایا
مسلماناں دے دھوکے کارن شیعیاں گل بنائی — جو اس آیت وچہ حیدرؓ سندا ذکر خلافت بھائی
خلافت دا کوئی نام نشان نہ اس آیت وچہ آیا — لوکاں نوں گمراہ کارن نوں شیعیاں ڈھنگ بنایا

مسئلہ :۔ کلینی وابن بابویہ اور شیخ طوسی وغیرہ معتبر شیعہ امام زین العابدینؓ وامام محمد باقرؓ وامام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ شدت مرض میں رسول خداؐ نے حضرت ابن عباس اور حضرت علیؓ کو طلب فرما کر کل مہاجرین وانصار کے سامنے ارشاد فرمایا کہ اے ابن عباسؓ میں اس جہان فانی سے انتقال کرنے والا ہوں اور تو میرے بعد میری خلافت کو قبول فرما کر مجھ سے اس وہم کو دور کر۔ تو حضرت عباسؓ نے عرض کی کہ میں اس عہدہ کی لیاقت نہیں رکھتا۔ خلافت کے لائق حضرت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہٗ ہیں۔

فائدہ :۔ صاحبان کو غور کرنا چاہیئے کہ اگر بقول شیعہ حضرت علیؓ کی خلافت نصی ہوتی یا بقول شیعہ ایک سو بتیس بار کی تاکید ہوتی کہ میرے بعد اے علیؓ تم ہی خلیفے ہو یا رسول خداؐ نے امیر علیؓ کو عام مجمع میں عید غدیر کے دن خلیفہ مقرر کیا ہوتا تو کیوں بوقت انتقال فرماتے کہ اے عباسؓ میرے بعد میری خلافت کو قبول کر۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کیوں نہ عرض کیا کہ یا حضرت ابھی اڑھائی ماہ ہی گذرے ہیں کہ عید غدیر کے دن آپ خلافت حضرت علیؓ کو دے چکے ہیں پھر خلیفہ بنانے کی کیا ضرورت ہے اور نہ ہی اہل بیت میں سے کسی نے جواب دیا کہ آپ تو وصی اپنا حضرت علیؓ کو مقرر کر چکے پھر دوبارہ کسی اور کو وصی بنانے کی کیا ضرورت ہے۔

فائدہ :۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کی خلافت نصی نہیں ہے۔ یہ شیعہ کا محض افترا ہے۔

کرو خیال جے نصی خلافت شاہ علیہؑ دی آہی — تاں کیوں آخر وقت وصیت کریے نبی الٰہی
جو کریں قبول خلافت میری چاچا ابن عباسا — میں دنیا نوں چھوڑ کراں ہن جنت اندر واسا
تے کیوں وقت عباسؓ وصیت علیؓ رہیا چپ کیتا — غدیر خلافت مینوں بخشی اج عباسؓ سے لیتا
پس معلوم ہویا نصی خلافت شاہ علیؓ دی ناہیں — ایہ جھوٹ طوفان سنادن شیعہ جاہل لوکاں تائیں

جواب دوم :۔ اور یہ جو حدیث پیش کرتے ہیں مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔ جس کا میں دوست اور مددگار ہوں اُس کا علیؓ بھی دوست اور مددگار ہے۔ اہل سنت وجماعت کو یہ حدیث بسر وچشم منظور ومقبول ہے۔ اور حضرت عمرؓ کی مبارک بادی بھی ہماری کتب میں موجود ہے۔ اور حضرت علیؓ کا مولیٰ ہونے کا کسی کو عذر وانکار نہیں۔ کیوں کہ مولیٰ کے معنے دوست ومددگار کے ہیں۔ اور حضرت علیؓ کی دوستی ومددگاری تو اہلسنت کا خود دعوےٰ ہے کہ جس کے دل میں حضرت علیؓ کی محبت نہیں وہ مسلمان نہیں۔ بلکہ جو حضرت علی دوستوں کا دشمن ہے وہ بھی ایماندار نہیں۔

فائدہ :۔ جتنی دوستی حضرت علیؓ کی ابا بکر صدیقؓ وعمر فاروقؓ وعثمان غنی کے ساتھ تھی سوائے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کے اتنی دوستی اور کسی کے ساتھ نہیں تھی۔ جس کی تاریخ گواہ ہے۔ کیونکہ حضرت محمد الرسول اللہ کے دو سوہرے اور دو داماد تھے

Marfat.com

اور پھر حضرت علیؓ نے اپنی لڑکی ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمر فاروقؓ کو کر دیا تھا۔
فائدہ :- اگر مولیٰ کے معنے اولیٰ بھی ہیں تو بھی ہم کو منظور ہے کیوں کہ نسبت بہ نسب نامہ کے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ تمام اصحابوں سے افضل ہیں۔

طعن پنجم در اجماع بر اہل سُنت والجماعت

شیعہ کہتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت نے اجماع کر کے خود بخود اصحابؓ ثلاثہ کو اپنے خلیفے بنا لیا ہے جو نص قرآنی کے خلاف ہے۔

جواب :- بنص و حدیث صحیح سے اجماع ثابت ہے۔ اور ہر دو فریق کے کتب سے بھی ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پارہ پانچ سورۃ نساء میں فرمایا ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی۔ ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی مخالفت کرے رسول خداؐ کی پیچھے اُس کے سبب گمراہی کے بعد ہدایت کا رستہ ظاہر ہو وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۔ ترجمہ اور تابعداری کرے سوا رستے مومنوں کے یعنی جو راہ اجماع مُومنین کے خلاف ہے اُس پر چلے تو ہم اُس کو اُس کے حوالے کریں گے جس کو وہ دوست رکھتا ہے یعنی دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ بڑا ٹھکانہ ہے

حدیث :- حدیث صحیح بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ فرمایا رسول خداؐ نے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ مسلمانوں کی جماعت پر ہے۔ جس نے جدا راہ پکڑی وہ دوزخ میں جا پڑا۔ پس جس بات پر امت کا اجماع ہوا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ اور جو منکر ہوا سو دوزخی ہے۔

دلیل اوّل :- برادران اسلام اللہ تعالیٰ اور رسول خدا نے تو مومنوں کی مخالفت کرنیوالے کو دوزخی فرمایا ہے۔ اور تمام مومنوں کی صلاح و مشورہ پر چلنے کا حکم فرمایا۔ مومن تو درکنار بلکہ خدائے رحمٰن نے اپنے حبیب محمدؐ الرسول کو ارشاد فرمایا وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ۔ یعنی اے محمدؐ مومنوں کے مشورہ کے ساتھ ہر ایک کام کیا کرو۔ پس اصحابہ کرام سے مشورہ کرنا اور اُن کی راہ پر چلنا خاص خدا پاک کی راہ پر چلنا ہے۔ اور برخلاف اجماع کے چلنا خاص گمراہی ہے۔

جیکر شک شیعہ نوں ہووے اس آیت وچہ بھائی	جیسو چہ ذکر اجماع اصحاباں کیتا پاک الہٰی
کہن جو سُنیاں اس آیت دے معنے چا بدلائے	موافق مطلب اپنے سارے کر تفسیر سدھائے
ایہ شک دنجائیں اسمعیلا ہور بیان سنائیں	شاید رب سبب ہدایت کرے اونہاں تائیں
نہج البلاغت اندر دیکھو خود حیدرؓ فرمایا	اس اجماع اصحاباں دی اوہ کر تاکید سدھایا

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ مَنْ رَاتَّھَا بَاشُوْرٰی۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے تحقیق وہ شخص جس کو اجماع یعنی مشورہ کے ساتھ امام کیا گیا ہو امام شوریٰ ہے وَالْبَیْعَتِہٖ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ کَمَا سَبَقَ خُلَفَائِہٖ ۔ اور جس کی بیعت مہاجر و انصار کریں وہ خلیفہ حق ہے جیسا کہ اصحاب ثلاثہؓ کی بیعت کی گئی تھی۔

فائدہ :- اس کلام سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک تو حضرت علیؓ کا اجماع امت کو جائز رکھنا۔ دوسرا انصار و مہاجر کے اجماع اصحاب ثلاثہ کی خلافت کا حق ہونا ثابت کر دیا۔

جیکر اجے بھی شک ہووے تاں ہور بیان سناواں	جیونکر نہج البلاغت اندر دیکھیا لکھ دکھاواں

Marfat.com

حضرت حیدر خود فرمایا میں نہیں دلوں بنایا! — فَاِنْ تَرَکْتُمُوْنِیْ فَاِنَّ کَاھُنْ کُمْ ہے آیا
ایہ خط حیدرؓ دا بہت لمبا ہے میں اختصار بتاواں — جو کجھ حاصل مطلب ہے میں واضح کر سمجھاواں
جیکر متفق ہو کر مینوں تساں امام بنایا — واجب پھیر اطاعت میری شاہ علیؓ فرمایا
تے جیکر کرد نہ بیعت میری متفق ہو کر سارے — تساں جیہا اک میں بھی مقتدی کیتے نیک بولاسے
ایسے نوں اجماع کہن جو سنت اہل بتاون — جیہڑی حیدرؓ دے گواہی نہج البلاغتوں لیاون

کَمَا قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَلْزِمُوْا سَوَادَ الْاَعْظَمُ فَاِنْ اَیْدَ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَتِ۔

ترجمہ - فرمایا حضرت علیؓ نے لازم پکڑو تم جماعت بڑی کو پس تحقیق ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت بڑی کے ہے۔ وَاِیَّاکُمْ وَالْفُرْقَۃِ فَاِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ الشَّیْطٰنِ۔ اور دور رہو تم فرقہ بندی سے تحقیق جدا ہونیوالا جماعت بڑی سے واسطے شیطان کے ہے۔ یعنی جو اجماع کا منکر ہے وہ بموجب بقول حضرت علیؓ شیطان کی جماعت میں داخل ہے

مسئلہ :- شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حق علیؓ کا تھا اور اصحاب ثلاثہ نے جبراً چھین لیا تھا۔ اور بعقائد شیعہ نبوت اور امامت کا ایک ہی اصول اور ایک ہی معمول ہے۔ یعنی حضرت محمد الرسول اللہ صلعم سے لے کر حضرت مہدیؑ تک ایک ہی نور اور ایک ہی دستور ہے۔ صرف نبوت اور امامت میں نزول وحی کا فرق ہے۔ یعنی امام کو وحی نہیں آتی اور نبیؐ کو وحی آتی ہے۔ جیسا کہ قاضی نوراللہ شوستری شیعہ نے مجالس المومنین میں لکھا ہے کہ امام قائم نبیؐ کے ہوتا ہے بیچ تمام امور کے۔ اس واسطے نبوت اور امامت میں کوئی فرق نہیں ایک ہی وجود اور ایک ہی مقصود ہے

جواب :- بقول شیعہ جب نبوۃ اور امامت میں ایک ہی اصول اور ایک ہی معمول ہے، کوئی فرق نہیں ہے تو جس طرح نبوۃ کو کوئی چھین نہیں سکتا، خواہ دعویٰ ہی کرے ایسے ہی امامت کو بھی زبردستی سے کوئی چھین نہیں سکتا خواہ دعوے امامت کا کرے۔ مثلاً مسیلمہ کذاب وغیرہ نے جب جھوٹا دعویٰ نبوۃ کا کیا تو خداوند کریم نے اس کو مسلمانوں کے ہاتھ سے خوار اور ذلیل کرکے ہلاک کر دیا۔ اب کوئی شخص اس کی قبر کا نشان بھی نہیں جانتا۔ اگر بقول شیعہ خلفاء ثلاثہ خلافت کا حق نہیں رکھتے تھے جو نبوۃ کے قائم مقام ہے تو مثل مسیلمہ کذاب کے مسلمانوں کے ہاتھ سے ذلیل و خوار اور ہلاک کیوں نہ ہوتے بلکہ ان کی قبروں پر سلام بھیجا جاتا ہے۔ مثلاً درود شریف جس کو ہر خاص و عام جانتے ہیں۔ جیسا کہ کتاب زیارت مدینہ منورہ میں لکھا ہے۔

مسئلہ :- ہر صبح و شام روزمرہ حضرت محمد الرسول اللہ کے روزۂ انوار پر اوّل یہ سلام پڑھا جاتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ ط وَرَسُوْلُ الْعَظِیْمِ ط رَؤُوْفُ الرَّحِیْمِ ط وَرَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرِ عَرْشِ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنُ ھَاشِمٍ یَا طٰہٰ یَا یٰسٓ یَا بَشِیْرُ یَا سِرَاجُ یَا مُنِیْرُ یَا مُقَدَّمُ جَیْشِ اَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانُ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ط پھر حضرت ابابکر صدیقؓ پر روزمرہ اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِنَا اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی التَّحْقِیْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ثَانِیَ الثَّنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَنْفَقَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ حُبِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضٰکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِھْرَ النَّبِیِّ

Marfat.com

مصطفٰے وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ پھر حضرت عمر فاروقؓ کی مزار پر روزمرہ اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَفِیْظَ الْمِحْرَابِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُظْهِرَ دِیْنِ الْاِسْلَامِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ ۔ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ سَیِّدُ الْبَشَرِ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ مِنْ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ مَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوَاکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ ترجمہ ۔ پھر دونوں یاروں کے مزاروں کے درمیان کھڑے ہو کر ہر صبح شام اس طرح سلام کیا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا مُشِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ ترجمہ ۔ پھر ان سب کے بعد حضرت فاطمہؓ بنت رسول خداؐ پر اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَتَنَا فَاطِمَۃَ الزَّهْرَآءِ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ مُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ زَوْجَۃَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیِ الشَّهِیْدَیْنِ الْکَوْکَبَیْنِ الْقَمَرَیْنِ النَّیِّرَیْنِ الشَّابَّیْنِ اَهْلِ الْجَنَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَعَنْکِ اَرْضَاکِ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکِ وَمَسْکَنَکِ وَمَحَلَّکِ وَمَاوَاکِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ وَاَبِیْکِ الْمُصْطَفٰی وَبَعْلِکِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَبَنِیْکِ الْحَسَنَیْنِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ پھر جنت البقیع قبرستان میں جا کر ہر روز صبح شام حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مزار پر اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اسْتَحْیَتْ مِنْکَ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمٰنِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِہٖ نَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِہٖ وَسِرَاجُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْجَنَّۃِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَالِثَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوَاکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ علیٰ ہذا القیاس ۔ اسی طرح ہر بزرگان دین دیگر پر جو مدینہ منورہ کے ارد گرد مدفون ہیں سلام پڑھا جاتا ہے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا حَمْزَۃَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی مَنْ حَوْلَکَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عَبَّاسَ عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عَقِیْلَ بْنَ اَبِیْ طَالِبِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَخَا عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سَیِّدَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ النُّبُوَّۃِ مَعْدِنَ رِسَالَتِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُمِّ کُلْثُوْمَ وَرُقَیَّۃَ وَزَیْنَبَ فَاطِمَۃَ الزَّهْرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ

دلیل دوم بر حق ثبوت اصحاب ثلاثہ کی خلافت

یہ قصہ تو تمام تاریخ دانوں کو معلوم ہے کہ بوقت خلافت صدیق اکبرؓ خولہ بنت جعفر جو غنیمت میں آئی تھیں ۔ جس کے پیٹ مبارک سے امام محمد حنفیہ پیدا ہوئے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی خدمت میں قبول کر لیا ۔ اور یہ قصہ بھی ہر دو فریقین یعنی شیعہ و سنت اہل جماعت کی کتابوں میں موجود ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے ملک فارس فتح کیا تو بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا ۔ چنانچہ یہ قصہ مجلس پانچ در ذکر محبت و سلوک حضرت عمرؓ کا ساتھ اہل بیت کے بیان

Marfat.com

ہیں لکھا گیا ہے وہاں سے دیکھو۔

نظم

خلافت غصبی صدیقؓ عمرؓ دی جے کر سمجھی جاوے ۔۔۔ تاں مال غنیمت شاہ علیؓ پھر کیکر حصہ پاوے

حضرت شہربانوں جو حضرت حسینؓ دے نال ویاہی ۔۔۔ ہر مز لڑکی عمرؓ خلیفے فارسوں لٹی ساہی !

اُس دے پیٹوں سید سارے اولاد حسینی بھائی ۔۔۔ اوہ پوتر سی شاہ نوشیرواں دی جو زین العابدؓ مائی

جیکر حق خلافت عمرؓ فاروق نہ آہا کاہی ۔۔۔ تاں کیوں حلال ہوئی اوہ بی بی شاہ حسینؓ نوں بھائی

ایہ آل نبیؐ نوں دھبہ لادن احمق لوک بلائیں ۔۔۔ شرم لحاظ نہ کرن کسے دا بھلے پھرن کوراہیں

اصحاب ثلاثہ حق خلافت نالے شاہ علیؓ دی ۔۔۔ ایہ چارے حق خلیفے ہوئے دشمن کرن پلیدی

حاصل کلام اگر خلافت بقول شیعہ غصبی سمجھی جائے تو تمام مال غنیمت بھی غصبی ہوگا جو کسی طرح حضرت علیؓ کو جائز نہیں ہوسکتا بلکہ مطلقاً حرام ہے۔ پھر کیوں لیا۔ پس لینا حضرت علیؓ کا مال غنیمت ثبوت کرتا ہے۔ حق خلافت اصحاب ثلاثہ کی

حضرت علیؓ کا خلیفہ اوّل صدیق اکبرؓ سے بیعت کرنا

حضرت علیؓ کا بخوشی رضا و بیعت کرنا خلیفہ اوّل سے ہم شیعہ کی کتابوں سے ثابت کرتے ہیں۔ جیسا کہ امام ابوالفرج اپنی کتاب اغیانی میں روایت کرتے ہیں کہ جب خلیفہ ہوئے حضرت ابا بکر صدیقؓ تو ابو سفیان بن حرب نے حضرت علیؓ کے پاس آکر شکایت کی۔ تو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ نے جواب دیا عَنْ اَبِی لَاَبِجِیْزِ الْاَکْبَرِ قَالَ جَاءَ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ حَرْبٍ عَلِیَّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

نظم

ابوالفرج کتاب اپنی اغیانی اندر لیایا ۔۔۔ کرے روایت جیدی ابی جیز اکبر دا آیا

فَقَالَ یَا اَبُوالْحَسَنِ مَالَ هٰذَا الْاَمْرِ فِیْ اَضْعَفِ قُرَیْشٍ وَاَقَلِّهَا فَوَاللّٰهِ لَاَمْلَأَنَّهَا عَلَیْهِمْ وَقَدْ اَوْرَجْلًا ۔

نظم

ابوسفیان نے ہکدن پاس علیؓ دے عرض سنایا ۔۔۔ اے باپ حسن دے حال کیا اس امیر خلافت آیا

ایہ تھوڑا بہت قریشاں اندر ہے ضعیف قبیلا ۔۔۔ سفیان ہکے میں قسم اللہ دی توں سن مرد جلیلا

جیکر توں چاہیں میں جا داں پیادا بن اسواراں ۔۔۔ لے دیاں خلافت ابوبکرؓ توں قتل کراں تلواراں

فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ مَا زِلْتَ مَا عَادَیْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُسْلِمِیْنَ ۔

علیؓ حیدر نے سفیانے نوں آکھیا سن شہاناں ۔۔۔ توں رہیوں ہمیشہ دشمن رب رسولؐ تے مسلماناں

فَمَا ضَرَّهُمْ ذٰلِكَ شَیْئًا ۔ ۔۔۔ اِنَّا وَجَدْنَا اَبَا بَكْرٍ لَهَا اَهْلًا

پس نا نقصان اونہاں کجھ کیتا اسنوں آکھ سنایا ۔۔۔ میں ملیے ناں وانق خلافت ابوبکرؓ نوں پایا

فائدہ:۔ اس کلام سے تین فائدے حاصل ہوئے اوّل حضرت علیؓ نے صدیق اکبرؓ کو مسلمان فرمایا۔ دوم اس کی شکایت کرنیوالے کو دشمن خداؐ اور رسولؐ اور مومنوں کا فرمایا۔ سوم اس کی بیعت نہ قبول کرنے والے کو گمراہ ٹھہرایا۔

Marfat.com

حضرت علیؓ کا بیعت کرنا خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ سے

شیعہ کی معتبر کتاب تواریخ روضتہ الصفا میں ہے کہ کئی آدمیوں نے حضرت عمرؓ کی بیعت پر جھگڑا کیا تو امیر علیؓ نے فرمایا کہ سوا حضرت عمرؓ کے اگر کوئی اور خلیفہ ہوگا تو میں اس کی بیعت ہرگز نہیں کروں گا۔

فائدہ :- حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سب سے اوّل حضرت عمرؓ کی خلافت بھی مان لی اور بیعت بھی کر لی۔ اور فرمایا کہ اگر اور کوئی خلیفہ ہوگا تو میں ہرگز بیعت نہ کروں گا۔

حضرت علی کا بیعت کرنا خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

شیعہ کی کتاب نہج البلاغت میں لکھا ہے کہ بوقت خلافت عثمان بن عفان بعض شخصوں نے امیر علیؓ سے آکر عرض کی کہ اس مرتبہ بھی آپ خلیفہ نہ ہوئے تب امیر علیؓ نے خوش وشاد ہو کر فرمایا لَقَدْ عَلِمْتُمْ اِنِّیْ اَحَقُّ بِهَا عَنْ غَیْرِیْ وَاللّٰہِ لَاُسْلِمَنَّ مَا سَلِمَتْ اُمُوْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط ترجمہ:- فرمایا امیر المومنین علیؓ کرم اللہ وجہہ نے کہ البتہ تحقیق تم لوگ جانتے ہو، کہ تحقیق میں حقدار زیادہ ہوں واسطے خلافت کے غیر اپنے سے۔ قسم ہے خدا کی میں سپرد کرتا ہوں خلافت حضرت عثمانؓ کو تاکہ سلامت و قائم رہے ایمان و امن مسلمانوں میں

فائدہ :- اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ نے خلافت حضرت عثمانؓ کی قبول کی اور بیعت بھی بخوشی رضا منظور فرمائی۔ اس واسطے کہ آپ جانتے تھے کہ میری خلافت کے وقت اکثر فتنے برپا ہوں گے۔ اور مسلمانوں کو کئی طرح کے صدمے پہنچیں گے۔ جیسا کہ جنگ صفین و جنگ جمل میں واقعہ گذرا ہے۔

نظم

صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی دی بیعت علیؓ نے کیتی
خوش رضا دی بیعت کیتی گر نمازاں پڑھیاں
ہکد وجے دے خیری آہے جیونکر سکے بھائی
علیؓ ادنہاں مسلم مومن اہل ایمان بتا دے
ادنہاں ہکد وجے سنگ نال محبت سلری عمراں بیتی
ہن پچھلکاں ٹولا ہو یا کرن لگے تا دیلاں!
اصحاباں دی ہتک جسو چہ ظاہر پائی جاوے

ایہ کتب شیعہ یقیں ثابت ہوسے چھڈ و بیہودگی
جمھ جما عثماں عیداں پڑھیاں توں کیوں لاویں اڑیاں
جنہاں نوں توں دشمن جانیں کر کجھ خوف خدا کی
فاسق فاجر کافر سدیں شرم نہ تینوں آئے
مشفق مشفق رہے ہمیشہ نہ کسے شکایت کیتی
قرآن حدیث مخالف ہو کر لیاون ہور دلیلاں
پھر مومن نام سداون اپنا صفت کفاراں!

مجلس ستاردیں

دلیل سوم حق خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم

واضح ہو کہ جب اصحاب ثلاثہ نے بقول شیعہ حضرت علیؓ سے خلافت جبراً چھین لی تھی۔ تو پھر کیوں نہ حضرت علیؓ شیر خدا

Marfat.com

نے مقابلہ کیا۔ اور کیوں نہ تلوار ذوالفقار کو میان سے باہر لائے جس نے صخرہ جنی کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے۔ اور جنگ بدر اور جنگ حنین اور جنگ خیبر کے دن کفار شرار کو خاک میں ملا دیا تھا۔ وہ تلوار ذوالفقار حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ نے کس ضرورت کے واسطے رکھ چھوڑی تھی۔ اور علی بن ابی طالب اسد اللہ الغالب علی کل غالب جس کی آواز سے کفار تھراتے تھے اور کانپ رہے تھے۔ اور جن کے نام سے روم شام لرزاتے تھے اور جس کی صورت سے تمام جوانان عرب ڈرتے تھے

ناصح: بھلا کون اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اس شیر خدا سے کوئی خلافت چھین لے۔ اور آپ کچھ بھی چون و چرا نہ کریں معاذ اللہ۔

ناصح: پس حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا مقابلہ نہ کرنا اصحاب ثلاثہ کی خلافت حق ہونے کی دلیل ہے

مسئلہ: اس مقام پر بعض شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی مقابلہ کے لئے تیار ہوئے مگر کسی مسلمان نے امداد نہ کی اس لئے حضرت علیؓ خاموش ہو گئے اور چون و چرا نہ کی۔ جیسا کہ کتاب شیعہ حق الیقین باب پنجم فصل ششم میں ہے کہ جب ابوبکرؓ نے خلافت غصب کر لی تو اس وقت حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کو گدھے پر چڑھا کر ساتھ لے آیا۔ اور ایک ہاتھ میں حضرت حسنؓ اور دوسرے میں حضرت حسینؓ کو پکڑ کر در بدر میلا بنا کر پھرتے رہے۔ اور ہر گھر بنی ہاشم و مہاجر و انصار کے جا کر امداد طلب کی کہ ابوبکرؓ نے میری خلافت چھین لی ہے میری امداد کرو۔ فجر کے وقت سوا ان چار شخصوں یعنی سلمان فارسیؓ۔ ابوذر غفاریؓ مقدادؓ و عمارؓ کے کوئی امداد کے لئے نہ نکلا۔

فائدہ: اور مجالس المومنین مجلس تین میں لکھتے ہیں کہ تمام بنی ہاشم و مہاجر و انصار بعد وفات حضور پاکؐ کے مرتد ہو گئے۔ سوا ان تین چار شخصوں کے جو مذکور ہوئے ہیں۔

ناصح: شیعہ لوگ اصحاب کرام پر کس طرح افترے باندھتے ہیں۔ بھلا بقول شیعہ اگر تین چار اصحاب کے سوا باقی سب مرتد ہو گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو امیر المومنین کس طرح کہیں گے۔ حاصل کلام شیعہ نے کسی کو بھی برا بھلا کہنے میں خالی نہیں چھوڑا۔ اور نہ ہی اہل بیت کی ہتک کرنے میں کسر چھوڑی ہے۔

حکایت

ایک قرضائی کے سر پر بہت سا قرضہ ہو گیا تھا۔ اور اس کے ادا ہونے کی کوئی صورت معلوم نہ ہوتی تھی۔ آخر اس نے اپنے دوستوں سے مشورہ لیا تو کسی نے کوئی مشورہ دیا کسی نے کوئی مشورہ دیا مگر اس کے ایک عقلمند دوست نے یہ مشورہ دیا کہ اگر تیرے پاس قرضخواہ بطلب قرضہ آئے تو تم اس کو کتے کی طرح بھونکنا شروع کر دینا۔ چنانچہ جب اس کے پاس ایک قرضخواہ آیا تو اس نے بھونکنا شروع کر دیا۔ تو وہ بیچارہ ڈر کر بھاگ گیا۔ اور اپنے گھر جا کر اپنے بال بچوں اور بیوی کے پاس ذکر کیا کہ فلاں شخص کے گھر میں بطلب قرضہ گیا تو وہ مجھے کتے کی طرح بھونکتا ہے اور میرے پیچھے کاٹنے کو دوڑتا ہے تو اس کے بال بچوں بیوی نے کہا۔ کہ وہ ٹھیک باولا یعنی ہلکا ہو گیا ہوگا۔ اب اس کے گھر نہ جانا۔ اور قرضہ پر لکیر پھیر دینا ایسا نہ ہو کہ قرضہ لینے جاؤ اور وہ تمہیں کاٹ جائے اور تم ہلکے ہو جاؤ۔ اسی طرح کچھ عرصہ اس نے ہر ایک قرضخواہ کو بھونکنا شروع کیا تو سب قرضخواہ ڈر گئے۔ اور کچھ مدت کے بعد اپنی اپنی رقم قرضہ پر افسوس کرتے ہوئے لکیر پھیر دی۔ جب تمام قرضخواہوں نے پوچھنا بولانا بند کر دیا تو وہی دوست جس نے وہ تجویز بتائی تھی لینے کے واسطے آیا تو وہ شخص اسے بھی بھونکنے لگا تو اس شخص نے بڑی مشکل سے جان بچائی۔ اور بولا کہ بھائی ہوش کر میں قرضخواہ تو نہیں ہوں۔ یعنی میں نے تم سے قرضہ تو نہیں لینا۔ کیا تم اپنے دوست دشمن کو بھی پہچان نہیں کر سکتے ہر ایک کو ایک ہی نمبر میں چلا دیا ہے۔ جب اس نے بڑی مشکل کے بعد خاموشی پکڑی تو بولا اے بھائی میری اس حرکت پر غصہ نہ کرنا میں اس بات میں بے اختیار ہوں کیونکہ مجھے اب بھونکنے

Marfat.com

کی عادت ہی پڑ گئی ہے۔ جب کسی آدمی کو دیکھتا ہوں بے اختیار بھونکنا شروع کر دیتا ہوں۔

فائدہ :۔ مثل اس قرضائی کے شیعہ کا بھی عادت ہو گئی ہے کہ تبرہ بازی طعن تشنیع اور گالی دینے میں ہر ایک کو ایک ہی نمبر میں چلا دیا ہے۔ نہ کسی اہل بیت کو چھوڑا ہے نہ کسی بنی ہاشم اور مہاجر وانصار اصحاب سے بُرا کہنے میں منہ موڑا ہے۔ اور نہ ہی کسی اولیاء اللہ کا لحاظ کیا ہے جیسا کہ ہر ایک کا ذکر مذکورہ بالا ہو چکا ہے۔

نظم

اسیں انہاں دی بدگمانی وانگ بارود اڈلیئے — کتب انہاں دیوں ثابت کریئے دلوں نہ کجھ بنایئے
جلاء العیون دے اندر بھائی باب اوّل وچہ آئے — پنجویں فصل دے اندر دیکھے جو کوئی شک لیائے
علیؓ حیدر جد سرورِ عالمؐ اندر لحد ٹکائے ! — ناں نال فرشتیاں نبی محمدؐ قول اقرار پکائے
کدے نہ دینی حیدرؓ تائیں ملکاں نوں فرمایا — ہر کم اندر مدد دینا ہے تساں لازم آیا
کہیا فرشتیاں خوف نہ کریو اسیں سبھے ہمراہی — دشمن اسدے مار مکائیے سٹیئے دوزخ کھائی
یا حضرت اسیں خدمت حاضر ملکاں عرض سنائے — علیؓ امام اساڈا تے اسیں سارے مقتدی آئے
مشکل کماں اندر کرساں اسدی مددگاری — نہ کوئی دیکھے ساتوں تے نہ سُنّے آواز ہماری
ایہ سب بیان جلاء العیون نوں لکھ فقیر دکھائے — پر اس مذہب شیعہ اوپر بڑا تعجب آوے
نال علیدے مسلماناں جے کیتی بے وفائی — تاں ملکاں بھی نہ مدد کیتی سمجھیں مومن بھائی
توبہ توبہ ملک بھی ڈر گئے صدیقؓ عمرؓ توں بھائی ! — خلافت کسے نہ لے کر دتی حیدرؓ شیر خدائی
فرشتیاں نوں بھی شیعہ صاحب ہے گنہگار بنایا — وعدہ انہاں وفا نہ کیتا جو سی قول پکایا !
ہر اک نوں قرضائی وانگوں انہاں بھونکنا لایا — قسم خدا دی کوڑ نہیں میں دیکھ اکھیں اذمایا

مسئلہ :۔ حضرت امیر علی کا خلافت سے انکار کرنا بھی شیعہ کی کتابوں سے ثابت ہے جیسا کہ نہج البلاغت میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی شہید ہوئے تو مسلمانوں نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ خلافت کو قبول فرمائیں۔ تو آپ نے جواب فرمایا قَالَ اَنَا لَکُمْ وَزِیْرًا خَیْرٌ لَّکُمْ مِنِّیْ اَمِیْرًا ۔ ترجمہ۔ فرمایا تمہارے لئے وزیر ہوں تو بہتر ہے اس سے کہ میں امیر ہوں۔ یعنی میں وزیری کے قابل ہوں اور بہتر ہے کہ تم میں سے کوئی اور امیر یعنی خلیفہ ہو جائے۔ اور اسی کتاب میں دوسری جگہ ہے قَالَ عَلِیٌّ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ لِیْ فِی الْخِلَافَۃِ رَغْبَۃٌ وَّلَا فِی الْوِلَایَۃِ اِرْبَۃٌ کہا حضرت علیؓ نے قسم ہے خدا کی مجھے کوئی رغبت خلافت کی نہ تھی اور نہ ولایت کی حاجت تھی۔ وَلٰکِنْ کُمْ دَعَوْتُمُوْنِیْ اِلَیْہَا وَحَمَلْتُمُوْنِیْ عَلَیْہَا ۔ لیکن تم مسلمانوں نے مجھکو خلافت کی طرف بلایا۔ اور خلافت پر بٹھایا۔

فائدہ :۔ اس کلام سے معلوم ہوا کہ آپ کو خلافت کی کوئی خواہش نہ تھی۔ اور نہ ہی کسی مسلمان سے مدد کی طلب۔ اور نہ ہی اہلبیت اپنے کو دربدر لئے پھرے یہ سب شیعہ کے افترا ہیں۔ اگر آپ خلافت کے خواہشمند ہوتے تو خدا کی قسم نہ فرماتے

فائدہ :۔ آپ کا قسم کھانا بھی اصحاب ثلاثہ کی خلافت کے حق ہونیکا ثبوت اور دلیل قوی ہے۔

مسئلہ :۔ پس جب شیعہ نے سوچا کہ اس سے تو ہماری نجات نہیں تو اور ڈھنگ نکالا کہ حضرت رسول پاک محمد الرسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو صبر کی وصیت فرمائی تھی۔ اس واسطے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ مقابلہ جنگ نہ کیا جیسا کہ حق الیقین مسئلہ خامس میں یہ حدیث خاص منقول ہے۔ قَالَ عَلِیٌّ اِبْنُ اَبِیْ طَالِبٍ کَانُوْا بَنِیْ ھٰذِہٖ بِالسُّکُوْتِ لَاعَیْنٌ ترجمہ۔ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ تمام بنی ہاشم سکوت یعنی چپ کی رعایت کرتے تھے۔ لَمَّا وَصَّیٰ بِہِ النَّبِیُّ عَلَیْہِمَا مِنَ الْقَھْرِ جب کہ وصیت

Marfat.com

فرمائی تھی۔ مجھے محمد الرسول اللہ نے صبر کرنے کی۔ کہ اے علیؓ میرے بعد میرے اصحابوں سے جنگ وجدال مت کرنا

مسئلہ :۔ اگر حضرت علیؓ کو اس طرح وصیت ہوتی تو پھر ادنیٰ ادنیٰ باتوں سے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ کیوں مقابلہ کرتے اور کیوں ان کے قتل کرنے کو تیار ہو جاتے۔ اور یہ سب لغویات باتیں شیعہ کی کتابوں میں موجود ہیں جیسا کہ شیعوں کی معتبر کتاب عمال الاسلام میں ہے کہ ایک روز حضرت عباس کے پرنالے کا پانی حضرت عمرؓ کے کپڑوں پر پڑا۔ حضرت عمرؓ نے پرنالہ اکھاڑ دیا۔ اور حکم فرمایا کہ اگر کوئی اس پرنالہ کو پھر اس جگہ گاڑے گا۔ تو میں قسم خدا کی اس کی گردن کاٹ دوں گا۔ حضرت عباسؓ نے یہ شکایت حضرت علی کے پاس کی تو حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اے چچا تم اپنے گھر آرام سے بیٹھو اور دیکھو کہ میں اس کا کیا حال کرتا ہوں ثُمَّ نَادٰی یَا قَنْبَرُ عَلَیَّ بِذِی الْفِقَارِ فَتَقَلَّدَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ۔ اور پھر فرمایا حضرت علیؓ نے اپنے غلام قنبر کو اے قنبر لے آ میری ذوالفقار۔ پس غلاف میں کیا ذوالفقار کو اور چلے طرف مسجد کے وَقَالَ یَا قَنْبَرُ رُدَّ الْمِیْزَابَ اِلٰی مَکَانِہٖ مِثْلَ مَا کَانَ مَوْقِعَہٗ۔ اور فرمایا اے قنبر چڑھ اوپر کوٹھے کے۔ اور لگا اس پرنالہ کو جس جگہ وہ پہلے تھا۔ ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ وَحَقِّ صَاحِبِ ھٰذَا الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ الخ۔ اور فرمایا حضرت علیؓ نے قسم ہے اس قبر اور منبر کے حق ہونے کی۔ اگر کوئی شخص اکھاڑے گا اس پرنالہ کو، میں اکھاڑنے والے اور حکم کرنے والے دونوں کی گردن توڑ دونگا۔ اور میں ان کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ یہاں تک کہ میری جان جائے۔ فَبَلَغَ ذٰلِکَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَنَھَضَ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَنَظَرَ اِلَی الْمِیْزَابِ الخ۔ پس جب خبر ہوئی حضرت عمرؓ کو پس اٹھے اور داخل ہوئے مسجد میں اور دیکھا طرف پرنالہ کے پس وہ اسی جگہ لگا کھڑا ہے۔ پس کہا حضرت عمرؓ نے کون شخص ہے کہ غصہ میں حضرت علیؓ کے سامنے ہووے اچھا ہم اپنی قسم کا کفارہ دیدیں گے فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدَاۃِ مَضٰی عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَمَّہُ الْعَبَّاسَ الخ۔ پس جب دوسرا دن ہوا تو حضرت علیؓ اپنے چچا عباسؓ کے گھر گئے اور جا کر پوچھا کہ اے چچا کیا حال ہے۔ تو حضرت عباسؓ نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے جب تک تو میرے پاس ہے اچھی زندگی بسر ہوتی ہے۔ تیرے ہوتے ہوئے مجھے کیا خوف ہے۔ فَقَالَ لَہٗ یَا عَمِّ طِیْبُ نَفْسَکَ وَقَرَّ عَیْنًا فَوَاللّٰہِ لَوْ اَھْلُ الْاَرْضِ فِی الْمِیْزَابِ خَصَمُوْنِیْ الخ زجرہ۔ فرمایا حضرت علیؓ نے اے چچا صاحب خوش رہو۔ اور ٹھنڈی کر آنکھیں اپنی۔ خدا کی قسم اگر پرنالہ پر تمام جہان والے بھی جھگڑا کریں گے تو البتہ میں غالب آؤں گا سب پر اور پھر تمام کو قتل کر دوں گا۔ بِعَوْنِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ۔ ساتھ مدد اور قوۃ اللہ تعالیٰ کے۔

نظم

اُتے صبر مل سچ ہوندا حضرت شاہ علیہ دا ۔۔۔ تاں کیوں مقابلہ کردے عمرؓ بہادر شیر دلیر دا

قسم خدا دی کر کے کہندے حیدر شیر الہٰی ۔۔۔ اوہ کھاڑے جو پرنالہ اسدی گردن توڑاں بھائی

خلافت غصبی وقت علیؓ نے صبر پیالہ پیتا ۔۔۔ پرنالے دے کارن لڑیا عقل کرو کجھ میتا!

مادی لت عمرؓ جد حضرت فاطمہؓ حمل گرایا! ۔۔۔ امام محسن جس نام شیعہ نے اپنے دلوں بنایا

پھیر بالن کٹھا کر کے شاہ دے گھر نوں اگ لگائی ۔۔۔ دیکھی خالد بن ولید علیؓ دے گل چہ رسی پائی!

تد بھی صبر کیتا پر اگے پرنالے صبر نہ آیا ۔۔۔ گھر خلافت فاطمہؓ دا پرنالے جتنا قدر نہ پایا

پرنالے کارن سب جگ دے سنگ لڑن ارادہ کیتا ۔۔۔ فاطمہؓ دی بے عزتی دیکھ صبر پیالہ پیتا

بھلا کون کرے تسلیم جو ہووے صاحب عقل ایمانی ۔۔۔ ادنیٰ باتوں لڑ کر مرنا اسلے چھوڑے بھائی

جیکر ہوندی صبر وصیت شاہ علیؓ نوں بھائی ۔۔۔ جنگ صفین جمل کیوں کردے معاویہ سنگ لڑائی

Marfat.com

یا اُس وقت وصیت بھلّے یا بےصبرے ہوئے — پرنالے جمل صفین اندر جو ہو تیار کھلوئے
تساں بے فرمان ٹھہرایا شاہ علیؓ فرد سرور سندا — توبہ کریو بھائیو اسں تھیں ایہ عقیدا گندا
جاہلاں دے گمراہ کرن نوں کیتے سب پسارے — ورنہ سب اصحاب تے آل ہیں اکدوجے نوں پیارے

مسئلہ ۱۔ معجزات علیؓ کرم اللہ وجہٗ میں بڑی دھوم دھام سے معتبر شیعہ قطب الدین راوندی صاحب نے خرائج وجرائج میں یہ روایت کی ہے مِنْھَا رُوِیَ عَنْ سُلَیْمَانَ فَارسِیْ قَالَ اَنَّ عَلِیًّا بَلَغَہٗ عَنْ عُمَرَ ذِکْرُ شِیْعَتِہٖ ان معجزات سے ایک یہ بھی معجزہ ہے جو روایت کی ہے سلیمان فارسی نے کہا اُس نے کہ تحقیق حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ کو خبر پہنچی عمرؓ کی کہ وہ آپ کے شیعوں کو کچھ ردک ٹوک کرتا ہے فَاسْتَقْبَلَہٗ فِیْ عَرَقِ بُسْتَانِ الْمَدِیْنَۃِ وَفِیْ یَدِ عَلِیٍّ قَوْسٌ ط پس حضرت علیؓ کو باغ مدینہ کے راستے میں عمرؓ ملا۔ اور حضرت علیؓ کے ہاتھ میں کمان تھی فَقَالَ یَا عُمَرُ بَلَغَنِیْ عَنْکَ ذِکْرُ شِیْعَتِیْ الخ۔ پس فرمایا حضرت علیؓ نے اے عمرؓ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو میرے شیعوں کو ردک ٹوک کرتا ہے۔ پس عرض کی عمرؓ نے اے امیر علیؓ اپنی کج فہمی پر نرمی کرو فَقَالَ اِنَّکَ لَھَاعِنُھَا ثُمَّ ضَرَبَ قَوْسٌ عَلَی الْاَرْضِ الخ۔ پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ البتہ تو ابھی تک یہاں ہی کھڑا ہے۔ پھر ماری کمان زمین پر پس وہ اسی وقت لوگوں کے سامنے اژدہا یعنی سانپ بن گیا۔ اور حضرت عمرؓ کی طرف منہ کر کے اُس کو نگلنے لگا۔ پس چِلّایا عمرؓ اور کہا واسطے خدا کے اے باپ حسنینؓ کے اس کو پکڑ لو۔ اب میں کبھی آپ کے شیعوں کا ذکر نہ کروں گا۔ اور عاجزی کرنے لگا۔ پس اُس سانپ کو حضرت علیؓ نے پکڑ لیا تو وہ فوراً کمان بن گئی وَ مَضٰی عُمَرُ اِلٰی بَیْتِہٖ اَعْوَبَۃٍ قَالَ سُلَیْمَانُ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ دَعَانِیْ عَلِیٌّ فَقَالَ مَرَّ اِلٰی عُمَرَ الخ۔ اور عمر کانپتا ہوا اپنے گھر گیا۔ اور کہا سلمان نے کہ جب رات ہوئی بلایا مجھ کو امیر علیؓ نے پس فرمایا جا طرف عمرؓ کے اس واسطے کہ آیا ہے اُس کے پاس مال غنیمت کا مشرق سے اور ارادہ کرتا ہے وہ کہ اس مال کو روک رکھوں، اور کسی کو کچھ نہ دوں کیونکہ کسی کو اس مال کی خبر نہیں ہے۔ اُس کو جا کر کہ امیر علیؓ کہتا ہے کہ جو مال مشرق سے آیا ہے اُس کو مت روکو۔ اور حقداروں کے حق نکالدو۔ ورنہ میں تم کو خوار و ذلیل کر دوں گا۔ پس سلمان کہتا ہے کہ میں نے یہ ماجرا عمرؓ کے پاس بیان کیا۔ تو عمرؓ نے کہا بھلا یہ تو بتاؤ کہ اس مال کی خبر حضرت علیؓ کو کس نے بتائی ہے۔ سلمان نے کہا اے عمرؓ حضرت علیؓ سے کوئی چیز زمین آسمان کی پوشیدہ نہیں ہے۔ ثُمَّ قَالَ رُعْبُ الشُّعْبَانِ فِیْ قَلْبِہٖ اِلٰی اَنْ تَمُوْتَ ط پھر کہا سلمان نے کہ عمرؓ کے دل میں اُس سانپ کا خوف مرتے دم تک رہا۔ یعنی وہ ساری عمر کانپتے ہی رہے۔ جیسا کہ ملا باقر مجلسی حیات القلوب میں لکھتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے دل میں حضرت علیؓ کی دہشت اس قدر تھی کہ دیکھتے ہی کانپنے لگ جاتا تھا۔ اور تھر تھراتا تھا۔

نظم

اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا ہے اساں منیاں شیر الٰہی — اَسَدُ اللّٰہِ الْغَالِبُ ہے سی پاک نبیڈا بھائی
اَسَدُ اللّٰہِ الْغَالِبُ عَلٰی کُلِّ غَالِبٍ سرورؐ نے فرمایا — جن انسان پرند حیواناں سب پر غالب آیا
گر زبان شیعیاں تھیں بھائیو ایہ گل پائی جاوے — سب اصحاباں تھیں کمزورا حیدرؓ سمجھیا جاوے
نقل کفر کفر نہ باشد آکھن لوک سیانے — میں کراں بیان تماشے بھائیو سمجھن مومن دانے
کتاباں شیعہ اندر لکھیا میں نہیں دلوں بنایا — ماری لت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ حمل گرایا
امام محسن صاحب جس دا شیعیاں نام لکایا — ایس طرح دی کرن بےادبی کم انہاں اندا آیا
بھی حضرت عمرؓ علیؓ حیدر دے گلوچ دسی پائی — خالد اگوں پکڑیا پاس صدیق لیائے بھائی

Marfat.com

بھی بالن جمع کیتا گھر ساڑن کارن خاص علیؓ دا
خلافت چھین لئی اصحاباں جو سی حق ولیدا

اسے بھائی ہُن دسو مسلمانوں اہل ایمانوں
جسدی ہووے قوت طاقت زیادہ سب جہانوں

اسداللہ جو شیر خدائی شیراں مار بھجاوے
اسدے گھر دی کرن بے ادبی کس نوں طاقت آوے

کون ہووے جو حضرت فاطمہؓ تائیں ہتھ لگاوے
تے کس نوں طاقت گھر علی دے آکر اگ جلاوے

تے کیہڑا ہے جو شیر علیؓ دے گلو چہ رسی پاوے
تو کون ہووے جو مُتّے ناہیں جو حیدرؓ فرماوے

شیر بہادر کوہوں کون خلافت کھوہے بھائی
جس دے خوفوں تھر تھر کنبدا عمرؓ خلیفہ ساہی

ذوالفقار تلوار علیؓ دی ایڈ زور آور آہی
زمیں اسماناں اندر جسدی جھلے جھال نہ کائی

کمان آہی جو پاس علیؓ دے بنداسی سپ بھارا
جسدے خوفوں مردیاں تائیں کنبدا عمرؓ پیارا

گویا معجزہ موسیٰ والا ہتھ علی دے آیا!
شیعہ کتاباں اندر لکھیا ہیں نہیں دلوں بنایا

غزل

شیعہ کا مذہب کیا ہے ایک طلسماتی تماشہ ہے
دیکھے جو کوئی اسکو کہتا حاشہ للہ حاشہ ہے

کبھی تو حضرت علیؓ کو آسمان پر چڑھاتے ہیں
کبھی اس ہی کو نیچے سے نیچے گراتے ہیں!

کبھی کہتے ہیں علیؓ کو دیکھ کر عمرؓ تھر تھراتے ہیں
کبھی کہتے ہیں کہ حیدرؓ کے گلے میں عمرؓ رسیاں پاتے ہیں

کبھی کہتے ہیں شمشیر شاہ علیؓ کی جو ذوالفقار تھی
سب جہاں کو مار کر ہو جاتی پار تھی!

کبھی کہتے ہیں جو کمان علیؓ کے ہاتھ میں تھی!
جب زمیں پر ڈالتے تھے تو بنیں بنیں سانپ قوی

پھر کون ہے جو خلافت چھین لے اس سے بھائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کو کب اتنی طاقت آئی

پس اس بیان سے معلم ہوا ہے سب کو ماجرا
شیعہ کا محض اصحاب ثلاثہؓ سے ہے بغض وعناد

فائدہ:۔ حضرت علیؓ کی خلافت بعد تینوں خلیفوں کے ہی تھی۔ سو وہ اپنی باری پر مسند نشین ہوئے۔ ورنہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا کسی اصحاب کے ساتھ کسی قسم کا رنج وعناد نہیں تھا۔

فائدہ:۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ جو چہار یار کا درجہ ہے۔ مثلاً اول درجہ حضرت ابا بکر صدیقؓ کا پھر حضرت عمر فاروقؓ کا پھر حضرت عثمان غنیؓ کا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا اس میں کسی صاحب کی توہین وہتک نہیں ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے بھی ایک دوسرے پر درجات ہیں کما قال اللہ تعالیٰ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ م جیساکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ ہیں رسول جو درجات دیئے ہم نے بعض کو اوپر بعض کے۔ خلافت اول یا آخر ملنے میں کسی صاحب کی ہتک و توہین نہیں ہے کیونکہ حضرت محمد الرسول اللہ کو تمام انبیاء سے بعد نبوت ملی ہے حالانکہ آپ سب سے افضل ہیں

فائدہ:۔ پس سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ چہار خلفاء کو برحق جانیں ورنہ مومن نہیں ہوسکتے۔

فائدہ:۔ جو شخص تین خلیفوں کا انکار کرے اور ایک کو مانے تو اس کی مثال ایسی ہے جیساکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو نہ ماننا اور ایک حضرت محمد الرسول اللہ کو ماننا۔ حاصل کلام جو شخص چاروں خلیفوں کو برحق نہ مانے وہ مومن نہیں۔

طعن ششم شیعہ برحق صدیق اکبرؓ درباغ فدک

حدیث بخاری ومسلم از ابوہریرہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَّا تَرَکْتُ ترجمہ۔ فرمایا رسول اللہ نے نہیں بانٹیں گے میری وراثت ایک دینار کے برابر سوا جو کہ چھوڑ جاؤں میں پیچھے وفات اپنی کے بَعْدَ نَفَقَۃِ

Marfat.com

نسآءِیْ وَمُؤْنَۃِ عَامِلِیْ فَھُوَ صَدَقَۃٌ ۔ مگر خرچ اپنی مستورات کا اور محنت کارندوں کی، پس وہ صدقہ ہے راہ خدا میں۔

مسئلہ:۔ معتبر کتب اہل سنت سے یہ قصہ اس طرح ہے کہ فدک ایک موضع ہے میدان خیبر میں جو کہ جنگ و جدال کے بغیر مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اس میں کچھ درخت کھجوروں کے تھے جس کو باغ فدک کہتے ہیں جو کہ مدینہ منورہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس موضع اور باغ فدک کی آمدنی سے حضرت محمد الرسول اللہ بحسب حکم الہٰی جو آیت شریف پارہ اٹھاراں سورۃ حشر میں ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ ۔ ترجمہ:۔ جو کچھ دے یا پھیر لائے اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو دوسری بستیوں کے کافروں سے پس وہ واسطے خدا کے اور رسول کے اور وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ الخ واسطے آپ کے قرابتداروں کے اور یتیموں اور مسافروں کے ہے۔ جب حضرت ابابکر صدیق خلیفہ ہوئے تو حضرت فاطمہ نے باغ فدک میں سے اپنا حصہ طلب کیا تو صدیق اکبرؓ نے جو تین حدیثیں حضور پاکؐ سے سنی ہوئی تھیں آپ کے گوش گذار کر دیں۔ ایک حدیث جو اوپر گذر چکی ہے اور دوسری حدیث جو ترمذی میں ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَآءِ لَا نُوْرِثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ ۔ فرمایا حضرت محمد الرسول اللہ نے ہم گروہ انبیاء کا کسی کو اپنے ورثہ کا وارث نہیں کرتے۔ اور جو کچھ چھوڑیں ہم وہ صدقہ ہے۔ اور تیسری حدیث یہ ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حِزْبُ الْاَنْبِیَآءِ لَا نَارِثُ وَلَا نُوْرِثُ ۔ فرمایا حضور پاکؐ نے ہم جماعت انبیاء کی نہ دنیا کے مال کا ورثہ کسی کو دیتے ہیں اور نہ ہی لیتے ہیں۔

فائدہ:۔ اس میں حکمت ہے کہ خلق خدا کو معلوم ہو جائے کہ انبیاء کی محبت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی۔ دنیا کا کچھ لگاؤ نہ تھا۔ حتیٰ کہ اولاد وارثوں کو بھی کچھ نہ ملا۔ حضرت فاطمہؓ کو معلوم ہوا کہ انبیاء کے مال میں کسی کا حصہ نہیں تب خاموش ہو گئیں۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا اے فاطمہؓ بنت رسولؐ میں بھی ویسا ہی کروں گا جیسا کہ رسول خدا کرتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے اپنے باپ کا یہ فرمان سن کر مان لیا۔ جیسا کہ شیعہ کی کتاب حل کی شرح میں لکھا ہے۔ کہ ابو بکرؓ عہد کردہ بود کہ تا راضی فاطمہؓ نشود زیر سایۂ مکان خود ننشیند۔ یعنی ابو بکرؓ نے اقرار کیا کہ جب تک حضرت فاطمہؓ راضی نہ ہوں گے میں اپنے گھر کے سایہ میں نہ بیٹھوں گا۔ در شب و روز در این حال گذارند امیر علی پیش زہراؓ بمصالح من پرداخت اور دو دن اور دو رات اسی حال میں گذارے۔ اور حضرت علیؓ صلح کرنے کے واسطے حضرت فاطمہؓ کے پاس گئے۔ د آخر الامر حضرت فاطمہؓ راضی شد و عذر منظور فرمائد و رنج بشریت دور کرد۔ حاصل کلام کہ حضرت فاطمہؓ راضی ہوئے۔ اور عذر قبول کیا۔ اور رنج بشریت دور کیا۔ ایسا ہی شیعہ کی کتاب مساح السالکین میں ہے کہ جب صدیق اکبرؓ نے عذر کیا تو حضرت خاتون جنت نے فرمایا اِفْعَلْ فِیْہِمَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَفْعَلُ فِیْہِمَا ۔ یعنی کر توں اے صدیق اکبر جیسا کرتے تھے میرے والد جناب محمد الرسول اللہ باغ فدک کے حق میں اور میں تجھ پر راضی ہوں۔

نظم

خود زبانی شیعہ دی سن ایہ گل ثابت آئی	فاطمہ اتے صدیق اکبرؓ وی ہوئی صلح صفائی
فاطمہؓ رنج غبار دلوں چہ نال صدیقے بیتا	آکھیا توں کر عمل اوویں جویں پاک محمدؐ کیتا
یعنی کر تقسیم فدک نوں حصیاں سینی بھائی	جیوں کر وچہ قرآن اللہ نے اس تقسیم بتائی
سب عزیزاں اتے یتیماں حاجتمند مسکیناں!	دیو باغ فدک تھیں سجناں بھائی سمجھ قریناں

Marfat.com

جو آکھن زہرا رنج ہوئی پھر مردیاں تیک نہ بولی — ایہ بالکل جھوٹ اہناں دا بھائیو جانو کاذب ٹولی
کتاب شیعوں دے اندر لکھیا ہیں نہیں دلوں بنایا — جویں کتاب العلل حجاج السالکین دے اندر آیا
فاطمہؓ اُتے صدیقؓ دے اندر ہوئی صلح صفائی — جد اُس سُنی حدیث نبی دی وارث بنے نہ کائی
ایہ جاہلاں دے گمراہ کرن نوں جوڑن بہت مصالحے — پر سب جنہاں نوں ثابت رکھے کوئی تھیا نہ نال کھالے

الغرض جو حدیث اوپر بیان ہوئی اس کو ایک جماعت صحابہ کرام نے روایت کیا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ نَحْنُ حِزْبُ الْاَنْبِیَآءِ لَا نَارِثُ وَلَا نُوْرِثُ ط یعنی فرمایا حضور پاک نے ہم جماعت انبیاء کی نہ کسی کو ورثہ دیتے ہیں۔ اور نہ ہی لیتے ہیں۔ اس حدیث کی تصدیق تو خود شیعہ کی کتب سے ثابت ہے۔ جیسا کہ معتبر کتاب کافی کلینی میں امام ابو جعفرؓ فرماتے ہیں۔ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَ ذٰلِکَ اَنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْھَمًا وَّلَا دِیْنَارًا ۔ تحقیق علماء وارث ہیں انبیاء علیہم السلام کے اور تحقیق انبیاء نے وارث نہیں کیا کسی کو درہم اور دینار کا ۔ وَاِنَّمَا وَرَّثُوْا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِہِمْ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّنْھَا فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ط اور سوائے اس کے نہیں کہ وارث کیا انہوں نے احادیث کا حدیثوں اپنی سے جس نے لیا کچھ اس سے یعنی حدیثوں سے البتہ لیا اُس نے حصہ بہت کامل

فائدہ :- پس اس حدیث لا نارث کی صحت میں تو ایک ہی امام کا قول ایمانداروں کے واسطے کافی ہے ۔ اگر اس پر بھی تسلی نہ ہو تو شارح صاحب شیعہ صافی کتاب میں اس حدیث کی یوں شرح فرماتے ہیں ۔ از انبیاء ہرچہ باقی اگرچہ ترکہ است دراں حکم ترکہ نیست ۔ ترجمہ ۔ یعنی انبیاء جو کچھ باقی چھوڑیں ترکہ ہے ۔ مگر ترکہ نہیں ہے ۔ یعنی درہم و دینار وارثوں کو نہیں ملتا ۔

دھوکہ دیون کارن شیعہ آیتاں پڑھ سنا دن — قرآنوں حقہ نبیاں ثابت کیوں انکار کیا دن
وچ قرآن سیپارے انیّس اندر ہے آیا — وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ اللہ نے فرمایا
تے دوجی آیت پارہ سولاں مریم اندر آئی — فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ بھائی

ترجمہ ۔ آیت اوّل ۔ اور ورثہ پایا سلیمان علیہ السلام نے داؤد علیہ السلام کا ۔

ترجمہ ۔ آیت دوم :- دُعا کی حضرت ذکریا علیہ السلام نے کہ اے رب میرے بخش مجھکو اپنے پاس سے لڑکا جو وارث ہو ورثے یعقوب علیہ السلام اور وارث میرے کا

جواب :- ان دونوں آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ ورثہ دین اسلام کا پیغمبر رکھتے ہیں تا کہ ترکہ دنیا کا ۔ اگر یہ وارث مالی دُنیا کے ہوتے تو حضرت داؤد علیہ السلام کے نو بیٹے تھے جو تاریخ اسلام سے ثابت ہوتے ہیں، کیوں ایک حضرت سلیمان کو وارث فرمایا ۔ اور دوسروں کو وارث کیوں نہ بنایا ۔ پس معلوم ہوا کہ حق تعالٰی نے ورثہ دین اسلام کا ذکر فرمایا ۔ اور درہم دینار مال دنیا کا ورثہ نبیوں کا نہیں ہے ۔ بھلا کون کہتا ہے کہ وہ معصوم مال دنیا کو اپنا ترکہ سمجھیں اور مال دنیا کے طلب گار ہوں جس کو حضرت رسول پاک نے فرمایا ہے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ ۔ یعنی دنیا مردار ہے اور طالب اس کا کتا ہے

فائدہ :- ذرا غور کی بات ہے کہ اگر باغ فدک حضرت محمد الرسول اللہ نے حضرت فاطمہؓ کو ہبہ یعنی بخشش کر دیا تھا تو اصحاب ثلاثہ نے حضرت فاطمہؓ سے بقول شیعہ چھین لیا تھا تو جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلافت نشین ہوئے تو بھی ویسا ہی رہا ۔ یعنی باغ فدک کی آمدنی کو اصحاب ثلاثہ کی طرح ہی تقسیم کرتے رہے ۔ اور جب حضرت امام حسنؓ خلیفہ ہوئے تو بھی انہوں نے اپنے قبضہ میں نہ لیا ۔ الغرض اگر بقول شیعہ تینوں خلیفوں نے اپنی خلافت کے وقت ظلم ہی کیا تھا

Marfat.com

تو حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور حضرت امام حسنؓ نے کیوں نہ اپنی خلافت کے وقت اپنے قبضے میں لیا۔

فائدہ :- پس معلوم ہوا کہ باغ فدک ابتدا ہی سے ہبہ نہیں ہوا تھا جس طرح رسول پاکؐ کے زمانے میں تقسیم ہوتا تھا اسی طرح خلیفہ کے عہد میں تقسیم ہوتا رہا ہے۔

فائدہ : شیعہ اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور پاکؐ نے فرمایا تھا کہ ہمارے اہلبیت وہ ہیں کہ جو چیز ہم سے چھین لی جائے پھر اس کو واپس نہیں لیتے۔ یہ عبارت حکیم صاحب شیعہ نے معیار الهدیٰ کے سولاں صفحہ پر درج کی ہے

جواب :۔ غور کی بات ہے کہ باغ فدک کی طرح خلافت بھی تو بقول شیعہ اصحاب ثلاثہؓ نے چھین لی تھی۔ خلافت تو واپس کر لی اور فدک واپس نہ کیا۔ یا تو حضرت علیؓ خلافت کے وقت نعوذ باللہ فرمان حضورؐ کا بھول گئے ہوں گے جو فتح مکہ کے دن آپ نے کیا تھا۔ اور باغ فدک پر عمل کر لیا ہوگا۔

دھوکا دیون کارن شیعیاں مسئلہ ایہ بنایا — معصوم ناراض ہوئے جس اُس ادہ پکا دوزخی آیا!
کتنا حیلہ پھر اُس راضی کرنے کارن کردا — ہوئے مول نہ پاک گناہوں جنت کیسے نہ وڑدا
یہ عام زبان شیعہ دے ایہ مسئلہ ہے من جاری — آکھ جواب فقیر سناوے نال اللہ دی یاری
اوّل قصہ یوسف والا وچ قرآن پڑھیوے — جو کجھ اسد یاں بھائیاں کیتا سارا علم ہفیوے
آپس اندر رنج ادنہاں دے وچ شمار نہ آگئے — تے سارے اوہ معصوم پیغمبر پیغمبر دے جائے
پھر موسیٰؑ تے اوہ ون پیغمبر مشہور وچہ جہانے — داہڑی ہارون دی موسیٰؑ نے پٹی دیکھو قرآنے
ایوبؑ صابر نے بیوی تائیں غصے ہو فرمایا — بیمہ چابک سو ماریاں تینوں جیکر رب بچایا
بھی حضرت امام حسینؓ امام حسنؓ پر غصہ کیتا — نال معاویہ صلح کیتی جد دیکھو تاریخوں لیتا

اور شیعوں کی معتبر کتاب اصول الشرح باب العلت میں ہے کہ ایک لونڈی حضرت جعفر طیارؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی طرف بھیجی۔ جب حضرت علی اس لونڈی کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت فاطمہ رنجیدہ ہو کر اپنے والد حضرت محمد رسول اللہ کے پاس شکایت لے کر آئی تو حضرت محمد رسول اللہ نے حضرت فاطمہؓ کی شکایت کو قبول نہ فرمایا۔ اور فرمایا حضرت علیؓ اس لونڈی سے مباشرت کرنے سے باز نہیں رہے گا۔ اور اسی کتاب کی جلد اوّل باب علت میں ہے کہ جب امیر علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے شادی کرنیکا ارادہ کیا تھا تب بھی حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ پر سخت ناراض ہوئے۔

فائدہ :۔ جس طرح حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ پر ناراض ہوئے تھے اسی طرح صدیق اکبرؓ پر بھی ناراض ہوئے۔ تو اس بات میں صدیق اکبرؓ پر کیا اعتراض یا طعن آسکتا ہے حالانکہ صدیق اکبرؓ نے حضرت فاطمہؓ سے صلح بھی کر لی تھی۔

طعن ہفتم بر صدیق اکبرؓ

سنی لودشمنی کے شیعہ حضرت صدیق اکبرؓ پہ یہ طعن کرتے ہیں کہ جو شخص چالیس سال بت پرستی کرے اور بعدہٗ اگرچہ تمام بدکرداری سے توبہ بھی کرے لیکن گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ صدیق اکبرؓ نے چالیس سال بت پرستی کی تھی۔ اور وہ کسی طرح بھی اس گناہ سے بری نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی وہ خلافت کے لائق ہو سکتا ہے۔

جواب اوّل :۔ جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہے کہ بت پرستی کے بعد توبہ کرنے سے بھی گناہ معاف نہیں ہوتے تو وہ شخص قرآن کریم کی مخالفت کرتا ہے۔ اور مخالفت قرآن شریف کی کرنیوالا کافر ہے جیسا کہ پارہ اوّل سورۃ بقرہ میں ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِـِٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ مطلب یہ فرمانا ہے تحقیق جو

Marfat.com

لوگ ایمان لائے کافروں مشرکوں اور اُن لوگوں سے جو یہود اور نصاریٰ اور بیدین ہیں۔ ایمان ویاسانھ اللہ تعالےٰ اور دن آخرت کے وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ اور بعد ایمان لانے کے اونھوں اونھوں نے عمل نیک کئے پس واسطے اُن کے ثواب ہے نزدیک اللہ تعالےٰ کے اور نہیں خوف اُوپر اُن کے گناہوں کا جو انہوں نے حالت کفر میں بُت پرستی وغیرہ کئے تھے۔ اور نہ وہ غم کھاویں گے۔ یعنی وہ گناہ ان کو جتلائے بھی نہ جائیں گے کہ وہ ان سے شرمندہ ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے پارہ اُنیس سورۃ الفرقان میں فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے شرک کفر زنا چوری، شراب خوری، جُوا، باجا وغیرہ سے توبہ کی تو ہم اُن کی توبہ کی برکت سے اُن کے وہ گناہ نیکیاں کر دیں گے۔ چنانچہ فرمایا۔ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۔ مگر جو کوئی ایمان لاوے اور توبہ کرے تمام بُرے افعال سے اور عمل کرے نیک پس وہ لوگ بدل دیتا ہے اللہ تعالےٰ اُن کی برائیوں سے نیکیاں سبب توبہ خالص کے۔ اور ان آیات کے مطابق صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ ۔ فرمایا رسول پاکؐ نے جو کوئی توبہ خالص کرے۔ وہ ایسا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے گویا اُس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

جواب دوم:۔ اکثر شیعہ پہلے سُنی وغیرہ ہی تھے۔ اور مذہب سُنی وغیرہ سے توبہ کرکے مذہب شیعہ اختیار کیا۔ تو پھر بھی وہ گناہ سے پاک نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ اُس کے گناہ سابقہ بموجب عقائد شیعہ معاف نہیں ہوسکتے۔ اور نہ ہی وہ مومن ہونے کے حقدار ہیں۔

فائدہ:۔ تو مذہب شیعہ میں داخل ہونے سے کیا فائدہ۔ بہرحال شیعہ مذہب میں سوائے آئمہ کرام کے کوئی ناجی نہیں ہوسکتا۔ اُن کے عقائد کے مطابق سب ناری ہی ہیں۔

طعن ہشتم شیعہ بر صدیق اکبرؓ (اور نظم)

اٹھواں طعن شیعہ دا ہور اک ابوبکرؓ پر آیا ۔ آکھن یک ڈوطی نوں اُس نے زندہ اگ جلایا
ایہہ گل حدیثوں باہر ہے جو پاک نبیؐ فرمایا ۔ وَلَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰہِ ہے آیا!
یعنی زندہ ساڑ و ناہیں ایہہ عذاب خدائی ۔ ایس حدیث دا الٹ کیتا ہے ابوبکرؓ نے بھائی

جواب اوّل:۔ حضرت ابوبکرؓ نے اُسی ڈوطی یعنی منڈے باز آدمی کو قتل کرکے آگ میں جلایا۔ زندہ جلانے کی روایت معتبر نہیں ہے۔

جواب دوم:۔ تنزیہ الانبیاء میں ایک شیعہ عالم نے لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے بھی ایک جماعت مرتدوں کی زندہ آگ میں جلا دی تھی۔

نظم

فرض کیتا ہے ابوبکرؓ یک زندہ شخص جُلایا ۔ علیؓ جماعت مڈی ساڑی طعن کیا پھر آیا

طعن نہم شیعہ بر عثمانؓ بن عفان

شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ بن عفانؓ نے اصل قرآن کریم جلا دیا تھا۔ اور جو بے ترکیب اور غلط تھا اسکو مروج رہا
جواب:۔ بہ تبیقہ کتب صحیح میں اس طرح آیا ہے کہ جب قرآن پاک کی قرائتوں میں اختلاف شروع ہونے لگا۔ اور

Marfat.com

اکثر عوام نے لفظوں کو غلط پڑھنا شروع کر دیا۔ اور اختلاف کا بہانہ پکڑنے لگا۔ اور بعض قرآن مثل ابن کعب کے قرأتیں شاذ یعنی بہت مشکل تھیں۔ اور بعض آیتیں منسوخ التلاوت بھی تھیں۔ اور بعض وہ الفاظ تھے جن کو حضور پاکؐ نے بطور تفسیر بیان فرمایا تھا۔ اُن کو بھی داخل قرآن سمجھنے لگے۔ اور بعض لفظوں کو بدلنے لگے تو حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور حضرت حذیفہؓ بن یمانی اور دیگر اصحاب کبار مہاجر و انصار سے مشورہ کیا تو تمام صاحبان نے یہ مشورہ دیا کہ ایک مصحف میں تمام قرآن کریم جمع کر دیا جائے۔ اور اختلاف تمام عرب و عجم کا مٹ جائے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اس مشورہ کے بعد ارادہ مصمم یعنی پکا کر لیا۔ اور کوشش فرمائی۔ تو اللہ تعالےٰ نے اُن کے ارادے قبول فرما کر ایسا ہی کرا دیا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔ یعنی تحقیق ہم قرآن کریم کے نگہبان ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور حضرت عثمان غنیؓ نے مشکوک ورق اکٹھے کر کے جلا دیئے۔ تاکہ کسی بد اندیش کی پیش نہ جائے۔ اس میں کسی طرح کی بے ادبی نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام اُمت کی خیر خواہی ہے اور محبت الٰہی ہے

نظم

ایہ کوئی طعن نہیں عثمان غنیؓ پر ہرگز کائی — اسو چہ ہے خیر خواہی ساری امت نبی الٰہی
دفن کرادن اس نوں خطرہ ہیسی بھائی — بد ہیر مت پٹے اوسنوں کرے خیانت کائی
صلح علی دے نال عثمانؓ نے نسخے سب منگائے — اک نسخہ رکھ لیتا باقی سارے اگ جلائے
یعنی جو سن شکی ورقے نشے بھتے بھائی — اونہاں نوں جلوایا حضرت ہور نہیں گل کائی
اس وچہ نہیں بے ادبی کائی خالص حب الٰہی — خیانت کرنیوالا مول نہ کرے خیانت کائی
کہن قرآن بے ادبی شیعہ طعن اساں پر دھردے — ہیں کھول سنا دیاں تیرے تائیں جو کجھ اونہاں بیڑ دے
عین بعین کتاب کلینیوں نقل کراں میں بھائی — جو ہیں امام صادقؓ کلام ربانی اپر زمیں ٹھکائی!
کتاب کلینی اندر زید بن زید بلاتی کنوں لیاوے — شبہہ کرن بے ادبی جیوں کر لکھ فقیر دکھاوے

اِنَّہٗ قُرِئَ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَھَا مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ اَنْکَاثًا ؕ

ترجمہ۔ تحقیق پڑھی امام صادق علیہ السلام نے یہ آیت کہ نہ ہو تم مثل اُن لوگوں کے جنہوں نے توڑا عہد اپنا پیچھے پکا کرنے کے تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَکُمْ دَخَلًا بَیْنَکُمْ اَنْ تَکُوْنَ اُمَّۃٌ ھِیَ اَزْکٰی مِنْ اَئِمَّتِکُمْ ط پکڑتے ہو تم قسموں اپنی کو بہانہ درمیان اپنے گروہ کے یہ کہ پاک ہو تم اماموں سے اصل عبارت تھی ھِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ یہ کہ پڑھو تم اور امتوں سے فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ اَئِمَّۃٌ وَ رَبِّیْ مَکَانَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ اَزْکٰی مِنْ اَئِمَّتِکُمْ زید بلاتی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی اے امام صاحب قربان ہو ماں باپ میرا آپ پر آپ نے اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ کی جگہ اَزْکٰی مِنْ اَئِمَّتِکُمْ پڑھا ہے وَلٰکِنَّ النَّبِیَّ وَاَبَاکَ اِنَّمَا یَقْرَءُ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ فَقَالَ مَا ھِیَ فَاَخَذَ بِیَدِہٖ فَطَرَحَہٗ اِھَانَۃً ؕ اور مجھے قسم ہے خدا اور رسولؐ کی آپ کے والد امام باقر علیہ السلام نے بھی اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ کے سوا نہیں پڑھا۔ پس کہا امام صادق علیہ السلام نے کیا چیز ہے اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ پس پکڑا قرآن مجید میرے ہاتھ سے اور پھینک دیا زمین پر اہانت سے۔

فائدہ:۔ یہ بہتان امام جعفر صادق پر لگانا شیعہ ہی کا کام ہے۔ ہمارا اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ امام جعفر صادقؒ نے یہ کام کیا ہو۔ بلکہ تمام اہل بیت کا اتفاق اور اجماع ہے کہ موجودہ قرآن مجید وہی ہے جو لوح محفوظ سے نازل ہوا اور حضور پاکؐ کی زبان مبارک سے نکلا۔ اور اس کی ترکیب ترتیب اب بھی وہی ہے جو لوح محفوظ پر درج ہے۔ مگر ہمارے مفسرین جلال الدین سیوطیؒ اور عبداللہ بن بزؒ اور موطا امام مالک اور کتاب تفسیر فتح الباری شرح صحیح بخاری وغیرہ نے جو آیات

Marfat.com

قرآنی کی کمی بیشی کا ذکر کیا ہے ۔ وہ زمانہ نبوت ہی کا ذکر ہے ۔ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک حرف میں بھی کمی بیشی نہیں ہوئی ۔ جیسا کہ اللہ تعالے کا ارشاد پارہ اوّل سورہ بقر میں ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا جو کچھ ہم منسوخ کرتے ہیں کسی آیت میں سے یا بھلا دیتے ہیں ۔ لاتے ہیں ہم بہتر اس سے یا مثل اس کے ۔

مسئلہ :۔ ہمارے سنت اہل جماعت کے علماء اور شیعہ علماء میں تحریف (یعنی بدلنا) قرآن کے متعلق زمین آسمان کا فرق ہے ۔ ہمارے علماء تو صرف تحریف خدا تعالے کے ہی قائل ہیں یعنی اللہ تعالے نے حضرت محمد رسول اللہ کے سامنے بعض آیات اپنی کلام میں سے منسوخ کر دیں اور اٹھا لیں ۔ اور تمام شیعہ مذہب کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد اصحابیوں نے اس قرآن میں نقصان کیا اور غلط کر دیا ۔

نظم

حضرت شاہ عثمانؓ دلواتے طعن شیعہ دا آیا
جو اس نے ایہ خیانت کیتی رب قرآن گھٹایا

آل نبی دی صفت مناقب کیتے وزن قرآنوں
ایہ کیبڑا ہے بہتان اپنا مذا سمجھ اہل ایمانوں

دیہو جواب عثمان غنیؓ نے جدوں قرآن گھٹایا
شاہ علی علیہ السلامؓ دوہا رہتے کیوں نہ منع کرایا

جے آکھو شاہ تقیہ کیتا ڈرکے شاہ عثمانوںؓ
تاں وقت خلافت کیوں نہ کڈھی غلطی اوہ قرآنوں

اسدے اندر کوشش کرنی شاہ نوں اجب آہی
بلکہ فرض مقدم سب تھیں جو احکام الٰہی !

کیونکہ جو خاص کلام الٰہی جدوں خراب ہو جاوے
مومن تا ہیں لازم کرے درستی نہ دوہ لکا وے

پس حضرت شاہ علیؓ نہ کڈھی غلطی کوئی عثمانی
اینیاں ترتیبہ سیپاریاں اُپر عمل کیتا دل جانی

بھی تفسیر جو مصحف دی ہے عسکری حسنؓ امامون
ایہو ترتیبہ سیپارے اسو چہ یا تفسیر امامون

اِیویں ہے تفسیر جو صافی وچہ شیعہ اظہاری
ایہو قرآن عثمانی اس وچہ جو تفسیر تہاڈی

فائدہ :۔ یہ بھی یاد رہے کہ تمام شیعوں کی عادت ہے کہ جب بحث قرآن سے پشیمان اور لاچار ہو جاتے ہیں تو اپنے تقیہ پر عمل فرماتے ہیں ۔ یعنی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے جھوٹ بول جاتے ہیں ۔ اور اس موجودہ قرآن کو صحیح مانتے ہیں اور تحریف قرآن سے توبہ کرتے اور کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں ۔ پس جب موقعہ چلا جاتا ہے تو اسی وقت اسی زبان سے اس قرآن کی تحریف اور غلطی بیان کرنے لگ جاتے ہیں ۔ چنانچہ اس مقدمہ میں تو ایک کتاب شیعہ کی تفسیر صافی ہی دیکھنا کافی ہے اور کتاب کی ضرورت ہی نہیں ۔ جس میں محمد مرتضےٰ صاحب شیعہ نے اس قرآن موجودہ عثمانی کی غلط ہونے کی بہت سی روایتیں تحریر کی ہیں ۔ ان میں سے چند روایتیں حسب ضرورت اس جگہ تحریر بھی کر دیتا ہوں ۔ تاکہ مسلمانوں کو ان کی غلطی معلوم ہو جائے مفسر صاحب شیعہ نے تفسیر عیاشیؒ امام ابو جعفر صادق علیہ السلام سے یہ حدیثیں تحریر کی ہیں ۔

حدیث اوّل :۔ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ لَوْلَا اَنَّهٗ زِیْدَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ وَنُقِصَ مَا خَفِیَ ۔ ترجمہ ۔ امام جعفر سے روایت ہے کہ فرماتے تھے اگر نہ ہوتی زیادتی قرآن مجید میں اور نہ نقصان کیا جاتا ۔ تو نہ پوشیدہ رہتا حق ہمارا اوپر کسی عقل والے کے ۔ وَلَوْ قَدْ قَامَ قَآئِمُنَا فَنَطَقَ صَدَّقَهُ الْقُرْاٰنُ ۔ صاحب عقل کے اور تحقیق جب ہمارا قائم اٹھ کر کلام کرے گا تب اس موجودہ قرآن کی تصدیق ہوگی ۔

فائدہ :۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قرآن موجودہ میں اس قدر نقصان و زیادتی ہوئی ہے کہ جو اس میں اہلبیت کے نام اور فضائل تھے سب نکال دیئے ہیں ۔ جب امام محمد مہدی آویں گے تب وہ اس قرآن کو درست کریں گے

دوسری حدیث ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُرِئَ الْقُرْاٰنُ كَمَا اُنْزِلَ لَاَلْفَیْتَنَا فِیْهِ مُسَمَّیْنَ ۔ امام عبداللہ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ اگر قرآن کریم پڑھا جاتا جس طرح آسمان سے نازل ہوا تھا۔ تو ہم اس میں آئمہ کے نام اور فضائل پاتے۔

فائدہ :۔ حدیث اوّل و دوم کی پوری شرح مفسر صاحب محمد مرتضیٰ نے اپنی تفسیر صافی میں یوں فرمائی ہے اَقُوْلُ الْمُسْتَفَادُ مِنْ مَجْمُوْعِ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ وَغَيْرِهَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنْ طَرِيْقِ اَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۔ ترجمہ۔ مفسر کہتا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ یہی تمام مستفاد ہیں ان تمام حدیثوں کے اور سوا ان کے جو روایات ہیں بطریق اولی اہل بیت علیہ السلام سے مروی ہیں اِنَّ الْقُرْاٰنَ الَّذِيْ بَيْنَ اَظْهُرِنَا لَيْسَ بِتَمَامِهٖ كَمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۔ کہ تحقیق جو قرآن ہمارے درمیان نہیں ہے تمام یعنی پورا جو اتارا گیا تھا اوپر محمد رسول اللہ کے بَلْ مِنْهُ مَا هُوَ خِلَافُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَمِنْهُ مَا هُوَ مُغَيَّرٌ وَمُحَرَّفٌ ۔ بلکہ یہ موجودہ قرآن مخالف ہے اس کے جو اتارا گیا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس میں ادل بدل کیا گیا ہے وَاِنَّهٗ قَدْ حُذِفَ عَنْهُ اَشْيَاءُ كَثِيْرَةٌ مِنْهَا اِسْمُ عَلِيٍّ فِيْ كَثِيْرٍ مِنَ الْمَوَاقِعِ وَمِنْهَا لَفْظَةُ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ اور تحقیق حذف یعنی نکالی گئی ہیں ۔ اس میں سے بہت سی چیزیں بہت جگہ سے یعنی نام علی کرم اللہ وجہہ کا بہت جگہ سے اور لفظ آل محمد کا بہت جگہ سے نکالا گیا ہے ۔ اس قرآن موجودہ سے ۔ وَمِنْهَا اَسْمَاءُ الْمُنَافِقِيْنَ فِيْ مَوَاضِعِهَا وَمِنْهَا غَيْرُ ذٰلِكَ ۔ اور بہت جگہ سے نام منافقوں کے نکالے گئے ہیں ۔ اور سوا اس کے اور بہت کچھ نکالا گیا ہے ۔ وَاِنَّهٗ لَيْسَ اَيْضًا عَلَى التَّرْتِيْبِ الْمَرْضِيِّ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ اور تحقیق نہیں ہے یہ قرآن موجودہ اوپر ترتیب پسندیدہ رب و رسول کے نعوذ باللہ من ذالک

فائدہ :۔ اس مفسر شیعہ نے تمام شیعوں کا تانا بانا نیست و نابود کر دیا۔

فائدہ :۔ اگر اس اپنے مفسر پر بھی شیعہ کو اعتقاد نہ ہو تو حق الیقین طعن سوم مطاعن ابوبکرؓ احوال حضرت علیؓ میں دیکھو لکھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے گھر میں بیٹھکر قرآن کریم جمع کیا۔ جب مسجد میں لائے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم کو اس تمہارے جمع کئے ہوئے قرآن کی ضرورت نہیں ہے۔ تو جواب میں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے عمرؓ تو اس قرآن کو دوبارہ نہ دیکھے گا جب تک میرا فرزند امام مہدیؑ ظاہر نہ کرے۔ یہ کہکر واپس گھر کو تشریف لے گئے۔

فائدہ :۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اصلی قرآن مجید حضرت علیؓ نے لکھا ہے وہ امام مہدیؑ کے پاس ہے۔ پھر اس کے بعد لکھتے ہیں کہ جو اب باقی قرآن ہے یہ مصحف عثمانی ہے۔

فائدہ :۔ اگر شیعہ صاحب اس سے بھی انکار کریں تو ہم چند روایات بطور نمونہ کتاب مرتضوی سے نقل کرتے ہیں جو ۱۳۱۶ھ مطبع یوسفی دہلی میں طبع ہوئی۔ صفحہ ۱۴ پر مولوی مرزا باقر علیؒ صاحب فرماتے ہیں کہ بہت آیات میں حضرت امیر المومنین علیؓ ابن طالب کے نام کی تشریح تھی۔ مخالفین و دشمنان دین نے ان آیات میں تغیر و تبدل کر دیا ہے۔ یعنی قرآن میں سے علیؓ کے تمام نام نکال دیئے ہیں۔ ورنہ قرآن میں ان لفظوں سے آیتیں نازل ہوئی تھیں جیسا کہ پارہ ۲۲ بائیس سورۃ الاحزاب میں ہے۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔ ترجمہ۔ اور جو کوئی شخص حکم مانے اللہ اور اس کے رسولؐ کا بیچ ولایت یعنی امامت علیؓ کی اور پیچھے ان کے آئمہ کرام کی تحقیق کامیابی پائی انہوں نے کامیابی بڑی پس اس آیت کے درمیان سے لفظ وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْاَئِمَّةِ اصحابوں نے نکال دیا ہے۔ اس میں تفضیلت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر آئمہ کرام کی تھی۔ ورد ولایت کے معنے یہاں کفیل کے ہیں یعنی تمام دینی و دنیاوی کام حضرت علیؓ اور آئمہ کے سپرد کر دیئے گئے تھے۔ الغرض تمام حکومت دینی و دنیاوی امیر علیؓ اور آئمہ علیہ السلام کی ہی تھی مگر اصحابوں نے اس جملہ آیت کو قرآن مجید سے نکال کر امیر علی سے حکومت جبراً چھین لی تھی۔ دوسری آیت پارہ پانچ سورۃ نسا میں ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فِيْ عَلِيٍّ ترجمہ:۔ اے لوگو جو دیئے گئے ہو کتاب ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے جو اتارا ہے ہم نے اوپر بندے اپنے کے بیچ حق علیؓ کے۔

Marfat.com

فائدہ :۔ شیعہ کہتے ہیں عَلٰی عَبۡدِنَا فِیۡ عَلِیٍّ اصحابوں نے قرآن مجید سے نکال دیا ہے تیسری آیت پارہ اوّل سورہ بقر اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ ۔ اگر ہو تم بیچ شک کے اس چیز سے جو اتاری ہے ہم نے اوپر بندے اپنے کے بیچ حق علیؓ ابن ابی طالب کے پس لاؤ تم ایک سورۃ مانند اس کے شیعہ کہتے ہیں عَلٰی عَبۡدِنَا کے بعد فِیۡ عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ اصحابوں نے قرآن سے نکال دیا ہے۔

چوتھی آیت پارہ پندرہ سورۃ کہف وَ قُلِ جَآءَ الۡحَقُّ مِنَ الرَّبِّکُمۡ فِیۡ وَلَایَۃِ عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ ۔ اور کہہ دے یا محمد آیا حق رب تمہارے کی طرف سے بیچ حکومت علی ابن ابی طالب کے پس جو کوئی چاہے ایمان لائے اور جو کوئی چاہے کفر کرے خلافت اس کی سے اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِیۡنَ اٰلِ مُحَمَّدٍ نَارًا ۔ تحقیق تیار کیا ہم نے واسطے ان کے جو ظلم کرتے ہیں آل محمد پر عذاب آگ کا۔

فائدہ :۔ شیعہ کہتے ہیں یہ دونوں جملے اس آیت سے فِیۡ وَلَایَۃِ عَلِیٍّ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ کو اصحابوں نے نکال دیا ہے۔

پانچویں آیت :۔ پارہ چھ سورۃ نساء اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَظَلَمُوۡا اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمۡ لَمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَهُمۡ تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے اور ظلم کیا آل محمد پر بیچ حق ان کے کے یعنی چھین لیا حق ان کا نہیں ہے کہ خداوند کریم بخشش کرے واسطے ان کے وَلَا لِیَهۡدِیَهُمۡ طَرِیۡقًا اِلَّا طَرِیۡقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا اور نہیں راہ دکھاتا ان کو مگر راہ دوزخ کی ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے شیعہ کہتے ہیں کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَظَلَمُوۡا کے بعد دو جملے اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمۡ کو اس آیت سے اصحابوں نے نکال دیا ہے

چھٹویں آیت ، پارہ دوم سورۃ بقر اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ فِیۡ عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ ۔ تحقیق وہ لوگ جو چھپاتے ہیں اس چیز کو جو اتارا ہے ہم نے آیات بینت بیچ حق علی ابن ابی طالب کے شیعہ کہتے ہیں کہ اس میں سے فِیۡ عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ کو اصحابوں نے نکال دیا ہے۔

ساتویں آیت ، پارہ چھ سورۃ المائدہ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ فِیۡ عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ مِنَ الرَّبِّکَ اے رسول پہنچا تو جو کچھ اتارا ہے ہم نے طرف تیری بیچ حق علی بن ابی طالب کے

فائدہ :۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس میں سے بھی اصحابوں نے فی علی بن ابی طالب کو نکال دیا ہے ۔علیٰ ھذا القیاس۔ اسی طرح شیعہ نے بہت بہت بکواس کی ہے ۔مگر بسبب طوالت ہم اسے لکھنا اچھا نہیں سمجھتے عقلمند کو اتنا ہی کافی ہے۔

جواب اوّل :۔ اگر یہ قرآن مجید شیعہ کے نزدیک غلط ہے ۔اور بقول شیعہ اصحابوں نے بہت کچھ خیانت کر کے اس قرآن مجید سے نکال دیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی یہ حجت لوگوں پر غالب نہیں آویگی جو پارہ چھ سورۃ النساء میں ہے لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ ۔ ترجمہ ۔تاکہ نہ ہووے واسطے لوگوں کے کوئی دلیل اوپر پروردگار کے ۔یعنی اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں سب کچھ واضح کر کے سمجھا دیا ۔ اور کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

فائدہ :۔ اور لوگ تمام بری الذمہ ہو جاویں گے۔

جواب دوم :۔ معاذ اللہ اگر یہ قرآن مجید غلط ہوا تو تمام دین اسلام ہی غلط ہو گیا ۔کیونکہ تمام امت محمدیہ کا دارومدار اسی پر ہے ۔ چنانچہ مثل مشہور ہے ۔ اگر ، کفر از کعبہ برخیزد تو کجا ماند مسلمانی ۔ترجمہ ۔اگر کفر کعبہ ہی میں اٹھے تو دین اسلام کہاں رہے۔

جواب تیسرا :۔ شیعوں کے نزدیک گیارہویں امام حضرت حسن عسکریؓ کے بعد بارہویں امام محمد مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں اور اب سرمن رائے غار میں چھپے ہوئے ہیں ۔ اور ان کے پاس چالیس پارہ والا قرآن مجید ہے جس میں تمام مخلوقات کی

Marfat.com

ہدایت ہے۔ اور اس اصلی قرآن کو گم کر رکھا ہے

مسئلہ :۔ اس سے معلوم ہوا کہ نعوذ باللہ اس غلط قرآن پر سب مخلوقات کو چھوڑ کر اصلی قرآن کو گم کر کے رکھ چھوڑا ہے تو مخلوقات گمراہ ہوئی۔

جواب چوتھا :۔ اس انکار قرآن مجید سے تو تمام شیعہ کی مٹی پلید ہوگئی ہے کیونکہ اس غلط قرآن مجید بیاض عثمانی کو تو اب تمام شیعہ بھی اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں اور اپنے مُردوں کو پڑھ کر بخشتے ہیں۔ اگر اس قرآن کو بیاض عثمانی یعنی ڈائری عثمانی سمجھیں تو نہ ان کے زندوں کی بخشش ہے اور نہ ان کے مُردوں کی نجات ہے

جواب پانچواں :۔ اگر بقول شیعہ قرآن مجید غلط تھا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی خلافت کے وقت اس کو درست کیوں نہیں کیا اور آپ نے جمع کردہ اصلی قرآن مجید کو کیوں ظاہر نہ کیا اور مروج دیا۔ اور اس بیاض عثمانی پر کیوں عمل کرتے رہے اور نمازیں پڑھتے رہے۔

جواب چھیواں۔ اگر اصحاب کرام نے بسبب دشمنی اہل بیت کے نام بہت جگہ سے قرآن مجید سے نکال دیئے گئے تھیں اپنا نام ہی درج کر دیا ہوتا۔ مثلاً ابوبکرؓ یا عمرؓ یا عثمانؓ وغیرہ ہی لکھ دیتے۔

فائدہ :۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اصحاب ثلاثہ نے قرآن مجید میں اپنے نام درج نہیں کئے تو اہل بیت کے نام بھی نہیں نکالے ہوں گے یہ محض شیعہ کی بدظنی ہے

ساتواں جواب :۔ سارے قرآن مجید میں سوا زیدؓ اصحابی کے جو حضور پاک کا بے پالک تھا کسی کا نام درج نہیں نہ کسی صحابی اور نہ کسی اہل بیت کا۔

آٹھواں جواب در نظم :۔

.اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ جو وچ قرآنے آیا	نگہبان قرآن مجید دے ہاں آپیں خود اللہ فرمایا
جے عثمانؓ خیانت کیتی کجھ قرآن گھٹایا	تاں ایہہ قول خدا وند والا کیکر سچ آیا
جبدے حق خدا فرمایا میں ہاں راکھا اس دا	دا دعا گھاٹا نقط کیدا کرنا قدر ہے کس دا
لوٹے سب مخلوقاں رل کر زور لگاون پیاں	ہک زیر زبر دا فرق نہ ہویا تیراں صدیاں گئیاں
ہے محفوظ ہمیش تحریفوں پاک کتاب تعالیٰ	موجب وعدے رب صاحب دے شیعاں دا منہ کالا

طعن دہم شیعہ در متعہ

شیعہ کہتے ہیں کہ اگر حضرت عمر فاروقؓ متعہ کو بند نہ کرتے تو تمام دنیا سے زنا کا دروازہ بند ہو جاتا۔ اور اس آیت کو جو پارہ پانچ سورۃ نساء میں ہے زنا کے حلال ہونے میں پیش کرتے ہیں۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۱۰۔ پس جو کوئی فائدہ پکڑے تم میں سے ساتھ عورتوں کے پس دو تم ان کو اُجرت اُن کی مقرر کی ہوئی

فائدہ۔ متعہ کے معنے ہیں کہ کسی عورت کے ساتھ یہ شرط کر لی کہ میں تجھ کو اتنی مدت یعنی ایک دن یا دو یا تین دن یا مہینہ یا برس اتنی اُجرت یعنی روپیہ یا دو روپے یا بیس یا سو یا چار سو، ہزار روپے وغیرہ یا کوئی چیز جنس یا کپڑے دے کر رکھوں گا۔ پس جب وقت اتنی مدت مقرر شدہ گزر جائے تو اس عورت پر اس مرد کا کوئی کسی قسم کا حق نہیں ہے۔ وہ عورت بغیر طلاق کے اس مرد پر حرام ہوگئی۔ اب اس عورت پر اس مرد کا کوئی حق نہیں جب تک پھر دوبارہ متعہ یعنی مدت مقرر نہیں کرتا۔

Marfat.com

کنجریاں دا ایسے کارن مذہب شیعہ آیا — آکھ متعہ دی لے کراونہاں زنا حلال بنایا

واہ واسنگ محب اماماں کنجراں سنگ رلایا — ایہ فائدہ متعہ حلال کرن دا دنیا اوپر آیا!

محب اماماں بن کر ایہ سب متعہ کرن رنت بھائی — ہک ماہ محرم متعہ نہ کرن شیطاں عقل ونجائی

ایسے مذہب بیہودہ کولوں دیہہ پناہ الٰہی — جو فرق حلال حرام نہ جانن احمق کون سودائی

مسئلہ:- شیعہ کی تفسیر عمدۃ البیان میں لکھا ہے کہ جو شخص ایک بار متعہ کرے اس کو درجہ امام حسنؓ ملتا ہے اور جو دوسری بار متعہ کرتا ہے اس کو درجہ امام حسینؓ جتنا ملتا ہے۔ اور جو تین بار متعہ کرتا ہے اس کو درجہ حضرت علیؓ کا ملتا ہے۔ یعنی جو شخص تین بار متعہ کرے وہ قیامت کے دن ان تینوں صاحبوں کے ساتھ ایک ہی درجہ میں ہوگا۔

جواب:- اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی صفت میں ارشاد فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ۔ یعنی مومن وہ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی محافظت کرتے ہیں۔ مگر عورتوں اپنی پر یا جو مالک ہوئے داہنے ہاتھ ان کے یعنی لونڈی پر فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ پس یہ لوگ نہیں ملامت کئے گئے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ پس جو لوگ طلب کرے سوا اس کے یا حلال جانے متعہ کو پس وہی ہیں حد سے گزرنے والے یعنی مومنوں کی صفت سے دور ہیں۔ پس اس آیت سے متعہ کی حرمت پائی جاتی ہے۔ اور مطابق اسی آیت کے صحیح مسلم میں ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَیْءٌ مِّنْ هٰذِهِ النِّسَآءِ الَّتِیْ تَمَتَّعَ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَهَا ۝ فرمایا رسول اللہ نے کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز ہے۔ یعنی عورت ہے جس کے ساتھ متعہ کیا ہوا تھا تو چھوڑ دے اس کو یعنی متعہ کرنا اس آیت کے بعد حرام ہے۔

فائدہ:- سنت اہل جماعت کے چاروں مذہبوں میں متعہ حرام ہے۔ اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کیطرف متعہ کی نسبت کی ہے اس سے غلطی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ امام مالکؒ نے اپنی کتاب مؤطا میں متعہ کو خاص حرام فرمایا ہے۔ اور علماء محدثین کی تحقیق ہے کہ متعہ دو بار حلال ہوا۔ اور دو دفعہ حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا۔ پھر جب فتح خیبر ہوئی تو حرام ہوگیا۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مؤطا اور بخاری مسلم ترمذی میں روایت کیا ہے کہ چند روز متعہ مباح ہو کر فتح خیبر کے بعد حرام ہوگیا۔ دوسری دفعہ جنگ اوطاس میں تین وقت متعہ مباح ہوا۔ پھر فتح مکہ کے بعد تاقیامت حضور پاکؐ نے حرام فرما دیا جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت سلمہؓ نے ابن اکوع سے روایت کی ہے۔ اور تمام اصحاب کا اجماع ہے۔ کہ متعہ حرام کیا گیا ہے۔ صرف عبد اللہ ابن عباسؓ اس کو حلال کہتے تھے پھر ان کو یہ حدیث پہنچی جو اوپر مذکور ہوتی ہے۔ تب وہ بھی متعہ کی حرمت کے قائل ہوگئے۔ چنانچہ ترمذی میں یہ حدیث موجود ہے۔

فائدہ:- جب فقہ کی تمام کتابوں میں متعہ کی حرمت ثابت ہے تو اب سنت اہل جماعت پر الزام محض کم فہمی کا سبب ہے

نظم

اوّل متعہ حلال آہا پھر رب حرام ٹھہرایا — ناسخ تے منسوخ حکم ہے وچہ قرآنے لکھیا

سود شراب تے جوا اوّل جویں حلال تمامی — پھیر حرام کیتا رب مالک وچہ قرآن پچھانی

اوّل حکم جو نازل تائیں اللہ تاکہ مر لوے! — لا کھو کھانا پینا دیہو جبتک قوت نہ تھیوے

پھیر سورۃ نور دے اندر اس سورۃ نازل ہوئے — جو کوئی عورت مرد پرانا ہیا خیال کما وے

حکم اوّل دس کافر سنگ دو مومن کرن لڑائی — پھر دو کا فرتے ہک مومن آیا حکم الٰہی

وچہ سورۃ انفال دے آیا دیکھے جو شک لیاوے — پڑھ دس رکوع انفالاں دیکھو جیں دل چاہوے

Marfat.com

بھی اوّل حکم جو بیوہ عورت عدت ماں گزارے پھر چار مہینے دس دن آبا دوچہ سیپارے
عقد جو مبین بھراولی جائز آدم وقت پچھانی ہٹن جاں کرے تاں کافر جانن اسنوں خاص عوامی
ستو حلال جو مانن اجکل کافر جان دیوانے منو زناہ حرام برابر جانیں ایس زمانے
مومن کارن اتنا کافی نہ طول بیان ودھایا اَلْعَاقِلُ یَکْفِیْ کُالْاِشَارَۃِ عقلمنداں فرمایا!
دانشمند اشارہ کافی آکھیا شاہ ابرایاں بیو توفاں سمجھ نہ آئے بھاویں کرییئے سوگفتاراں

مجلس اٹھارہویں

در تعصبات شیعہ بر احکام اسلام مثلاً توحید رسالت نماز روزہ حج زکوٰۃ کلمہ طیبہ وغیرہ میں

نوٹ :۔ انشاءاللہ تعالیٰ نے مختصر طور پر بطور نمونہ ہر احکام کی مخالفت جو شیعہ کرتے ہیں بیان ہوگی ۔ اور آخر مجلس کے ایک فصل بیہودہ گوئی شیعہ بھی درج ہے ۔ پارہ چار سورۃ آل عمران اور قرآن مجید بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ۔ اور نہ ہو تم اے مسلمانوں مانند ان لوگوں کے جو متفرق ہوگئے مثل یہود و نصاریٰ کے مثل یہودیوں کے تین فرقے ہیں ۔ عنانیہ ۔ سامریہ ۔ لوشکانیہ وغیرہ اور نصاریٰ کے بھی تین فرقے ہیں ۔ ملکانیہ ۔ نسطوریہ ۔ یعقوبیہ وغیرہ اور ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہے ۔ اختلاف کیا انہوں نے پیچھے اس کے جو آئیں ان کے پاس دلیلیں واضح اور روشن وَاُولٰٓئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۙ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور وہ لوگ جو متفرق اور مخالف ہوئے ایکدوسرے کے واسطے ان کے عذاب ہے بڑا جس دن سفید ہوں گے منہ بعضے اور بعض منہ کالے ہوں گے یعنی کئی منہ خوبصورت روشن ہوں گے اور کئی منہ کالے بد صورت ابتر ہوں گے اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ۔ کیا کفر تم نے بعد ایمان لانے کے ۔ صحیح روایت یہی ہے کہ اس سے مراد منافق لوگ ہیں مثلاً شیعہ مرجیہ ۔ معتزلہ ۔ رافضیہ ۔ خارجیہ ۔ مرزائیہ ۔ چکڑالویہ وغیرہ وغیرہ جو بہتر فرقہ میں داخل ہیں ۔ سوائے فرقہ ناجیہ کے یعنی اہل سنت والجماعت سے منکر ہوکر گمراہی میں پڑ گئے ۔ یعنی ان ناری فرقوں میں داخل ہوگئے ۔ یعنی آجکل جو لوگ موجود ہیں یہ سب اہل سنت والجماعت ہی تھے جن کے نشان اب تک موجود ہیں ۔ یعنی اگر کسی کا بیٹا پوتا وغیرہ شیعہ مرزائی وغیرہ ہے تو باپ دادا وغیرہ اہل سنت ہے ۔ الغرض ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مخاطب کرکے فرمائے گا کہ تمہاری بد شکلیں اس واسطے ہیں کہ تم نے کفر کیا بعد ایمان لانے کے ۔ یعنی سنت اہل جماعت کو چھوڑ کر دیگر فرقوں میں پڑ گئے تھے بس چکھو تم عذاب بدلے اس کے جیساکہ فرمایا حضور پاکؐ نے تَتَفَرَّقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثَۃً وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً فِی الْجَنَّۃِ کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے سو وہ سب فرقے دوزخی ہوں گے مگر ایک فرقہ جنتی ہوگا ۔ چنانچہ ملا محمد حائری صاحب شیعہ لاہوری نے ایک رسالہ میں دلیل اس حدیث کی لکھی ہے کہ ظاہر طور پر تو ہر ایک فرقہ یہی دعویٰ کرتا ہے کہ ہم ہی ناجی فرقہ ہیں ۔ مگر درحقیقت وہ ناجی فرقہ ہم شیعہ لوگ ہیں اس واسطے کہ جتنے فرقے بہتر ہیں سب کا کلمہ شریف ایک ہی ہے تو دوسرے احکام میں فرق ہی ہے اگر ہم شیعوں کا کلمہ ان سب سے جداگانہ ہے یعنی بہتر فرقوں کا کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے اور ہم شیعوں کا کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلِیٌّ وَّصِیُّ اللّٰهِ ۔ اور ایسا ہی حائری صاحب شیعہ نے رسالہ نماز امامیہ میں فصل اذان میں لکھا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ

اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ۔

فائدہ:۔ غور کرنا چاہیئے کہ جس مذہب کے ساتھ ہمارا کلمہ کا بھی تعلق نہیں وہ کیسے مسلمان ہیں کہ ہم ان سے اسلامی تعلق رکھیں۔ اور یہ جو انہوں نے اپنے کلمہ میں اور اذان میں اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ اور عَلِیٌّ وَصِیُّ اللّٰہِ زیادہ کیا ہے تو صرف اہل سنت کی مخالفت کی وجہ سے ہی کیا ہے۔ اور ایسے ہی ہر احکام میں شیعہ کی مخالفت ہے۔ مثلاً وضو میں اہل سنت کے نزدیک پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اور پھر منہ اور سر کا مسح پھر بعد میں پیر دھوئے جاتے ہیں۔ مگر شیعہ مخالفت کی وجہ سے پہلے پاؤں دھوتے اور پھر منہ اور بعد میں ہاتھ دھوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ سر کے مسح کی طرح پاؤں کا بھی مسح ہی کر لیتے ہیں۔ اور اسی طرح نماز میں سنت اہل جماعت کے نزدیک ہاتھ باندھ کر نماز پڑھی جاتی ہے۔ شیعہ اس کے برخلاف ہاتھ کھلے چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ اور سنت اہل جماعت کے نزدیک نماز میں پہلے ثناء پڑھا جاتا ہے۔ اور شیعہ ثنا کی جگہ کچھ اور ہی پڑھتے ہیں اور التحیات بھی نہیں پڑھتے۔ اور سنت اہل جماعت جب امام کے پیچھے پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں۔ پیچھے اس امام کے یعنی امام کی تقلید کا اقرار کرتے ہیں۔ مگر شیعہ اس کے برخلاف پیچھے اوس امام کے کہتے ہیں۔ اور مچھلی اور خرگوش کا گوشت بھی حرام جانتے ہیں اسطرح روزہ کی افطاری میں بھی سنت اہل جماعت کی مخالفت کرتے ہیں۔ یعنی تارے چمکنے تک دیر کرتے ہیں۔ اور جو کوئی میت کو غسل دے اس پر بھی غسل واجب سمجھتے ہیں۔ مسح موزہ پر کرنا بھی ان کے نزدیک ناجائز ہے۔ اور جو چیز کھانے کے کام آئے اس پر سجدہ کرنا ناجائز کہتے ہیں۔ اور کربلا کی مٹی پر سجدہ افضل جانتے ہیں مثل یہود کے کیونکہ وہ بھی بیت المقدس کی مٹی کے سوا نماز ناقص و ناجائز جانتے ہیں۔ اگر کوئی شیعہ نماز میں ہاتھ باندھ لے تو اس کی نماز ہی ٹوٹ جاتی ہے۔ اور سجدہ تلاوت قرآن مجید کا جو واجب ہے شیعہ کے نزدیک مطلق جائز نہیں۔

فائدہ:۔ دیکھئے صاحبان کہاں تک متعصبی ہے۔

مسئلہ:۔ شیعہ کے نزدیک جو فوت ہو جائے اُس کی نمازیں اُجرت دے کر پڑھانی اُن کے وارثوں پر واجب ہیں۔ دیکھو اُن کی پرہیزگاری زندہ تو نمازوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ کبھی محرم شریف کے دنوں میں یا گھوڑے کے دن نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اور یہ بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ نماز عصر تو کوئی بھی نہیں پڑھتا۔ اور دوسری نمازیں بھی قلیل قلیل پڑھتے ہیں مگر ماں باپ فوت ہو جانے کے بعد اُس کی طرف سے اولاد پر نمازیں پڑھنی واجب ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص نہ پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ مثل مشہور ہے۔ نانی خصم کیتا دوہترے نوں چٹی۔

فائدہ:۔ شیعوں کی پرہیزگاری تو دیکھو۔ اوّل تو شیعہ کی مسجد ہی کہیں قلیل ملتی ہے۔ کیونکہ شیعہ کی مسجدوں کے ساتھ بھی خاص دشمنی ہے۔ اس واسطے کہ حضرت علیؓ مسجد ہی میں شہید ہوئے تھے اسی لئے مسجد کو قتل گڑھی کہتے ہیں۔ اگر کہیں مسجد شیعہ کی ہے بھی تو وہ بھی غیر آباد ویران۔ اور مُردوں کی نمازیں زندوں پر واجب ہیں۔ اور یہ بھی محض زبانی ہی پلاؤ پکاتے ہیں عمل میں کچھ نہیں لاتے تجربہ ہے اپنی نمازیں تو ادا کر نہیں سکتے دوسروں کی قضائیں بھلا کب ادا کرتے ہوں گے۔

مسئلہ:۔ ہم سنت اہل جماعت کے نزدیک میت کو غسل دیتے وقت مثل قبر کے جانب جنوب سر اور جانب شمال پاؤں کر کے غسل دیا جاتا ہے۔ اور شیعہ اس کے برخلاف یعنی کعبہ شریف کی طرف پاؤں اور مشرق کو سر کر کے میت کو غسل دیتے ہیں۔

مسئلہ:۔ ہم سنت اہل جماعت کے نزدیک کفن دو چادریں اور ایک کفنی اور تہبند اور قدرے خوشبو کے سوا میت مرد کو اور کسی بات کی ضرورت نہیں۔ مگر شیعہ بسبب تعصبی کے میت کے سر پر دستار جو کم سے کم تین گز لمبی اور چار گرہ چوڑی ہوتی ہے باندھتے ہیں۔ اور چادریں اور پگڑی بھی ہونی چاہئیں۔ اگر بسبب مجبوری یعنی ملک کی چادریں ڈھیلی

تو لکھی ہوئی ضرور ہونی چاہئیں۔ اور میت کے ارد گرد بہت سی روئی جمع کرتے ہیں۔ اور دو لکڑیاں انار کھجور یا بیری کی ہونی چاہئیں لے کر اس پر کلمہ شریف لکھ کر روئی لپیٹ کر اس میت کی دونوں بغلوں میں اور کافور کم سے کم ایک چھٹانک بھر میت کے کفن میں دیکر دفن کر دیتے ہیں۔

مسئلہ :۔ ہم سنت اہل جماعت کے نزدیک لڑکا لڑکی فوت کا جنازہ فرض کفایہ ہے۔ مگر شیعہ کے نزدیک پانچ چھ سال کا لڑکا لڑکی کی موت ہو جائے تو اس کا جنازہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بغیر جنازہ کے ہی دفن کر دیتے ہیں۔ پھر ہمارا سنت اہل جماعت اور شیعہ کے جنازہ میں بھی بڑا فرق ہے۔ کئی طرح کی مخالفت کرتے ہیں۔

مسئلہ :۔ ہمارے نزدیک امام مہدیؑ پیدا ہونے والے ہیں۔ اور شیعہ کے نزدیک امام مہدیؑ پیدا ہو کر غار سر من رائے میں چھپ کر بیٹھ رہے ہیں۔ اور قرب قیامت نکلیں گے۔

مسئلہ :۔ ہمارے نزدیک زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ اپنے مال میں سے نکال کر غریب مسکین فقیر فرضائی غلام تنبیدی وغیرہ حاجت مند کو دے دینا چاہیئے۔ اور سید کو مال زکوٰۃ اس واسطے نہیں دینا چاہیئے کہ یہ غنیوں کے مال کی میل ہوتی ہے اور سید کے شان میں کمی آتی ہے مگر شیعہ تعصبی کی وجہ سے ہر احکام میں مخالفت ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ زکوٰۃ کا پانچواں حصہ نکال کر سید ہی کو دینا جائز سمجھتے ہیں

فائدہ :۔ یہ جو مسائل شروع مجلس سے لے کر یہاں تک لکھے گئے ہیں یہ تمام رسالہ نماز امامیہ من تصنیف سید علی حائری لاہوری محلہ شیعاں دروازہ موچی سے لکھے گئے ہیں جس کو شک ہو وہاں سے دیکھے۔

فائدہ :۔ جس طرح ہم سنت اہل جماعت مساجد خدا کو بڑے ذوق شوق سے عالیشان بناتے ہیں۔ ہمارے تعصب سے شیعہ مسجدوں کو ویران کر کے امام واڑے بڑے ذوق شوق سے عالیشان بنوا کر اوپر جھنڈے نصب کرتے ہیں جیسا کہ عیسائی وغیرہ گرجے اور اہل ہنود گوردوارے وغیرہ بنوا کر جھنڈے لگاتے ہیں۔

نظم

تعصب معنے ظاہر حق تھیں ہو جانا انکاری ۔۔۔ بھاویں اپنے مذہب اندر ہووے ایہ گل ساری

پھر دوجے مذہب دی ضد پاروں نہ ہونا اقراری ۔۔۔ توڑے کفر ہووے ضد پاروں اڈ ضد پیاری

بھاویں کیڈی ہووے اس وچہ رب دی بیفرمانی ۔۔۔ مول نہ چھڈنا اسنوں ہرگز کوئی ضد شیطانی

مثلاً منہ سر سینہ پٹن منع حدیث رسولوں ۔۔۔ لیس منی ضرب الخدود و دشق الجیوب مسئلہ جان اصولوں

منہ سر سینہ پٹن والا ناہیں امت میری ۔۔۔ تاں میں نبی اوہناں دا ہرگز کردے نہ ضد دیری

بھی سجدہ تلاوتوں منکر ہوئے شیعہ لوگ تمامی ۔۔۔ ضد تعصب ساڈی پاروں سنتوں سیرے جانی

سجدہ ذکر قرآن اندر ہے آیا حکم شہاناں ۔۔۔ سجدہ کرنا واجب لکھیا نبیؐ اصحاب اماماںؑ

شیعہ منکر سجدیوں ہو گئے ضد اساڈی پاروں ۔۔۔ کرن خلافت کلام الٰہی ڈرن نہ قہر قہاروں

سنت کہن السلام علیکم ہکدوجے دے تائیں ۔۔۔ ایہ طریقہ پاک نبی دا جانی شک ورائیں

اہل شیعہ محروم رہن سب اس بھلے انعاموں ۔۔۔ کارن ضد عناد اساڈی منکر جان سلاموں

اہل سنت دی ضد دوں ایہ تعصب دل وچہ وڑیا ۔۔۔ یا علی مدد اسلام دی جاگہ دل تھیں گھڑیا

ایہ آپس اندر کہندے عاماں اندر آکھن ناہیں ۔۔۔ جے کچھ تاں مکر جاسن تقیہ کر دے تائیں

مسئلہ :۔ بعض شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے معجزہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا معجزہ افضل

Marfat.com

اور بڑا ہے۔ کیونکہ حضرت محمد الرسول اللہ نے چاند کو دو ٹکڑے کیا تھا۔ مگر حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے سورج کو غروب ہونے کے بعد پھر واپس لا کر لوگوں کو دکھایا۔ گویا سورج کا درجہ بہ نسبت چاند کے زیادہ اور افضل ہے۔ جیسا کہ ایک شاعر شیعہ نے دیوان شیعہ مطبع نولکشور کے صفحہ تین پر لکھا ہے۔ شعر

ہوئی اشارت حیدرؓ سے رجعت خورشید ‏ ‏ کیا نبیؐ نے اگر قرص ماہتاب قلم!

ترجمہ در نظم

مطلب ایہ جے پاک نبیؐ نے چند دو ٹکڑے کیتا ‏ ‏ زائد اس تھیں شاہ علیؓ نے ڈیہنہ لہندا سدلیتا

فائدہ:- درحقیقت یہ معجزہ بھی حضرت محمد الرسول اللہؐ کا ہی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت محمد الرسول اللہ حضرت علی مرتضیٰؓ کے زانوں پر سر مبارک رکھ کر سو گئے تھے اور سورج غروب ہو گیا تھا مگر حضرت علی مرتضیٰؓ کی نماز عصر قضا ہو گئی تھی۔ اور آپ اس غم سے بہت ہی غمناک ہو رہے تھے۔ کیونکہ آپ نے کبھی نماز قضا نہیں ہونے دی تھی۔ اور حضور پاکؐ کو بسبب ادب اور آپ کی بے آرامی کی وجہ سے بیدار نہ کر سکے جب حضور پاکؐ بیدار ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی کرم وجہٗ بہت ہی غمناک ہیں تو سبب دریافت کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے عرض کیا قربان جاؤں آپؐ پر میری نماز عصر فوت ہو گئی ہے اسی وقت حضور پاکؐ نے دعا مانگی اور سورج واپس آ گیا تاکہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نماز گزار لے۔ اگر اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو کتاب سیف سنت کلاں کو دیکھو۔

نظم

کارن ضد عناد اساڈی کرن تعصب عالی ‏ ‏ خرگوش حلال یقینی کہن حرام ایہ عقلوں خالی
بعض محدث کہن کراہت حیض آوے اس تائیں ‏ ‏ پر نہیں حرام کسے نے لکھیا شیعہ باجھ روایئں
بخاری مسلم اندر ہدیہ قبول نبیؐ اس کیتا ‏ ‏ تے ترمذی وچ لیا خرگوش خاص نبیؐ کھا لیتا
بھی ضد اساڈی یاروں ذکر داڑھی سب منادے ‏ ‏ جو سنت اہل جماعت ذکر داڑھی ہیں رکھاندے

مسئلہ:- ہمارے تعصب کی وجہ سے شیعہ صاحب دیدار الٰہی کے بھی منکر ہیں۔ حالانکہ دیدار الٰہی کے منکر کو خود خدائے پاک نے اپنی کلام پاک میں فرمایا ہے۔ سورۃ کہف پارہ پندراں أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ۔ وہ لوگ جو کافر ہوئے آیتیں رب اپنے کی سے اور ملاقات اپنے مولائے پاک کی سے یعنی دیدار الٰہی سے فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا۔ پس نیست و نابود ہو گئے عمل ان کے بسبب انکار کرنے آیت دیدار الٰہی کے پس نہ کھڑا کرے گا واسطے ان کے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے ترازو یعنی ان کا نیک عمل کوئی نہ رہا۔ لائق وزن کرنے کے بسبب منکر ہونے دیدار الٰہی سے

نظم

ضد تعصب یاروں شیعہ منکر نے دیداروں ‏ ‏ جو وڈی عظمی نعمت ہے ہر عالی نعمت ناروں
دیدار الٰہی جیسی نعمت نعمت ہور نہ کائی ‏ ‏ مالک اپنے کارن ملنا اس وچ لکھ وڈیائی
سب انعاموں افضل اعلیٰ ہے دیدار الٰہی! ‏ ‏ جنت اندر ہر اک پاوے منکر اس گمراہی
چاہندے گمراہ کرن نوں شیعہ سند بنائی ‏ ‏ جہنا ویں پارے اندر آیا موسیٰؑ دے حق بھائی
منگی دعا موسیٰؑ نے ہیتوں دیہ دیدار الٰہی ‏ ‏ دعا منظور نہ ہوئی ہرگز دنیا اندر کائی
فانی اکھ نوں دیکھن کارن طاقت موں نہ آئی ‏ ‏ جب تک ملے نہ دادہ اکھ جس تھیں ہووے سدا بقائی

نقلی اکھ جد فانی ہووے اصلی رب عطاوے
اوہ پاوے نورالہٰی تائیں ہرگز نہ جھنجلاوے

اسی اکھ نائیں نور تجلّیٰ ویکھن طاقت ناہیں
پھر کویں ایہ نورالہٰی ویکھے سمجھ کریں دل لائیں

جاں ایہ اکھیں فانی ہوسن بلسن ہور جدا ہیں
اوہ پاون نورالہٰی نوں نہ دشمن پچھے جائیں

موسیٰؑ نے دیدار طلب سی دنیا اندر کیتا
حکم ہویا نہ ایتھے بلسی روز قیامت ییتا

چند مسائل از فقہ شیعہ برخلاف اہل سنت بسبب تعصب

مسئلہ اوّل :- استنجا سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔ اگرچہ استنجا کی جگہ سے کچھ پلیدی بھی مل گئی ہو

مسئلہ دوم :- آب منی و مذی پاک ہے۔ اور مذی وضو کو نہیں توڑتی۔ اور بول کے بعد جو چند قطرے آتے ہیں وہ بھی وضو نہیں توڑتے۔

مسئلہ سوم :- مرغی کی بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ چہارم :- وضو میں تمام منہ کا دھونا فرض نہیں ہے۔

مسئلہ پنجم :- اگر شیر خوار لڑکے کا پیشاب کوئیں میں گر پڑے تو تمام پانی نکالنے سے کنواں پاک ہوگا۔

مسئلہ ششم :- نماز جنازہ کے واسطے طہارت کی کوئی شرط نہیں۔ خواہ جنبی کیوں نہ ہو جنازہ میں شامل نہیں ہوسکتا ہے۔ مقتدی اور امام سوا کسی عذر شرعی کے اگر منہ ہاتھ دھو کر جنازہ پڑھ لیں تو کافی ہے۔ یعنی مقتدی اور امام اگر جنبی ہوں جنازہ کے واسطے اُن کو غسل کرنیکی کوئی خاص ضرورت نہیں۔

مسئلہ ہفتم :- اگر کوئی شخص نماز فرض پڑھنے کے بعد اپنے کپڑے یا بدن پر پاخانہ یا خون وغیرہ دیکھے تو نماز کو دوبارہ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ہشتم :- عورت کے ساتھ ہر دو جانب سے صحبت کرنی جائز ہے۔ یعنی پاخانہ پیشاب کے راستے سے صحبت کرنی

فائدہ :- اگر کوئی شیعہ ان مسائل سے انکار کرے تو اپنے مذہب کی کتابیں مثلاً منتہی ابن علی ۔ جعفی ابن عقیل جعفر طوسی وغیرہ دیکھے۔

مسئلہ نہم :- شیعہ کی نماز کھانے پینے سے فاسد نہیں ہوتی۔

فائدہ :- یہ مسئلہ بھی ہماری مخالفت اور تعصبی کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک چنے کی دال کے برابر بھی کوئی چیز نماز کی حالت میں اندر چلی جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

نظم

خاص نماز دے اندر کھے کھادن پیون جاری
کچھ نقصان نماز نہ ہووے سنیتوں مسئلہ داری

وچہ تہذیب دے لکھیا دیکھو وچہ نمازے کوئی
بغلاں اندر عورت رکھے جے شہوت غالب ہوئی

تاں جو اپنا ذکر عورت دی فرجی نال ملاوے
اتنی منی چلے جو اُسدیاں پیراں تیکر جاوے

تاں بھی اوس نماز نہ وچ خلل نہ پاوے کوئی
شیعہ مجتہداں دا اسلے وچہ اتفاق ہویائی

نہ ضد تعصب یاروں ہتھ امام قرآن رہایا
حالانکہ ایہ ظاہر ہے قرآن امام زمانہ

نالے بیٹی ڈیگر خفتاں جمع کیتا دن سارے
جہت خروج محمد مہدیؑ دے خاص چھپایسے

تعصب سارے یاروں اندر سفر نہ قصر بتاون
یعنی سفر دے اندر پڑھن دوگانہ منع فرماون

Marfat.com

بھی فرض جمعہ تھیں منکر ہوئے مسئلہ دلوں بنایا — غائبیت وچہ امام نہ جائز جمعہ اسانوں آیا
بھی آکھن نقد روپیہ باجھوں واجب نہیں زکوٰتاں — بھا دونویں سونا چاندی زیور منکر ہوئے آیاتاں
بھی ستر عورت نوں حج دے اندر فرض نہ رکھن بھائی — ننگے بدن اوہ حج گذارن واہ وا عقل دانائی
بھی احرام زنا جو کردا اسنوں خوف نہ کائی — بھی دو جیوار شکار کرے نہ پوے کفارت بھائی
عورت اپنی گھنے رکو کر اوہن جے دیوے کائی — دوہاں طرفوں جائز ایہی وطی کرے جے بھائی
روزیدار جے غوطہ مارے روزہ فاسد تھیوے — تے روزہ ثابت وطی غلاموں رہندا خیال کچیوے

نقل از معتبر کتاب شیعہ

فصل دربیان بیہودہ گوئیاں شیعہ از حق مسلمان اہل سُنت

مسلمان کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کلام میں فرمایا۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۔ وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں، مسلمان مردوں عورتوں کو سوا کسی قصور کے بس تحقیق اٹھایا ان لوگوں نے بہتان اور گناہ ظاہر اور سورۃ الانعام میں اللہ تعالےٰ نے کفار کے بتوں کو بھی گالی دینے سے منع فرمایا ہے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے مسلمانوں تم گالی مت نکالو کافروں کے بتوں کو جن کو پکارتے ہیں سوائے خدا کے۔ اور حدیث شریف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُہٗ کُفْرٌ ۔ فرمایا محمد رسول اللہ نے گالی دینا مسلمان کو بدکاری ہے - اور قتل کرنا مسلمان کا کفر ہے یعنی دیدہ دانستہ مسلمان کو قتل کرنیوالا کافر ہے۔

بیہودہ گوئی شیعہ اوّل

شیعہ کہتے ہیں کہ صدیق اکبرؓ و حضرت عمرؓ حضرت محمد الرسول اللہ کے اندرونی دشمن تھے۔ اور خون کے پیاسے تھے۔ مگر محمد الرسول اللہ ﷺ کے قتل کرنے کا اُن کو موقعہ ہی نہیں ملا۔ اور دشمنی اُن کی اس قرینہ سے پائی جاتی ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ جنگ تبوک کے موقعہ پر اکیلے رہ گئے تھے تو باراں شخصوں نے آپ کے قتل کرنے کو پہاڑ کی غار میں گھات لگائی تھی جب انہوں نے موقعہ تاڑ کر قتل کرنیکو ہتھیار اٹھائے تو حضرت حذیفہؓ نے اُن کو دُور کیا ورنہ آپ کو قتل کر دیتے۔ اور ان بارہ شخصوں میں صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ بھی تھے۔ نقل از حق الیقین ۔

نظم

کرو خیال جو کیڈی کچی ایہ بیہودہ گوئی! — اصل خباثت شیعہ والی ایتھوں ثابت ہوئی
دلوں ارادہ ابو بکرؓ دا جے کر ہوندا کائی — کیوں غار اندر اس قتل نہ کیتا چھڈ دیو گمراہی
جواک اُکلّے دونویں آہے نہ کجا ہور نہ کوئی — بھی شاہ عمرؓ نوں کتنی واری فرصت ہوئی
شیعہ دی گل اوہ کوئی منّے جسنوں عقل نہ رائی — ایہ بیہودہ گوئی کچی عقلوں دُور ایہائی

بیہودہ گوئی دوم

کہن جو لعنت شاہ عمرؓ نوں ثابت ہے قرآنوں — ایہ شیعہ سب وڈے ظالم ڈرن نہ قہر طوفانوں!

رباعی از شاعر شیعہ ؎

لعنت عمرؓ پر جو کہ سدا کہتا ہے ! — سچ کہتا ہے واللہ بجا کہتا ہے !
قرآن میں ہے سن جو غاصب کے لئے — شیعہ نہیں کہتا خدا کہتا ہے !

فائدہ:- ہرچند دل تو نہیں چاہتا کہ ان بیہودہ گوئیوں کو قلم بند کروں۔ مگر بعض لوگ طرفدار شیعہ انکار کرتے ہیں کہ یہ اوصاف شیعوں میں نہیں کہ اصحاب کے حق میں بکواس بکیں یا گالیاں نکالیں یا لعنت پاویں۔ یہ صرف اُن پر سُنت اہل جماعت طعن کی وجہ سے افترا باندھتے ہیں۔ اس واسطے ان طرفداروں کو مختصر طور پر دکھایا جاتا ہوں۔

بیہودہ گوئی سوم در نظم (از نقل حق الیقین)

ام کلثوم رقیہ دونویں شاہ عثمان ویہائیاں — شیعہ کہن جو پاک نبیؐ دیاں دھیاں مول نہ آہیاں
نال تواریخ کتاباں ثابت ایہ زہراؓ دی بھیناں — ویری جو اصحاب نبیؐ دے تنہاں جہنم ویناں

بیہودہ گوئی پنجم

ایہ بھی ہے طوفان بنایا اہل شیعہ بدکیشاں — تن اصحاباں دے دل اندر رہا نفاق ہمیشاں
آکھن لگو ہیں پاک نبیؐ تھیں بوجہن بتاں تائیں — پناہ خدا دی کیڈے کیڈے بولن جھوٹ بلائیں
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی جے ہیسن بت پجاری — تاں پھر کویں صدیقؓ امام بنایا نبی غفاری
تے شاہ علیؓ کیوں مگر تنہاں دے فرض نمازاں پڑھیاں — وانگ حماراں بدکرداراں شیعیاں لائیاں اڈیاں
اڈیاں بھتیں ہٹھ کریاں وجسن روز قیامتوں اسے — نیکاں دی بدگوئی کردے احمق لوگ ردالے
جو ولی اللہ نوں دشمن جانے اس اللہ نال لڑائی — تے اللہ نال لڑائی جہدی اوہ کیکر بچسی بھائی
مَنْ عَادَلِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ حدیث ہے آئی — جو ولی میرے نوں دشمن جانے اُس میرے نال لڑائی

بیہودہ گوئی ششم (در شعر شیعہ شاعر)

شاہ علیؓ کا سان مقررہ ہے — اور تینوں پر تبصرہ ہے
اس بات میں شک نہ ذرہ ہے — کہو علی وصی اللہ ولی اللہ ہے
جو اُس کو وصی نہ مانے وہ راستہ سے بھولا ہے

یعنی جو شخص حضرت صدیق اکبرؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمان غنیؓ کو دوست رکھے گا وہ نعوذ باللہ قطعی دوزخی ہے۔ بیت ؎

چونہہ یاراں دے دوست جیہڑے ناری کہن انہاں نوں — کل عذاب جہنم والا آکھن ہوگ تنہاں نوں
جمع کرن قرآن عثماںؓ دشمن ہوئے قرآنوں ! — تن یاراں نوں کہن تبرہ خالی دین ایمانوں

بیہودہ گوئی ہفتم (نقل از حق الیقین)

بعضے شیعہ کہن محمد جد معراج سدھائے — ساہ وچہ شیر ڈٹھا تہ حضرت وحشت نہیں گھبرائے

منہ اسدے وچہ دیکھ انگوٹھی اللہ نے فرمایا — رستہ شیر دناتاں سرُود عرش عظیم تے آیا!
دعوت رب کیتی پھر او تھے چاول دُودھ منگایا — تاں نبیؐ کھیا ہیں اک اکلّے کھانا کدی نہیں کھایا
پردے وچوں باہر آیا ہتھ انگوٹھی والا! — حیدرؓ ہتھ پچھاتا حضرت جانا رتبہ اعلیٰ

فائدہ :- اس بیہودہ گوئی شیعہ سے تین الزام شیعہ ہی پر آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالےٰ صمد ہیں اور کھانے پینے سے پاک ہیں۔ اس کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ بھی مثل انسانوں کے کھاتا پیتا ہے جو صریح کفر ہے۔ دوسرا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا درجہ حضرت محمد الرسول اللہ سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جو ہاتھ پردہ سے ظاہر ہوتا تھا۔ واللہ اعلم بعضے شیعہ حضرت علیؓ کو خدا ہی جانتے ہوں گے۔ نمبر ۳ :- شیعہ نے اللہ تعالےٰ کو بھی تقیہ کرنے کا الزام لگا دیا کہ کھانا آپ کھایا اور ہاتھ حضرت علیؓ کا ظاہر کیا۔

بیہودہ گوئی ہشتم (در نظم)

بعضے شیعہ کہن نبوت بھیجی شاہ علیؓ نوں — جبرائیل خطا کر دتی احمد پاک نبیؐ نوں

فائدہ :- اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو سیف سنت کلاں میں دیکھو۔

بیہودہ گوئی نہم

بعض شیعہ کی زبانی سنا گیا ہے کہ جس شخص کے سر کی درد نہ جاتی ہو۔ وہ پانچ شخصوں کے نام ایک کاغذ پر لکھ کر اس کاغذ کو سات دفعہ جوتیاں مارے تو سر کی درد جاتی رہتی بھی نہ آئے گی۔ اور وہ پانچ شخص یہ ہیں (۱) نمرود (۲) شداد (۳) فرعون (۴) ابوبکرؓ (۵) عمرؓ

مسئلہ :- حضرت رسول پاک نے فرمایا کہ جو شخص کسی پر لعنت پاوے اگر وہ شخص لعنت کے لائق ہو تو لعنت اس پر وارد ہوتی ہے۔ ورنہ لعنت بھیجنے والے پر واپس پڑتی ہے۔

فائدہ :- شیعہ کی بیہودہ گوئی تو بے شمار ہیں۔ مگر بسبب طوالت کے چند بیان کر کے اس مجلس کو ختم کیا جاتا ہے۔

مجلس انیسویں ۱۹

دربیان اپنے امام کے پہچانتے ہیں اور امام زمانہ سے کون امام مراد ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً ؕ

از صحاح ستہ فرمایا جناب رسالتمآب نے جو شخص فوت ہو گیا اور اس نے اپنے زمانہ کا امام نہ پہچانا پس وہ مرا جاہلیت کی موت پر۔ اور اس حدیث سے امام زمانہ سے مراد کتاب اللہ ہے۔ یعنی وہ کتاب جو اس کے زمانہ میں ہے نہ پہچانی۔ کیوں کہ اس پر عمل کرنا اور ایمان لانا فرض عین ہے۔ اور اس نے معلوم نہ کیا کہ کتب سابقہ یعنی توراۃ شریف، انجیل شریف وغیرہ منسوخ ہو چکی ہیں۔ اور اس نے یہ جانا کہ بعد نزول قرآن شریف کے اگر کتابیں نئی ایجاد کی جائیں۔ مثلاً گرنتھ صاحب اور تقسیت لوحی وغیرہ سب باطل ہیں۔

فائدہ :- اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا پہچاننا جو کہ امام زمانہ ہے ہر عورت مرد عاقل بالغ پر فرض عین ہے اور جس مرد عورت کو یہ خبر نہیں کہ ہمارے خدائے پاک نے ہماری راہنمائی کے واسطے جو کتاب اتاری ہے اس کا کیا نام ہے اور وہ کس لئے اور کس شخص پر اتاری گئی ہے وہ انسان نہیں بلکہ حیوانوں سے بھی ابتر ہے

مسئلہ :- شیعہ کہتے ہیں کہ ہر شخص کا اعتقاد ہونا چاہیئے کہ کہیں امام زمانہ موجود ہے گو غائب ہی کیوں نہ ہو۔ اگر یہ اعتقاد نہ رکھے گا تو لائق عذاب کے ہوگا۔ اور وہ امام زمانہ سے امام محمدؑ مہدی سمجھتے ہیں۔ اور ان کا اعتقاد ہے کہ گیارہویں امام حضرت حسن عسکری کے بعد حضرت امام محمد مہدی پیدا ہو کر غار سرمن رائے میں چھپ بیٹھے ہیں۔ اور سنت اہل جماعت کے نزدیک امام صاحب ابھی پیدا ہونے والے ہیں۔ الخ

فائدہ :- حاصل کلام جو قرآن مجید سب لوگوں میں روزمرہ تلاوت ہوتا ہے یہی امام زمانہ ہے۔ اور ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے ہر خاص و عام کو احکام دریافت ہو سکتے ہیں۔ اور بے شمار علوم حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور ہر ایک کو بلا واسطہ یا بالواسطہ حق و باطل کی تمیز ہو سکتی ہے۔ اس واسطے قرآن مجید موجودہ ہی امام زمانہ کہلانے کا حقدار ہے

سوال شیعہ درنظم

شیعہ کہن امام دا ہونا ایہ کوئی لازم ناہیں — جو سمجھیں سب مومن پکڑن مسئلے دینی تائیں
بلکہ صرف یقین کرے جو ہے امام زمانہ — اپر زمین اساڈے کارن ہے درکار ایمانہ
سارے پنج اصول شیعہ دے اندر دینے بھائی — توحید رسالت عدل قیامت اننے امامت آئی
یعنی ہُن نہیں دے اندر اپر ہے خلیفہ بھائی — کرنا صرف یقین فرض ہے ہور نہیں گل کائی!

جواب اوّل :- یہ امر منظور کرنے کے قابل نہیں۔ کیونکہ شیعہ نے جو دلائل اپنی کتابوں سے پیش کئے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کی ضرورت اس لئے ہے کہ اس سے مسائل مشکل دریافت کئے جاہیں۔ اور اختلاف دور کئے جائیں پس امام اگر بالفرض موجود ہو مگر اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہو، یعنی مسائل وغیرہ دریافت نہ کر سکیں تو اس کا ہونا نہ ہونے کے قابل ہے صرف اس کی تصدیق سے کوئی فائدہ نہیں۔

جواب دوم :- اس وقت امام زمانہ کا ظاہر ہونا ضروری تھا اس لئے کہ مرزا قادیانی نے دعوٰے امامت کیا ہوا ہے۔ اور لوگ اس کا مذہب اختیار کر رہے ہیں۔ اگر امام محمد مہدی پیدا ہو کر غار سرمن میں کہیں چھپے ہوئے ہیں تو اس سے مخلوقات کو کیا فائدہ کہ لوگ اس کی موجودگی میں دن بدن گمراہ ہو رہے ہیں

جواب تیسرا :- اصول دینی۔ یعنی وضو نماز روزہ حج زکوٰۃ نکاح طلاق غسل میت نماز جنازہ توحید رسالت وغیرہ سب شیعہ کے مطابق بگڑا ہوا ہے۔ اگر بالفرض امام زمانہ یعنی امام مہدی موجود ہوں۔ مگر اس بگڑے ہوئے اصول دینی کی اصلاح یعنی درستی نہیں کرتے تو نعوذ باللہ وہ گنہ گار ہوئے۔ کیونکہ خود اپنی آنکھوں سے مخلوقات کو گمراہ ہوتے دیکھ کر بھی نہیں سمجھاتے اور رہنمائی نہیں فرماتے۔ حاصل کلام امام زمانہ سے قرآن مجید مراد ہے۔ جس سے یہ تمام فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

سوال شیعہ درنظم :-

شیعہ کہن جو الیس حدیثوں مسلم تھیوے بھائی — امام زمانہ طرف زمانے ہے اضافت آئی
اننے زمانہ بدل دا رہندا چلنے گل نو کائی! — کتاب نہ بدلے کویں کتاب امام زمانہ آئی

Marfat.com

جواب

سنوں جواب جو ہر زمانے کتاب بھی بدلدی آئی
زمانے اسرائیل توراۃ امام زمانہ سا ہی

اتے زمانے نصاریٰ دے امام انجیل نوں جانی
ایس زمانے وچہ قرآن مجید امام پچھانی

جیوں کر اللہ نے فرمایا واضح کر سمجھا والا
او جہڑ جاندیاں نا ہیں بھائیو سدھی سڑک کھاوا

وچہ سورۃ احقاف دے چھبتی وچہ سیپارے
جیکر ہیں توں مومن بھائی منسیں نال پیارے

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پہلے اس کتاب موسیٰ یعنی توراۃ امام زمانہ اور رحمت تھی۔ یعنی لوگوں کو اللہ کی طرف سے سیدھا راستہ دکھانیوالی تھی وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ط ترجمہ۔ اور یہ کتاب یعنی قرآن کریم اس کو سچا کرتی ہے عربی زبان میں تاکہ ڈراوے ظالموں کو اور خوشخبری دیوے نیکو کاروں کو امام زمانہ ہو کر۔

نوٹ :۔ جس کو اس مسئلہ کو زیادہ دیکھنے کی ضرورت ہو وہ فتاویٰ عزیزی جلد دوم صفحہ ۹۱ میں دیکھے اور ایک اور آیت بھی اس مضمون کی پارہ بارہ سورۃ ہود میں آئی ہے اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ط الغرض موسیٰ علیہ السلام کے باراں نقیب جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پارہ چھ سورۃ المائدہ میں ارشاد فرمایا وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ط اور البتہ تحقیق پکڑا اللہ تعالیٰ نے عہد بنی اسرائیل سے اور کھڑے کئے اللہ تعالیٰ نے بارہ سردار ان میں سے۔ اور ان سرداروں کے لئے بعد وفات موسیٰ علیہ السلام امام زمانہ توراۃ تھی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بعد باراں حواریوں کے لئے امام زمانہ انجیل شریف تھی۔

فائدہ :۔ باراں نقیب موسیٰ علیہ السلام کے اور باراں حواری عیسیٰ علیہ السلام کے موافق اپنے امام زمانہ یعنی توراۃ و انجیل کے عمل کرتے رہے۔ ویسے ہی امت محمدیہ کے لئے باراں امام یا خلیفے ہیں كَمَا قَالَ النَّبِيُّ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا وَّلَهُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً ؁ جیسا کہ فرمایا حضرت رسول پاک نے ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا اس وقت تک کہ البتہ اس امت میں باراں ولی یا امیر اور بعض روایت میں خلیفہ بھی آیا ہے نہ ہو جاویں۔ اور وہ خلیفے یا امام تمام قریش سے ہی ہوں گے۔ اگر اس حدیث سے اہل بیت مراد ہوتے تو اس طرح فرمایا ہوتا۔ كُلُّهُمْ مِنْ عِتْرَتِيْ یعنی تمام امام میرے قریبی ہوں گے یا فرمایا ہوتا كُلُّهُمْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ یعنی تمام خلیفے حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہوں گے یا فرمایا ہوتا كُلُّهُمْ مِنْ وُّلْدِ حَسَنَيْنِ۔ یعنی سب کے سب خلیفے امام حسنؓ حسینؓ کی اولاد سے ہوں گے

فائدہ :۔ پس واضح ہو کہ اس امر میں ذکر عام ہے۔ اس میں کسی کی تخصیص نہیں پائی جاتی۔ اور جن کو شیعہ امام کہتے ہیں ہم سنت اہل جماعت بھی ان کو امام ہی مانتے ہیں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ امام اول (۱) :۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ شیر خدا حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام دوم (۲) :۔ حضرت حسنؓ بن علیؓ۔ امام سوم (۳) :۔ حضرت حسین بن۔ امام چہارم (۴) حضرت زین العابدینؓ بن حسینؓ۔ امام پنجم (۵) :۔ حضرت امام باقرؓ بن زین العابدینؓ امام ششم (۶) :۔ حضرت امام جعفر صادقؓ بن باقرؓ امام ہفتم (۷) ۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؓ بن جعفر صادقؓ۔ امام ہشتم (۸) ۔ حضرت امام علی موسیٰ رضاؓ بن موسیٰ کاظمؓ۔ امام نہم (۹) ۔ حضرت امام محمد تقیؓ بن موسیٰ رضاؓ ۔ امام دہم (۱۰) ۔ حضرت امام علی نقیؓ بن محمد تقیؓ۔ امام گیارھویں (۱۱) :۔ حضرت امام حسن عسکریؓ بن علیؓ بارھویں (۱۲) امام :۔ محمد مہدیؓ ہونے والے ہیں۔ جن کے والدین کا نام گرامی عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ اور خاص اہلبیت

Marfat.com

خاص سید ہوں گے - اور حضرت امام حسنؓ کی اولاد سے ہوں گے

نظم

علی حیدرؓ امام حسنؓ نوں ہک دن ویکھ الایا — ایہ بیٹا میرا سید ہے جویں پاک نبیؐ فرمایا

نسل اسدی تھیں شخص ہوسی ہک نام محمدؐ والا — خو اسدی جویں خو نبیؐ دی صورت دا متوالا

عدلوں بھرے زمین تمامی مہدیؑ اسنوں جانوں — باپ دا نام عبداللہ مائی آمنہ اسدی جانوں

ملک یمن وچہ قرعہ دستی جتھاں اُسدا پایہ — بولن لگا اٹھ کر بولے پتاں نے ہتھ مارے

اوس زمانے مہدی دعوے کرسن بہت دیوانے — مہدی مول نہ اوہ جو کرے خلاف زمانے

جیہڑا کرے خلاف قرآن جو ہے امام زمانہ — نہ اوس امام پچھانوں اوہ ہے جاہل شخص دیوانہ

فائدہ :- ان تینوں اماموں کے سوا یعنی حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ و حضرت محمد مہدیؑ جو قرب قیامت ہوں گے باقی نوں امام حضرت حسینؓ سے لے کر امام حسن عسکریؒ تک باطنی امام ہیں - اور سنت اہل جماعت کے نزدیک بارہاں امام ظاہری جن کو خلافت دینی دنیاوی حاصل تھی - اور امام زمانہ کے مطابق یعنی قرآن مجید کے مطابق فیصلے کرتے تھے وہ یہ ہیں امام اوّل (۱) :- حضرت ابو بکر صدیقؓ امام دوّم (۲) :- حضرت عمر فاروقؓ - امام سوّم (۳) :- حضرت عثمان غنیؓ - امام چہارم (۴) :- حضرت علی کرم اللہ وجہٗ امام پنجم (۵) :- حضرت امام حسنؓ - امام ششم (۶) حضرت امیر معاویہؓ امام ہفتم (۷) حضرت ابن زبیرؓ امام ہشتم (۸) :- حضرت عمر بن عبد العزیزؒ - امام نہم :- حضرت مہدیؒ امام دہم :- حضرت طاہریؒ

نوٹ :- یہ دس امام گذر چکے ہیں اور دو امام حضرت عبداللہؒ اور حضرت محمد مہدیؑ ہونے والے ہیں - اور یہ عنقریب قیامت ہوں گے -

مسئلہ :- حدیث جو حضرت عمر فاروقؓ نے فرمائی ہے قَالَ النَّبِیُّ صلعم مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِیْ عُنُقِهٖ بَيْعَةُ الْإِمَامِ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً :- ترجمہ - یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص فوت ہو گیا - اور اس کی گردن میں امام کی بیعت نہ تھی - یعنی اُس نے اپنے وقت کے امام کی بیعت نہ کی تو وہ جاہلیت کی موت مرا -

فائدہ :- اس سے مراد یہ ہے کہ جب امام کی حل عقدہ کے اتفاق سے مقرر ہو جائے اور وہ عادل بھی ہو - اور اس کا تمام تسلط بھی پورا ہو جائے تو اس کے بیعت کرنے میں دیر کرنی جائز نہیں - الحاصل یہ تمام ظاہری اور باطنی امام ہوئے ہیں - الحقت امام زمانہ کے ہوئے ہیں اور جو دو امام ہوں گے وہ بھی اس قرآن مجید امام زمانہ کے ماتحت ہی ہوں گے - جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارہ نقیب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ حواری ماتحت امام زمانہ تورات و انجیل شریف کے ہوئے تھے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوْسٰى إِمَامًا وَّرَحْمَةً ، وَهٰذَا كِتَابٌ ، ترجمہ - یعنی پہلے اس کتاب قرآن مجید سے کتاب موسیٰ علیہ السلام کی جو امام زمانہ اور ان لوگوں کے واسطے جو اس زمانہ میں تھے رحمت تھی - اور یہ کتاب قرآن مجید بھی امام زمانہ اور امت محمدیہ کے واسطے رحمت ہے -

٭

شجرہ منظومہ حضرت قبلہ و کعبہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب ٭ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

بخشدے یارب مجھے اپنی سخا کے واسطے — رحم فرما شافع روز جزا کے واسطے

صدق دے یارب مجھے صدیق اکبرؓ کیلئے — فقر دے سلمانؓ محبوب پیغمبرؐ کیلئے

حضرت قاسمؒ کا صدقہ میری بگڑی کو بنا — حضرت جعفرؒ کا صدقہ دے میرے دل کو ضیا

رکھ مجھے باعافیت بہر جناب بایزیدؒ — بوالحسنؒ کا واسطہ دے مجھکو نصرت کی نوید

بو علیؒ کا واسطہ کر دے میری مشکل کو حل — دے مجھے علم طریقت اور توفیق عمل

بہر یوسفؒ قید غم سے دہر میں آزاد کر — عبد خالقؒ کیلئے عقبےٰ میں مجھ کو شاد کر

حضرت عارفؒ کے صدقے میں مجھے عرفان دے — حضرت محمودؒ کا صدقہ مجھے ایمان دے

واسطہ خواجہ علیؒ کا فقر درویشانہ دے — واسطہ بابا سماسیؒ کا دلِ دیوانہ دے

اے خدا بہر جناب شبیرِ حق میر کلالؒ — حرص دُنیا کو میرے تنخانہ دل سے دے نکال

دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤالدینؒ کا — کر مجھے صحت عطا صدقہ علاءالدینؒ کا

دے میرے دل کو سکوں یعقوب چرخیؒ کی طفیل — حضرت احرارؒ کے صدقہ میں ہو دے دل کی تکمیل

حضرت زاہدؒ کے صدقے میں مجھے زاہد بنا — حضرت درویشؒ کے صدقے میں دے فقر و غنا

خواجہ امکنگیؒ کا صدقہ داغ عصیاں کو مٹا — حضرت باقیؒ کا صدقہ دے بقا بعد الفنا

شیخ احمدؒ کے لئے غیروں کی منت سے بچا — صرف اپنا ہی مجھے محتاج رکھ اے کبریا

کھول دے دل کی کلی بہر سعیدؒ نامدار — تا کہ میرے گلشن امید میں آئے بہار

حضرت معصومؒ کا صدقہ دکھا کوئے رسولؐ — بس رہی ہے جسمیں ابتک بوئے گیسوئے رسولؐ

واسطہ عبدالاحدؒ [illegible] ایمان اور توحید کی دولت عطا

اے خدا بہر جناب خواجہ حنفیؒ پارسا — وقت آخر نزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا

واسطہ خواجہ ذکیؒ کا اپنی الفت کر عطا — بخشدے شیخ محمدؒ کے لئے میری خطا

واسطہ خواجہ زمانؒ کا دے مجھے ذوق فنا — بہر احمد قبر میں ہو نور احمدؐ کی ضیا

اے خدا بہر جناب خواجہ حاجی شہ حسینؒ — دے میرے بے چین دل کو دین اور دنیا میں چین

Marfat.com

حشر میں جب ہو ترے دربار میں میرا قیام ‏— ہاتھ میں ہو میرے داماں نبی بہر امامؒ

بہر حضرت میر صادق صاحب صدق و صفا ‏— سرخرو رکھ دو جہاں میں مجھکو اے میرے خدا

واسطہ یارب تجھے خواجہ امیرالدینؒ کا ‏— دے مجھے حلم و حیا رزق و شفا صبر و غنا

واسطہ دیتا ہوں یارب میں تجھے اس نام کا ‏— جو ہمیشہ تیری محبوبی کے گُن گاتا رہا

عشق میں جس کے دل حسرت زدہ دیوانہ ہے ‏— شرقپور اب جس کے باعث نور کا کاشانہ ہے

اے خدا کیا نام پیارا ہے تیرے محبوب کا ‏— حضرت شیر محمدؒ صاحب جود و سخا

قطب دوراں شیخ عالم ہادی راہِ صفا ‏— نائب شمس الضحےٰ بدرالدجےٰ صدر العلےٰ

اے خدا صدقہ میاں صاحبؒ کے نام پاک کا ‏— حشر میں ہم عاصیوں کو ظلِ رحمت میں چھپا

اے خدا صدقے ہیں ان ناموں کے دل کو شاد کر
کفر کو برباد کر اسلام کو آباد کر

ختم شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن الکریم ونفعنا وایاکم بالآیت والذکر الحکیم انہ تعالی جواد کریم ملک بر رؤف رحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد وبارک وسلم وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملئکۃ المقربین وعلی عبادک الصلحین وعلی اھل طاعتک اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد ۰

Marfat.com

چند مشہور بزرگان دین کی وفات کا ذکر خیر

نام بزرگان دین	نام ماہ	تاریخ	روز	مزار مبارک کون سے شہر میں
حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ	محرم شریف	۱۰	جمعہ شریف	دھڑ مبارک کربلا معلّیٰ اور سر مبارک حضرت امام حسنؓ
″	″	″	″	کے ساتھ جنت البقیع میں
حضرت امام زین العابدینؓ		۱۷	شنبہ	مدینہ منورہ جنت البقیع
حضرت امام عسکری رحمۃ اللہ علیہ	″	۲۲	یکشنبہ	نجف شریف
حضرت امام علی موسیٰ رضاؒ	صفر المظفر	۹		مشہد
حضرت امام محمدؒ	″	۲۲	دوشنبہ	
حضرت امام محمد باقرؒ	″	۲۳		مدینہ منورہ
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ	″	۲۸	سہ شنبہ	سرہند شریف (ہندوستان)
حضرت امام موسیٰ رضاؒ	″	۲۹		مشہد
حضرت خواجہ بہاؤ الدینؒ نقشبند	ربیع الاول	۲	دوشنبہ	مدینہ منورہ
حضرت امام حسنؓ	″	۱۲		مدینہ منورہ
حضرت امام شافعیؒ	رجب شریف	۱		مصر
حضرت امیر معاویہؓ		۴		شام
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ	″	۶	یکشنبہ	اجمیر شریف
حضرت ابن عباسؓ	″	۷		طائف شریف
حضرت امام موسیٰ کاظمؒ	″	۲۵		بغداد شریف
حضرت جنید بغدادی	″	۲۷		بغداد شریف

ذخیرہ

Marfat.com

چند مشہور بزرگان دین کی وفات کا ذکر خیر

نام بزرگان دین	نام ماہ	تاریخ	روز	مزار مبارک کون سے شہر میں
حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ	محرم شریف	۱۰	جمعہ شریف	دھڑ مبارک کربلا معلیٰ اور سر مبارک حضرت امام حسنؓ
〃	〃	〃	〃	کے ساتھ جنت البقیع میں
حضرت امام زین العابدینؓ		۱۲	شنبہ	مدینہ منورہ جنت البقیع
حضرت امام عسکری رحمۃ اللہ علیہ	〃	۲۲	یکشنبہ	نجف شریف
حضرت امام علی موسیٰ رضاؒ	صفر المظفر	۹		مشہد
حضرت امام محمدؒ	〃	۲۲	دوشنبہ	
حضرت امام محمد باقرؒ	〃	۲۳		مدینہ منورہ
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ	〃	۲۸	سہ شنبہ	سرہند شریف (ہندوستان)
حضرت امام موسیٰ رضاؒ	〃	۲۹		مشہد
حضرت خواجہ بہاؤ الدینؒ نقشبند	ربیع الاول	۲	دوشنبہ	مدینہ منورہ
حضرت امام حسنؓ	〃	۱۲		مدینہ منورہ
حضرت امام شافعیؒ	رجب شریف	۱		مصر
حضرت امیر معاویہؓ		۴		شام
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ	〃	۶	یکشنبہ	اجمیر شریف
حضرت ابن عباسؓ	〃	۷		طائف شریف
حضرت امام موسیٰ کاظمؒ	〃	۲۵		بغداد شریف
حضرت جنید بغدادی	〃	۲۷		بغداد شریف

ذخیرہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

59852

دیباچہ

حمد خدا و نعت محمد مصطفےٰ و صفت چار یار اصحاب محمد مجتبیٰ و اوصاف بندگان خدا و مذمت فرقہ ہائے گمراہ

نظم

توں ہر اعلے لقبیں اعلے اعلے تیرا شان نرالا تے ہر مندے لقبیں مندا مندا مشرک شخص منہ کالا

توں ہر واحد لقبیں واحد واحد تیری ذات نیاری تے ہر ابتر لقبیں ابتر ابتر کافر مشرک پاجی

بھی ہر عمدہ لقبیں عمدہ عمدہ پاک محمد آیا تے ہر گندے لقبیں گندا جو اس نال انکار لیایا

بھی ہر چنگی لقبیں چنگی چنگی اُمت احمد آئی خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ جس وچ قرآن گواہی

چارے یار نبی دے پیارے چارے رب دے لال صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی ہور حیدرؓ ذوالجلال

جہاں خلیفیاں حق خلافت کیتا ٹھیک کمال نہ کرے عداوت نال تنہاں کوئی گمراہ شخص چنڈال

آلؓ اصحابؓ محمدؐ تے میں لکھ بار درود ابدال برکت رحمت رب دی ہر کل مومن مرد نسا وال

یارب کرم کریمی کرکے سیدھے راہ چلائیں دوست یار پیارے تیرے گزرے جنہیں راہیں

نویاں مذہباں کنوں بچائیں کرکے فضل غفاری بہتر فرقیوں[1] رکھ کنارے جو نے فرقے ناری

سنت اہل جماعت دے عقاید اندر رکھیں سائیں جس جاحضرت ناجی کہیا محمدؐ غیراں کنوں بچائیں

اسماعیل فقیر نمانا منگے نت دعائیں یا اللہ سنیاں نال دوستاں سنگ حبیبؐ ملائیں

---

[1] اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو مجلس دوم میں دیکھو۔